شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

شانِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف

الشیخ طعمہ حلبی البختری

مترجم

مفتی محمد وسیم اکرم القادری

(ایم اے، ایم فل)

شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم

شانِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بزبان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اس کتاب میں خلیفہ راشد حضرت علی المرتضیٰ کی فضیلت، بچپن، جوانی، قبول اسلام، صحبت رسالت، علمیت،، ولایت کرامات، نکاح، پرورش اولاد، مکی و مدنی دور، دور خلافت، عدل وانصاف، حفاظت بیت المال اور شہادت وقضاء جیسے بے شمار موضوعات پر مشتمل پندرہ سو سے زائد احادیث واقوال پر الشیخ طعمہ حلبی کی کتاب ''فضائل علی'' کا ترجمہ شامل ہے۔

مصنف
الشیخ طعمہ حلبی البحتری

مترجم
مفتی محمد وسیم اکرم القادری (ایم اے۔ایم فل)

مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور

ہماری کتابیں معیاری کتابیں
خوبصورت اور کم قیمت کتابیں

ناشر: مشتاق احمد
اہتمام: سلمان منیر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	— شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم (شانِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)
مصنف	— الشیخ طعمہ حلبی البختری
ترجمہ	— مفتی محمد وسیم اکرمُ القادری
کمپوزنگ	— گل گرافکس
اشاعت	— 2012ء
ٹائٹل	— عاطف بٹ
پرنٹرز	— آر۔آر پرنٹرز، بندروڈ لاہور
قیمت	— 500 روپے

استدعا

پروردگارِ عالم کے فضل، کرم اور مہربانی سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرمادیں۔ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائے گا۔نشاندہی کے لیے ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے۔شکریہ۔ (ناشر)

انتساب

اپنے والدین کریمین

ابوجی مولانا بشیر احمد نقشبندی

امی جان خدیجہ اسماعیل

کے نام

جنہوں نے مجھے حب رسول وآل رسول واصحاب رسول کا درس دیا اور اسی نہج پر میری تربیت فرمائی۔

جزاکما اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ

مزید

پرنسپل سورس گروپ آف کالجز سمبڑیال

جناب محمد ازہر محمود فتحی

کے نام

جو میرے بہت ہی شفیق دینی دوست ہیں۔

از

محمد وسیم اکرم القادری

ابتدائیہ

عظمت حضرت علی:

((قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم :یا علی ماعرف اللّٰہ حق معرفتہ غیری و غیرك، وما عرفك حق معرفتك غیر اللّٰہ وغیری))

(مناقب آل ابی طالب:267/3)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! آپ کے اور میرے علاوہ کسی نے بھی اللہ کے مقام کو نہیں پہچانا اور کسی نے بھی سوائے اللہ کے اور میرے جس عظمت کے تم لائق ہو، نہیں پہچانا۔''

حضرت علی جنت کا حلقہ ہیں:

((قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :علی بن ابی طالب حلقة معلقة بباب الجنة، من تعلق بها دخل الجنة))

(فرائد السمطین 180/1، احقاق الحق 168/7)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب بہشت کے دروازے پر لگا ہوا حلقہ ہیں، جو بھی اس کو پکڑے گا وہ بہشت میں جائے گا۔''

خیر طعمہ حلبی

مترجم عرض گزار ہے کہ کتاب ہذا شیخ طعمہ حلبی البحتری کی تصنیف ہے جس میں انہوں نے شان علی رضی اللہ عنہ کے متعلق تمام رطب ویابس روایات کو اکٹھا کر دیا ہے۔ ان روایات میں کچھ صحیح ہیں، کچھ حسن اور کچھ ضعیف وموضوع۔ مصنف نے کسی قسم کی کوئی تخریج نہیں کی۔ مترجم غفرلہ کو جس حدیث کی تخریج میسر آسکی کر دی اور جس کی میسر نہ آسکی اس کا فقط ترجمہ مع عنوان کے پیش کر دیا۔ کتاب کا ایک طویل حصہ صحاح ستہ اور دیگر مشہور کتب حدیث، سیر وتاریخ سے اخذ ہے، اس لیے ان احادیث کی تخریج درج کر دی گئی ہے۔

فقط

محمد وسیم اکرم القادری

فہرست

☆ قصائد علیؓ ---------- 10
☆ شانِ صحابہ کرام ---------- 13
☆ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک صحابہ کے فضائل ---------- 27
☆ عشرہ مبشرہ صحابہ کے فضائل ---------- 30
☆ خلفائے اربعہ کے فضائل ---------- 46
☆ صحابہ کرام سے محبت، ان کے باہمی اختلافات میں نہ پڑنے اور انہیں برا نہ کہنے اور مواخات کا بیان 74
☆ اہلِ بیت ---------- 87
☆ فضائل و مقام علی اور قرآن مجید ---------- 97
☆ فضائل و مقام علی اور احادیث ---------- 101
☆ حضرت علی کی شان میں غلو کرنے کے مذمت ---------- 113
☆ حضرت علی کا نام ---------- 114
☆ حضرت علی کے القاب و کنیت کا بیان ---------- 115
☆ حضرت علی کی ولادت کی تاریخ اور مقام ---------- 116
☆ حضرت علی کی ولادت کی کیفیت کا بیان ---------- 118
☆ حضرت علی کا اپنے والدین کی طرف سے نسب اور سیدہ فاطمہ بنت اسد کا مقام ---------- 119
☆ حضرت علی تربیت نبی میں ---------- 123
☆ حضرت علی کے قبول اسلام کا بیان ---------- 125
☆ حضرت علی کو دیکھنا اور ان کا تذکرہ عبادت ہے ---------- 127
☆ حضرت علی کے فضائل بیان کرنا ---------- 129
☆ اگر تم نہ ہوتے تو مومنین کی پہچان نہ ہوتی ---------- 131
☆ حضرت علی کی معرفت لازم ہے ---------- 132
☆ حضرت علی کا علم و دانش...... باب علم رسول ---------- 133

☆ حضرت علی اور شب معراج وبدر ---------- 149
☆ حضرت علی کے اخلاق اور سیرت کا بیان ---------- 152
☆ حضرت علی کا زہد و قناعت اور دنیا سے بے رغبتی ---------- 155
☆ حضرت علی کی غذا ---------- 160
☆ حضرت علی کی محنت اور شجر کاری کی برکتیں ---------- 163
☆ حضرت علی کی سخاوت اور کرم کا بیان ---------- 164
☆ حضرت علی کی عبادات و وظائف ---------- 170
☆ واقعہ غدیر ---------- 178
☆ رسول اللہ کا فرمان کہ جس کا میں ولی ہوں علی اس کا ولی ہے ---------- 214
☆ حضرت علی المرتضٰی کے خطبات ---------- 222
☆ حضرت علی کی حکمت بھری باتیں ---------- 258
☆ حضرت علی تمہارے لئے بہترین حاکم ہیں ---------- 274
☆ حضرت علی کی معاملہ فہمی، اجتہادی قوت اور فیصلے ---------- 276
☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی استقامت ---------- 287
☆ کرامات علی المرتضٰی ---------- 288
☆ سیدنا علی کی شجاعت و بہادری ---------- 294
☆ حضرت علی صاحب علم ---------- 302
☆ جناب علی کے زخم اور ان پر رسول اللہ کا غمگین ہونا ---------- 307
☆ جس نے علی کو برا کہا پس اس نے مجھے (رسول اللہ کو) برا کہا ---------- 309
☆ علی سے محبت کی ترغیب اور آپ سے عداوت پر ترہیب ---------- 310
☆ مومن اور منافق میں فرق ---------- 316
☆ اس مثال کا ذکر جس کو رسول اللہ نے حضرت علی کے لیے بیان فرمایا ---------- 317
☆ حضرت علی کی منزلت اور نبی کریم سے ان کی قربت ---------- 318
☆ نبی کریم کے کندھوں پر سوار ہونے میں حضرت علی کی فضیلت ---------- 327
☆ سرگوشی کا ذکر اور حضرت علی کے طفیل امت مسلمہ پر آسانی ---------- 328
☆ حضرت علی کی نماز کا ذکر ---------- 329
☆ اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت علی کا مرتبہ ---------- 333

☆ رسول اللہ کے ہاں حضرت علی کا مرتبہ ---------- 346
☆ رسول اللہ کی بارگاہ کے مقرب ترین کا تذکرہ ---------- 357
☆ ذکر مواخات ---------- 359
☆ حدیث کہ جناب علی کو اللہ کبھی شرمندہ نہیں کرے گا ---------- 361
☆ نبی کریم کا حضرت علی کو مغفور فرمانا ---------- 364
☆ حدیث کہ اللہ نے علی کے دل کو ایمان کے لیے آزمالیا ہے ---------- 368
☆ رسول اللہ کا حضرت علی سے فرمانا کہ اللہ تعالیٰ تیرے دل کو ہدایت دے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا ---------- 369
☆ سیدنا علی سے بیزاری اور اس کے نتائج ---------- 373
☆ حضرت علی پر اللہ، رسول اور فرشتوں کا فخر کرنا ---------- 377
☆ حضرت علی کا رسول اللہ کے کندھوں پر سوار ہو کر بتوں کو توڑنا ---------- 379
☆ شب ہجرت حضرت علی کا رسول اللہ کے بستر پر سونا ---------- 380
☆ مباہلہ میں سیدنا علی المرتضٰی کا مقام ---------- 383
☆ حضرت علی اور حدیث ردشمس ---------- 386
☆ جناب علی کے علاوہ تمام دروازے بند کرنا ---------- 387
☆ رسول اللہ کا ارشاد کہ میں نے علی کو داخل نہیں کیا اور نہ تم کو نکالا ہے بلکہ اللہ نے اسے داخل کیا اور تمہیں نکالا ---------- 390
☆ حضرت علی سفینہ نوح کی طرح اور سفینۃ النجات ہیں ---------- 393
☆ حضرت علی دین، ہدایت، ایمان اور امن کا دروازہ ہیں ---------- 395
☆ علی بہترین انسان ہیں ---------- 398
☆ علی سے کیا چاہتے ہو علی مجھ سے ہے ---------- 400
☆ علی میری روح، میرے بھائی اور میرے دوست ہیں ---------- 403
☆ حضرت علی اور مرغ بریاں کی حدیث ---------- 412
☆ حضرت علی کے قائدانہ اوصاف ---------- 414
☆ حضرت علی کے حق میں رسول اللہ کی دعا ---------- 416
☆ حضرت علی اس امت کے سب سے زیادہ سچے اور حق و باطل کو الگ کرنے والے ہیں ---------- 417
☆ علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ---------- 419

☆ قرآن علی کے ساتھ ہے اور علی قرآن کے ساتھ ---------- 423
☆ حضرت علی کے لیے آسمان سے پانی نازل ہونا ---------- 424
☆ حضرت علی ہی سیدہ فاطمہ کے کفو تھے ---------- 425
☆ سیدہ فاطمہ کے حوالے سے حضرت علی کی اولین وآخرین میں خصوصیت ---------- 429
☆ حضرت حسن وحسین کے والد ہونے کے حوالے سے خصوصیت علی المرتضیٰ ---------- 459
☆ رسول اللہ کا حضرت علی سے فرمانا کہ تو مجھے فاطمہ سے زیادہ محبوب ہو اور فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے 462
☆ رسول اللہ کا ارشاد کہ اے علی جو کچھ میں نے اپنے لیے مانگا تیرے لیے بھی مانگا ---------- 463
☆ سردی اور گرمی کی اذیت کو حضرت علی سے پھیر دینے میں آپ کی خصوصیت ---------- 464
☆ حضرت علی اور جنت ---------- 466
☆ حضرت علی امت مسلمہ کے باپ کے مقام پر ---------- 469
☆ حضرت علی کی چند خصوصیات ---------- 471
☆ رسول اللہ کی تجہیز وتکفین اور سیدنا علی المرتضیٰ ---------- 473
☆ حضرت علی اور حدیث منزلت ---------- 474
☆ اطاعت علی ---------- 476
☆ رسول اللہ کا یہ فرمانا کہ میں علی سے ہوں اور وہ مجھ سے ---------- 480
☆ رسول اللہ کا یہ فرمانا کہ علی میری جان کی مانند ہے ---------- 483
☆ رسول اللہ کا فرمان: اے علی آپ میری صفی اور امین ہیں ---------- 484
☆ حدیث کہ میری ذمہ داری ادا نہیں کرے گا مگر میں خود یا علی ---------- 484
☆ سورۃ توبہ کے ساتھ حضرت علی کو بھیجنے میں رسول اللہ کی توجیہ ---------- 485
☆ سب سے بڑے بدبخت کا ذکر ---------- 488
☆ حضرت علی کی مدد کرنے کی ترغیب ---------- 490
☆ محبت علی کا بیان ---------- 491
☆ حضرت علی سے محبت کی فضیلت اور ان سے دشمنی کی مذمت ---------- 503
☆ عدالت علی ---------- 507
☆ حضرت علی اور بیت المال ---------- 507
☆ ایثار علی ---------- 510
☆ حضرت علی کا بیوہ عورتوں، یتیموں کی کفالت کرنا، غلام کو آزاد کرانا اور مستضعفین ---------- 515

☆ رسول اللہ کا فرمان کہ ایک بہترین گروہ خارجیوں کو قتل کرے گا ---------------------------- 521
☆ ارشادِ نبوی کہ جس طرح میں نے قرآن کی تنزیل پر جنگ کی ہے علی اس کی تاویل پر (خوارج سے) جنگ کرے گا ---------------------------- 545
☆ حضرت علی کی مظلومیت، وصیت اور شہادت کا بیان ---------------------------- 546

......☆☆☆......

قصائدِ علی رضی اللہ عنہ

قصیدة اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب فی مدحه ذاته:

محمد النبی اخی وصهری
وحمزه سید الشهداء عمی
وجعفر الذی یمسی ویبهی
یطیر مع الملائکة بنامی
وبنت محمد سکنی وعرسی
منوت لحمها بدمی واغمی
وسبطا احمد ابنای منها
فایکمونه سهم کسهمی
سبقتکمو الی الاسلام طرا
غلاما مابلغت اعوان حلمی
وصلیت الصلوة وکنت فردا
فمن ذا یدعی یوم کیوم

قصدة علی ابن ابی طالب فی صفة الجنة:

اعمل لدار البقاء رضوان خازنها
الجار احمد والرحمن بانیها
ارض لها ذهب والمسك طینتها
والزعفران حشیش نابت فیها
الهالبن محض ومن عسل
والخمر یجری رحیقافی مجاریها
والطیر تجری علی الاغصان عاکفة
تسبح الله جهرا فی مغانیها

من یشتری الدار بالفردوس یعمرها
برکعة فی ظلام اللیل یخفیها
اوسد جوعة مسکین بشبعته
فی یوم مسغبة عم الغلافیها
النفس تطمع فی الدنیا وقد علمت
ان السلامة منها ترك ما فیها
اموالنا لذوی المیراث نجمعها
و دارنا لخراب البوم لبنیها
لادار للمرء بعد الموت یسکنها
الا التی کان قبل الموت یبنیها
فمن بناها بغیر طاب مسکنه
من بناها بشر خاب بانیها
والناس کالحب والدنیا رحی نصبت
للعالمین وکف الموت یلهیها
فلا الاقامة تنجی النفس من تلف
ولا الفرار من الاحداث ینجیها
تلك المنازل فی الافاق خاویه
اضحت خرابا وذاق الموت بالیها
این الملوك التی عن حظها غفلت
حتیٰ سقاها بکاس الموت ساقیا
افنی القرون افنی کل ذی عمر
کذالك الموت یفنی کل مافیها
نلهو ناامل امالا نسربها
شریعة الموت تطوینا وتطویها
فاغرس اصول التقی ما دمت مقتدرا
واعلم بانك بعد الموت لاقیها

تجنی الثمار غدا فی دار مکرمة
لامن فیها ولا التکدیر یالیها
الاذن والعین لم تسمع ولم تره
ولم یجر فی قلوب الخلق مافیها
فیالها من کرامات اذا حصلت
ویاله من نفوس سوف تحویها

قصدة علی ابن ابی طالب فی اهل الیمن:

ولما رأیت الخیل تقرع بالقنا
فوارسها احمر النحور دوام
تیممت همدان الذین هم هم
اذاناب امر جنتی وحسامی
فنادیت فیهم دعوة فاجابنی
فوارس من همدان غیر لئام
فوارس لیسو فی الحروب بعزل
غداة الوغی من شاکر وشبامی

☆☆☆

فصل نمبر 1:

شانِ صحابہ کرام

(جناب علی المرتضیٰ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور خاص قریبیوں میں سے ہیں اس لیے اصحاب النبی کی شان قرآن واحادیث کی روشنی میں بیان کی جاتی ہے۔)

الٰہی ہم میں پھر صدیق سا ایمان پیدا کر
اور عمر فاروق سا کوئی جری انسان پیدا کر
رگِ تحریف کٹ جائے دمِ عثمان پیدا کر
علی المرتضیٰ شیر خدا کی آن پیدا کر

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:
"وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى"
(القرآن المجید، پارہ 27، سورۃ نمبر 57 (الحدید)، آیت نمبر 10)
"ان سب (صحابہ کرام) سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔"

میرے نزدیک مسلمانوں کی پستی کی وجہ محض اپنے مذہب، بانی مذہب اور جملہ اکابرینِ اسلام کی تاریخ کو فراموش کر دینا ہے، کیونکہ جو قوم اپنی تاریخ اور اس کے بنانے والی مایہ ناز ہستیوں کو فراموش کر دیتی ہے اس کے جذبات اور امنگیں، حوصلے اور ولولے پست ہو جاتے ہیں جو فی الحقیقت ملل اقوام کی زندگی وتحرک اور نشوونما کا باعث ہیں۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا:

نام نیک رفتگان ضائع مکن تا بماند نام نیکت برقدار

"نیک لوگوں کے نام اور کارناموں کو ضائع نہ کر کیونکہ نیک لوگوں کے نام کی وجہ سے تو تمہارا نام باقی ہے۔"

ملّتِ اسلامیہ کی عظیم ہستیاں جنھوں نے ہم تک دینِ اسلام پہنچایا، وہ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ یہی عظیم لوگ قرآن کے اولین مخاطب اور وہ واجبُ الاحترام ہستیاں ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم سے بلاواسطہ شرف تربیت حاصل ہوا۔ اشاعتِ اسلام کے داعی ومبلغ ہونے کی اولیت وافضلیت اسی گروہ کے حصہ میں آئی۔ نیز اللہ تعالیٰ، دینِ اسلام اور رسولِ اکرم پر سچی، سچی فدائیت، راہِ حق میں مخلصانہ سرفروشی اور امتحانِ الٰہی میں کامیابی کے تاج انہیں کے سر کی زیب وزینت بنے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی جماعت وہ جماعت ہے جس نے اللہ کے کلام اور اس کے پیغمبر کی تصدیق فرمائی۔ قرآن واحادیث جیسی عظیم امانتوں کو اپنے مقدس سینوں میں محفوظ رکھا اور آنے والی نسلوں کی راہنمائی کے لیے ان کو مِن وعَن منتقل فرمایا۔

یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم کی صحبت اور تربیت نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن کے حکم کے مطابق ''صِبْغَۃَ اللہِ'' میں رنگ جانے کا اعزاز ملا۔ انہوں نے جمالِ رسول کو اس درجہ محفوظ کرلیا تھا کہ یہ ہر قسم کی آلائش سے پاک ہوگئے تھے۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم سے ایسی محبت کی جیسا کہ اس کا تقاضا تھا اور اس محبت کا ہونا کتاب وسنت پر عمل پیرا ہونے کے لیے حددرجہ ضروری ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دماغ ارشاداتِ نبوی سے بھی منور ومعطر تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا مقدس گروہ صحبتِ نبوی اور آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم کی درس گاہِ علم وحکمت کا فیض یافتہ، پروردہ اور اس میں کامیاب ہونے والا تھا۔

یہ اس درسگاہ میں پڑھے تھے جہاں قرآن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور روحانی تربیت بھی سکھائی جاتی تھی اور وہاں کے مسند نشین رسولوں کے سالار، احمد مختار، محبوبِ پروردگار، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم تھے۔

یہ وہ لوگ تھے جو اللہ کی رضا کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم کی اطاعت کے لیے ہر وقت کٹنے مرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔ یہ میدانِ جہاد میں شمشیر بکف ہوتے اور ان کے پاؤں اللہ کے دین کی سربلندی کی خاطر اشاعتِ اسلام میں گردآلود ہوتے۔

یہ گروہِ صحابہ ہمہ وقت رسول اللہ سے کلامِ الٰہی سننے اور آپ کے ارشادات پر گوش برآواز رہتا اور ان کے دل معلمِ کتاب واخلاق کے فرمودات کو اپنے دماغ کی لوح پر محفوظ کرنے کے لیے تیار رہتے۔ یہ وہ لوگ تھے کہ جن کی زندگی اور موت صرف اسلام کے لیے تھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شمعِ رسالت کے پروانے اور آسمانِ نبوت کے درخشندہ وتابندہ ستارے ہیں۔ جنہوں نے جہالت اور ضلالت کے اندھیروں کو مٹا کر دُنیا میں علم وتہذیب کی روشنی پھیلائی اور توحید کا پرچم بلند کیا۔ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی جماعت کے بعد یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ، معزز، محترم اور محبوب ترین بندے ہیں۔ یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کا مقام ومرتبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم کے نزدیک بہت بلند وبالا ہے۔

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید کی آیات اور رسول اللہ نے احادیثِ مقدسہ میں صاف صاف بیان فرما دیا کہ ''کسی کو بھی صحابہ کے خلاف زبان درازی کی اجازت نہیں'' اور گستاخ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے سخت سے سخت اور کڑی سے کڑی سزا کا حکم ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو کوئی آدمی صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کی شان میں گستاخی کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔''

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

''جو آدمی میرے صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجو۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

''جس نے میرے صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔''

ایک بار فرمایا:

''میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو گالی مت دو! کیونکہ تم عمل اور ثواب کے اعتبار سے ان کے مقام کو پہنچ ہی نہیں سکتے۔''

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

''میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور ان کا بغض کفر کی نشانی ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان قرآن بھی بیان کرتا ہے اور احادیث نبویہ بھی۔

قرآن مجید کی روشنی میں:

1: جماعتِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ جماعت ہے جس کے متعلق قرآن بھی گواہی دیتا ہے کہ وہ سچے تھے، صادق تھے، ایمان والے تھے۔ ''رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ'' اور ''اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ'' تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا:

''اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى''

(القرآن المجید، پارہ 26، سورۃ نمبر 49 (الحجرات)، آیت نمبر 3)

''یہ وہ لوگ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا۔''

2: انہی کے متعلق قرآن بیان کرتا ہے:

''وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○''

(القرآن المجید، پارہ 11، سورۃ نمبر 9 (التوبۃ)، آیت نمبر 100)

''اور سب میں اگلے، پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں، یہی بڑی کامیابی ہے○''

3: انہی کے ساتھ مالکُ الملک نے حکومت ارضِ مقدس کا وعدہ فرمایا اور پھر ابدالآباد کے لیے اوراقِ تاریخ کو ان کی صداقت پر شاہد موثق بنادیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

"وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا"

(القرآن الجید، پارہ 18، سورۃ نمبر 24 (النور)، آیت نمبر 55)

"اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ضرور ان کے لیے جمادے گا ان کا وہ دین جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ میری عبادت کریں، میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں۔"

4: انہی کی منقبت کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے:

"وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ"

(القرآن الجید، پارہ 2، سورۃ نمبر 2 (البقرۃ) آیت نمبر 143)

"اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا (بنایا) سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو۔"

5: انہی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم کا مشیر ٹھہرا کر ان کی فضیلت وعظمت میں مزید اضافہ فریا اور درج ذیل آیت کریمہ کو نازل فرمایا:

"فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ"

(القرآن الجید، پارہ 4، سورۃ نمبر 3 (آل عمران)، آیت نمبر 159)

"تو (اے غیب کی خبریں دینے والے نبی) تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۔"

6: انہیں کی بزرگی وشرف میں چار چاند لگا کر نور افروز عالم بنادیا گیا۔ اس پر یہ آیت شاہد ہے:

"كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ"

(القرآن الجید، پارہ 4، سورۃ نمبر 3 (آل عمران)، آیت نمبر 110)

"تم بہتر ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

7: انہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اخلاقِ حسنہ کے متعلق کلام ذیل نازل فرما کر ان کے جلال سطوت اور کمال فضیلت کو اس طرح روشن اور ظاہر فرمادیا:

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ

رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًاo"

(القرآن المجید، پارہ 26، سورۃ نمبر 48 (الفتح)، آیت نمبر 29)

"محمد (صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اوران کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔ تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے، سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل ورضا چاہتے، ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔ یہ ان کی صفت تورات میں ہے اوران کی صفت انجیل میں۔ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی، کسانوں کو بھلی لگتی ہے تا کہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جوان میں ایمان اوراچھے کام والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کاo"

8: اسی جماعت کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ ارشادِ گرامی ہے:

"وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى"

(القرآن المجید، پارہ 27، سورۃ نمبر 57 (الحدید)، آیت نمبر 10)

"ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔"

9: انہی کی عظمت وشان اور رفعتِ مکان کے صدقے میں مومن مردوں اور عورتوں کو بشارتِ عظیمہ کا مستحق ٹھہرایا گیا۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

"يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُo"

(القرآن المجید، پارہ 27، سورۃ نمبر 57 (الحدید)، آیت 12)

"جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ہے ان کے آگے اوران کے داہنے دوڑتا ہے۔ ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں، تم ان میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہےo"

10: انہی کے متعلق ایک اور جگہ فرمایا:

"وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ"

(القرآن المجید، پارہ 27، سورۃ نمبر 57 (الحدید)، آیت نمبر 19)

''وہ لوگ جو اللہ اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے یہی وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں، ان کے لیے اجر اور نور ہوگا۔''

11: یہی وہ جماعت ہے جن کے متعلق قرآن میں فرمایا گیا ہے:

''لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًاo''

(القرآن المجید، پارہ 26، سورۃ نمبر 48 (الفتح)، آیت نمبر 18)

''بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اُتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔''

12: انہی کے متعلق فرمایا گیا:

''لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی''

(القرآن المجید، پارہ 27، سورۃ نمبر 57 (الحدید)، آیت نمبر 10)

''تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ اور جہاد کیا۔ وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔''

13: انہی کے متعلق ارشاد فرمایا گیا:

''وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo''

(القرآن المجید، پارہ 28، سورۃ نمبر 59 (الحشر)، آیت نمبر 9)

''اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں o''

14: انہی کے متعلق قرآن فرماتا ہے:

''ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا''

(القرآن المجید، پارہ 22، سورۃ نمبر 35 (الفاطر) آیت نمبر 32)

''پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو۔''

15: انہی کی شان کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا:

”لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○“

(القرآن المجید، پارہ 10، سورۃ نمبر 9 (التوبہ) آیت نمبر 88)

”لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں، جانوں سے جہاد کیا اور انہی کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد کو پہنچے○“

16: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول:

((قل الحمدللّٰہ و السلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ))

”فرما دیجئے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور سلام ہو اللہ کے برگزیدہ بندوں پر، کی تفسیر نبی علیہ السلام کے صحابہ ہیں، جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی سنگت کے لیے چن لیا۔“

ان احادیث کو خیثمہ بن سلیمان صحابی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

17: ابوصالح فرماتے ہیں کہ قول باری تعالیٰ:

((الذین ان مکنا ھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ))

”وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں حکومت دے دیں تو وہ نماز قائم کریں گے۔“ سے مراد نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ ہیں۔“

18: حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام سے صحابہ نے عرض کیا:

”یارسول اللہ! آپ ہمیں دنیا میں تنہا چھوڑ کر نہ جائیں کیونکہ اگر آپ ہم سے جدا ہو گئے تو پھر آپ کا دیدار کیسے نصیب ہو گا۔“

تو اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی:

((من یطیع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً))

”جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے ساتھی ہونگے، جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور ایسے لوگوں کی سنگت بہت ہی خوب ہے۔“

19: ارشاد الٰہی ہے:

((والسبقون الا ولون من المھجرین والانصار والذین اتبعواھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعدلھم جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا ابدًا ذلک الفوز العظیم))

(القرآن الکریم)

''سب سے پہلے اور اول مہاجروں اور انصار میں سے اور جنہوں نے نیکی میں ان کی اتباع کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے اور اللہ نے ان کے لیے جنتیں تیار فرما رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

احادیث کی روشنی میں:

1: اس جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ''

''میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) ستاروں کی طرح ہیں کہ تم ان میں سے جس کی بھی اقتداء کروں گے ہدایت پا جاؤ گے۔''

2: انہی کی منقبت کو سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم کے ارشادِ عالی نے اس طرح آشکار فرمایا ہے:

''خَیْرُ اُمَّتِی الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِیْهِمْ''

''میری امت کے عظیم لوگ وہ ہیں جن میں مجھے بھیجا گیا ہے۔''

3: ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

''خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ''

''سب سے بہتر لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں۔''

4: ایک اور حدیث میں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی شانِ رفعت مکان کو اتنا بلند فرما دیا کہ اُن کے ادب، تعظیم اور احترام کو علامتِ ایمانی اور ذوقِ ایقانی قرار دیا، فرمایا:

''مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتَهٗ وَسَاءَ تْهُ سَیِّئَتَهٗ فَذٰلِکُمُ الْمُؤْمِنُ''

''تم میں سے وہی مومن ہیں جن کو صحابہ کے کام اچھے لگیں اور ان کو برا کہنا برا معلوم ہو۔''

5: صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْاَنَّ اَحَدًا اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَابَلَغَ مُدَّاَحَدِهِمْ وَنَصِیْفَهٗ''

''میرے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو برا مت کہو۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا تو وہ ان میں سے کسی ایک کے مُد (ناپنے کا ایک پیمانہ) بلکہ نصفِ مُد کے ثواب کے برابر بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔''

6: ایک اور جگہ صحابہ کو دیکھنے والے کو جہنم سے آزادی کی نوید سنائی گئی۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَاتَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِی اَوْرَاٰی رَاٰنِی"

"اس شخص کو (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا ہو یا پھر اس شخص (صحابی) کو دیکھا ہو جس نے مجھے دیکھا۔"

7: صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو امت میں وہ مقام حاصل ہے کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہمارا قاعد منتخب فرمایا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا:

"مَامِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّابُعِثَ قَائِدًاوَّنُوْرًا لَّھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ"

"میرا کوئی صحابی کسی علاقے میں انتقال کر جائے تو وہ روزِ قیامت اس علاقہ والوں کے لیے باعثِ نور اور راہنما ہوگا۔"

8: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صحابہ کو گالی نہ دو کیونکہ تمہارے ساری عمر کے نیک اعمال انکی ایک لمحہ بھر کی نیکی کے برابر بھی نہیں ہوسکتے۔"

9: حضرت عبداللہ بن مفضل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْاٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْاٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ"

"اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو! ۔ میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا۔ جان لو کہ جو شخص ان کو دوست رکھتا ہے تو وہ میری محبت کی وجہ سے ان کو دوست رکھتا ہے اور جو شخص ان سے دشمنی رکھتا ہے تو وہ مجھ سے بغض رکھنے کے سبب ان سے دشمنی کرتا ہے اور جس شخص نے ان کو اذیت پہنچائی تو بیشک اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس شخص نے مجھے اذیت پہنچائی تو اس نے اللہ گ کو اذیت پہنچائی اور جس شخص نے اللہ کو اذیت پہنچائی تو وہ دن دور نہیں جب اللہ اس کو اپنے عذاب میں گرفتار فرمائے گا۔"

10: ایک اور جگہ صحابہ کے دشمنوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اَشَرَّاُمَّتِیْ اَجْرَؤُھُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ"

"بیشک میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو میرے صحابہ کے گستاخ ہیں۔"

11: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَهٗ اَصْحَابِىْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ"
"جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو برا کہتے ہوں تو تم کہو اللہ کی لعنت ہو تمہاری اس بری حرکت پر۔"

12: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"میرے صحابہ کو گالی نہ دو کیونکہ تم میں سے اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو ایک صحابی کے چار سیر بلکہ دو سیر گندم خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔"
اسے بخاری و مسلم نے اور ابوبکر برقانی نے بخاری مسلم کی شرائط پر روایت کیا ہے۔

13: ابوبکر برقانی کی روایت میں یہ بھی ہے:
"میرے صحابہ کو گالی نہ دو انہیں چھوڑ دو اس لیے کہ تم میں سے کسی کا ہر روز اُحد پہاڑ کے برابر سونا راہ الٰہی میں خرچ کرنا ایک صحابی کے صرف ایک دن 4 سیر گندم خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔"

14: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
"حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو گالی نہ دو کیونکہ تمہارے ساری عمر کے نیک اعمال اُن کی ایک لحظہ نیکی کے برابر نہیں ہو سکتے۔"
اسے علی بن حرب طائی اور خیثمہ بن سلیمان نے روایت کیا ہے۔

15: حضرت عبدالرحمٰن بن سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہم (تینوں دادا' باپ اور بیٹا ایک دوسرے سے متوارثا) روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء میں سے مجھے چنا اور میرے لیے ساتھی چنے، پھر انہیں میں سے میرے سسر اور مددگار بنائے تو جو انہیں برا کہے اس پر اللہ، تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ روزِ محشر اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔"

16: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کوئی صحابی کسی علاقے میں انتقال کر جائے تو وہ روز قیامت اس علاقہ والوں کے لیے باعث نور اور راہنما ہوگا۔"

17: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
"نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان میرے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔"
چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:
"ہائے افسوس قوم کا نمک جاتا رہا (صحابہ دنیا سے اٹھ گئے)۔"

18: حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان معاملات کے بارے میں اللہ سے سوال کیا جن میں میرے صحابہ میرے بعد اختلاف کریں گے۔ اللہ نے مجھے بذریعہ وحی فرمایا: (اے محمد!) آپ کے صحابہ میرے نزدیک ستاروں کی مانند ہیں۔ بعض کا نور دوسروں سے زیادہ ہے تو جس شخص نے صحابہ کے مابین کسی اختلافی مسئلہ کی ایک شق کو اختیار کر لیا اس کا یہ عمل میرے ذمہ پر ہوگا۔ (اس پر مواخذہ نہ ہوگا)''

اسے نظام الملک نے اپنی امالی میں بیان کیا ہے۔ اس میں یہ بات بھی معلوم ہو رہی ہے کہ ہر مجتہد کو اپنے عمل کا ثواب ضرور ملتا ہے۔

19: تمام صحابہ کرام کا ستاروں کی مانند ہونا کتب شیعہ میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔ مشہور شیعہ محقق ملا باقر مجلسی امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں:

((فانما مثل اصحابی فیکم کمثل النجوم بایھا احداھتدی وبای اقاویل اصحابی اقتدیتم اھتدیتم))

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی تم میں مثال ستاروں جیسی ہے۔ جس کے پیچھے چل پڑے ہدایت مل گئی۔ میرے صحابہ میں سے جس کی بھی تم اقتداء کر لو گے ہدایت پا جاؤ گے۔''

(بحار الانوار، جلد 26 صفحہ 307 طبع جدید۔ نقلاً عن معانی الاخبار 5 طبع جدید)

20: حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

''اے لوگو! تم بھلائی میں رہو گے جب تک کوئی ایک بھی مجھے دیکھنے اور میری سنگت کرنے والا (صحابی) تمہارے اندر موجود ہے۔ اللہ کی قسم! تم بھلائی میں رہو گے جب تک میری سنگت اور دید کرنے والے کو کوئی دیکھنے والا (تابعی) تمہارے اندر موجود ہے۔ اور اللہ کی قسم! تم بھلائی میں رہو گے جب تک کوئی ایسا شخص تم میں موجود ہے جس نے میرا دیدار اور میری سنگت کرنے والوں کو دیکھنے والوں کو دیکھا ہے۔ (تبع تابعی)۔''

21: صحابہ، تابعین اور تبع تابعین تینوں طبقات کا دوسری امت سے برتر ہونے کے بارے میں شیعہ حضرات کے ہاں بھی احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ دیکھیے:

((عن امیر المومنین علیہ السلام ـ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طوبی لمن رآنی اورآی من رآنی اورآی من رآی من رآنی))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مبارک ہے اسے جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔''

(امالی شیخ صفحہ 281 تا 282 (2) بحار الانوار مینا صلی اللہ علیہ وسلم باب فضل المہاجرین والانصار، 22 صفحہ 311)

اسے حافظ سلفی نے سداسیاست میں بیان کیا ہے۔

22: حضرت ابی برزہ اسلمی کہتے ہیں کہ میں زیاد (اموی گورنر کوفہ) کے پاس گیا۔ وہاں میں نے کہا:

''سب سے برے نگہبان بادشاہ ہوتے ہیں۔''

زیاد بولا:

''خاموش! تم صحابہ کے چھلکوں کی مثل ہو۔''

میں نے کہا:

''مسلمانو! کیا نبی کے صحابہ کے چھلکے بھی تھے۔ ان کی تو مکمل ذات ہی مغز تھی۔ پھر میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آئندہ تیرے پاس نہ آؤں گا۔''

اسے ابوالحسن علی بن جعفر نے روایت کیا ہے۔

23: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے جو آپ کی مرض اور نبی علیہ السلام کی عیادت کے متعلق ہے۔ اس میں نبی علیہ السلام کی یہ دعا موجود ہے:

''اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت قبول فرما اور انہیں اُلٹے قدم واپس نہ پلٹا دے۔''

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

24: حضرت عبدالرحمٰن بن سلم بن عبداللہ (دادا، باپ اور بیٹا ایک دوسرے سے متوارثا) روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ نے مجھے (انبیاء میں سے) چنا اور میرے لیے ساتھی چنے، انہیں سے میرے سسر اور مددگار بنائے تو جو انہیں برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ روز قیامت اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔''

اسے ابن مہندی نے اپنی مشیخت میں بیان کیا ہے۔

ازالہ بدگمانی:

مسلمہ حقیقت ہے جس کو خاص و عام سب نے اپنی کتب میں لکھا ہے:

"اول من اسلم فهو ابو بکر"

''سب سے پہلے ایمان لانے والے ابوبکر صدیق ہیں۔''

(مفسر علامہ قمی شیعہ)

مردوں میں سب سے پہلے کلمہ پڑھنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

شیعہ عالم علامہ طبرسی تفسیر مجمع البیان میں لکھتا ہے:

''حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں اور ان کے بعد جس نے کلمہ پڑھا وہ ابوبکر ہیں۔''

حضرت علی اسد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''لوگو! ابوبکر صدیق کئی باتوں میں ہم سے سبقت لے گئے۔ وہ اسلام لانے میں سبقت لے گئے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنا مال خرچ کرنے میں ہم سے سبقت لے گئے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اے لوگو! جب ساری کائنات میرا انکار کر رہی تھی اس وقت ابوبکر صدیق نے میری تصدیق کی۔ جب ساری دنیا میرے ساتھ عداوت کر رہی تھی، میرے ساتھ دشمنی کر رہی تھی تو اس وقت صدیق اکبر نے میری محبت کا اقرار کیا۔ جب ساری دنیا میرے خون کی پیاسی تھی تو اس وقت صدیق اکبر نے مجھ پر اپنا تن من سب کچھ نثار کر دیا۔''

امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ والوں کی امانتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر آئے اور فرمایا:

''اے ابوبکر! میں ہجرت کرنا چاہتا ہوں ساتھ کس کو لے کر جاؤں۔''

ابھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ حضرت جبرائیل نے آ کر کہا:

((ان اللہ امرك ان تصتحب ابا بکر))

''بیشک اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنے سفر میں ابوبکر صدیق کو اپنا ساتھی بنائیے۔!''

روضۃ الشفاء کا مصنف لکھتا ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ مبارک سے اس انداز میں نکلتے ہیں کہ دائیں طرف صدیق اکبر، بائیں طرف حضرت امیر حمزہ، درمیان میں رسول اللہ، آپ کے آگے حضرت علی اور ان کے آگے حضرت عمر فاروق جا رہے ہیں اور آپ کے پیچھے چالیس صحابہ کرام کا لشکر ہے۔ جب یہ لوگ کعبہ کے قریب پہنچے تو کافر کہنے لگے: آج تمہارا کیا ارادہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کہنے لگے: آج ہم اللہ تعالیٰ کا نام خانہ کعبہ میں لیں گے۔ وہ کہنے لگے: ہمارے ہوتے ہوئے کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔ جب مکہ والوں نے یہ کہا کہ ہمارے ہوتے اللہ تعالیٰ کا نام کوئی نہیں بلند کر سکتا تو اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہے کوئی اپنی اولاد کو یتیم کرنے والا تو آئے اور عمر کے ساتھ مقابلہ کرے۔ لوگو! آج عمر اسلام کی آغوش میں آ گیا ہے۔ آج عمر اللہ کا نام بلند کر کے ہی رہے گا۔''

جب صفِ اسلام میں فاروق اعظم آ گئے
کافروں کے دلوں پر مایوسی کے بادل چھا گئے
حق کو پھیلانے کی خاطر اس کی سرگرمی نہ پوچھ
اس کی نگاہ اٹھی تو باطل کو پسینے آ گئے

روضۃ الشفاء کا مصنف مزید لکھتا ہے:

''کعبہ کے اندر سب سے پہلے جس نے علی الاعلان نماز باجماعت پڑھی وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔''

بعض حضرات کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کے محبوب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے تو تین صحابہ کے ع باقی تمام صحابہ مرتد ہو گئے تھے۔ نعوذ باللہ من ذلک الکفر۔

یہ بات ''کتاب رجال کشی'' میں موجود ہے۔ ان کی کتاب احتجاج طبرسی جلد اول میں موجود ہے۔ ا لکھا ہے:

((کان الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھل ردۃ الاثلاثۃ))

''وصال نبی کے بعد تین صحابہ کے علاوہ باقی سب مرتد ہو گئے تھے۔''

وہ جو تین صحابہ بزعم ان کے اسلام پر قائم رہے تھے ان کے نام یہ ہیں:

1: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ۔

2: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ۔

3: حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ۔

میں (مصنف کتاب) ان (دشمنان صحابہ) سے پوچھتا ہوں کہ جو صحابہ کرام مرتد ہونے سے بچ گئے تھے میں حضرت علی تھے۔؟

((وروی: ان الجنۃ تشتاق الی ابی بکر و عمر وعثمان و علی و سلیمان))

''مروی ہے کہ ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور سلیمان فارسی ایسے لوگ ہیں کہ جنت ان کی مشتاق ہے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 2:

غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک صحابہ کے فضائل

(جناب علی المرتضیٰ کیونکہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شامل تھی اس لیے ان صحابہ کی شان قرآن واحادیث کی روشنی میں بیان کی جاتی ہے جو ان مقامات پر موجود تھے۔)

1: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میرے ساتھ حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کو بھیجا:

''فلاں باغ میں جاؤ! وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے آؤ۔''

چنانچہ ہم گھوڑے دوڑاتے وہاں پہنچے وہ عورت وہاں موجود پائی۔ ہم نے کہا:

''خط ہمارے حوالے کردے!

کہنے لگی:

''میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔''

ہم نے اسے دھمکی دی:

''خط نکال نہیں تو ہم تیری جامہ تلاشی لیں گے۔''

تب اس نے اپنے بالوں سے خط نکالا جس کا مضمون یہ تھا:

''حاطب ابن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کی طرف یہ خط ہے۔ نبی علیہ السلام تم پر حملہ کرنے والے ہیں۔''

جب یہ خط نبی علیہ السلام کو پیش کیا گیا تو آپ نے حاطب سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''یہ کیا ہے؟''

انہوں نے عرض کیا:

''ذرا ٹھہریئے! میری بات سن لیجئے۔! میں مکہ سے ہجرت کر کے یہاں مدینہ چلا آیا جب کہ میں نسباً قریش میں سے نہ تھا اور آپ کے دیگر مہاجرین ساتھی قریش میں سے ہیں جس کی وجہ سے ان کے اہل وعیال کی نگہداشت قریش نے اپنے ذمہ لی ہے اور میرے گھر والوں کا کوئی پرسانِ حال نہیں تو میں نے قریش پر ایک احسان کرنا چاہا کہ اس کی وجہ سے میرے گھر کو کچھ تحفظ مل جائے اور میں نے یہ کام دین سے برگشتہ ہو کر نہیں کیا۔ کیونکہ مجھے تو اسلام کے دامن رحمت میں پناہ مل چکی ہے۔''

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

''حاطب سچ کہتا ہے۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ اس منافق کا سر اتار دوں۔''

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

''حاطب بدر میں شریک تھا اور تم کیا جانو اللہ نے بدریوں پر نظر کرم فرمائی اور فرمایا: تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔''

2: سہل بن مالک اپنے والد سے اور وہ سہل کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے بدر اور حدیبیہ والوں کی بخشش فرمادی ہے۔''

اسے خلعی اور حافظ دمشقی نے اپنے اپنے معجم میں بیان کیا ہے۔

3: حضرت اُم مبشر رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جبکہ آپ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے:

''جس شخص نے بھی درخت کے نیچے (حدیبیہ) میری بیعت کی ہے انشاء اللہ وہ جہنم میں نہ جائے گا۔''

میں نے عرض کیا:

''ہاں! یارسول اللہ!''

سیدہ حفصہ نے کہا:

''اللہ تو فرماتا ہے:

((وان منکم الاواردھا))

''تم سے ہر کوئی جہنم پر وارد ہوگا۔''

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

''ساتھ ہی اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا))

''پھر ہم تقویٰ والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو وہیں چھوڑ دیں گے۔''

اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

4: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''تمہیں کیا پتہ؟ اللہ نے بدر والی جماعت پر نظر رحمت فرمائی ہے اور فرمایا ہے: جو چاہو کرو تمہاری بخشش

ہوگئی ہے۔''
اسے بھی صرف مسلم نے ہی روایت کیا ہے۔
5: یہی روایت اہل تشیع کی معتبر کتاب ناسخ التواریخ حالات پیغمبر، جلد اول، صفحہ 275 میں یوں موجود ہے:
((فقد وجبت لكم الجنة))
''اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل بدر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف نظر رحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ تمہارے لیے جنت واجب ہوگئی ہے۔''
6: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حاطب کا غلام نبی کریم علیہ السلام کے پاس ان کی شکایت لایا اور کہا:
''اللہ کی قسم! حاطب ضرور جہنم میں جائے گا۔''
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''تم جھوٹ کہتے ہو! حاطب نے بدر اور حدیبیہ میں شرکت کی ہے۔''
یہی روایت بالفاظ الناسخ التواریخ حالات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جلد سوم صفحہ 12 پر موجود ہے۔
7: حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا:
''آپ کے صحابہ میں افضل کون شمار ہوتے ہیں؟''
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''بدری صحابہ!''
جبرائیل نے عرض کیا:
''یونہی آسمانوں میں وہ فرشتے سب سے افضل ہیں جو بدر میں مسلمانوں کی امداد کو اترے تھے۔''
اسے ابن بشران نے روایت کیا ہے۔
بدر میں شریک ملائکہ کا تمام دیگر ملائکہ سے افضل ہونا ناسخ التواریخ حالات پیغمبر جلد اوآل صفحہ 275 پر موجود ہے۔
8: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:
''جس نے بھی درخت کے نیچے بیعت کی ہے وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔''
9: اسے ترمذی نے بیان کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔ اور اپنی سیرت میں اسے بیان کیا ہے۔ ''اور حدیبیہ میں'' کا لفظ بڑھایا ہے اور ساتھ ہی یہ لفظ لکھے ہیں:
''نبی علیہ السلام نے فرمایا: آگ میں داخل نہ ہوگا وہ شخص جس نے مجھے دیکھا اور ایمان لایا یا ایمان کے ساتھ میرے دیکھنے والے کو دیکھ لیا۔''

فصل نمبر 3:

عشرہ مبشرہ صحابہ کے فضائل

(جناب علی المرتضیٰ کیونکہ عشرہ مبشرہ (ایسے دس صحابہ جن کو جنت کی خوشخبری کی گئی) میں سے ہیں اس لیے ان صحابہ کے فضائل قرآن واحادیث کی روشنی میں بیان کیے جاتے ہیں۔)

دس صحابہ کے لئے جنت کی بشارت:

1: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''ابوبکر جنت میں جائیں گے، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں، سعد بن زید جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں۔''

2: حضرت سعید بن زید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''دس آدمی جنتی ہیں: ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوعبیدہ بن جراح، سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید۔''
نو افراد گن کر دسویں کا ذکر کیے بغیر آپ چپ ہو گئے۔ لوگوں نے کہا:
''آپ کو اللہ کی قسم! دسویں کا نام لیں۔''
فرمایا:
''تم نے مجھے اللہ کی قسم دے دی ہے اس لیے بتلاتا ہوں کہ وہ دسواں ابوالاعور (سعید بن زید) ہے۔''

3: اسے ترمذی نے روایت کرتے ہوئے کہا ہے:
''امام بخاری نے اس باب میں اسے سب سے صحیح حدیث قرار دیا ہے یعنی سابق الذکر حدیث عبدالرحمٰن بن عوف سے بھی یہ حدیث زیادہ قوی ہے۔''
حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''قریش میں سے دس افراد جنتی ہیں: ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن مالک اور ابوعبیدہ بن جراح۔''
حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں:
''حضرت سعید نے فرمایا: دس جنتیوں میں ایک صحابی اور بھی ہے۔ اور غالباً وہ خود حدیث کے راوی

(حضرت سعید بن زید خود) ہیں۔"

اس حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ صرف دس صحابی جنتی ہیں اور باقی جنتی نہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ دس وہ صحابی ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی کہا ہے۔ یہ وہ خوش نصیب جنتی ہیں جنہیں زبان نبوت سے مژدہ جنت مل گیا۔

اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اسے ایک اور سند سے بھی روایت کیا ہے اور طبرانی نے اپنے معجم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ حدیث بیان کی ہے جس میں حضرت سعید رضی اللہ عنہ کا صاف نام موجود ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا:

"اے عائشہ! تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟"

انہوں نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! کیوں نہیں؟"

فرمایا:

"تمہارے والد ابوبکر جنتی ہیں، وہاں ان کے ساتھی ابراہیم علیہ السلام ہونگے۔ عمر جنتی ہیں، ان کے ساتھ حضرت نوح علیہ السلام ہوں گے۔ عثمان جنتی ہیں ان کا ساتھی میں خود ہوں گا۔ علی جنتی ہیں ان کے ساتھ حضرت یحییٰ علیہ السلام ہوں گے۔ طلحہ جنتی ہیں وہاں ان کے ساتھی حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ زبیر جنتی ہیں ان کے ساتھی حضرت اسماعیل علیہ السلام ہوں گے۔ سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں، ان کے ساتھی سلیمان بن داؤد علیہ السلام ہوں گے۔ سعد بن زید جنتی ہیں ان کے ساتھی موسیٰ علیہ السلام ہوں گے اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں ان کے ساتھی ادریس علیہ السلام ہوں گے۔"

پھر فرمایا:

"اے عائشہ! میں سید المرسلین ہوں۔ تمہارا والد افضل الصدیقین ہے اور تم ام المومنین ہو۔"

عشرہ مبشرہ کا نسب:

علامہ محمد بن احمد بن خلف رحمہ اللہ نے عشرہ مبشرہ کا نسب درج ذیل عربی اشعار میں بیان کیا ہے:

صلوٰۃ ربی دائما والطیبین البررہ۔
علی النبی المصطفی وآلہ والعشرۃ
وآلہ ان فاطم ومن احیہ حیدرہ
وشیبۃ الحمدلھم اصل اطاب الثمرۃ

وبعدهم عثمان من عبدمناف الخيره

ومن قصی لحق الزبير مردی الكفره

سعد المفدی من كلاب وابن عوف آزره

صديقنا وطلحة من مرة ماشهده

فاروقنا من كعبهم سعيد بقفوالره

وعامر الامين من فهر كمال العشرة

1: اللہ تعالیٰ اور تمام پاک لوگوں کا درود وسلام ہو نبی علیہ السلام پر آپ کی آل اور دس صحابہ پر۔

2: آپ کی آل میں سیدہ فاطمہ اور آپ کے بھائی علی حیدر قرار ہیں۔ان سب کیلئے تعریف ہے اور عبدالمطلب ایسا درخت ہے جس کے پھل بڑے عمدہ ہیں۔

3: ان کے بعد عثمان غنی ہیں جو عبد مناف میں سے بہترین انسان ہیں اور قصی سے حضرت زبیر جا ملے ہیں جو کفار کو ہلاک کرنے کا شیوہ رکھتے ہیں۔

4: جانثار نبی حضرت سعد ''کلاب'' کی اولاد میں سے ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف بھی بنی کلاب ہی سے ہیں۔صدیق اکبر اور طلحہ ''مرہ'' سے مشہور ہیں۔

5: فاروق اعظم کعب سے تعلق رکھتے ہیں۔سعید بھی ان کے پیرو ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح ''فہر'' کی اولاد میں ہیں تو عشرہ مبشرہ مکمل ہوئے۔

حضرت علی کا نسب نبی علیہ السلام کی دوسری پشت میں آپ سے مل جاتا ہے، جبکہ عثمان غنی چوتھی، عمر فاروق آٹھویں، ابوبکر صدیق ساتویں اور ابوعبیدہ بن جراح گیارہویں پشت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتے ہیں۔اسی طرح دیگر افراد عشرہ مبشرہ کا نسب رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

عالم ارواح اور عشرہ مبشرہ:

روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح کو میں عشرہ مبشرہ کی ارواح جمع فرمایا اور ان کے انوار سے ایک پرندہ بنایا جو جنتوں میں رہتا ہے۔

اسے دیگر مصنفین نے اپنی اپنی سیرت کی کتب میں بیان کیا ہے۔

گویا عشرہ مبشرہ کو دنیا میں پیدا کرنے سے پہلے ہی عالم ارواح میں اکٹھا کر دیا تھا اور جب دنیا میں آئے تو عالم ارواح کی طرح یہاں بھی اکٹھے ہو گئے۔نسب میں بھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بھی، رشتہ مواخات میں بھی اور پھر جنت میں بھی اکٹھے ہوں گے۔تو خوش بخت ہے وہ انسان جس نے ان سے محبت کی اور کسی ایک میں فرق نہ کیا اور اُن کے راستے پر چلا اور بد بخت ہے وہ انسان جو ان کے باہمی اختلافات میں الجھا رہا اور کسی ایک میں فرق کرنے کا

خطرہ مول لیا اور نفس کی پیروی کرتے ہوئے ایک کی گستاخی کا مرتکب ہوا۔ اللہ ہی کو حمد ہے جس نے ہمیں اس گناہ سے محفوظ رکھا۔ دعا یہ ہے کہ یہ کرم ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔

عشرہ مبشرہ میں سے کچھ کے لیے زبان رسالت سے خصوصی دعائیں:

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے اللہ! تو نے میرے صحابہ کی وجہ سے امت کو برکت عطا فرمائی ہے۔ تو ان سے یہ برکت واپس نہ لے۔ انہیں ابوبکر کی محبت پر اکٹھا کر دے۔ اس کا کام نہ بکھیر! کیونکہ اس نے ہمیشہ اپنی رضا پر تیری رضا کو ترجیح دی ہے۔ اے اللہ! عمر بن خطاب کو عزت' عثمان کو صبر' علی کو توفیق' طلحہ کو بخشش' زبیر کو ثابت قدمی' سعد کو سلامتی اور عبدالرحمٰن کو وقار عطا فرما۔ اے اللہ! اول مہاجرین وانصار کو اور نیکی میں ان کی پیروی کرنے والے تمام مسلمانوں کو (جنت میں) میرا ساتھی بنا دے۔''

اسے حافظ ثقفی نے اور واحدی نے مسنداً روایت کیا ہے اور واحدی نے ان الفاظ کو ان سے برکت واپس نہ لے'' کے بعد یہ الفاظ زائد کیے ہیں:

''اے اللہ! تو نے میرے صحابہ کو ابوبکر کی وجہ سے برکت عطا فرمائی ہے تو ان سے یہ برکت واپس نہ لے اور ابوبکر کی محبت پر انہیں اکٹھا کر دے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے اپنے رب سے صحابہ کے لیے جنت کا سوال کیا تو اللہ نے انہیں یقیناً جنت سے نواز دیا۔''

اسے ابوالخیر حاکمی قزوینی نے روایت کیا ہے۔

ابن عبدالبر نے استیعاب میں روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے اپنے رب جل شانہ سے سوال کیا کہ وہ شخص دوزخ میں نہ جائے جس نے مجھے سسر بنایا یا جسے میں نے سسر بنایا۔''

(لوامع التنزیل، جلد دوم صفحہ 476)

جنت میں عشرہ مبشرہ کے مقامات رفیعہ:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لیے تشریف لائے اور فرمایا:

''اے محمد کے ساتھیو! آج رات میں نے جنت میں تمہارے مکانات کا اپنے مکان سے قرب دیکھا ہے۔''

یہ کہہ کر آپ حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

''اے علی! کیا تم یہ پسند کرو گے کہ جنت میں تمہارا مکان میرے مکان کے سامنے ہو جیسے دو بھائیوں کے

منازل باہم بالمقابل ہوتے ہیں؟''
انہوں نے عرض کیا:
''یارسول اللہ! کیوں نہیں؟''
یہ کہتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ گریاں ہوگئے۔ پھر آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:
''میں ایک ایسے شخص کا نام اور اس کے والدین کا نام بھی جانتا ہوں جب وہ جنت میں آئے گا تو وہاں کا ہر مکان اور پانی کا ہر گھونٹ مرحبا مرحبا پکار اُٹھے گا۔''
حضرت سلمان فارسی عرض کرنے لگے:
''یارسول اللہ! ایسا شخص ناکام کب ہوسکتا ہے۔''
فرمایا:
''وہ ابوبکر ہے۔''
پھر آپ نے حضرت عمر کی طرف التفات فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:
''اے ابوحفص! میں نے جنت میں سفید جوہر سے بنا ایک محل دیکھا جس پر سفید موتیوں کا جڑاؤ کیا ہوا تھا۔ میں نے فرشتہ رضوان سے پوچھا: یہ محل کس کے لیے ہے؟ کہنے لگا: ایک قریشی جوان کے لیے۔ میں نے سمجھا کہ شاید میرا ہے۔ وہ خود ہی بول اٹھا: یہ عمر بن الخطاب کا ہے۔ پھر میں نے اس کے اندر جانا چاہا تو مجھے تیری غیرت یاد آگئی۔''
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ سن کر آب دیدہ ہوگئے اور عرض کرنے لگے:
''یارسول اللہ! کیا مجھے آپ پر غیرت آئے گی؟''
پھر آپ نے عثمان غنی کی طرف رخ منور کیا اور فرمایا:
''ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرے جنت کے ساتھی تم ہو۔''
پھر عبدالرحمٰن کی طرف نگاہ التفات اٹھی تو فرمایا:
''کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں تمام صحابہ سے دیر کے ساتھ آتے دیکھا ہے۔؟ کیا سبب ہے؟''
انہوں نے عرض کیا:
''مجھ سے حساب ہوتا رہا کہ فلاں مال تمہیں کہاں سے ملا؟ کہاں خرچ کیا؟ بلکہ مجھے تو گمان گزرا کہ شاید آپ کو نہ دیکھ پاؤں گا۔ میرے سو اونٹ مصر سے مال تجارت سے لدے ہوئے آئے ہیں۔ جنہیں میں مدینہ کے یتیموں اور بیواؤں میں تقسیم کرنے کا اعلان کرتا ہوں شاید کہ اسی سبب سے اللہ میرا حساب آسان کردے۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ اور زبیر کی طرف دیکھا تو فرمایا:

''ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں اور میرے حواری تم دونوں ہو۔''

اسے قاضی ابوبکر یوسف بن فارس نے روایت کیا ہے۔

وہ حدیث جو عشرہ مبشرہ میں سے بعض کی اہلیت خلافت پر دال ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا:

''اگر نبی علیہ السلام اپنے بعد کسی کو خلیفہ بناتے تو کسے بناتے؟''

فرمایا:

''ابوبکر کو۔''

عرض کیا گیا:

''(اگر بالغرض زندہ نہ ہوتے تو) اس کے بعد کسے بناتے؟''

فرمایا:

''عمر کو۔''

سوال ہوا:

''پھر کسے بناتے؟''

فرمایا:

''ابوعبیدہ بن جراح کو۔''

اس کے آگے سیدہ نے کسی کا نام نہیں لیا۔

کچھ عشرہ مبشرہ اور کچھ دیگر صحابہ کے حق میں نازل شدہ آیات قرآنیہ:

1: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آیت کریمہ:

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر دوڑے چلے آئے۔''

ستر صحابہ کے حق میں نازل ہوئی جن میں ابوبکر صدیق اور حضرت زبیر بھی تھے۔ جنگ اُحد کے لیے جب آپ نے صحابہ کو بلایا تو وہ فوراً حاضر خدمت ہو گئے۔''

اسے واحدی اور ابوالفرج ابن جوزی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

2: جناب عطاء (تابعی) سے روایت ہے کہ آیت مبارکہ:

((واذاجاءك الذين يومنون باياتنا))

''جب آپ کے پاس ہماری آیات کو ماننے والے آتے ہیں تو انہیں سلامتی کا پیغام دیجیے۔''

سے مراد ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ، امیر حمزہ، جعفر طیار، عثمان بن مظعون، ابوعبیدہ بن جراح،

مصعب بن عمیر، سالم، ابوسلمہ، ارقم بن ابی ارقم، عمار یاسر اور حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہم ہیں۔"

اسے ابوالفرج نے اسباب النزول میں روایت کیا ہے۔

3: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ درج ذیل آیت کریمہ:

((ونزعنا مافی صدورھم من غل))

"ہم نے ان کے دلوں سے ہر قسم کا بغض و کینہ نکال پھینکا ہے۔"

کا نزول حضرت ابوبکر، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضٰی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمٰن بن عوف، سعید بن زید اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے حق میں ہوا۔"

اسے خیثمہ بن سلیمان اور ابوصالح نے روایت کیا ہے۔

جناب ابوجعفر سے پوچھا گیا:

"اس آیت میں کینہ اور بغض سے کیا مراد ہے۔؟"

فرمایا:

"زمانہ جاہلیت میں بنو ہاشم، بنی تیم اور بنی عدی کے مابین رنجش تھی۔ جب یہ لوگ اسلام لائے تو دل و جان سے ایک دوسرے کو چاہنے والے ہو گئے۔"

4: امام حسن سے روایت ہے:

"یہ آیت اہل بدر کے حق میں نازل ہوئی ہے۔"

5: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق اسلام لائے تو ان کے پاس عبدالرحمٰن بن عوف، عثمان، طلحہ، زبیر، سعید بن زید اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم آئے اور پوچھا:

"آپ نے کونسا دین اختیار کیا ہے۔؟"

جب آپ نے انہیں اپنے دین سے آگاہ کیا تو وہ بھی اسلام سے لے آئے تو یہ آیت نازل ہوئی:

((فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ))

(سورۃ الزمر، آیت نمبر 17)

"میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیں جو سچی بات سن کر اس کی خوب پیروی کرتے ہیں۔"

اس آیت میں القول (سچی بات) سے مراد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات ہے۔

6: مفسر ضحاک سے مروی ہے کہ آیت مبارکہ:

((والذین امنوا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون))

(سورہ حدید، آیت نمبر 19)

"اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والے ہی سچے ہیں۔"

سے مراد یہ آٹھ صحابی ہیں: حضرت ابوبکرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت زید بن حارثہؓ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ حضرت سعد اور حضرت حمزہ۔ جب کہ حضرت عمر فاروق ان کے نویں ساتھی ہیں۔ جنہیں اللہ نے ان کے صدق دل کے سبب ان سے ملا دیا۔"

اسے ابوالفرج نے اسباب النزول میں بیان کیا۔

7: امام جعفر صادق اپنے والد امام محمد باقر سے اور وہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد الٰہی:

((محمد رسول اللہ والذین معہ))

سے مراد ابوبکر صدیق ہیں۔

((آشدآء علی الکفار))

(کافروں پر سخت) سے مراد عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

((رحماء بینھم))

(آپس میں رحم دل) سے مراد عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

((تراھم رکعاً سجداً))

(تم ہمیشہ انہیں رکوع وسجدہ کرتے ہی دیکھو گے) سے مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

((یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا))

(اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے متلاشی) سے مراد طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما ہیں۔

((سیمھم فی وجوھھم))

(عبادت سے ان کی جبینوں میں محراب ہیں) سے مراد سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما ہیں۔

8: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد الٰہی:

((لاتجدقوما یومنون بااللہ والیوم الاخیرادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانواابا وھم اوابنآء ھم اواخوانھم))

(سورۃ المجادلہ، آیت نمبر 42)

"اللہ اور روز قیامت پر ایمان لانے والی قوم کو آپ ایسا نہیں پائیں گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے دشمنوں سے دوستی رکھیں خواہ وہ ان کے والدین اولاد اور بھائی ہی کیوں نہ ہوں۔"

یہ آیت درج ذیل صحابہ کرام کے حق میں نازل ہوا ہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنہوں نے اپنے کافر بیٹے کو جنگ بدر میں مقابلے کیلئے للکارا اور عرض کیا: یارسول اللہ! آج مجھے سب سے پہلے قربان ہو لینے دیجئے تو آپ نے فرمایا: ابوبکر! ہمیں اپنی جان کے

ساتھ نفع بہم پہنچایئے۔ جانتے نہیں ہو کر تمہاری حیثیت میرے لیے کانوں اور آنکھوں کی ہے۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنہوں نے جنگ بدر میں اپنے ماموں عاص بن ہشام کو تہہ شمشیر کر ڈالا۔
حضرت علی المرتضیٰ اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہما جنہوں نے شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو بدر میں فنا فی النار کیا۔
حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنہوں نے غزوہ اُحد میں اپنا باپ عبداللہ بن جراح مار ڈالا۔
حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جنہوں نے غزوہ اُحد میں اپنے بھائی عبیدہ بن عمیر کو جہنم رسید کیا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وہ لوگ اللہ اور رسول کے دشمنوں کو دوست نہیں بناتے خواہ وہ ان کے والدین اولاد بھائی یا عزیز رشتہ دار ہوں۔''

اسے واحدی اور ابوالفرج نے بیان کیا ہے۔

عشرہ مبشرہ صحابہ کے درجات:

1: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! لوگوں میں سے کون آپ کو زیادہ محبوب ہے؟''

فرمایا:

''عائشہ۔''

میں نے عرض کیا:

''مردوں میں کون۔؟''

فرمایا:

''ابوبکر۔''

میں نے پھر عرض کیا:

''ان کے بعد کون؟''

فرمایا:

''عمر۔''

میں نے کہا:

''پھر کون؟''

فرمایا:

''عثمان۔''

میں نے کہا:

''پھر کون؟''

فرمایا:

''علی۔''

تو میں خاموش ہو گیا۔ اب آپ بولے:

''عبداللہ! جو چاہو پوچھو۔''

میں نے عرض کیا:

''علی کے بعد کون آپ کو زیادہ محبوب ہے؟'

فرمایا:

''طلحہ، پھر زبیر، پھر سعد (بن مالک)، پھر سعید بن زید، پھر عبدالرحمٰن بن عوف اور پھر ابوعبیدہ بن جراح۔''

ملاں نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے مگر یہ حدیث غریب ہے۔

2: جب کہ اس بارے میں صحیح حدیث حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! مردوں میں سے کون آپ کو زیادہ محبوب ہے؟''

فرمایا:

''عائشہ کا باپ (ابوبکر صدیق)''

میں نے عرض کیا:

''پھر کون؟''

فرمایا:

''عمر بن الخطاب۔''

اس کے بعد آپ نے بہت سے لوگوں کے نام لئے کہ فلاں کے فلاں شخص مجھے محبوب ہے۔

اسے احمد۔ مسلم اور ابوحاتم نے روایت کیا ہے۔

3: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جیش ذات السلاسل کا امیر بنا کر بھیجا۔ جبکہ لشکر میں ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ بھی تھے۔ میرے دل میں یہ بات آئی کہ ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما جیسے صحابہ پر مجھے امیر بنایا جانا اس بناء پر ہے کہ آپ کے ہاں میرا مرتبہ ان سے بڑھ کر ہے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔

پھر میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! لوگوں میں سے آپ کے ہاں پسندیدہ تر شخص کون ہے؟''

آپ نے فرمایا:

''ابوبکر، پھر عائشہ..................''

آگے حدیث مثل سابق کے ہے۔

یہ حدیث ابوحاتم نے حضرت انس کی روایت سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں بھی درج کی ہے۔

یہ احادیث عشرہ مبشرہ صحابہ کرام کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں قدر ومنزلت پر پوری طرح سے روشنی ڈالتی ہیں۔ تاہم پھر بھی یہ مذکورہ احادیث بظاہر متعارض ہیں مگر حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ اس لیے کہ ابوحاتم اور مسلم والی حدیث میں جو ہے کہ آپ نے کئی مردوں کے نام گنے کہ فلاں کے بعد فلاں محبوب ہے ممکن ہے اس سے مراد یہی عشرہ مبشرہ ہوں جنہیں ملاں نے اپنی روایت میں صراحتاً بیان کیا ہے۔

4: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

''نبی کریم علیہ السلام کو صحابہ میں سے کون زیادہ محبوب تھا؟''

فرمایا:

''ابوبکر۔''

پوچھا گیا:

''پھر کون؟''

فرمایا:

''عمر۔''

پوچھا گیا:

''پھر کون؟''

فرمایا:

''ابوعبیدہ بن جراح۔''

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مبشرہ صحابہ سے کینہ وبغض رکھنے کی سزا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے مسلمانو! اگر تم عبادت کرتے کرتے کمانوں کی طرح کوزپشت ہو جاؤ اور مسلسل روزہ رکھتے رکھتے کانوں کی طرح سوکھ جاؤ اور نماز ادا کرنے کے لیے قافلوں سے بچھڑے پھرو۔ پھر بھی اگر تم میں سے کسی نے عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے کسی سے بغض رکھا تو اسے ناک کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

اسے حضرت ابوسعد نے شرف النبوت میں بیان کیا ہے۔

عشرہ مبشرہ میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ صفات حمیدہ:

1: حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری ساری امت سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہیں، دین میں سب سے زیادہ مضبوط عمر، حیاء میں سب سے بڑھ کر عثمان، سب سے زیادہ قوت فیصلہ کے مالک علی بن ابی طالب ہیں، ہر نبی کے حواری تھے اور میرے حواری (خدمتگار) طلحہ وزبیر ہیں۔ سعد بن ابی وقاص جہاں ہوں گے حق ان کے ساتھ ہوگا۔ سعید بن زید محبوبانِ الٰہی میں سے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عوف اللہ کے تاجروں میں سے (سب سے زیادہ اللہ کے عبادت گزار اور اجر وثواب کا لین دین کرنے والے) ہیں۔ ابوعبیدہ بن جراح اللہ اور اس کے رسول کے امین ہیں۔ ہر نبی کا محرم راز ہوتا ہے اور میرا محرم راز امیر معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔ ان سب سے محبت کرنے والا نجات پا گیا اور بغض رکھنے والا تباہ ہوگیا۔''

اسے ملاں نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔

2: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری ساری امت میں سے امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہے۔ دین میں سب سے پختہ عمر ہے۔ حیاء میں سب سے سچا عثمان ہے۔ اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا قاری ابی بن کعب ہے۔ فرائض کو سب سے زیادہ جاننے اور عمل کرنے والا زید بن ثابت ہے اور حلال وحرام کو سب سے زیادہ ماننے والا معاذ بن جبل ہے۔ یاد رکھو! ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔''

اسے ابوحاتم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

3: طبرانی نے یہ حدیث یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ساری امت میں سے امت پر زیادہ مہربان ابوبکر، امت کے لئے سب سے بڑا نرم دل عمر اور ساری امت میں سے سب سے بڑا قاضی علی ہے۔''

عشرہ مبشرہ الذین سبقت لھم منا الحسنٰی کے مصداق اول ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

((ان الذین سبقت لھم منا الحسنی))

(سورۃ انبیاء)

''جن کے لیے ہم اچھی عاقبت لکھ چکے ہیں وہ جہنم سے دور رہیں گے۔''

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں انہیں میں سے ہوں، ابوبکر، عمر، عثمان اور دیگر تمام عشرہ مبشرہ میں شامل صحابہ بھی انہیں میں سے

ہیں۔"

اسے ابوالفرج بن جوزی رحمۃ اللہ نے اسباب النزول میں بیان کیا ہے۔

عشرہ مبشرہ میں صدیقین اور شہداء:

1: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم "حراء" پہاڑ پر چڑھے تھے، آپ کے سا
ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پہاڑ حرکت میں آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و
نے فرمایا:

"'اے حراء! اپنی جگہ ٹھہر! تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء ہی تو ہیں۔"

یہ روایت مسلم نے بیان کی ہے۔

2: ترمذی نے یہ روایت مناقب عثمان غنی میں درج کرتے ہوئے کی جگہ احد پہاڑ لکھا ہے۔ جب کہ حدیث کو صحیح قر
دیا ہے اور ترمذی نے اسے حضرت سعید بن زید کی روایت سے بھی بیان کیا ہے، مگر اس میں یہ لکھا ہے کہ "حرا"
ابوعبیدہ کے سوا تمام افراد عشرہ مبشرہ موجود تھے۔

3: زیلعی نے اسے روایت کیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے کہتے ہو کہ میں اپنے بھائیوں کو برا کہوں جب کہ اللہ ان پر درود بھیجتا ہے یا یہ کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔"

اس کے بعد راوی نے یہ ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حراء میں تھے کہ وہ ہلنے لگا۔ آپ نے فرمایا:

"حراء ٹھہر جا!"

راوی نے اس روایت میں یہ کہا ہے کہ اس وقت وہاں حضرت ابوعبیدہ کے سوا تمام افراد عشرہ موجود تھے۔

4: علاوہ ازیں یہ روایت حربی نے ابن عباس سے لی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ حراء پر تھے کہ اچانک و
ہل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ٹھہر جا! تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء ہی تو ہیں۔"

جب کہ آپ کے ساتھ وہاں ابوعبیدہ کے سوا تمام افراد عشرہ مبشرہ موجود تھے۔

5: علاوہ ازیں اسے حافظ اسحاق بن ابراہیم بغدادی نے ان روایات میں درج کیا ہے جو بڑوں نے چھوٹوں سے
اور آباؤ اجداد نے اولاد سے روایت کی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک یہ بھی ہے:

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، عبدالرحمن بن عوف، زبیر، طلحہ، سعد اور حضرت سعید حراء پر کھڑے تھے کہ وہ ہلنے لگ پڑا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: حرا! ٹھہر جا! تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ چنانچہ یہ سنتے ہی حراء ٹھہر گیا۔"

البتہ یہاں صدیق سے مراد بظاہر صرف ابوبکر صدیق ہیں کیونکہ وہی صحابہ میں سے اس صفت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور شہید سے مراد پانچ صحابہ ہیں یعنی حضرت عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم، کیونکہ یہ پانچوں صراحتاً تیغ سے شہید ہوئے ہیں۔ البتہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم اگرچہ بظاہر شہید نہیں ہوئے، مگر ممکن ہے کہ وہ کسی اور معنی کے ساتھ مقام صدیقیت یا شہادت میں داخل ہوں۔ اس لیے نبی علیہ السلام نے انہیں صدیقین اور شہدا میں رکھا ہے۔

عشرہ مبشرہ کا ساری امت سے موازنہ:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں جنت میں گیا۔ وہاں میں نے (اپنے آگے) کسی کے قدموں کی سرسراہٹ سنی۔ پوچھنے پر بتلایا گیا کہ یہ بلال ہیں۔ میں نے جنت کی سیر کی اور دیکھا کہ وہاں کے اکثر باشندے فقراء مہاجرین ہیں اور مسلمان مالدار لوگ اور عورتیں نظر نہ آئیں۔ پھر معلوم ہوا کہ مالدار تو جنت کے دروازوں پر محاسبین بن کر کھڑے ہوئے ہیں اور عورتوں کو دو سرخ چیزوں سونا اور ریشم نے تباہ کر ڈالا ہے (وہ اکثر جہنم میں ہیں) پھر میں جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک سے باہر آیا۔ ابھی میں دروازے کے پاس ہی تھا کہ ایک ترازو لایا گیا جس کے ایک پلے میں مجھے اور دوسرے میں میری ساری امت کو رکھ کر تولا گیا تو میں سب سے بھاری نکلا۔ پھر ابوبکر، عمر اور علی کو باری باری لایا گیا اور ساری امت سے ان کا وزن کیا گیا اور ان میں سے ہر ایک ساری امت سے بھاری نکلا۔ پھر میری ساری امت کو ایک ایک کر کے میرے سامنے سے گزارا گیا۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف کی باری آئی تو میں نے دیکھا وہ آہستہ آہستہ چل رہے ہیں۔ پھر وہ ذرا آگے جا کر واپس آ گئے اور کہا: یارسول اللہ! آپ پر میرے والدین قربان! اس اللہ کی قسم! جس نے آپ کو نبی بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا ہے۔''

کچھ افرادِ عشرہ مبشرہ اور کچھ دیگر صحابہ کی عظمت:

1: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نبی کو سات برگزیدہ ساتھی یا محافظ عطا کیے گئے اور مجھے چودہ۔''

ہم نے عرض کیا:

''وہ کون ہیں؟''

فرمایا:

''میں خود، میرے بیٹے، جعفر (طیار) امیر حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار اور عبداللہ بن مسعود۔''

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

2: یہی حدیث تمام رازی نے فوائد میں یوں ذکر کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نبی کو وزراء یا محافظین سات عدد دیے گئے اور مجھے چودہ۔ امیر حمزہ، جعفر طیار، ابوبکر، عمر، علی، حسن اور حسین، ابن مسعود، عمار، حذیفہ، ابوذر، مقداد اور بلال (مصعب بن عمیر)۔''

مذکورہ دونوں احادیث قریش کے سات افراد تو بالاتفاق آئے ہیں جب کہ ترمذی نے مصعب بن عمیر کا نام بڑھا ہے۔

علاوہ ازیں ترمذی نے سات افراد کے علاوہ پانچ افراد ذکر کیے ہیں جن میں حذیفہ ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نہیں ہیں۔ جبکہ دوسری حدیث میں ان تینوں کے ساتھ ابن مسعود، عمار اور بلال رضی اللہ عنہم کا ذکر بھی ہے مگر مصعب اور سلمان رضی اللہ عنہما کا نہیں (جبکہ پہلی حدیث میں یہ دونوں موجود ہیں)۔

3: عرض کیا گیا:

''یارسول اللہ! آپ کے برگزیدہ چودہ ساتھی کون ہیں؟''

فرمایا:

''میں خود، میرے بیٹے حسن اور حسین، حمزہ، جعفر، عقیل، ابوبکر، عمر، عثمان، مقداد، سلمان، عمار، طلحہ اور زبیر۔''

گویا اس حدیث میں گیارہ قریشی صحابہ ہیں اور تین غیر قریشی۔

4: یہی حدیث ابن سمان نے ''الموافقہ'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے چودہ عدد کی تفصیل کرتے ہوئے روایت کی ہے جبکہ روایت امام احمد بن حنبل سے اسماء میں اختلاف آ گیا۔ الفاظ یہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نبی کو سات برگزیدہ ساتھی عطا کیے گئے، جبکہ مجھے چودہ۔ سات قریش میں سے: علی، حسن، حسین، حمزہ، جعفر طیار، ابوبکر اور عمر اور سات دیگر مہاجرین میں سے: عبداللہ بن مسعود، سلمان، ابوذر، مقداد، حذیفہ، عمار اور بلال۔''

5: ابن سمان کی دوسری روایت یوں ہے:

''ابوبکر، عمر، عثمان، علی، فاطمہ، حسن، حسین، حمزہ، جعفر، ابن مسعود، بلال، عمار، ابوذر اور سلمان۔''

عشرہ مبشرہ سے رضائے نبی:

سہل بن مالک اپنے باپ سے اور وہ سہل کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹے تو ممبر پر تشریف لا کر وعظ فرمایا۔ اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا:

''اے لوگو! ابوبکر نے مجھے کبھی بھی دکھ نہیں دیا۔ اس کی یہ صفت نوٹ کرلو! اے لوگو! عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن مالک، عبدالرحمٰن بن عوف اور اول مہاجرین تمام سے میں راضی ہوں۔ ان کی یہ صفت نوٹ کرلو۔!''

اسے خلقی نے اور حافظ دمشقی نے اپنے معجم میں روایت کیا ہے۔

چند صحابہ جو زبان نبوت کے مطابق بہترین انسان ہیں:

1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابوبکر بہترین انسان ہے۔ عمر بہت اچھا آدمی ہے۔ معاذ بن عمرو بن جموح بہت بہترین شخص ہے۔ معاذ بن جبل نہایت بہتر انسان ہے۔ ابو عبیدہ بن جراح نفیس بندہ ہے۔''

اسے ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے بھی روایت کیا ہے مگر اسد بن حضیر اور ثابت بن قیس کا ذکر بھی کیا ہے۔ کچھ تقدیم تاخیر بھی کی ہے اور حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

2: ابی یخامر سکسکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے اللہ! ابوبکر پر درود بھیج کہ وہ تجھے اور تیرے رسول کو محبوب رکھتا ہے۔ اے اللہ! عمر پر درود بھیج کہ وہ تیرا اور تیرے نبی کا محب ہے۔ اے اللہ! عثمان پر درود بھیج کہ وہ تیرا اور تیرے محبوب کا حبدار ہے۔ اے اللہ! ابو عبیدہ بن جراح پر درود بھیج کہ وہ تجھے اور تیرے نبی کو دوست رکھتا ہے۔ اے اللہ! عمرو بن العاص پر درود بھیج کہ اللہ اور رسول کو اپنا حبیب بنائے ہوئے ہے۔''

کچھ وہ صحابہ جو جمعہ کے روز نبی کریم کے ساتھ رہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ مدینہ منورہ میں غلے کا قافلہ آ گیا (جب کہ قحط سالی طاری تھی) تو لوگ قافلے کی طرف دوڑ پڑے اور نبی علیہ السلام کے ساتھ بارہ آدمی رہ گئے جن میں ابوبکر و عمر بھی تھے۔''

اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

کچھ وہ صحابہ جو نبی کریم کو سب سے زیادہ محبوب ہیں:

شفیق کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب صحابہ میں زیادہ عزیز کون تھا۔؟''

فرمایا:

''ابوبکر۔''

میں نے کہا:

''اس کے بعد کون؟''

فرمایا:

''عمر۔''

میں نے کہا:
''اس کے بعد کون؟''
فرمایا:
''ابوعبیدہ بن جراح۔''
میں نے کہا:
''اس کے بعد کون؟''
تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔
اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن حدیث قرار دیا ہے۔

☆☆☆

فصل نمبر 4:

خلفائے اربعہ کے فضائل

(جناب علی المرتضیٰ کیونکہ چہارم خلیفہ ہیں اس لیے احادیث کی روشنی میں خلفاء اربعہ کے فضائل بیان کیے جاتے ہیں۔)

قرآن در شان یاران نبی:

1: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ارشاد الٰہی:

((مثلهم في التوراة ومثلهم في الانجيل كزرع اخرج شطئه فازره فاستغلط فستوى على سوقه))
(سورۃ فتح، آیت 29)

''نبی کے صحابہ کی مثال ایک کھیتی کی سی ہے جس نے اپنے پتے نکالے، پھر انہیں قوت دی تو وہ گھنی ہو گئی اور اپنی شاخ پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔''

میں کھیتی سے مراد نبی علیہ السلام ہیں، پتے ابوبکر صدیق کی ذات ہے، یہ کھیتی عثمان غنی کی برکت سے گھنی ہوئی اور علی مرتضیٰ کی قوت پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

اسے جوہری نے اور ابن عبداللہ نے اپنی امالی میں روایت کیا ہے۔

2: حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں سورۃ العصر تلاوت کی۔ پھر عرض کیا:

''یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان! اس سورۃ کی تفسیر کیا ہے۔؟''

فرمایا:

"والعصر اللہ فرماتا ہے: مجھے قسم ہے دن کی آخری ساعات کی۔"

((ان الانسان لفی خسرا))

(بے شک انسان سخت نقصان میں ہے) یہ ابو جہل ہے۔

((الاالذین آمنوا))

"(سوائے ایمان والوں کے) یہ ابوبکر صدیق ہیں۔"

((وعملو الصالحات))

"(اور اچھے عمل کرنے والوں کے) یہ عمر فاروق ہیں۔"

((وتواصوابالحق))

"(جو سچی بات کی تلقین کرتے ہیں) یہ عثمان غنی ہیں۔"

((وتواصوابالصبر))

"(اور جو صبر کی وصیت کرتے ہیں) یہ علی مرتضی ہیں۔"

اسے واحدی نے بیان کیا ہے۔

ب امتوں سے افضل:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انبیاء ومرسلین کے سوا تمام جہانوں پر اللہ نے میرے صحابہ کو عظمت دیدی ہے۔ پھر صحابہ میں سے ابوبکر، عمر، عثمان اور علی کو افضلیت سے نواز دیا اور میری امت کو تمام امتوں سے افضل بنادیا ہے۔ پھر امت میں سے جو لوگ پہلی سے چوتھی صدی تک آئیں گے بعد والوں سے افضل ہیں۔"

اسے بزار نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اور بزار سے عبدالحق نے کتاب "الاحکام" میں اسے لیا ہے۔ جبکہ ابن ان نے بھی الموافقہ میں یہ حدیث مختصر انقل کی ہے جس کے بعض الفاظ یہ ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے انبیاء ومرسلین کے سوا اگلے پچھلے تمام جہانوں پر میرے صحابہ کو افضلیت عطاء فرمائی ہے۔"

لفائے اربعہ اور رسول اللہ سے تعلق:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

"اے علی! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ ابوبکر کو اپنا وزیر، عمر کو مشیر، عثمان کو سہارا اور تجھے اپنا مددگار بناؤں۔ تو تم چار ہوئے۔ جن کے متعلق اللہ نے ام الکتاب (لوح قدرت) میں لکھ دیا ہے کہ انہیں دوست رکھے گا تو مومن اور ان سے حسد رکھے گا تو صرف منافق۔ تم ہی میرے جانشین۔ میری ذمہ داریوں کو اٹھانے والے اور امت کے آگے میری صداقت کی دلیل ہو۔ لہذا یہ رشتہ توڑ نہ دینا اور سیدھے راستے سے دائیں بائیں

ہٹ نہ جانا۔"

اسے ابن سمان نے موافقہ میں روایت کیا ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور طریق کے ساتھ بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

چاروں کی محبت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان چار آدمیوں کی محبت صرف اور صرف مومن کے دل میں ہی یکجا موجود ہو سکتی ہے: ابوبکر، عمر، عثمان اور علی۔"

اسے ابن سمان اور ابن ناصر سلامتی نے روایت کیا ہے۔

محبوبانِ الٰہی:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان چاروں (سیدنا ابوبکر، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم) سے اللہ کے محبوبان محبت کرتے ہیں اور اللہ کے دشمن بغض رکھتے ہیں۔"

اسے ملاں نے سیرت میں روایت کیا ہے۔

خلفائے اربعہ کی خصوصیات:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ابوبکر میرا وزیر ہے اور امت میں میرا نائب، عمر میرا حبیب ہے اور میری زبان سے بولنے والا، عثمان مجھ سے ہے اور علی میرا بھائی اور میرا علم بردار ہے۔"

اسے ابن سمان نے موافقۃ میں روایت کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ ابوبکر پر رحمت نازل کرے جس نے مجھ سے اپنی بیٹی بیاہی پھر مجھے دار ہجرت (مدینہ منورہ) کی طرف اٹھا لایا۔ غار میں میرا ساتھی رہا اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کیا۔ عمر پر اللہ رحم کرے جو سچی بات کہہ دیتا ہے خواہ وہ کڑوی ہو۔ جب کوئی بھی اس کا ساتھی نہ ہو (اتنے تنہا مجبور ہو) تو بھی حق بات کہہ دیتا ہے۔ عثمان پر اللہ کی رحمتیں ہوں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں اور علی پر اللہ رحمت برسائے۔ اے اللہ! علی جہاں جائے حق اس کا ساتھ نہ چھوڑے۔"

اسے ترمذی خلعی اور ابن سمان نے روایت کیا ہے۔

چار یار:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

''لوگو! تمہیں کیا ہے کہ میرے صحابہ کے بارے میں اختلاف رکھتے ہو۔؟ جانتے نہیں کہ میرے اہل بیت اور میرے صحابہ کی محبت اللہ نے امت پر روز قیامت تک فرض فرما دی ہے۔''

پھر فرمایا:

''ابوبکر کہاں ہے۔''

انہوں نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! میں یہ موجود ہوں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے قریب آ جاؤ!''

آپ نے انہیں سینے سے چمٹا کر ان کی آنکھوں کے درمیان ماتھے کا بوسہ لیا۔ ہم (صحابہ) نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمانِ مبارک رخساروں پر آنسو بہا رہی ہیں۔ پھر آپ نے ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کر بلند آواز سے فرمایا:

''مسلمانو! یہ ابوبکر صدیق ہے۔ تمام مہاجرین و انصار کا سردار اور میرا ساتھی ہے۔ جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو اس نے میری تصدیق کی۔ لوگوں نے مجھ سے صرف نظر کیا تو اس نے مجھے پناہ دی اور بلال کو میری رضا کے لیے اپنے مال سے خرید کو آزاد کیا۔ اس سے دشمنی رکھنے والے پر اللہ اور تمام جہان کی لعنت اور اللہ اس سے بری ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ہاں سرخرو ہونا چاہتا ہے وہ ابوبکر صدیق کی عداوت سے باز آ جائے۔ یہ باتیں دوسروں تک پہنچا دو۔''

پھر فرمایا:

''ابوبکر! بیٹھ جاؤ! اللہ نے تمہارے لیے ان باتوں کا فیصلہ فرما دیا ہے۔''

پھر فرمایا:

عمر بن خطاب کہاں ہے؟''

عمر فاروق رضی اللہ عنہ جلدی سے سامنے آ گئے اور عرض کیا:

''یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قریب آ جاؤ۔''

وہ قریب آئے تو آپ نے انہیں سینے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ دیا۔ ہم (صحابہ) نے آپ کے رخساروں

پر آنسو بہتے دیکھے۔ پھر آپ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باآواز بلند فرمایا:

''مسلمانو! یہ عمر بن الخطاب تمام مہاجرین وانصار کا سردار۔ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے اپنا مددگار اور مشیر بناؤں۔ اس کے دل، زبان اور ہاتھ پر اللہ حق بات اتارتا ہے، خواہ کوئی حمائتی نہ ہو۔ یہ حق بات کہنے سے نہیں رکتا چاہے سچی بات کتنی ہی کڑوی کیوں نہ ہو۔ احکامِ الٰہی کی بجا آوری میں کسی انسان کی ملامت گھری کو خاطر میں نہیں لاتا۔ شیطان اس کی شخصیت سے بھاگتا ہے۔ یاد رکھو! عمر جنتیوں کا نور ہے۔ اس کے دشمن پر اللہ اور تمام جہانوں کی لعنت ہے۔ اللہ بھی اس سے بری اور میں بھی اس سے بری۔''

پھر فرمایا:

''عثمان بن عفان کہاں ہے۔؟''

تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فوراً سامنے آئے اور عرض کیا:

''میں حاضر ہوں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قریب بلا کر سینے سے لگایا۔ آپ کے رخساروں پر آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر آپ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر بلند آواز سے فرمایا:

''مسلمانو! یہ مہاجرین وانصار کا سردار ہے۔ انہی کے بارے ہمیں اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے اپنا سہارا اور داماد بناؤں۔ اگر میری تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں اسی سے بیاہتا۔ اس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ اس کے دشمن پر اللہ اور تمام جہانوں کی لعنت ہے۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''علی بن ابی طالب کہاں ہے؟''

حضرت علی رضی اللہ عنہ عجلت میں سامنے آکر بولے:

''میں حاضر ہوں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے قریب آؤ!''

وہ قریب آئے تو آپ نے ان سے معانقہ کیا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ جبکہ آنسو آپ کے گالوں پر بہہ رہے تھے۔ اس کے بعد آپ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر بلند آواز سے فرمایا:

''مومنو! یہ مہاجرین وانصار کا سردار ہے۔ میرا بھائی، میرے چچا کا بیٹا اور میرا داماد ہے۔ میرے گوشت خون اور بالوں کا حصہ ہے۔ حسن وحسین کا والد ہے جو نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ یہ تمہارا دوست ہے اور اللہ کا شیر ہے۔ اور دشمنانِ الٰہی کے لیے لٹکتی تلوار ہے۔ اس کے دشمن پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔ اللہ بھی اس سے بری اور میں بھی اس سے بری۔ جو شخص اللہ کے ہاں سرخرو ہونا چاہتا ہے وہ

علی کی عداوت سے باز رہے۔ جو لوگ موجود ہیں وہ دوسروں تک یہ باتیں پہنچا دیں۔''

پھر فرمایا:

''ابوالحسن! بیٹھ جاؤ اللہ نے تمہارے لیے یہ باتیں لکھ دی ہیں۔''

اسے ابو سہل نے شرف النبوت میں بیان کیا ہے۔

محبت خلفاء فرض:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تم پر ابوبکر، عمر اور علی کی محبت ایسے ہی فرض قرار دیدی ہے جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج فرض ہے۔ جو ان کی عظمت کا منکر ہے اللہ نہ اس کی نماز قبول کرے گا، نہ زکوٰۃ، نہ حج۔''

اسے ملاں نے سیرت میں ذکر کیا ہے۔

محمد بن وزیر کا خواب:

حضرت محمد بن وزیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا۔ میں نے قریب ہو کر عرض کیا:

''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ!''

جواب ملا:

''وعلیک السلام یا محمد بن وزیر! تمہاری کوئی حاجت ہے؟''

میں نے عرض کیا:

''ہاں یارسول اللہ! عیال زیادہ ہے اور مال تھوڑا۔ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے چند دعائیں ارشاد فرمادیں جنہیں میں سفر حضر میں ہر وقت پڑھتا رہا کروں، تا کہ میری غربت ختم ہو جائے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بیٹھ جاؤ اور یہ تین دعائیں ہیں جنہیں ہر مشکل کے وقت اور ہر نماز کے بعد پڑھا کرو۔''

((یاقدیم الاحسان))

''اے ہمیشہ سے احسان فرمانے والے!''

((ویامن احسانه فوق کل احسان))

''وہ ذات جس کا احسان ہر احسان سے بڑا ہے۔''

((ویامالك الدنیا والآخرة))

''اے دنیا و آخرت کے مالک!''

پھر آپ کی نگاہ التفات اٹھی تو فرمایا:

''اسلام اور سنت پر مرنے کی کوشش کرو۔ ابوبکر' عمر' عثمان اور علی کی محبت پر مرنے کی کوشش کرو، کیونکہ ایسی موت کے بعد جہنم نزدیک نہیں آتی۔''

صفات انبیاء کرام:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت میں انبیاء میں سے ہر نبی جیسا ایک شخص ضرور موجود ہے۔ ابوبکر ابراہیم علیہ السلام کی مثل ہے۔ عمر موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے۔ عثمان حضرت ہارون علیہ السلام کے مشابہ ہے اور علی بن ابی طالب میری مانند ہے۔''

اسے ملاں اور خلعی نے روایت کیا ہے۔

ابوبکر و عمر ایک مٹی اور عثمان و علی ایک مٹی سے ہیں:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابوبکر و عمر ایک مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں اور عثمان اور علی ایک مٹی سے اٹھائے گئے ہیں۔''

سیدنا آدم اور خلفائے اربعہ:

1: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

''جبریل نے مجھے بتلایا کہ اللہ نے جب آدم علیہ السلام کے جسد میں روح ڈالی تو مجھے حکم ہوا کہ ایک جنتی سیب کا رس لاکر جناب آدم علیہ السلام کے گلے میں ٹپکاؤں۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ تو یارسول اللہ! اس سے بننے والے پہلے نطفہ سے آپ کا جوہر بنا۔ جبکہ دوسرے سے ابوبکر کا، تیسرے سے عمر کا، چوتھے سے عثمان کا اور پانچویں سے علی کا جوہر بنا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا: یہ کون ہیں جنہیں اتنا بڑا اعزاز بخشا گیا؟ اللہ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد میں سے پانچ وجود ہیں جنہیں میں نے تمام مخلوق پر افضلیت دی ہے۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! ان پانچ برگزیدہ ہستیوں کے صدقے میں میری توبہ قبول فرما۔ تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔''

2: امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کو نبی علیہ السلام تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

'میں ابوبکر' عمر' عثمان اور علی ہم پانچوں پیدائش آدم علیہ السلام سے قبل عرش اعظم کی دائیں جانب انوار کی شکل میں تھے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو ہمیں ان کی پشت میں لا ٹھہرایا گیا۔ پھر ہم پاک صاف پشتوں میں سے منتقل ہوتے رہے۔ تا آنکہ مجھے اللہ نے حضرت عبداللہ کی پشت میں، ابوبکر کو ابوقحافہ کی' عمر کو خطاب کی' عثمان کو عفان کی اور علی کو ابوطالب کی پشت میں لا اتارا۔ پھر انہیں میرا صحابی بنادیا گیا۔ اور ابوبکر کو صدیق' عمر کو فاروق' عثمان کو ذوالنورین اور علی کو میرا وصی بنادیا گیا۔ تو انہیں گالی دینا

مجھے گالی دینا ہے اور مجھے گالی دینا اللہ کو دینا ہے اور جو اللہ کو گالی دے اللہ اسے ناک کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینکے گا۔"

اسے ملاں نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔

روز قیامت سب سے پہلے قبور سے محشور ہونا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سب سے پہلے میرے لیے زمین پھٹے گی اور پھر ابوبکر (پھر عمر) پھر عثمان، پھر علی کے لیے پھٹے گی۔ اس کے بعد ہم آ کر جنت البقیع والوں کو اٹھائیں گے اور مکہ والوں کا انتظار کریں گے۔ ان کے لیے زمین پھٹے گی (تو وہ نکل کر ہمارے پاس آ پہنچیں گے) اور پھر سارا جہان زمین سے باہر آ جائے گا۔"

روز قیامت خلفاء اربعہ کی امتیازی شان:

1: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ابوبکر صدیق کو یہ عرض کرتے دیکھا:

"یارسول اللہ! روز قیامت سب سے پہلے کس کا حساب ہوگا؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ابوبکر! تمہارا۔"

انہوں نے عرض کیا:

"پھر کس کا ہوگا؟"

فرمایا:

"عمر کا۔"

عرض کیا:

"پھر کس کا؟"

فرمایا:

"علی کا۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"پھر کس کا؟"

فرمایا:

"عثمان کا۔"

پھر آپ نے فرمایا:

''میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ عثمان کا حساب میرے سپرد کر دے تو اللہ نے میری دعا قبول فرمائی۔''

اسے خجندی نے روایت کیا ہے۔

2: خجندی نے یہ بھی کہا ہے کہ حافظ بغدادی کے بقول اسی حدیث کی دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری ایک پوشیدہ حاجت اللہ نے پوری کر دی کہ عثمان کا حساب پوشیدہ لیا جائے۔''

ان دونوں روایات کا مفہوم باہم متعارض نہیں ہے۔ اس لیے کہ پہلی حدیث کا بھی یہی مفہوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حساب لوگوں کے درمیان آشکارا نہ کیا جائے۔ سو یہ دعا قبول ہو گئی۔

زبان نبوت سے خلفاء اربعہ کیلئے اعلان جنت:

1: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم علیہ السلام کی تلاش میں نکلا تو آپ کو مدینہ شریف کے باغات میں سے ایک باغ میں ایک درخت کے نیچے محو استراحت پایا۔ میں نے آپ کو بیدار نہ کرنا چاہا۔ البتہ کھجور کی ایک خشک ٹہنی میں نے کسی مقصد کے لیے توڑی تو اس کی آواز سے آپ جاگ گئے اور یوں گویا ہوئے:

''تمہیں اور دوسرے تیسرے اور چوتھے شخص کو جنت کی مبارک باد ہو۔''

اتنے میں ابوبکر آ گئے۔ آپ نے انہیں جنت کی بشارت دی۔ پھر عمر آئے تو انہیں بھی بشارت دی گئی۔ پھر عثمان آئے تو انہیں بھی جنت کا مژدہ سنایا گیا، پھر حضرت علی آ گئے تو انہیں بھی آپ نے جنت کی بشارت عطا فرمائی۔''

اسے ابوبکر اسماعیلی نے اپنے معجم میں روایت کیا ہے۔

2: حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں تمہیں جنتی مردوں کی خبر نہ دوں؟''

ہم نے عرض کیا:

''کیوں نہیں! یارسول اللہ''

فرمایا:

''نبی جنت میں ہے، صدیق جنت میں ہے، شہید جنت میں ہے اور اللہ کی رضا کے لیے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرنے والا شخص بھی جنتی ہے۔''

اسے خیثمہ بن سلیمان نے روایت کیا ہے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت ابوبکر کے لیے صدیقیت ثابت ہے اور صحابہ ثلاثہ کے لیے شہادت۔

خلفاء اربعہ نبی کریم کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے:

1: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شہر کے دروازہ سے نکلے اور کیفیت

یہ تھی کہ وہ دایاں ہاتھ ابوبکر صدیق کے کندھے پر اور بایاں عمر فاروق کے کندھے پر رکھا تھا۔ عثمان غنی نے پیچھے سے دامن پکڑ رکھا تھا اور علی مرتضیٰ آگے آگے تھے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

''ہم پانچوں یونہی جنت میں داخل ہوں گے۔ جو ہم میں فرق کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔''

2: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی کی طرف آیا۔ نبی علیہ السلام کے بارے میں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ آپ باہر کو نکل گئے ہیں۔ میں بھی ادھر کو ہولیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ اریس نامی باغ میں واقع کنویں پر جا پہنچے تھے۔ میں باغ کے دروازہ پر بیٹھ گیا جو کھجور کی لکڑی سے بنا ہوا تھا۔ آپ نے باغ میں قضائے حاجت فرمائی، وضو کیا اور کنوئیں کی کافی چوڑی منڈیر پر چڑھ کر اس کے بیچوں بیچ بیٹھ گئے۔ میں دروازے کے اندرونی جانب بیٹھا رہا اور دل میں ٹھان لی کہ آج میں نے اللہ کے رسول کی پہرا داری کرنی ہے۔

اتنے میں ابوبکر صدیق آگئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا:

''کون؟''

جواب ملا:

''ابوبکر۔''

میں نے کہا:

''ٹھہریئے۔!''

یہ کہہ کر میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

''ابوبکر اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔؟''

آپ نے فرمایا:

''انہیں بلالاؤ اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔''

تو حسب ارشاد میں واپس آکر ابوبکر صدیق کو اندر لے آیا اور انہیں بتلایا کہ نبی علیہ السلام آپ کو جنت کی بشارت عطا فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ اندر آئے اور نبی علیہ السلام کے دائیں پہلو میں منڈیر پر بیٹھ گئے اور آپ کی تقلید کرتے ہوئے پاؤں کنوئیں میں لٹکا لیے۔ میں (ابوموسیٰ اشعری) واپس آکر پھر دروازہ میں بیٹھ گیا۔ جب کہ میں (شہر میں) اپنے بھائی کو وضو کر کے اپنے پیچھے آنے کو کہہ آیا تھا۔ اب دل میں سوچ رہا تھا کہ اگر میرا بھائی یہاں آپہنچے تو کیا اچھا ہو (کہ شاید اسے بھی جنت کی بشارت مل جائے) اتنے میں کوئی شخص دروازے پر دستک دینے لگا۔ میں نے پوچھا:

''کون؟''

جواب ملا:

''عمر بن الخطاب۔''

میں نے کہا:
''ٹھہریئے۔!''
پھر میں نے نبی علیہ السلام کو جا کر اطلاع دی۔آپ نے فرمایا:
''اسے اندر آنے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔''
چنانچہ میں نے ایسے کیا۔تو وہ آئے اور منڈیر پر نبی علیہ السلام کے بائیں پہلو میں کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔میں واپس آ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا اور بھائی کا انتظار کرنے لگا۔''

خلافت کی خبر:

اہل تشیع کے شیخ الطائفہ اور امام الکل علامہ ابو جعفر طوسی اپنی کتاب تلخیص الشافی، جلد سوم، صفحہ 39 میں اسی حدیث کے مفہوم کو جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔یوں بیان کرتے ہیں:

((واستدلوا علی صحۃ امامتہ بما روی عن انس (ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ۔ عند اقبال ابی بکر ان یبشرہ بالجنۃ' وبالخلافۃ بعدہ وان یبشر عمر بالجنۃ' وبالخلافۃ بعد ابی بکر))

''اہل سنت نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کی صحت پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو جب ابوبکر آئے تھے یہ حکم دیا کہ انہیں جنت کی اور میرے بعد خلافت کی بشارت دے دو۔اسی طرح جب عمر فاروق آئے تو آپ نے حضرت انس کو پھر حکم دیا کہ انہیں جنت کی اور ابوبکر کے بعد خلافت کی بشارت دے دو۔''

حوض کوثر کے چاروں کونوں پر خلفاء اربعہ متعین ہوں گے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''میرے حوض کے چار کونے ہیں۔پہلا کونہ ابوبکر صدیق کے ہاتھ میں ہوگا۔دوسرا عمر فاروق' تیسرا عثمان غنی اور چوتھا کونہ حضرت علی کے ہاتھ میں ہوگا۔تو جو شخص ابوبکر صدیق سے محبت اور عمر سے عداوت رکھے اسے ابوبکر حوض کوثر سے نہیں پلائیں گے۔جو حضرت علی سے محبت اور عثمان غنی سے دشمنی رکھے اسے علی نہیں پلائیں گے (جو ان چاروں میں سے کسی ایک کا بھی دشمن ہوگا وہ حوض کوثر سے محروم رہے گا) یاد رکھو! ابوبکر صدیق سے محبت رکھنے والے نے اس عمل سے اپنا دین مضبوط کیا' عمر فاروق سے عقیدت رکھنے والے نے اپنے لیے ہدایت کا راستہ متعین کر لیا، عثمان غنی کا محب اللہ کے نور سے روشن ہو گیا اور علی مرتضیٰ کے حُبّ دار نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا۔''
اسے ابوسعد نے شرف النبوۃ میں روایت کیا ہے۔علاوہ ازیں علامہ غیلانی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

روز قیامت خلفاء اربعہ کے خصوصی اختیارات:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''روز قیامت عرش کے نیچے ایک منادی ندا کرے گا: محمد کے صحابی کہاں ہیں؟ تو ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی مرتضیٰ کو پیش کیا جائے گا۔ چنانچہ ابوبکر صدیق سے کہا جائے گا: آپ جنت کے دروازہ پر کھڑے ہو جائیں۔ اللہ کی رحمت سے جسے چاہیں داخل کریں اور اللہ کے علم سے جسے چاہیں واپس کردیں۔ عمر فاروق سے کہا جائے گا: آپ ترازو پر کھڑے ہو جائیں اور اللہ کی رحمت سے جس کے نیک اعمال چاہیں بڑھائیں اور اللہ کے علم سے جس کے چاہیں گھٹائیں۔ عثمان غنی کو دو خلعتیں پہنائی جائیں گی۔ اللہ فرمائے گا: اے عثمان! انہیں پہن لیجئے۔ جب سے میں نے زمین وآسمان بنائے ہیں تب سے آپ کے لیے یہ خلعتیں بنادی تھیں۔ اور علی مرتضیٰ کو جنت کے ایک درخت جسے اللہ نے اپنے دست قدرت سے اگایا ہے، سے بنایا ہوا ایک عصا دیا جائے گا کہ اس سے برے لوگوں کو حوض کوثر سے ہٹائیں۔''

اسے ابن غیلان نے روایت کیا ہے۔

برابر درجہ:

علامہ محب الدین طبری فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم سے یہ کہتے سنا گیا ہے کہ اللہ نے فضیلت وکرامت میں چاروں خلفاء کو برابر درجہ عطا فرمایا ہے۔

چار یارانِ نبی کے اسماء کی تحریر:

امام جعفر صادق اپنے والد حضرت امام باقر سے اور وہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں یہ بتلاؤں کہ عرش پر کیا لکھا ہے۔؟''

ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! کیوں نہیں؟''

فرمایا:

''عرش پر لکھا ہے:

((لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان الشهيد علی الرضا))

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ ابوبکر سچے ہیں، عمر حق وباطل میں فرق کرنے والے ہیں، عثمان شہید ہیں اور علی سے اللہ راضی ہے۔''

اسے ابوسعد نے شرف النبوۃ میں بیان کیا ہے۔

لواء الحمد اور خلفاء اربعہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

''لواء الحمد کیا ہے؟''

فرمایا:

''اس کے تین حصے ہیں۔ پہلے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورہ فاتحہ تحریر ہے۔ دوسرے پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تحریر ہے اور تیسرے پر ابوبکر الصدیق' عمر فاروق' عثمان ذوالنورین' علی المرتضیٰ ثبت ہے۔''

اسے ملاں نے سیرت میں روایت کیا ہے۔

چار یاران نبی کی خلافت پر دال احادیث:

1: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا:

''خلافت میرے بعد تیس سال رہے گی۔ پھر بادشاہت آجائے گی۔''

حضرت سفینہ کہتے ہیں:

''حضرت ابوبکر کی خلافت دو سال، حضرت عمر کی دس سال، حضرت عثمان کی بارہ سال اور حضرت علی کی چھ سال (پانچ سال چھ ماہ اور سیدنا حسن کی چھ ماہ) تھی۔''

اسے ابوحاتم نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت دو سال تین ماہ اور دس دن' حضرت عمر فاروق کی خلافت دس سال چھ ماہ اور پانچ دن' حضرت عثمان غنی کی خلافت بارہ دن کم بارہ سال اور حضرت علی کی خلافت چار سال اور آٹھ ماہ رہی۔ یہ کل مدت انتیس سال پانچ ماہ اور تین دن بنتی ہے۔ امام حسن نے حضرت علی کی جانشینی میں پانچ چھ ماہ جو حکومت کی ہے وہ ایک اعتبار سے خلافت حضرت علی کا ہی تکملہ تھی۔ اس طرح خلافت کی مدت مکمل تیس سال ہی بن جاتی ہے۔

2: حضرت سہل بن ابی خثیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے بعد چار خلفاء ہوں گے اور مدت خلافت تیس سال ہوگی۔ پہلے نبوت ہے، پھر خلافت، پھر بادشاہت، پھر جبریت وطواغیت (ظلم وتشدد) اور پھر عدل وانصاف ہوگا (امام مہدی کے دور میں) گویا اس امت کا اول وآخر بہتر ہے۔''

اسے ابوالخیر قزوینی حاکمی نے روایت کیا ہے۔

3: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اللہ نے یہ خلافت ابوبکر صدیق کے ہاتھوں پر کھولی۔ عمر نے اسے دوگنا اور عثمان غنی نے تین گنا کر دیا اور مجھ پر اس کی انتہا ہوگئی۔ ٹھیک اسی طرح جیسے نبی علیہ السلام پر نبوت کی انتہا ہوئی ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس وقت ہی رخصت ہوئے ہیں جب آپ نے مجھ سے یہ عہد لے لیا کہ ابوبکر صدیق میرے بعد خلیفہ ہوں گے، پھر عمر فاروق، پھر عثمان غنی اور پھر میں خلیفہ ہوں گا۔ صرف مجھی پر خلافت بند نہ ہوگی۔" (یہ حدیث موضوع ہے۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تب ہی رخصت ہوئے ہیں جب آپ نے مجھے یہ بھید دے دیا کہ میرے بعد ابوبکر صدیق خلیفہ بنیں گے۔"

نوٹ: یہ حدیث صحت سے دور ہے کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت سے ضرت علی مرتضیٰ نے چھ ماہ توقف کیا ہے۔ پھر حضرت عثمان غنی کی خلافت کے بارے میں حضرت عمر فاروق کی رکردہ خلافت کمیٹی کے فیصلے کا انتظار بھی کیا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ نبی علیہ السلام نے آپ کو مذکورہ بات سمجھائی ہو اور عرصہ آپ اسے بھولے ہی رہیں۔ اگر واقعتاً ایسا ہوتا تو ابوبکر صدیق کی بیعت کرنے والے سب سے پہلے جناب علی تے۔

ابوبکر ہزلی نے اپنے شیخ اور انہوں نے اپنے شیوخ سے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"جب تمہیں حکومت دی جائے گی تو قبول کرو گے؟"

عرض کیا:

"مر جاؤں گا! یارسول اللہ!"

فرمایا:

"عمر تم؟"

عرض کیا:

"جب تو ہلاک ہو جاؤں گا۔"

فرمایا:

"عثمان تم؟"

عرض کیا:

"کھاؤں گا کھلاؤں گا۔ مستحقین کو ان کے حقوق دوں گا اور کسی پر ظلم نہ کروں گا۔"

فرمایا:

"علی تم؟"

عرض کیا:

''قوت لا یموت لوں گا۔ آواز پست رکھوں گا۔ پھل (حقوق) بانٹوں گا اور انگارے تپا کر رکھوں گا (مجرموں کیلئے)''

فرمایا:

''تم سب کو حکومت ملے گی پھر اللہ تمہارے اعمال کا حساب لے گا۔''

یہ چاروں روایات ابن سمان نے موافقہ میں روایت کی ہیں۔

7: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک ڈول لٹکایا گیا، ابوبکر نے اسے دونوں طرف سے پکڑ کر تھوڑا سا پیا، پھر عمر فاروق آئے اور اسے دونوں طرف سے پکڑ کر اتنا پیا کہ پہلو نکل آئے، پھر عثمان غنی آئے اور دونوں طرف سے پکڑ کر پینا چاہا تو وہ چھلک پڑا۔ چنانچہ کچھ پانی ان کے اوپر گرا اور پھر انہوں نے اس سے اتنا پیا کہ پسلیاں پھول گئیں، پھر حضرت علی نے آ کر اس سے پینا چاہا تو وہ چھلک پڑا۔''

اسے خجندی نے روایت کیا ہے۔

''حضرت ابوبکر صدیق کے تھوڑا سا پینے کا اشارہ ان کی دو سالہ قلیل المدت خلافت کی طرف ہے۔ حضرت عمر فاروق کے پہلو نکلنا ان کی طویل المدت خلافت (بارہ سال کی) غمازی ہے اور حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضٰی کے پکڑنے سے ڈول کا چھلکنا ان کے ادوار میں ہونے والی بغاوتوں کا غماز ہے۔

اتباعِ رسول میں آپ کے خلفاء کی تین تین اشیاء سے محبت:

مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ایک بار فرمایا:

''لوگو! تمہاری دنیا میں سے صرف تین چیزیں اللہ کی طرف سے میرے لیے پسندیدہ قرار دی گئی ہیں: خوشبو، عورتیں، جب کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فوراً عرض کیا:

''یارسول اللہ! مجھے بھی ساری دنیا میں سے صرف تین چیزیں ہی پسند ہیں۔ آپ کے نورانی چہرے کو دیکھتے رہنا، آپ پر قربان کرنے کے لیے مال اکٹھا کرنا اور آپ سے رشتہ قرابت جوڑ کر آپ کے دامن سے وابستہ رہنا۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! مجھے بھی تین چیزوں ہی سے محبت ہے۔ بھوکے انسان کو کھلانا، پیاسے کو پلانا اور ننگے کو کچھ

پہنانا۔"

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"مجھے بھی یارسول اللہ! تین ہی چیزیں محبوب ہیں۔ گرمیوں کے روزے، مہمانوں کی ضیافت اور میدان کارزار میں تلوار سے جہاد۔"

اسے بھی خجندی نے روایت کیا ہے۔

مشترکہ فضائل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنت میں کوئی ایسا درخت نہیں جس کے ہر پتے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تین صحابہ کا نام نہ لکھا ہو۔"

اسے صاحب "دیباج" اور ابوالخیر قزوینی حاکمی نے روایت کیا ہے۔

حضرت سوید بن یزید سالمی کہتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں آیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اکیلے بیٹھے ہیں۔ میں نے موقعہ غنیمت جانا اور پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں کچھ لوگ آ گئے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرنے لگے۔ جس پر جناب ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جو واقعہ دیکھا تھا اس کے بعد میں عثمان غنی کو بھلائی کے سوا کسی لفظ کے ساتھ یاد نہیں کر سکتا۔ میں (ابوذر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلوتوں میں بھی آپ کے ساتھ رہا کرتا تھا تاکہ کچھ نہ کچھ علم حاصل ہوتا رہا کرے۔ تو ایک دن آپ باہر تشریف لے گئے۔ ایک جگہ پہنچ کر آپ تشریف فرما ہوئے۔ میں بھی پیچھے جا کر پہنچا اور سلام کر کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے پوچھا: تم کیسے آئے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کے لئے۔ ابھی یہ بات ہوئی تھی کہ اچانک وہاں ابوبکر صدیق آ پہنچے اور سلام عرض کیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیسے آئے ہو؟ عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔ یہ عرض کر کے آپ نبی علیہ السلام کی دائیں طرف بیٹھ گئے۔ اتنے میں عمر فاروق آ گئے اور سلام کر کے ابوبکر صدیق کی دائیں جانب جا گزیں ہوئے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: عمر کیسے آئے ہو؟ عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کے لئے۔ ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ عثمان غنی آ گئے اور سلام کہہ کر عمر فاروق کی دائیں جانب جلوہ آراء ہو گئے۔ نبی علیہ السلام نے پوچھا: کیوں آئے ہو؟ عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کے لئے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات یا نو کنکریاں اٹھائیں اور انہیں ہاتھ میں لیا تو وہ تسبیح کہنے لگیں حتیٰ کہ شہد کی مکھی جیسی بھنبھناہٹ سنائی دینے لگی۔ آپ نے انہیں اٹھا کر ابوبکر صدیق کے ہاتھ میں دے دیا تو وہ پھر تسبیح کہنے لگیں۔ جب انہوں نے انہیں زمین پر رکھا تو چپ ہو گئیں۔ نبی علیہ السلام نے انہیں اٹھا کر عمر فاروق کو تھما دیا تو وہ حسب سابق شہد کی مکھی جیسی آواز میں تسبیح پکارنے لگیں۔ جب آپ نے انہیں زمین پر رکھا تو کنکریاں چپ ہو گئیں۔ نبی کریم علیہ السلام نے وہ اٹھا کر عثمان غنی کو

پکڑا دیں۔ جب عثمان غنی کے ہاتھ میں آئیں تو پھر تسبیح بول اٹھیں آواز حسب سابق تھی۔ جب عثمان غنی نے انہیں زمین پر رکھا تو وہ گونگی ہو گئیں۔"

3: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے سات کنکریا اٹھائیں تو آپ کے ہاتھوں میں انہوں نے تسبیح کہنا شروع کر دی۔ آپ نے کنکریاں ابوبکر صدیق کو پکڑا دیں ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح کہہ رہی تھیں۔ ان سے عثمان غنی نے لے لیں تو ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح کہتی جار تھیں۔

ان دونوں احادیث کو خثیمہ بن سلیمان اور علی بن نعیم نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث دلائل النبوۃ (ابونعیم رح اللہ علیہ) جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 555 کے تحت موجود ہیں۔

4: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار احد کے پہاڑ پر چڑھے آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھ آئے تو احد پہاڑ کانپنے لگا۔ نبی کر علیہ السلام نے اسے پاؤں کی ٹھوکر لگا کر فرمایا: --

"ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔"

اسے امام احمد بن حنبل، بخاری، ترمذی اور ابوحاتم نے روایت کیا ہے۔

5: حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر جلوہ افروز تھے۔ آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی تھے کہ اچانک پہاڑ ہلنا شروع ہو گیا۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

"حرا! ٹھہر جا! تجھ پر نبی یا صدیق یا دو شہید ہی تو ہیں۔"

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس روایت میں حضرت علی، جناب طلحہ، حضرت سعد اور جناب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے نام بھی موجود ہیں۔

6: حضرت ثمامہ حضرت عثمان غنی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام مکہ کے پہاڑ "ثبیر" پر ابوبکر صدیق عمر فاروق اور میرے سمیت موجود تھے کہ پہاڑ ہلنے لگا، بلکہ اس کے دامن میں سے کئی پتھر ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگے۔ آپ نے اسے پاؤں مبارک کی ٹھوکر لگائی اور فرمایا:

"ثبیر! ٹھہر جا! تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔"

اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

7: ثبیر اور حرا مکہ شریف میں باہم قریب قریب دو مشہور پہاڑ ہیں جبکہ اُحد مدینہ منورہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے جس کے بارے میں فرمانِ رسول ہے کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ تاہم روایات کا اختلاف اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ واقعہ متعدد بار رہا ہے۔ کبھی احد پر، کبھی ثبیر پر اور کبھی حراء پر۔

یاد رہے یہ امر بالکل واضح ہے کہ مذکورہ احادیث میں صدیق سے ابوبکر اور دو شہیدوں سے عمر فاروق اور عثمان غنی

مراد ہیں، کیوں کہ بظاہر ابوبکر صدیق نے شہادت نہیں پائی جب کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان کے حصہ میں ظاہراً یہ سعادت آئی ہے۔

8: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

''عراقیو! ہم سے اسلامی محبت رکھو! اللہ کی قسم! ہمارے ساتھ تمہاری محبت ایک دور میں گالی گلوچ سے آلودہ ہوجائے گی (ہماری محبت میں تم ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دینا شروع کر دو گے۔)''

9: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے اس وقت ہی ہم تمام صحابہ سے ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی مرتضیٰ کو افضل سمجھا کرتے تھے۔''

اسے ابوالحسن حزی نے روایت کیا ہے۔

خلفائے راشدین اور حضرت علی کا نذرانہ عقیدت:

1: اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا:

''امیر المومنین! نبی علیہ السلام کے بعد کون افضل ہے؟''

فرمایا:

''ابوبکر۔''

میں نے کہا:

''پھر کون؟''

فرمایا:

''عمر فاروق۔''

میں نے کہا:

''پھر کون؟''

فرمایا:

''عثمان غنی۔''

میں نے کہا:

''پھر کون؟''

فرمایا:

''میں خود۔''

اسے ابوالقاسم نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

2: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک بار طویل خطبہ ارشاد فرمایا جس کے آخری الفاظ یہ تھے:

''یادرکھو! اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق ہیں۔ پھر ان کے بعد عثمان غنی اور ان کے بعد میں میں خود ہوں۔ میں نے یہ بات تمہاری گردنوں میں ڈال دی ہے، اب تم کوئی عذر نہیں کر سکتے (کہ ہمیں خلفاء ثلاثہ کی عظمت کا علم نہ ہوا تھا)۔''

3: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ میرے جانشینوں پر رحم کرے۔''

عرض کیا گیا:

''وہ کون ہیں یارسول اللہ!''

فرمایا:

''جو میرے بعد آئیں گے۔ میری احادیث اور میری سنت کو پیش نظر رکھیں گے اور انہیں لوگوں تک پہنچائیں گے۔''

اسے نظام الملک نے روایت کیا ہے۔

4: حضرت علی فرماتے ہیں:

''میرے اور ابوبکر صدیق کے بارے میں نبی علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے ایک کے ساتھ جبرائیل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل واسرافیل ہے۔''

خلفاء راشدین کی بارگاہ میں حضرت ابن عباس کا ہدیہ عقیدت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا:

''اللہ ان پر رحم کرے۔ ان کی یہ صفات تھیں: قرآن کی تلاوت کرنا۔ گناہ سے نفرت کرنا۔ نیکی کا حکم کرنا۔ برائی سے روکنا۔ رضائے الٰہی کے لیے صبر کرنا۔ بے حیائی کی طرف رغبت سے بے خبری۔ رات بھر کی عبادت۔ دن بھر کا روزہ۔ معرفت الٰہی۔ خوف الٰہی۔ اللہ کی حرام کردہ امور سے دوری۔ اور ہلاک کرنے والے اعمال سے اعراض۔ صدیق اکبر تقویٰ وقناعت میں ساتھیوں پر سبقت لے گئے تھے۔ ان کی امانت اور نیکی بے مثل تھی۔ جو ان پر اعتراض کرے اللہ کی اس پر تاروزِ قیامت لعنت ہو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا:

''صدیق اکبر کی مہر کا نقش کیا تھا۔؟''

فرمایا کہ آپ کی مہر پر یہ کندہ تھا:

((عبد ذلیل لرب جلیل))

''عزت والے رب کا حقیر بندہ۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال ہوا کہ عمر فاروق کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں۔؟

آپ نے فرمایا:

''اللہ ابو حفص پر رحم کرے۔! آپ اسلام کے علم بردار۔ یتیموں کے ملجاء۔ ایمان کے مرکز۔ احسان کی انتہا۔ کمزوروں کے میزبان۔ بادشاہوں کے لیے دلیل راہ دین حق کا قلعہ اور دستگیر مومناں تھے۔ آپ نے دین واضح تر کر دیا اور ممالک فتح کر کے چپے چپے پر ذکر اللہ جاری کر دیا۔ مشکل کا وقت ہو یا آسانی کا آپ ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرتے رہا کرتے تھے۔ آپ سے بغض رکھنے والے کو اللہ روز قیامت شرمندہ کرے گا۔''

پوچھا گیا:

''آپ کی مہر کا نقش کیا تھا۔؟''

حضرت عباس نے فرمایا:

((اللہ المعین لمن صبر))

''صبر کرنے والوں کا اللہ مددگار رہے۔''

حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا:

''آپ عثمان غنی کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟''

انہوں نے فرمایا:

''اللہ! ابو عمرو پر رحم کرے! آپ نیک لوگوں سے بہتر۔ دوستوں میں سے برگزیدہ، کثیر الاستغفار، شب زندہ دار، دوزخ کا ذکر چھڑ جانے پر کثرت سے گریہ کناں، شب و روز مفید کاموں میں مشغول، ہر بزرگی کے خواہاں' آخرت میں نجات دلانے والے ہر عمل کے شیدا' ہر ہلاکت خیز عمل سے گریزاں، وفادار، باکردار، پاک باز، جنگ تبوک کے تنگدست اسلامی لشکر کے سرپرست' بیر رومہ کے واقف اور داماد رسول تھے۔ آپ کے قاتلوں کو اللہ قیامت تک دردناک عذاب میں مبتلا رکھے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا:

''حضرت عثمان کی مہر کا نقش کیا تھا۔؟''

آپ نے فرمایا:

((اللھم احینی سعیدًا و امتنی شھیدًا))

''اے اللہ! مجھے سعادت کے ساتھ زندہ رکھ اور شہادت کے ساتھ مار۔''

اور اللہ کی قسم! واقعتاً آپ سعادت کے ساتھ دنیا میں رہے اور شہادت کے ساتھ یہاں سے گئے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

''آپ حضرت علی کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟''

حضرت ابن عباس نے فرمایا:

''اللہ ابوالحسن پر رحمت نازل کرے۔! آپ ہدایت کا مینار' تقوے کی کان' عقل کا پہاڑ' دانائی کا محور' مجسم فیاضی' انسانی علوم کی انتہا' اندھیروں میں چمکتے نور' دین متین کے داعی' اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے والے' خلفاء میں سب سے زیادہ متقی' نبی علیہ السلام کے بعد قائم ہونے والی خلافت کمیٹی کے ممبران میں سب سے زیادہ معزز' صاحب قبلتین' حسنین کریمین کے پدر اور خیر النساء کے شوہر تھے۔ آپ سے بہتر کوئی آدمی نہ میری آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا۔ آپ حرب وضرب کے ماہر اور ہم پلہ دشمنوں کے لیے ہلاکت تھے۔ آپ سے حسد رکھنے والے پر اللہ اور اس کی تمام مخلوق کی قیامت تک لعنت ہو۔''

پوچھا گیا:

''حضرت علی کی مہر کا نقش؟''

فرمایا:

((للہ الملک))

''اللہ ہی کی تمام حکومتیں ہیں۔''

(مروج الذہب۔ بلمسعودی الشیعی ج 3 صفحہ 7۔ ناسخ التواریخ حالات امام حسن مجتبیٰ ج 1 صفحہ 301 تا صفحہ 304)

امام زین العابدین بن امام حسین اور خلفائے راشدین:

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے والہانہ محبت کا ثبوت شیعہ کتب میں بھی ملتا ہے۔ چنانچہ کوفی لوگوں (شیعوں) کا ایک گروہ آپ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے پہلے تین صحابہ کے متعلق نازیبا الفاظ کہے۔ آپ نے ان سے فرمایا:

''اے صحابہ پر اعتراض کرنے والو! کیا تم مہاجرین میں سے ہو جن کے متعلق قرآن یہ کہتا ہے:

((الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ھم الصدقون))

عراقی وفد نے جواب دے دیا:

''ہم مہاجرین میں سے نہیں ہیں۔''

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''کیا تم انصار میں سے ہو جن کی عظمت قرآن میں یوں مذکور ہے:

((الذین تبوئوا الدار والایمان من قبلھم))

وفد نے جواب دیا:

''ہم انصار میں سے بھی نہیں۔''

آپ نے فرمایا:

''پھر تمہیں ان مقدس ہستیوں کے متعلق اعتراضات کرنے کا کیا حق ہے؟''

((اخرجوا فعل اللہ بکم))

''میری آنکھوں سے دور ہو جاؤ! اللہ تمہیں اس بری حرکت کی سزا دے۔''

(کشف الغمہ، جلد دوم، صفحہ 78۔ جلاء العیون، جلد اول، صفحہ 393)

عبداللہ بن امام حسن اور خلفائے راشدین:

1: حضرت عبداللہ بن حسن بن علی المرتضٰی رضی اللہ عنہم سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں سوال ہوا تو

آپ نے فرمایا:

''میں ان کی فضیلت کا قائل ہوں اور ان کے لئے استغفار کرتا ہوں۔''

عرض کیا گیا:

''ممکن ہے آپ یہ بات بطور تقیہ کہہ رہے ہوں جب کہ آپ کے دل میں یہ بات نہ ہو۔''

آپ نے فرمایا:

''اگر ایسا ہو تو مجھے نبی علیہ السلام کی شفاعت نہ ملے۔''

2: حضرت عبداللہ بن امام حسن فرماتے ہیں:

''حضرت ابوبکر و عمر پر اللہ درود بھیجتا ہے اور جو ان پر درود نہ پڑھے تو اللہ اس پر سے رحمت اٹھا لیتا ہے۔''

3: حضرت عبداللہ بن امام حسن نے ایک رافضی (شیعہ) سے فرمایا:

''اگر تم ہمسائے نہ ہو تو تمہیں قتل کر دینا بہت بڑا اجر ہے۔''

4: ابی محمد بن صالح حضرت عبداللہ بن امام حسن کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ نے مجھے فرمایا:

''اے ابن صالح! مجھے کعبہ کے رب کی قسم! امامت کے بارے میں تمہارا عقیدہ سراسر باطل ہے (کہ ایک امام کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا ہوتا ہے اور ایک ہی نسل سے ہوتے ہیں۔ یا پھر یہ کہ امامت فقط حضرت علی کی نسل سے خاص ہے اور امام گناہوں سے انبیاء کی طرح معصوم ہوتا ہے اور اس کا انکار کفر ہوتا ہے وغیرہ۔)''

حضرت عبداللہ بن امام حسن کا یہ ارشاد اہل تشیع کے عقیدہ امامت کی تردید کیلئے نہایت ٹھوس اور وزنی حجت ہے۔ شیعوں کے نزدیک تمام اعمال و عقائد اسلامیہ میں امامت اہم ترین عقیدہ ہے، بلکہ ان کے بقول انبیاء سے بھی بارہ اماموں کی امامت کا اقرار کروایا گیا مگر اس حقیقت سے کسی کو قطعاً انکار نہیں کہ قرآن

میں عقیدہ امامت کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں، بلکہ ایسا اشارہ بھی نہیں جبکہ عقیدہ توحید ورسالت پر نصف سے زیادہ آیات قرآنیہ وارد ہیں۔ یونہی نماز روزہ اور حج وزکوٰۃ کے بارے میں نصوص قرآنیہ شمار سے باہر ہیں تو اگر عقیدۂ امامت ان سب سے اہم تر تھا تو کسی جگہ اس کا ذکر بھی چاہیے تھا۔

حضرت حسن مثنیٰ ابن امام حسن بن علی المرتضیٰ اور خلفائے راشدین:

حضرت حسن مثنیٰ نے ایک غالی رافضی سے فرمایا:

''تم پر ہلاکت ہو۔ ہم سے صرف اسلامی محبت رکھو۔ اگر ہم اللہ کی اطاعت کریں تو ہمیں چاہو۔ نافرمانی کریں تو ہماری مخالفت کرو۔''

وہ رافضی کہنے لگا:

''آپ تو نبی علیہ السلام کے قریبی رشتہ دار ہیں۔''

فرمایا:

''اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری بغیر اعمال صالحہ کارگر ہوتی تو رسول کے قریبیوں کو نفع کردیتی۔ مجھے تو ڈر ہے کہ اگر ہم دین کی پیروی نہ کریں تو ہمیں دوگنا عذاب ہو اور یہ امید بھی ہے کہ ہر نیکی کا ثواب ہمیں دوگنا ملے گا۔ اگر ہمارے آباؤ اجداد اور ہماری ماؤں نے ہمیں دین کی باتیں نہیں بتلائیں اور ہمیں ان کی ترغیب ونصیحت نہیں کی تو انہوں نے ہم پر ظلم کیا ہے۔ تم لوگوں کی نسبت ہم اپنے آباء کے زیادہ قریب اور تربیت وتبلیغ کے زیادہ مستحق ہیں۔ اگر واقعتاً یہ بات درست ہوتی (جیسا کہ اہل تشیعہ کا عقیدہ ہے) کہ نبی علیہ السلام نے حضرت علی کو مسلمانوں کا فرمانروا بنایا تھا اور لوگوں کو ان کی حکومت تسلیم کرنے کا امر فرمایا تھا تو پھر حضرت علی اس بات میں بہت بڑے مجرم ہیں کہ انہوں نے اللہ کے نبی کا فرمان پورا کرنے کی جدوجہد کیوں نہیں کی۔''

رافضی کہنے لگا:

''نبی علیہ السلام نے کیا یہ نہیں فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے؟''

حضرت حسن مثنیٰ نے فرمایا:

''اگر ایسا ہی تھا تو نبی علیہ السلام نے علی کی خلافت صاف صاف اعلان کیوں نہ کیا: من کنت مولاہ جیسا مبہم اعلان کیوں کیا۔؟ جب کہ نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ قرآن وحدیث میں بڑی صراحت سے بیان ہوئے ہیں۔ نبی علیہ السلام کو تو پھر یوں اعلان کرنا چاہیے تھا۔ لوگو! یاد رکھو میرے بعد خلیفہ علی ہے۔ اللہ کی بات مانو اور اس کی اطاعت کرو (مگر ایسے اعلان نہیں فرمایا گیا۔)''

امام باقر بن زین العابدین اور خلفائے راشدین:

1: ابن ابی حفصہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے بارے

میں سوال کیا تو امام باقر نے فرمایا:

''وہ دونوں عدل کرنے والے حکمران تھے۔ تم ان سے دوستی رکھو اور ان کے دشمنوں سے نفرت کرو۔''

یہ کہہ کر آپ اپنے بیٹے (امام جعفر) کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

''اے جعفر! کیا تمہارا نانا صدیق اکبر نہیں؟ مجھے اپنے نانا نبی علیہ السلام کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میں حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر سے دوستی اور ان کے دشمنوں سے نفرت نہ رکھوں۔''

2: حضرت امام باقر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

''ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت نہ جاننے والا شخص سنت نبوی سے جاہل رہا ہے۔''

3: امام باقر سے سوال کیا گیا:

''شیخین (حضرت ابوبکر و عمر) کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے۔؟''

آپ نے فرمایا:

''وہ میرے محبوب ہیں۔ میں ان کے لیے استغفار کرتا ہوں اور میں نے تو اپنے خاندان اہل بیت میں جسے بھی دیکھا ابوبکر و عمر کا گرویدہ ہی پایا ہے۔''

4: حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے اس قوم کے بارے میں سوال کیا گیا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دیتی ہے تو آپ نے فرمایا:

''یہ لوگ اسلام سے برگشتہ ہو گئے ہیں۔''

5: امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''شیخین (حضرت ابوبکر و عمر) میں شک کرنے والے نے سنت نبوی میں شک کیا ہے۔ شیخین کا بغض بھی منافقت ہے اور انصار صحابہ کا بغض بھی منافقت۔ بنو ہاشم، بنی تیم (خاندان صدیق اکبر) اور بنی عدی (خاندان عمر فاروق) میں اسلام سے پہلے رنجشیں تھیں، مگر اسلام کے بعد یہ ایک دوسرے کے جانی دوست ہو گئے۔ اللہ نے ان کے دلوں سے تمام عداوتیں سلب کر لیں۔ حتیٰ کہ ایک بار ابوبکر صدیق کے پہلو میں درد تھا تو علی مرتضیٰ آگ پر ہاتھ تپا تپا کر ان کے پہلو پر پھیرتے تھے تاکہ ان کا درد جلد ختم ہو۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہے:

((ونزعنا مافی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقبلین))

(سورۃ الحجرات:47)

''ہم نے ان کے دلوں سے ہر کدورت نکال لی ہے۔ اور وہ روز قیامت جنت میں تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔''

6: جناب جابر جعفی کہتے ہیں کہ مجھے امام باقر نے فرمایا:

’’جابر! مجھے اطلاع ملی ہے کہ عراق کے کچھ لوگ ہماری محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی گستاخی کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ میں نے انہیں اس کا حکم دیا ہے۔ انہیں میری یہ بات پہنچا دے کہ میں ان سے بری ہوں۔ اس اللہ کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر مجھے حکومت مل جائے تو میں ایسے گستاخوں کا خون بہا کر اللہ کی رضا حاصل کروں گا۔ اگر میں شیخین سے محبت نہ رکھوں تو روز قیامت مجھے اپنے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل نہ ہو۔‘‘

7: جابر جعفی کہتے ہیں کہ مجھے امام باقر نے فرمایا:

’’کوفیوں شیعوں کو بتلا دے کہ میں اس شخص سے بیزار ہوں جو ابوبکر وعمر سے بیزار ہے۔‘‘

8: امام جعفر روایت کرتے ہیں کہ امام باقر نے فرمایا:

’’نبی علیہ السلام کے دور مبارک میں ابوبکر صدیق کی آل آل محمد کہلاتی تھی۔ خیبر فتح ہوا تو وہاں کی کھجوریں اور چھوارے مہاجرین وانصار کے مابین تقسیم کیے گئے، جبکہ گندم اور جو بنو ہاشم میں بانٹے گئے اور ابوبکر صدیق کی آل کو بنو ہاشم کے ساتھ رکھا گیا، کسی اور کو ساتھ نہیں ملایا گیا۔‘‘

9: امام باقر نے فرمایا:

’’بے شک ابوبکر صدیق نے تلوار پر زیور چڑھایا ہوا تھا۔‘‘

ایک شخص بولا:

’’آپ ابوبکر کو صدیق کہتے ہیں؟‘‘

آپ غصے سے اچھل پڑے فرمایا:

((ومن لم يقل له الصديق فلاصدق الله قولاً في الدنيا ولافي الآخرة))

’’ہاں! وہ صدیق ہے اور جو انہیں صدیق نہ کہے اللہ اسے دنیا وآخرت میں جھوٹا کرے۔!‘‘

(کشف الغمہ، جلد2، صفحہ 147)

زید شہید بن زین العابدین اور خلفائے راشدین:

1: حضرت زید شہید پسر امام زین العابدین فرماتے ہیں:

’’جو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے بیزار ہے وہ حضرت علی سے بھی بیزار ہے۔ اب جو چاہے آگے آئے یا پیچھے ہٹ جائے۔‘‘

2: حضرت زید شہید رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بار سوال ہوا:

’’آپ حضرت ابوبکر وحضرت عمر کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟‘‘

آپ نے فرمایا:

’’میں انہیں اپنا محبوب رکھتا ہوں۔‘‘

عرض کیا گیا:
''انہیں جو تبرا کرتا ہو؟''
فرمایا:
''میں موت تک اس سے بیزار ہوں۔''

3: ابی ابن ابی رود حسن مغیرہ واسطی کہتے ہیں کہ حضرت زید شہید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک جماعت حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی:
''رسول اللہ کے بیٹے! آپ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق پر تبرا کرتے ہوئے حکومت وقت سے علم بغاوت بلند کریں۔''
آپ نے فرمایا:
''ہرگز نہیں!''
وہ کہنے لگے:
''ہم پھر آپ سے بیزار ہیں۔ بصورت دیگر آپ شیخین کی عداوت کے ساتھ خروج کریں تو ہمارے ساٹھ ہزار سر آپ کے قدموں میں ہوں گے اور تلواریں انہیں اڑا چکی ہوں گی۔''
آپ نے جواب دیا:
''ٹھہرو! میں تمہیں نبی کی حدیث سناؤں۔ میرے والد امام زین العابدین اپنے والد امام حسین سے اور وہ اپنے والد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: اے علی! تجھے بشارت ہو تم اور تمہارے محب جنت میں جائیں گے۔ مگر یاد رکھو! ایک قوم تمہیں چاہنے والی آئے گی وہ اپنی زبانوں پر اسلام ظاہر کریں گے، مگر اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے' ان کا قلب رافضی ہوگا۔ اے علی! اگر انہیں تم پاؤ تو قتل کردو! وہ مشرکین ہیں۔''
اس کے بعد حضرت زید بن امام زین العابدین نے فرمایا:
''اللہ کی قسم! وہ قوم تم ہو۔''
پھر کہا:
''اے اللہ! یہ لوگ دنیا وآخرت میں میرے دشمن ہیں۔''
اس کے بعد آپ نے اس قوم کے لیے بددعا کی۔

4: حضرت زید بن زین العابدین سے باغ فدک کے غصب کیے جانے کی بابت سوال کیا گیا۔ (کہ حضرت ابوبکر صدیق نے سیدہ فاطمہ سے ان کا فدک نامی باغ ناحق طور پر چھین لیا تھا؟) آپ نے فرمایا:
''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق سے کہا تھا کہ یہ باغ نبی علیہ السلام مجھے دے گئے ہیں۔

انہوں نے کہا: اپنے اس دعویٰ پر گواہ لائیں تو وہ ایک مرد اور ایک عورت کو لے آئیں۔ ابوبکر صدیق نے کہا: نہیں! یہ گواہی ناکافی ہے۔ ایک مرد اور لائیں یا ایک عورت اور لائیں، تاکہ مرد کے ساتھ مرد مل کر یا مرد اور عورت کے ساتھ دوسری عورت مل کر گواہی کا نصاب پورا ہو جائے اور اسلامی عدل وانصاف کے مطابق فدک آپ کے حوالہ کر دیا جائے تو سیدہ فاطمہ یہ بات پوری نہ کر سکیں۔"

اس کے بعد حضرت زید نے فرمایا:

"اللہ کی قسم! اگر فدک کا معاملہ میرے سامنے فیصلہ کے لیے لایا جاتا تو میں وہی فیصلہ کرتا جو ابوبکر صدیق نے کیا۔"

(شرح نہج البلاغہ مصنفہ ابن ابی حدید، جلد 4 صفحہ 82) (شرح نہج البلاغہ مصنف ابن میثم، جلد 5، صفحہ 107)

5: دوسری روایت میں ہے کہ حضرت زید بن زین العابدین نے فرمایا:

"صدیق اکبر نے فرمایا: نبی علیہ السلام باغ فدک سے تم اہل بیت کے لیے روزی بھر مال علیحدہ کر کے باقی غرباء میں تقسیم کر دیتے تھے میں بھی ایسے ہی کروں گا۔

((فرضیت فاطمة بذالك واخذت العهد عليه))

"سیدہ فاطمہ یہ فیصلہ سن کر راضی ہو گئیں اور اس پر عہد لے لیا۔"

((ثم قال زيد وايم الله لو رجع الامر الي لقضيت فيه بقضاء ابی بكر))

"پھر حضرت زید نے کہا: اگر یہ معاملہ فدک میرے پاس لایا جاتا تو میں بھی ابوبکر والا ہی فیصلہ کرتا۔"

6: حضرت زید بن زین العابدین فرماتے ہیں:

"جس نے ابوبکر صدیق وعمر فاروق کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

امام جعفر صادق بن محمد باقر اور خلفائے اربعہ:

1: مفضل بن عمر اپنے باپ سے اور مفضل کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے صحابہ کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا:

"ابوبکر صدیق کا دل مشاہدہ ربوبیت سے بھرا تھا اور آپ اللہ کے سوا سب کچھ غیر موجود پاتے تھے۔ اسی لیے آپ ہر وقت یہ کہتے رہا کرتے تھے: لا الہ الا اللہ۔ عمر فاروق کی نگاہ میں ماسویٰ اللہ سب کچھ حقیر وصغیر تھا۔ اس لیے آپ کا تکیہ کلام تھا: اللہ اکبر۔ عثمان غنی اللہ کے سوا ہر ایک چیز کو ناپائیدار اور فانی سمجھتے تھے اور تمام صفات کا جامع صرف اللہ ہی کو جانتے تھے۔ اسی لیے اکثر کہتے رہا کرتے تھے: سبحان اللہ۔ اور حضرت علی بن ابی طالب سمجھتے تھے کہ جہان اللہ ہی سے ہے، اللہ ہی کے ارادہ کے ساتھ قائم ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ جائے گا۔ اس لیے آپ الحمد للہ سے رطب اللسان رہتے تھے۔"

اسے نجمدی نے اربعین میں روایت کیا ہے۔

2: امام جعفر خود فرماتے ہیں:

''مجھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ جنا ہے تو کیا کوئی آپ اپنے باپ کو گالی دے سکتا ہے۔؟''

(احقاق الحق، صفحہ 7) اور ناسخ التواریخ حالات امام جعفر ج 1 صفحہ 11)

3: امام جعفر سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا:

''جو ان سے بیزار ہے میں اس سے بیزار ہوں۔''

عرض کیا گیا:

''شاید آپ یہ بات بطور تقیہ فرما رہے ہیں؟''

فرمایا:

''نہیں اس طرح تو میں اسلام سے نکل جاؤں گا اور مجھے نبی علیہ السلام کی شفاعت حاصل نہ ہوگی۔''

4: امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جتنی مجھے حضرت علی کی شفاعت کی آرزو ہے اسی قدر میں ابوبکر صدیق کی شفاعت کا طلب گار ہوں۔''

5: امام جعفر صادق کا ارشاد ہے:

''حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق پر تبرا کرنے والے سے اللہ تعالیٰ بیزار ہے۔''

6: امام جعفر سے کسی نے کہا:

''سنا ہے کہ آپ ابوبکر وعمر سے بیزار ہیں۔؟''

آپ نے فرمایا:

''ایسے شخص سے تو اللہ تعالیٰ بیزار ہوتا ہے۔ مجھے تو امید ہے کہ ابوبکر صدیق سے میری رشتہ داری کا نفع اور برکت مجھے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ مجھے جب کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اپنے ماموں عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے رابطہ قائم کرتا ہوں۔''

7: امام جعفر صادق فرمایا کرتے تھے:

'میں انتخاب نہیں کرسکتا کہ اپنے کس دادا کی شفاعت کی دعا کروں۔ ابوبکر صدیق کی یا علی مرتضیٰ کی۔ اور جو شخص ابوبکر کا لقب صدیق نہیں سمجھتا اللہ تعالیٰ اسے ہر مقام پر جھوٹا کرے۔''

8: امام جعفر صادق نے بستر علالت پر فرمایا:

''اے اللہ! میں ابوبکر وعمر سے محبت رکھتا ہوں۔ اگر میرے دل میں اس کے سوا کچھ ہو تو مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو۔''

9: امام جعفر سے شیخین کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا:

''ایسے انسانوں کے بارے پوچھ رہے ہو جو جنت کے پھل کھا رہے ہیں؟''

10: اہل تشیع کی مشہور کتاب فروغ کافی، کتاب الروضہ، باب غلامات قیام القائم میں ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا:

''ہر روز شام کو آسمانوں میں ندا ہوتی ہے کہ حضرت عثمان غنی اور اس کے پیرو جنتی ہیں اور کامیاب۔''

حضرت موسیٰ کاظم اور خلفائے راشدین:

امام موسیٰ کاظم فرماتے ہیں:

''میرے والد ماجد امام جعفر صادق نے فرمایا: ابوبکر میرا نانا ہے اور عمر میرا داماد۔ تو کیا میں اپنے نانا اور داماد کو گالی دوں۔؟''

یہ تمام احادیث جو ائمہ اہل بیت کے مذکورہ اقوال پر مشتمل ہیں حافظ ابو سعید رازی نے الموافقہ کتاب میں بیان کی ہیں۔

☆☆☆

فصل نمبر 5:

صحابہ کرام سے محبت، ان کے باہمی اختلافات میں نہ پڑنے اور انہیں برا نہ کہنے اور مواخات کا بیان

صحابہ کو محبوب رکھنے والا جنت میں صحابہ کے ساتھ ہوگا:

1: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کیا:

''یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے مگر ان میں شامل نہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''روز قیامت انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔''

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

2: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کیا:

''یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی۔''

آپ نے فرمایا:

''تو نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟''

اس نے عرض کیا:

''میں نے اللہ اور اس کے رسول کی محبت تیار کر رکھی ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تو پھر تو اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔''

3: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اسلام لانے کے بعد ہمیں اس سے بڑھ کر کبھی خوشی نہ ہوئی جتنی نبی علیہ السلام کے اس ارشاد پر ہوئی کہ آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ میں (حضرت انس) تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میرا حشر اُن کے ساتھ ہوگا، اگرچہ اُن جیسے میرے اعمال نہیں ہیں۔''

اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

4: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی اسی مضمون کی ایک اور روایت بھی مسلم میں موجود ہے۔

صحابہ سے بھلائی کرنے کا حکم:

1: حضرت ابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ (ایک جگہ) میں آئے اور فرمایا:

''ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی میری طرح کھڑے تھے اور فرما رہے تھے: میرے صحابہ کے ساتھ بھلائی کرو اور پھر انہیں دیکھنے والوں کے ساتھ بھی بھلائی کرو۔''

اسے مخلص ذہبی نے روایت کیا ہے اور حافظ ناصر سلامی نے اسے روایت کر کے کہا:

''یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے راوی بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔''

اس میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے کہ مومنو! صحابہ سے محبت کرو اور ان کے لیے استغفار کر کے بھلائی کرو اور ان کے باہمی اختلافات میں نہ الجھو۔

2: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے صحابہ کی عزت کرو اور پھر ان کی جو ان کے بعد آئیں گے (تابعین) پھر ان کی جو ان کے بعد (تبع تابعین) آئیں گے۔''

اُسے عمر بن سماک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

3: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں:

''لوگوں کو حکم تو یہ تھا کہ نبی علیہ السلام کے صحابہ کے حق میں استغفار کریں لیکن انہوں نے انہیں گالیاں دینا شروع کر دیں۔''

اسے مسلم اور ابومعاویہ نے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث اس بات کی تائید کرتی ہے کہ صحابہ کے ساتھ بھلائی کرنے کے حکم سے مراد اُن کے لیے استغفار کرنا بھی ہے۔

4: عبدالرحمٰن بن زید العمی کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ ہم نے چالیس بڑے تابعین سے ملاقات کی ہے جو کئی صحابہ اکرام سے روایت کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے میرے تمام صحابہ سے محبت کی ان سے پیار کا رشتہ جوڑا اور ان کیلئے استغفار کی اللہ اسے صحابہ کے ساتھ جنت میں جگہ دے گا۔''

اسے ابن عرفہ عبدی نے روایت کیا ہے۔

5: حضرت عبداللہ بن حسن بن علی المرتضٰی رضی اللہ عنہم سے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا:

''میں ان کی فضیلت کا قائل ہوں اور ان کے لئے استغفار کرتا ہوں۔''

عرض کیا گیا:

''ممکن ہے آپ یہ بات بطور تقیہ کہہ رہے ہوں جب کہ آپ کے دل میں یہ بات نہ ہو۔''

آپ نے فرمایا:

''اگر ایسا ہو تو مجھے نبی علیہ السلام کی شفاعت نہ ملے۔''

صحابہ کے متعلق اچھی گفتگو کرنا:

1: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے میرے صحابہ کے متعلق اچھی بات کہی وہ منافقت سے بری ہو گیا اور جس نے ان کے متعلق بری بات کہی وہ میری سنت کا مخالف اور جہنم کا حق دار ہے اور یہ بہت برا انجام ہے۔''

اسے ابوسعد نے شرف النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

2: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے میرے صحابہ کے بارے میں بہتر بات کہی وہ مومن ہے۔''

اسے ابن غیلان نے روایت کیا ہے۔

3: ایک اور حدیث میں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی شانِ رفعت مکان کو اتنا بلند فرما دیا کہ اُن کے ادب، تعظیم اور احترام کو علامتِ ایمانی اور ذوقِ ایقانی قرار دیا، فرمایا:

((مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتَهُ وَسَاءَ تْهُ سَيِّئَتَهُ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ))

''تم میں سے وہی مومن ہیں جن کو صحابہ کے کام اچھے لگیں اور انکو برا کہنا برا معلوم ہو۔''

مسلمان صحابہ کے اختلاف میں نہ پڑیں:

1: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''میرے بعد میرے صحابہ سے (ممکن ہے کہ) لغزش ہو مگر اللہ اسے معاف کر دے گا۔ بایں سبب کہ وہ میری صحبت کے شرف کے ساتھ تمام امت سے سبقت حاصل کر چکے ہیں، مگر ان کی لغزش پر کچھ لوگ اپنا عمل کریں گے۔ اللہ انہیں منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں اوندھا کر کے پھینکے گا۔''
اسے رازی نے اپنے فوائد میں روایت کیا ہے۔

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''میرے صحابہ کی شکایت نہ پہنچایا کرو کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جب میں اپنے صحابہ کے پاس آؤں تو میرے دل میں ان کے بارے میں کوئی میل نہ ہو۔''

3: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جب تقدیر میں لوگ الجھیں تو تم خاموش رہو اور جب میرے صحابہ کے بارے میں ایسا کریں (کہ کون افضل ہے؟) تو بھی تم خاموش رہو۔''

4: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''میں نے ان معاملات کے بارے میں اللہ سے سوال کیا جن میں میرے صحابہ میرے بعد اختلاف کریں گے۔ اللہ نے مجھے بذریعہ وحی فرمایا: (اے محمد!) آپ کے صحابہ میرے نزدیک ستاروں کی مانند ہیں۔ بعض کا نور دوسروں سے زیادہ ہے تو جس شخص نے صحابہ کے مابین کسی اختلافی مسئلہ کی ایک شق کو اختیار کر لیا اس کا یہ عمل میرے ذمہ پر ہوگا۔ (اس پر مواخذہ نہ ہوگا)''
اسے نظام الملک نے اپنی امالی میں بیان کیا ہے۔ اس میں یہ بات بھی معلوم ہو رہی ہے کہ ہر مجتہد کو اپنے عمل کا ثواب ضرور ملتا ہے۔

صحابی کی گستاخی اور تبراء کا گناہ:

1: حضرت سہل بن مالک اپنے باپ سے اور وہ سہل کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اے لوگو! میرے داماد عثمان ذی النورین اور علی المرتضیٰ اور سسر ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور میرے کسی صحابی کی گستاخی نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ اس کا حساب تم سے لے لے، کیونکہ یہ گناہ کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔ اے لوگو! مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کیا کرو اور کسی کے مر جانے کے بعد اسے بہتری سے یاد کیا کرو۔''

2: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! میرے صحابہ کے بارے میں۔ میرے بعد ان سے خودغرضی مت کرنا۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھے محبوب بنایا جس نے ان سے بغض کیا اس نے مجھ سے بغاوت کی۔ انہیں ایذا دینا مجھے ایذا دینا ہے اور مجھے ایذا دینا اللہ کو ناراض کرنا ہے اور اللہ کو ناراض کرنے والا ممکن ہے کہ جلد گرفتارِ عذاب ہو جائے۔''
اسے مخلص ذہبی نے روایت کیا ہے۔

3: حافظ دمشقی نے اپنے معجم میں اسی روایت کو یوں لیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس کسی نے میرے صحابہ سے محبت کی تو اس لیے کہ وہ میرا محبوب ہے اور جس نے ان سے بغض کیا تو اس وجہ سے کہ وہ میرے نزدیک مردود ہے۔''
حافظ دمشقی نے اس روایت کے ابتدائی اور آخری الفاظ اس سے قبل والی حدیث کی مثل بیان کیے ہیں۔
یہ روایت حافظ نے ابن شریط سے لی ہے جیسا کہ اس نے اس سے قبل والی روایت حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے لی ہے۔

4: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو میرے صحابہ کو برا کہے اس پر اللہ، تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اللہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتا۔

5: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اور انہیں دکھ دیا اس نے مجھے دکھ دیا ہے۔''

6: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اسے کوڑے لگاؤ۔''
ان تمام احادیث کو خثیمہ بن سلیمان اور ثالث بن سماک نے روایت کیا ہے۔

7: یہ حدیث بعینہ انہیں الفاظ کے ساتھ اہل تشیع کی نہایت معتبر کتاب جامع الاخبار صفحہ 182 فصل نمبر 125 میں موجود ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:
((قال علیهما السلام من سبنی او اصحابی فقد کفر و من سب اصحابی فاجلدوه))
''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے یا میرے صحابہ کو گالی دی وہ کافر ہو گیا اور اسے کوڑے لگاؤ۔''

8: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''کسی بھی نبی کی گستاخی کرنے والے کو قتل کر دو اور میرے کسی صحابی کو جو گالی دے اسے کوڑے لگاؤ۔''

9: صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْاَنَّ اَحَدًا اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَابَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَنَصِیْفَہٗ"
"میرے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو برا مت کہو۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا تو وہ ان میں سے کسی ایک کے مُد (ناپنے کا ایک پیمانہ) بلکہ نصفِ مُد کے ثواب کے برابر بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔"

10: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"صحابہ کو گالی نہ دو کیونکہ تمہارے ساری عمر کے نیک اعمال انکی ایک لمحہ بھر کی نیکی کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔"

11: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ"
"اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا۔ جان لو کہ جو شخص ان کو دوست رکھتا ہے تو وہ میری محبت کی وجہ سے ان کو دوست رکھتا ہے اور جو شخص ان سے دشمنی رکھتا ہے تو وہ مجھ سے بغض رکھنے کے سبب ان سے دشمنی کرتا ہے اور جس شخص نے ان کو اذیت پہنچائی تو بیشک اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس شخص نے مجھے اذیت پہنچائی تو اس نے اللہ کو اذیت پہنچائی اور جس شخص نے اللہ کو اذیت پہنچائی تو وہ دن دور نہیں جب اللہ اس کو اپنے عذاب میں گرفتار فرمائے گا۔"

12: ایک اور جگہ صحابہ کے دشمنوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:
"اِنَّ اَشْرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَؤُھُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ"
"بیشک میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو میرے صحابہ کے گستاخ ہیں۔"

13: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّكُمْ"
"جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو برا کہتے ہوں تو تم کہو اللہ کی لعنت ہو تمہاری اس بری حرکت پر۔"

14: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''میرے صحابہ کو گالی نہ دو کیونکہ تم میں سے اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا راہِ الٰہی میں خرچ کرے تو ایک صحابی کے چار سیر بلکہ دو سیر گندم خرچ کرنے کے برابر نہیں ہوسکتا۔''
اسے بخاری و مسلم نے اور ابوبکر برقانی نے بخاری مسلم کی شرائط پر روایت کیا ہے۔

15: ابوبکر برقانی کی روایت میں یہ بھی ہے:
''میرے صحابہ کو گالی نہ دو۔ انہیں چھوڑ دو اس لیے کہ تم میں سے کسی کا ہر روز اُحد پہاڑ کے برابر سونا راہِ الٰہی میں خرچ کرنا ایک صحابی کے صرف ایک دن 4 سیر گندم خرچ کرنے کے برابر نہیں ہوسکتا۔''

16: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
''حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو گالی نہ دو کیونکہ تمہارے ساری عمر کے نیک اعمال اُن کی ایک لحظہ نیکی کے برابر نہیں ہوسکتے۔''
اسے علی بن حرب طائی اور خیثمہ بن سلیمان نے روایت کیا ہے۔

17: حضرت عبدالرحمٰن بن سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہم (تینوں دادا، باپ اور بیٹا ایک دوسرے سے متوارثاً) روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء میں سے مجھے چنا اور میرے لیے ساتھی چنے، پھر انہیں میں سے میرے سسر اور مددگار بنائے تو جو انہیں برا کہے اس پر اللہ تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ روزِ محشر اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔''

18: حضرت عبدالرحمٰن بن سلم بن عبداللہ (دادا، باپ اور بیٹا ایک دوسرے سے متوارثاً) روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اللہ نے مجھے (انبیاء میں سے) چنا اور میرے لیے ساتھی چنے۔ انہیں سے میرے سسر اور مددگار بنائے تو جو انہیں برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ روزِ قیامت اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔''
اسے ابن مہندی نے اپنی مشیخت میں بیان کیا ہے۔

19: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اے مسلمانو! اگر تم عبادت کرتے کرتے کمانوں کی طرح کوز پشت ہوجاؤ اور مسلسل روزہ رکھتے رکھتے کانوں کی طرح سوکھ جاؤ اور نماز ادا کرنے کے لیے قافلوں سے بچھڑے پھرو۔ پھر بھی اگر تم میں سے کسی نے عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے کسی سے بغض رکھا تو اسے ناک کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

اسے حضرت ابوسعد نے شرف النبوت میں بیان کیا ہے۔

20: سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک گروہ نے صحابہ کے متعلق نازیبا الفاظ کہے۔ آپ نے ان سے فرمایا:

"اے صحابہ پر اعتراض کرنے والو! کیا تم مہاجرین میں سے ہو جن کے متعلق قرآن یہ کہتا ہے:

((الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً وینصرون اللہ ورسولہ اولئك ھم الصدقون))

عراقی وفد نے جواب دے دیا:

"ہم مہاجرین میں سے نہیں ہیں۔"

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"کیا تم انصار میں سے ہو جن کی عظمت قرآن میں یوں مذکور ہے:

((الذین تبوئوا الدار والایمان من قبلھم))

وفد نے جواب دیا:

"ہم انصار میں سے بھی نہیں۔"

آپ نے فرمایا:

"پھر تمہیں ان مقدس ہستیوں کے متعلق اعتراضات کرنے کا کیا حق ہے؟"

((اخرجوا فعل اللہ بکم))

"میری آنکھوں سے دور ہو جاؤ! اللہ تمہیں اس بری حرکت کی سزا دے۔"

(کشف الغمہ، جلد دوم، صفحہ 78۔ جلاء العیون، جلد اول، صفحہ 393)

21: حضرت عبداللہ بن امام حسن نے ایک رافضی (شیعہ) سے فرمایا:

"اگر تم ہمسائے نہ ہوتے تو تمہیں قتل کر دینا بہت بڑا اجر ہے۔"

22: جابر جعفی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق نے فرمایا:

"جابر! مجھے اطلاع ملی ہے کہ عراق کے کچھ لوگ ہماری محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود صحابہ کی گستاخی کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ میں نے انہیں اس کا حکم دیا ہے۔ انہیں میری یہ بات پہنچا دے کہ میں ان سے بری ہوں۔ اس اللہ کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر مجھے حکومت مل جائے تو میں ایسے گستاخوں کا خون بہا کر اللہ کی رضا حاصل کروں گا۔"

23: جابر جعفی ہی کہتے ہیں کہ مجھے امام باقر نے فرمایا:

"کوفیوں کو بتلا دے کہ میں اس شخص سے بیزار ہوں جو صحابہ سے بیزار ہے۔"

صحابہ کرام آپس میں بھائی بھائی ہیں:

1: حضرت زید بن ابی ادنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''فلاں بن فلاں کہاں ہے؟''

آپ نے صحابہ کے چہرے ملاحظہ فرما کر ان میں سے کچھ کو غیر حاضر پایا تو انہیں بلا بھیجا۔ جب تمام اکٹھے ہو گئے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کہی۔ پھر فرمایا:

''آج میں تمہیں ایک بات کہنے والا ہوں، اسے یاد کرلو اور بعد میں آنے والوں کو آگاہ کردو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے بعض کو برگزیدہ بنایا۔''

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

((اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا و من الناس))

''اللہ فرشتوں سے رسول چن لیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔''

اور میں بھی تم (صحابہ) میں سے بعض کو زیادہ محبوب رکھتا ہوں اور تمہارے درمیان بھائی چارہ قائم کرنے والا ہوں جیسا کہ اللہ نے فرشتوں کے مابین اخوت کے رشتے بنائے ہیں۔ تو اے ابوبکر! اٹھو اور میرے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ مجھ پر تمہارے کئی احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ ہی تمہیں دے گا۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا تو تمہیں بناتا۔ تم میرے ساتھ وہ نسبت رکھتے ہو جو قمیض کو بدن سے ہوتی ہے۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عمر! میرے قریب آجاؤ۔''

وہ قریب آگئے تو آپ نے فرمایا:

''عمر تم سب سے زیادہ ہماری مخالفت کیا کرتے تھے۔ میں نے اللہ سے دعا کی کہ تمہاری ساتھ یا ابوجہل بن ہشام کی ساتھ اسلام کو شوکت دے دی جائے تو اللہ نے میری دعا کو تمہارے حق میں قبول فرمایا۔ تو تم میرے ساتھ جنت میں ہو گے۔ ساری امت میں سے تیسرے نمبر پر جنت میں داخل ہونے والے۔''

یہ سن کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹ گئے تو نبی علیہ السلام نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا۔ پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ارشاد فرمایا:

''اے ابوعمرو عثمان! میرے قریب آجاؤ۔''

وہ آہستہ آہستہ قریب ہونے لگے، حتیٰ کہ نبی علیہ السلام کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا لیے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور تین بار سبحان اللہ العظیم کہا۔ پھر عثمان غنی کو دیکھا تو ان کی چادر کھلی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے وہ چادر باندھ دی اور فرمایا:

''چادر کے دونوں پلو سینے کے اوپر سے گزار لو۔! آسمانوں میں تمہاری تعریف کی جاتی ہے۔تم روز قیامت میرے پاس حوض کوثر پر آؤ گے جب کہ تمہاری گردن کی رگوں سے خون بہتا ہوگا۔ میں کہوں گا تمہارے ساتھ یہ حشر کس نے کیا ہے؟ تم کہو گے: فلاں فلاں نے۔ یہی بات ہوتی ہوگی کہ کوئی آواز دینے والا آسمانوں سے آواز دے گا: یاد رکھو! عثمان تمام مظلومین کا امیر ہے۔''

چنانچہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک طرف ہوگئے تو نبی علیہ السلام نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو بلایا اور فرمایا:

''اے اللہ کے امین! میرے قریب آؤ! تم اللہ کے امین ہو۔ آسمانوں میں تمہیں امین کہا جاتا ہے۔ جو تمہارا حق ہے اللہ اس پر تمہیں ضرور قبضہ دے گا۔ میرے پاس تمہارے لیے ایک دعا ہے جو ابھی تک میں نے بارگاہ الٰہی میں پیش نہیں کی۔''

انہوں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! پیش کر دیجیے۔''

آپ نے فرمایا:

''تم نے مجھ پر ایک امانت لا رکھی ہے (دعا کی قبولیت اور طلب کردہ چیز کا حصول)''

پھر فرمایا:

''عبدالرحمٰن! تمہارا ایک مقام ہے۔ اللہ تمہیں کثرت سے مال عطا فرمائے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی کثرت کو اپنے ہاتھ پھیلا پھیلا کر تعبیر فرمایا۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ایک طرف ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت عثمان غنی کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔

پھر حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کو بلایا گیا۔ ارشاد ہوا:

''قریب آجاؤ۔''

وہ قریب آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم دونوں عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح میرے حواری ہو۔''

پھر دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا تو وہ ایک طرف ہوگئے۔

پھر حضرت عمار بن یاسر اور حضرت سعد کو بلایا گیا اور فرمایا:

''تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔''

پھر ابو درداء اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہما کو بلایا گیا اور فرمایا:

''تم ہمارے اہل بیت میں سے ہو۔ اللہ نے تمہیں پہلا اور آخری علم اور پہلی اور آخری کتاب عطا فرمائی ہے۔''

پھر فرمایا:
''ابودرداء! کیا اللہ نے تمہیں راہ حق عطا نہیں فرمادی؟''
عرض کیا:
''ہاں یارسول اللہ! آپ پر میرے والدین قربان۔''
فرمایا:
''اے ابودرداء! اگر تم گم ہوجاؤ گے تو امت تمہیں تلاش کرے گی۔ اگر تم انہیں چھوڑ دو گے تو وہ تمہیں نہ چھوڑیں گے۔ تم بھاگو گے بھی تو وہ تمہیں ڈھونڈ لیں گے۔ اس لیے اپنی عزت کو فقر والے دن کے لیے ادھار دے دو (آج لوگوں کے کام آؤ کل وہ تمہارے کام آئیں گے) اور جاؤ کہ اعمال کی جزا آنے والی ہے۔''
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد کے درمیان بھائی چارہ کردیا۔ پھر صحابہ کے دمکتے ہوئے چہروں کو دیکھ کر فرمانے لگے:
''صحابہ! تمہیں مبارک ہو! تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ تم ہی سب سے پہلے حوض کوثر پر میرے پاس آؤ گے۔ جنت میں تمہارے گھر بہت بلند وبالا ہونگے۔''
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا:
''اللہ ہی کی حمد ہے۔ جسے وہ اپنا محبوب بنالے اسے گمراہی سے نجات دے دیتا ہے۔''
اب حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے:
''میری تو جان نکل گئی تھی اور کمر ٹوٹ گئی تھی جب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سوا سب کی تعریف کررہے اور بھائی چارہ قائم کررہے ہیں۔ اگر مجھ پر کوئی ناراضگی ہے تو جیسے آپ کی مرضی۔''
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''مجھے اللہ کی قسم! جس نے مجھے نبی بنایا۔ میں نے تمہیں سب سے پیچھے رکھا ہی صرف اپنا بھائی بنانے کے لئے ہے۔ تمہارا مجھ سے وہی تعلق ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ تم میرے بھائی اور وارث ہو۔''
اس حدیث کو حافظ ابوالقاسم دمشقی نے چالیس لمبی حدیثوں کے مجموعہ میں بیان کیا ہے۔
2: ابوسعد نے کتاب شرف النبوۃ میں عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ کے ساتھ حدیث مواخات روایت کی ہے۔ جس کے بعض الفاظ یہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اے ابوبکر وعمر! مجھے حکم ملا ہے کہ تم دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بناؤں۔ تم دنیا وآخرت میں باہم بھائی

بھائی ہو، لہٰذا دونوں ایک دوسرے کو سلام کہو اور مصافحہ کرو۔‘‘
تو تعمیل حکم کرتے ہوئے دونوں نے مصافحہ کیا۔ پھر فرمایا:
’’اے زبیر و طلحہ! آؤ میں تمہیں بھائی بنا دوں۔ تم دونوں دنیا اور آخرت میں بھائی بھائی ہو۔ دونوں سلام کہو اور مصافحہ کرو۔‘‘
انہوں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود کو بلایا گیا اور انہیں بھائی بھائی بنا دیا۔ پھر ابوعبیدہ بن جراح اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا گیا۔ پھر ابودرداء اور سلمان فارسی کو باہم بھائی قرار دیا گیا۔ پھر سعد بن ابی وقاص اور حضرت صہیب رومی کے مابین مواخات کا رشتہ استوار ہوا۔ پھر ابوایوب انصاری اور حضرت بلال کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا گیا۔ پھر اسامہ بن زید اور ابوہندا الحجام کو نبی علیہ السلام نے باہم بھائی بھائی قرار دیا۔
پھر فرمایا:
’’مجھے یہ حکم ہے کہ فاطمہ اور ام سلیم کے مابین رشتہ اخوت استوار کروں اور عائشہ کو ایوب انصاری کی بیوی کی بہن بنا دوں۔ اللہ تعالیٰ ابوطلحہ اور ابوایوب انصاری کی آل کو اللہ کے رسول کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔‘‘

3: مؤرخ ابن اسحاق نے مہاجرین و انصار کے مابین مواخات کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
’’اللہ کی طرف سے ہم پر نازل شدہ وحی میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمانوں میں بھائی چارہ قائم کیا جائے۔‘‘
یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کا ہاتھ تھاما اور فرمایا:
’’یہ میرا بھائی ہے۔‘‘
چنانچہ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور علی مرتضیٰ ایک دوسرے کا بھائی کہلایا کرتے تھے۔ پھر حضرت امیر حمزہ بن عبدالمطلب اور زید بن حارثہ بھائی بھائی بنے۔ جعفر بن ابی طالب اور معاذ بن جبل میں بھائی چارہ قائم ہوا۔

4: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ باہم بھائی بنے۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا۔ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بھائی بھائی کہلائے۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ میں بھائی چارہ استوار ہوا اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور سلمہ سلامہ رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا۔

5: بروایت دیگر زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا تھا، یونہی عثمان رضی اللہ عنہ اور اویس بن ثابت رضی اللہ عنہ کو طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

کوسعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ کو ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کو اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو زبان نبوت نے ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا۔

6: ایک اور روایت کے مطابق عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جنہیں خطیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور منذر بن عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ قائم فرمایا۔

7: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ اور عریم بن سعد رضی اللہ عنہ کے مابین، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ابودرداء رضی اللہ عنہ کے مابین، بلال موذن اور ابورویحہ رضی اللہ عنہ کے مابین رشتہ مواخات قائم کیا۔

8: ابن اسحاق نے مہاجرین وانصار کی مواخات یوں بھی لکھی ہے:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر کو بھائی بنایا۔ عثمان غنی اور عبدالرحمٰن کو بھائی بنایا۔ طلحہ و زبیر کو بھائی بنایا۔ ابوذر اور مقداد اور امیر معاویہ اور حتات مجاشعی کے درمیان مواخات کا تعلق قائم کیا۔"

بہرحال یہ مختلف احادیث اس امر کی نشاندہی کرتی ہیں کہ مواخات قائم کرنے کا امر متعدد بار واقع ہوا ہے۔

9: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق و فاروق، امیر حمزہ و زید بن حارثہ، عبداللہ بن مسعود و زبیر بن عوام، عبدالرحمٰن بن عوف و سعد بن مالک اور خود اپنے اور میرے درمیان مواخات پیدا فرمائی۔

10: حضرت ابن عبداللہ نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کی اور پھر مہاجرین اور انصار کے مابین مواخات کا رشتہ استوار کیا۔ دونوں بار حضرت علی سے فرمایا:

"تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔"

☆☆☆

فصل نمبر 6:

اہلِ بیت

(جناب علی، آپ کی بیوی اور اولاد کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں اسی مضمون کی مناسبت سے پہلے اہل بیت کی عظمت بیان کی جاتی ہے۔)

آل واہل کا معنی:

لفظِ ''آل'' اصل میں ''اہل'' تھا۔ ''ھا'' کو ہمزہ میں تبدیل کیا تو بنا ''ائسال'' علم صرف کا یہ قاعدہ وقانون ہے کہ جب دو ہمزے اکٹھے ہوں تو ایک ہمزہ کو الف میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اس لیے جب دو ہمزے اکٹھے ہوئے تو دوسرے ہمزہ کو الف میں تبدیل کر دیا گیا اس طرح یہ بن گیا ''آل''

اہل لغت کہتے ہیں:

''اٰلُ الرَّجُلِ اَھْلُہٗ''

''آدمی کی آل سے مراد اس کے اہل ہیں۔''

اور ''اہل'' کے متعلق صاحب لسان العرب علامہ ابن منظور رقم طراز ہیں!

''اَھْلُ الرَّجُلِ عَشِیْرَتُہٗ وَذَوُوْ قُرْبَاہٗ''

''آدمی کی اہل سے مراد اس کے کنبہ والے افراد اور اس کے نسبی اقرباء ہیں۔''

''وَاَھْلُ الْبَیْتِ سَکَّانُہٗ''

''اور اہل بیت سے مراد گھر میں رہنے والے ہیں۔''

''وَاَھْلُ بَیْتِ النَّبِیِّ ﷺ اَزْوَاجُہٗ وَبَنَاتُہٗ وَصِھْرُہٗ''

(لسان العرب، جلد نمبر 11)

''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے مراد آپ کی ازواجِ مطہرات، آپ کی صاحبزادیاں اور آپ کے داماد ہیں۔''

اسی طرح موجودہ دور کی سب سے مستند ڈکشنری ''المنجد'' میں بھی اسی طرح لکھا ہے!

''اٰلُ الرَّجُلِ اَھْلُہٗ وَلَا یُسْتَعْمَلُ اِلَّا فِیْ مَافِیْہِ شَرَفٌ''

''آدمی کی آل سے مراد اس کے اہل ہیں اور لفظ آل صرف اصحاب شرف کیلئے استعمال ہوتا ہے۔''

نبی کریم کے اہل بیت اور قرآن مجید:

اب ہم قرآن مجید سے چند آیات بیان کرتے ہیں جن سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اہل بیت میں شامل ہیں۔

سورتِ نمل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی حضرت صفورہ رضی اللہ عنہا کو آپ کی اہل فرمایا ہے
۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِاَھْلِہٖٓ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا"

(القرآن المجید، پارہ نمبر 19، سورۃ النمل، آیت نمبر 7)

"جب موسیٰ نے اپنی گھر والی سے فرمایا مجھے ایک آگ نظر آتی ہے۔"

اس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بیت فرمایا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِکَ تُبَوِّیُٔ الْمُؤْمِنِیْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ"

(القرآن المجید، پارہ نمبر 4 سورۃ آل عمران، آیت نمبر 121)

"اور یاد کیجیے یارسول اللہ! جب آپ صبح کو اپنے دولت خانہ (حضرت عائشہ کے گھر) سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے۔"

اور اسی طرح قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو بھی اہلِ بیت فرمایا ہے:

"قَالُوْٓا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکٰتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ"

(القرآن المجید، پارہ نمبر 12، سورۃ ہود، آیت نمبر 73)

"فرشتے بولے کیا اللہ تعالیٰ کے کام کا تعجب کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر ہوں اے نبی کے گھر والو۔"

ان آیات سے یہ اظہر من الشمس ہوگیا کہ ازواجِ مطہرات سلام اللہ علیہن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں شامل ہیں۔

اب ان لوگوں کے رد میں چند آیات پیش ہیں جو آلِ رسول یعنی اولادِ رسول اور داماد رسول کو اہل بیت میں داخل نہیں جانتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

"اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا"

(القرآن المجید، پارہ نمبر 22، سورۃ احزاب، آیت نمبر 33)

"اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے دور کر دے ہر قسم کی ناپاکی کو اور تمہیں پوری طرح پاک وصاف کر دے۔"

"رجس" کے معنی گندی چیز کے ہیں۔امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر ناپسندیدہ چیز کو "رجس" کہتے

ہیں، خواہ وہ عمل ہو یا غیر عمل اور اکثر علماء کرام نے اس سے گناہ مراد لیا ہے اسی لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَنَا وَاَهْلُ بَيْتِيْ مُطَهَّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ"

(روح المعانی، جلد نمبر 22، صفحہ نمبر 12)

"میں اور میرے اہل بیت گناہوں سے پاک ہیں۔"

اس آیت تطہیر کے شانِ نزول کے بارے میں اُمّ المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں اپنے گھر کے دروازے کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا:

"يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ"

"اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ کے اہل بیت سے نہیں؟"

تو آپ علیہ السلام نے فرمایا!

"اِنَّكِ اِلٰى خَيْرٍ اَنْتِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ"

"یقیناً آپ بھلائی پر اور نبی کی ازواج میں سے ہیں۔"

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں!

"میرے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ حضرت علی، حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت حسنین کریمین رضی اللہ عنہم موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنی کالی دھاری دار چادر ڈال دی اور عرض کیا!

"اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاذْهَبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا"

(تفسیر خازن، جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 449)

"اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے رجس کو دور فرمادے اور انہیں خوب پاک فرمادے۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کے بعد چالیس دن صبح فجر کے وقت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دروازے پر تشریف لاکر فرماتے:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَتُهٗ اَلصَّلٰوةُ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ"

(اشرف المؤبد لآل محمد، صفحہ نمبر 8، مطبوعہ مصر)

"اے اہل بیت! تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، رحمت اور برکت ہو۔ نماز پڑھو خدا تم پر رحم فرمائے۔"

اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد چھ ماہ تک اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بقول سات ماہ تک جب بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کیلئے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر کے دروازے کے پاس سے گزرتے تو آپ بلند آواز سے فرماتے:

"یٰٓا اَھْلَ الْبَیْتِ اَلصَّلٰوۃُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا"

(تفسیر درمنثور، ازامام جلال الدین سیوطی، جلدنمبر 5، صفحہ نمبر 189)

"اے اہل بیت! نماز کا وقت ہے، نماز پڑھو، اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو تم سے دور کر دے ہر قسم کی ناپاکی اور اچھی طرح تمہیں پاک صاف کر دے۔"

اسی طرح امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الصواعق المحرقہ، صفحہ نمبر 144 میں اس آیت تطہیر کے ضمن فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کے بعد دعا فرمائی اور پھر فرمایا!

"اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَھُمْ وَسَلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَھُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاھُمْ"

"جو ان (اہل بیت) سے جنگ کریں گے میں ان سے جنگ کروں گا اور جو ان سے صلح کریں گے میں ان سے صلح کروں گا اور جو ان سے دشمنی کریں گے میں ان سے دشمنی کروں گا۔"

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نفوس قدسیہ پہ اپنی چادر ڈال کر عرض کیا:

"اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اٰلُ مُحَمَّدٍ فَاجْعَلْ صَلٰوَاتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"

(صواعق محرقہ، صفحہ نمبر 144)

"اے اللہ! یہ آل محمد ہیں پس تو اپنی صلوٰۃ و برکات آل محمد پر نازل فرما بے شک تو ہی تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

"قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی"

"اے نبی! فرما دیجئے میں (اس دعوتِ حق پر) کوئی معاوضہ نہیں مانگتا سوائے اپنے قرابت داروں کی محبت کے۔"

اس آیت کریمہ کے شانِ نزول کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو انصارِ مدینہ نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام پر مصارف بہت ہیں اور مال وغیرہ کچھ بھی نہیں تو انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق و احسانات یاد کر کے بہت سا اسباب جمع کیا، سب کا سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا اور عرض کیا:

"یارسول اللہ! ہم آپ کی وجہ سے گمراہی سے ہدایت کی طرف آئے۔ آپ کی وجہ سے ہی ہمیں خداشناسی ملی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے اخراجات بہت زیادہ ہیں اور آمدن کچھ بھی نہیں اس لیے یہ مال و دولت آپ کی بارگاہ میں ہدیہ کرتے ہیں قبول فرمائیں۔"

اس وقت مندرجہ بالا آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مال و اسباب واپس کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا!

''یارسول اللہ! آپ کے قرابت داروں سے کون مراد ہے؟''

تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا!

'' عَلِيٌّ وَّفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا''

''علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے۔''

(تفسیر مظہری، از قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ، جلد نمبر 8، صفحہ نمبر 318)

علامہ عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں اس آیت کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا:

''يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مُوَدَّتُهُمْ''

''یارسول اللہ! آپ کے وہ قریبی کون ہیں جن کی محبت ہم مسلمانوں پر واجب ہے؟''

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

''عَلِيٌّ وَّفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا''

''وہ علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے حسن وحسین ہیں۔''

(تفسیر روح المعانی، جلد نمبر 25 صفحہ نمبر 31) (تفسیر روح البیان، جلد نمبر 8، صفحہ نمبر 311)

اسی آیت کی تفسیر میں حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جب آیت مودت نازل ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا!

''اے اللہ کے رسول وہ کون سے قریبی ہیں جن کی محبت قرآن کے حکم سے ہم پر واجب ہے؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور ان دونوں کی اولاد۔''

حضرت ابن عربی مزید لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس شخص پر جنت حرام کر دی گئی جس نے میرے اہل بیت پر ظلم کیا اور مجھے میری عزت کے بارے میں تکلیف دی۔ جس نے عبدالمطلب کے کسی بیٹے کے ساتھ احسان کیا اور وہ اس کا بدلہ نہ دے سکا تو اس کے احسان کا بدلہ کل قیامت کے دن میں دوں گا جب وہ مجھے ملے گا۔''

(تفسیر ابن عربی، از امام محی الدین ابن عربی جلد ثانی، صفحہ نمبر 433 مطبوعہ بیروت) (تفسیر روح البیان، از علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ، جلد نمبر 8، صفحہ نمبر 311)

مذکورہ بالا آیات واحادیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت علی حضرت فاطمۃ الزہرا، حضرت امام حسن و حسین، ان کی اولادیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات و باندیاں بھی شامل ہیں۔

اہل بیت اور احادیث:

اہل بیت رسول سلام اللہ علیہم کی عظمت و شان میں بے شمار فرامین رسول علیہ السلام موجود ہیں جن میں سے چ احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

1: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر میدا عرفات میں عرفہ کے دن اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

"یَاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّی تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَنْ اَنْ اَخَذْ تم ثُمَّ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ"

(سنن ترمذی، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 219)

"اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) اور دوسرے میرے گھر والے اور عترت۔

گویا کہ ارشاد فرمایا:

"جو لوگ قرآن مجید پر عمل کرتے رہیں گے اور میرے اہل بیت سے محبت کرتے رہیں گے وہ ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوں گے۔"

2: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد کیا خوب کہتے ہیں!

"یَا اَهْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ حُبُّکُمْ فَرْضٌ مِّنَ اللّٰهِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَهٗ کَفَاکُمْ مِنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اَنَّکُمْ مَنْ لَّمْ یَصِلْ عَلَیْکُمْ لَاصَلٰوۃَ لَهٗ"

"اے اہل بیت رسول! تمہاری محبت اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب قرآن مجید میں فرض قرار دی گئی ہے۔ تمہارے عظیم المرتبت ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ جو کوئی بھی نماز میں تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔"

3: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَحِبُّوْا اللّٰهَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِّعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَیْتِیْ بِحُبِّیْ"

(جامع ترمذی، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 219)

"اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے سبب سے محبت کرو۔"

5: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کعبہ شریف کا دروازہ پکڑ کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اَلَا اِنَّ مِثْلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مِثْلَ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ"

(مشکوٰۃ المصابیح، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 595)

"خبردار کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔"

اس حدیث شریف کی اہمیت کا اندازہ ایک تو اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بیان کرنے والے صحابی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیت اللہ شریف کا دروازہ پکڑ کر اسے بیان کر رہے ہیں تا کہ کسی کو بھی اس کی صحت و اہمیت پر شک نہ رہے۔ وہ ابوذر غفاری جن کے تقویٰ کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہد عیسیٰ علیہ السلام کا نام دیا۔

دوسرا یہ کہ حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء اس بات کا اعلان فرما رہے ہیں کہ جس کسی کے ہاتھ سے بھی میری اہل بیت کی محبت کا دامن چھوٹ گیا، وہ اس دنیا میں بھی اور قیامت کے دن بھی تباہ و برباد ہو گیا۔

5: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی شان ہے:

"اَهْلُ بَيْتِيْ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ فَاِذَا هَلَكَ اَهْلُ بَيْتِيْ جَاءَ اَهْلَ الْاَرْضِ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ"

"میرے اہل بیت اہل زمین کیلئے امان ہیں۔ جب میرے اہل بیت ہلاک ہو جائیں گے تو اہل زمین کے پاس وہ نشانیاں آئیں گی جن سے انہیں ڈرایا گیا ہے۔"

6: ایک اور ارشاد مبارک ہے:

"میرے اہل بیت سارے اہل زمین کیلئے غرق ہونے سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میرے امت کے اختلاف کی امان ہیں۔ پس جب عربوں میں سے کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرتا ہے تو وہ اختلاف کر کے شیطان کا ٹولہ بن جاتا ہے۔"

(الصواعق المحرقہ، صفحہ نمبر 125)

ان احادیث سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جائے امان تھی جو کوئی بھی اس میں سوار ہو گیا وہ بچ گیا اور جو کوئی اس میں سوار نہ ہوا وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ اسی طرح جو کوئی بھی اہل بیت کی محبت سے سرشار ہو گیا وہ کامیاب ہوا اور جو کوئی بغض و عناد اہل بیت کی آگ میں جل گیا وہ نامرد ہوا

7: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"اِجْعَلُوْا اَهْلَ بَيْتِيْ مِنْكُمْ مَكَانَ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَمَكَانَ الْعَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ وَلَا

تَهْتَدِی الرَّأْسُ اِلَّا بِالْعَیْنَیْنِ"
(اشرف المؤبد لآل محمد، صفحہ نمبر 28)
"میرے اہل بیت کو اپنے درمیان وہ مقام دو جو جسم میں سر کا اور سر میں آنکھوں کا ہے اور سر تو فقط آنکھوں کے ذریعے ہدایت پاتا ہے۔"

8: حضرت امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک مجھے اپنی جان سے اور میری اولاد کو اپنی اولاد سے اور میرے اہل کو اپنے اہل سے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ جانے۔"
(اشرف المؤید لآل محمد، صفحہ نمبر 85)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ علیہ السلام سے نسبت والی ہر چیز کو مومن اپنی جان، اولاد، مال، اپنے اعزاء واقرباء، بلکہ ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتا ہے۔ یہ خوش بختی اہل سنت و جماعت کے حصے میں آئی ہے کہ وہ ہر اس چیز کو اپنے سر کا تاج بناتے ہیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ادنیٰ سی بھی نسبت ہو۔
اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ حُبِّ اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بغیر ایمان نامکمل ہے اور جس کا ایمان مکمل نہیں اسے عبادات کا ڈھیر بھی کیا فائدہ دے گا۔

9: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!
"وَعَدَنِی رَبِّی فِی بَیْتِی مَنْ اَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِیْدِ وَلِی بِالْبَلَاغِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَهُمْ"
"میرے رب نے میرے گھرانے کے بارے میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو بھی ان میں سے توحید و رسالت کا اقرار کرے گا میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔"

10: یہ تو اہل بیت کا معاملہ ہے، اب ذرا اس عاشق کے متعلق بھی فرمانِ مصطفیٰ کریم علیہ السلام سنئے جو ان سے محبت کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا!
"اَرْبَعَةٌ اَنَا لَهُمْ مُشَفِّعٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَلْمُکْرِمُ لِذُرِّیَّتِی وَالْقَاضِی لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ وَالسَّاعِی لَهُمْ فِی اُمُوْرِهِمْ عِنْدَمَا اضْطُرُّوْا اِلَیْهِ وَالْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ"
"قیامت کے دن میں چار آدمیوں کی سفارش کروں گا۔ ایک وہ جو میری اولاد کی عزت کرنے والا ہوگا، دوسرا وہ جوان کی ضروریات کو پورا کرنے والا ہوگا، تیسرا وہ کہ جب اہل بیت مجبوری کی حالت میں اس کے پاس آئیں تو وہ ان کے معاملات نپٹانے میں کوشش کرنے والا ہوگا اور چوتھا وہ جو دل اور زبان سے ان سے محبت کرنے والا ہوگا۔"

11: مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد عالی شان ہے!
"مَنْ صَلّٰی صَلَاةً وَلَمْ یُصَلِّ فِیْهَا عَلَیَّ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِی لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ"

(الصواعق المحرقہ، صفحہ نمبر 233)

"جس کسی شخص نے بھی نماز پڑھی اور اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا تو اس کی نماز قبول نہ کی جائے گی۔"

1: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ"

"ہر دعا کو روک دیا جاتا ہے یہاں تک کہ محمد اور محمد کی آل پر درود نہ پڑھ لیا جائے۔"

(فیض القدیر، جلد نمبر 5، صفحہ نمبر 19)

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ دعا کو اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک محمد اور محمد کے اہل بیت اطہار پر درود نہ پڑھ لیا جائے۔"

ان احادیث سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ اگرچہ کوئی خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا بھی اقرار کرتا ہے مگر اہل بیت اطہار کے ساتھ بغض وعناد رکھتا ہے اس کی کوئی بھی عبادت قبول نہیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا!

"یا اهلبیت رسول الله حبکم فرض من الله فی القرآن انزله
کفا کم من عظیم القدر انکم من لم یصلی علیکم لا صلاۃ له"

"اے رسول اللہ کے اہل بیت تمہاری محبت اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب قرآن مجید میں فرض قرار دی گئی ہے اور تمہارے عظیم المرتبت ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔"

1: حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ لَّمْ يَعْرِفْ عِتْرَتِیْ وَالْاَنْصَارَ فَهُوَ لِاَحَدِ ثَلَاثٍ اِمَّا مُنَافِقٌ وَّاِمَّا لِزَانِيَةٍ وَاِمَّا لِغَيْرِ طُهْرٍ يَعْنِىْ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ"

(الشرف المؤبد لآل محمد، صفحہ نمبر 92)

"جو شخص میری عترت اور انصار کو نہیں پہچانتا (ان کی تعظیم نہیں کرتا) تو اس میں تین میں سے ایک ضرور نقص ہوگا۔ یا تو وہ منافق ہوگا یا وہ حرامی بچہ یا جب اس کی ماں اس سے حاملہ ہوئی ہوگی تو وہ پاک نہ ہوگی (یعنی حیض ونفاس والی ہوگی)۔"

اس حدیث پر وہ لوگ خاص طور پر غور کریں جن کے دل میں اہل بیت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بغض ہے۔

14: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا!
"اے لوگو! جو شخص اہل بیت کے ساتھ بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حشر یہودیوں کے ساتھ کرے گا۔"

15: وہ خوش قسمت جن کے دل میں عشق اہل بیت موجزن ہے قیامت کے دن ان کی شان دیکھنے والی ہوگی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
"میرے اہل بیت اور میرے وہ امتی جو ان سے محبت رکھتے ہیں قیامت کے دن حوض کوثر پر ان دو انگلیوں کی طرح (آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی جوڑ کر اشارہ کیا) وارد ہوں گے۔"

16: حضور رحمت عالم علیہ السلام کا ارشاد عالی شان ہے:
"میں اور میرے اہل بیت جنت کے درخت ہیں اور ان کی شاخیں دنیا میں ہیں تو جو ان شاخوں کو محبت و عقیدت کے ساتھ تھامے وہ اپنے رب کی طرف سے راستہ پائے گا۔"
(ذخائر العقبیٰ، صفحہ نمبر 16، مطبوعہ مصر)

17: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
((لَا یُحِبُّ نَاوَ اَھْلَ الْبَیْتِ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَّلَا یَبْغَضُنَا اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِیٌّ))
(الصواعق المحرقہ، صفحہ نمبر 232)
"مجھ سے اور اہل بیت سے مومن اور متقی محبت رکھتا ہے اور منافق اور شقی ہم سے بغض رکھتا ہے۔"
اس حدیث مبارکہ سے مومن اور متقی اور منافق و شقی کی پہچان ہوگئی کہ جس کا دل محبت و عظمت اہل بیت اطہار سے سرشار ہے وہ مومن بھی ہے اور متقی بھی اور جس کے ماتھے پر عظمت و شان رسول و اہل بیت سن کر بل پڑ جائیں اور جس کا سینہ بغض و عناد سے جل رہا ہو وہ منافق بھی ہے اور بدبخت بھی۔

18: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
((مَنْ اَبْغَضَ اَھْلَ الْبُیُتِ فَھُوَ مُنَافِقٌ))
"جو اہل بیت کے ساتھ بغض رکھتا ہے وہ منافق ہے۔"

19: علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے "الشرف المؤبد لآل محمد" میں امام حاکم اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہما کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!
"اگر کوئی شخص بیت اللہ کے ایک کونے اور مقام ابراہیم کے درمیان چلا جائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے پھر وہ اہل بیت محمد کی دشمنی پر مر جائے تو دوزخ میں جائے گا۔"
غور طلب مقام ہے کہ بیت اللہ شریف اس دنیا میں افضل ترین مقام ہے جہاں پر ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک

لاکھ نمازوں کے برابر ملتا ہے اور پھر اس گھر میں بیت اللہ شریف کے بعد افضل ترین جگہ مقام ابراہیم ہے تو جس کے دل میں اہل بیت اطہار کی عداوت ہے اس کو ان مقدس ترین مقامات پر بھی عبادات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اور اس کی تمام مشقت بے کار ہے۔

نتیجہ کلام:

گزشتہ بالا سطور کا حاصل یہ ہے کہ اہل بیت اطہار سلام اللہ علیہم اجمعین کے مقام کا اندازہ کرنے کی نہ کسی قلم میں سکت ہے اور نہ کسی زبان میں طاقت۔ اگر ایک صحابی کی عظمت تک ساری امت کے اولیاء، اغواث، اقطاب، ابدال و اوتاد نہیں پہنچ سکتے تو جو اہل بیت ہیں ان کی گرد پا تک کون پہنچ سکتا ہے۔؟ اب گستاخوں اور بے ادبوں میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اپنے مقاصد کیلئے کبھی اولاد علی رضی اللہ عنہ کو اہل بیت سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے تو کبھی ازواج رسول سلام اللہ علیہن اجمعین کو۔ مذکورہ بالا تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات سلام اللہ علیہن اجمعین، تمام بیٹیاں، تمام داماد اور حضرت فاطمہ کی اولاد کی اولاد بھی اہل بیت رسول رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں۔

☆☆☆

فصل نمبر 7:

فضائل علی فی الکتاب:

فضائل و مقام علی اور قرآن مجید

انفاق فی سبیل اللہ:

((عن الرضا عن آبائه قال :قال النبی صلی الله علیه و آله و سلم :نزلت الذین ینفقون اموالهم باللیل و النهار سرا و علانیة فی علی رضی الله عنه))

"امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سرا و علانیة" (وہ لوگ جو دن اور رات کو، چھپ کر یا ظاہر ہو کر اپنے مال کو اللہ کے راہ میں خرچ کرتے ہیں) یہ آیت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔"

نزول آیت:

((عن ابی جعفر رضی الله عنه فی قوله :و مثل الذین ینفقون اموالهم ابتغاء مرضات الله قال :نزلت فی علی))

''امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت مبارکہ: **و مثل الذین ینفقون اموالھم ابتغاء مرضات اللہ** (ان کی طرح جو اللہ کی رضایت کیلئے اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔''

خیرات میں جلدی کرنا:

((عن ابی جعفر رضی اللہ عنہ فی قولہ ''اولئك یسارعون فی الخیرات'' (الایة) قال: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لم یسبقہ احد))

''امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ: **اولئك یسارعون فی الخیرات** (وہ جو نیک عمل کرنے میں جلدی کرتے ہیں) کے بارے میں فرمایا: اس عمل میں کسی نے بھی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر سبقت نہیں کی۔''

صالح المومنین:

((بالاسناد، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی قولہ تعالیٰ: وصالح المومنین قال: ھو علی بن ابی طالب))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: صالح المومنین کے بارے میں فرمایا: وہ علی بن ابی طالب ہیں۔''

بصیرت رکھنے والے پیروکار:

((جعفر الفزاری معنعنا عن ابی جعفر رضی اللہ عنہ قال: سالتہ عن قول اللہ تعالیٰ قل ھذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی قال من اتبعنی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ))

''جعفر فزاری نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اس آیت: **قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی** ''کہہ دو کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے، میں اور میرے پیروکار بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف بلائیں گے'' کی تفسیر پوچھی تو امام باقر نے فرمایا: یہاں پیروکار سے مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔''

شاہد و مشہود:

((عن عبد الرحمن بن کثیر عن ابی عبد اللہ رضی اللہ عنہ: فی قولہ تعالیٰ و شاھد و مشھود قال: النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و امیر المومنین رضی اللہ عنہ))

''عبداللہ بن کثیر فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ''شاہد و مشہود'' کے

بارے میں فرمایا: اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی ابن ابی طالب ہیں۔"

فضل اللہ اور رحمت:

((عن محمد بن الفضیل عن ابی الحسن رضی اللہ عنہ فی قولہ: ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ قال: الفضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورحمتہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ))

"محمد بن فضیل نے ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ آیت کریمہ: لولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ "اگر فضل اللہ اور رحمت تم پر نہ ہوتی" کے بارے میں فرمایا: فضل اللہ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور رحمت سے مراد علی المرتضیٰ۔"

کونوا مع الصادقین:

((عن الباقر رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ: یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین قال: مع علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ))

"امام باقر رضی اللہ عنہ نے ارشاد باری تعالیٰ: یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین "اے مومنین! تقویٰ اللہ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔" کے بارے میں فرمایا: سچوں سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔"

ایک چیز کی نصیحت:

((عن ابی حمزۃ قال: سالت ابا جعفر رضی اللہ عنہ عن قول اللہ تعالیٰ: قل انما اعظکم بواحدۃ فقال: انما اعظکم بولایۃ علی رضی :للہ عنہ ھی الواحدۃ التی قال اللہ تبارک و تعالیٰ: انما اعظکم بواحدۃ))

"ابوحمزہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ "کہہ دو فقط تم کو ایک چیز کی نصیحت کرتا ہوں" کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: فقط تم کو علی بن ابی طالب کو دوست رکھنے (من کنت مولاہ فعلی مولاہ) کی نصیحت کرتا ہوں۔ یہ وہی چیز ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا: انما اعظکم بواحدۃ۔"

حالت رکوع وسجود میں فضل اللہ کے خواہش مند:

((قدروی عن مولانا :موسی بن جعفر الکاظم رضی اللہ عنہ ان قولہ تعالیٰ :تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ و رضواناً سیما ھم فی وجوھم من اثر السجود نزل فی امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ))

"ہمارے مولا موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ: تراھم رکعا سجدا

یبتغون فضلا من الله و رضوانا سیما هم فی وجوهم من اثر السجود (ان کو حالت رکوع اور سجدہ میں دیکھ رہے ہو کہ وہ اللہ کے فضل اور خوشنودی کے پیچھے ہیں اور سجدہ کے آثار ان کے چہروں پر نمایاں ہیں) یہ آیت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔"

بالوالدین احسانا:

((عن ابی بصیر، عن ابی جعفر رضی الله عنه فی قول الله :وبالوالدین احسانا قال:ان رسول الله النبی صلی الله علیه وآله وسلم احد الوالدین وعلی الآخر))

"ابو بصیر سے نقل ہوا ہے کہ امام باقر رضی اللہ عنہ نے ارشادِ الٰہی: "وبالوالدین احسانا" کے بارے میں فرمایا: (اس امت کے) ایک باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔"

حضرت علی ہادی ہیں:

((قال ابن عباس :لما نزلت :انما انت منذر قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم :انا المنذرو علی الهادی،وبك یا علی یهتدی المهتدون من بعدی))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت: **انما انت منذر** نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور علی ہدایت کرنے والے ہیں۔ اے علی! میرے بعد راستہ ڈھونڈنے والے تیرے توسل سے راستہ ڈھونڈیں گے۔"

الیسر سے مراد:

((بالاسناد، عن ابی عبد الله رضی الله عنه فی قوله تعالیٰ :یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر قال:فذلك الیسر امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه))

"امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کلامِ الٰہی: **یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر** کے بارے میں فرمایا: "یسر" (آسانی) سے مراد امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔"

السابقون السابقون:

((عن الرضا، عن آبائه عن علی رضی الله عنه قال:السابقون السابقون نزلت فی (فی نزلت))

"امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے نقل کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت: **والسابقون السابقون** میری شان میں نازل ہوئی ہے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 8:

فی ذکر بعض مقاماته و منزلته فی السنة:

فضائل ومقام علی اور احادیث

علم آدم، تقویٰ نوح اور عظمت موسیٰ:

((وقد روی البیهقی یرفعه بسنده الی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ، انه قال: من اراد ان ینظر الی آدم فی علمه والی نوح فی تقواه والی ابراهیم فی حلمه والی موسی فی هیبته والی عیسی فی عبادته فلینظر الی علی بن ابی طالب))

"امام بیہقی نے اپنی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی بھی یہ چاہتا ہے کہ علم آدم، پرہیزگاری نوح، بردباری ابراہیم، عظمت موسیٰ اور عبادت عیسیٰ پر نظر کرے تو وہ علی بن ابی طالب پر نگاہ کرے۔"

بردباری ابراہیم:

((عن ابی عباس رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :من اراد ان ینظر الی ابراهیم فی حلمه والی نوح فی حکمه والی یوسف فی جماله فلینظر الی علی بن ابی طالب))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حضرت ابراہیم کی بردباری، حضرت نوح کی فرمانبرداری اور حضرت یوسف کا حسن دیکھنا چاہے وہ علی کے چہرے کو دیکھ لے۔"

قوت داؤد و حشمت سلیمان:

((وروی ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نظر ذات یوم الی علی بن ابی طالب رضی الله عنه وحوله، جماعة من اصحابه فقال:من احب ان ینظر الی یوسف فی جماله، والی ابراهیم فی سخائه والی سلیمان فی بهجته ، والی داود فی قوة، فلینظر الی هذا))

"روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند اصحاب بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے علی

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر نگاہ کی اور فرمایا: جو کوئی بھی یہ پسند کرتا ہے کہ جمال یوسف، سخاوت ابراہیم اور حشمت سلیمان اور قوت داؤد پر نگاہ کرے تو وہ اس مرد پر نگاہ کرے۔"

مقرب فرشتوں کے اخ:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :على اخوا الملائكة المقربين))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مقرب فرشتوں کا بھائی ہے۔"

دنیا و آخرت میں سعادت مند:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على سعيد فى الدنيا و من الصالحين فى الآخرة))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی اس دنیا میں نیک بخت اور آخرت میں صاحبان لیاقت میں سے ہیں۔"

جناب علی مومنین کے سردار ہیں:

((عن على رضى الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :على يعسوب المومنين و المال يعسوب المنافقين))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مومنین کے سردار و رہبر ہیں اور مال منافقین کا رہبر ہے۔"

خاندان پیغمبر سے:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :على عترة رسول الله))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی پیغمبر کے خاندان میں سے ہیں۔"

خاندان رسول میں سے بہترین فرد:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على خير اهل رسول الله))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رسول کے خاندان میں سے بہترین فرد ہیں۔"

بہترین بھائی:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على خير اخوتى))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے بہترین بھائیوں میں سے ہیں۔"

جنت کی چابیاں:

((بالاسناد ، حدثنا انس بن مالك قال :بعثنى رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :

الى ابى برزة الاسلمي:فقال له :وانا اسمعه :يا ابا برزة!ان رب العالمين تعالىٰ عهد الى في علي بن ابى طالب عهدا فقال:على راية الهدى،ومنار الايمان وامام اوليائى و نور جميع من اطاعنى، يا ابا برزة !على بن ابى طالب معى غدا فى القيامة على حوضى و صاحب لوائى و معى غدا على مفاتيح خزائن جنة ربى))

''حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابو برزہ اسلمی کے پیچھے بھیجا۔اس وقت میں سن رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اے ابو برزہ!رب العالمین نے علی کے بارے میں میرے ساتھ عہد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ علی ہدایت کے پرچم اور ایمان کا ستون اور میرے دوستوں کے پیشوا اور میرے تمام فرمانبرداروں کے راستہ کے نور ہیں ۔اے ابابرزہ!علی بن ابی طالب قیامت کے دن میرے حوض پر میرے ساتھ ہیں، وہ میرے پرچم دار ہیں اور قیامت کے دن پروردگار کی بہشت کی چابیاں ان کے اختیار میں ہوں گی۔''

رسول اللہ کے وزیر ودوست:

((عن علي رضى الله عنه قال رسول الله:يا على انت اخى لى الدنيا والآخرة، واقرب الخلائق منى فى المواقف يوم القيامة، ومنزلى يواجه منزلك فى الجنة كما يتواجه منزل الاخوين فى الله، وانت الولى، والوزير، وانت صاحب لوائى فى الدنيا والآخرة، وليك وليى ووليى ولى الله وعدوك عدوى و عدوى عدو الله تعالىٰ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اے علی! تم اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو اور قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے قریب ٹھہرنے والے تم ہو اور بہشت میں میرا گھر تمہارے گھر کے سامنے ہوگا اس طرح جیسے دو دینی بھائیوں کا گھر ایک دوسرے کے سامنے ہوتا ہے۔تم میرے دوست اور وزیر ہو۔تم دنیا اور آخرت میں میرے پرچم دار ہو۔تمہارے دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔''

رسول اللہ کے ہاں مقام ومنزلت علی:

((قال علي رضى الله عنه :كانت لى منزلة من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لم تكن لاحد من الخلائق، فكنت آتيه كل سحر فاقول :السلام عليك يا نبى الله، فان تنحنح انصرفت الى اهلى، والادخلت عليه))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایسا مقام اور منزلت رکھتا تھا کہ ایسی منزلت کو اور لوگ نہیں رکھتے تھے۔میں ہر صبح صادق کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

جاتا تھا اور کہتا تھا: یا نبی اللہ! آپ پر سلام ہو۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گلہ صاف کرتے تھے تو میں گھر واپس آجاتا تھا ورنہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا۔''
(سنن نسائی، خصائص علی)

سات خصلتیں:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم لعلي رضى الله عنه وضرب بين كتفيه يا علي الك سبع خصال لا يحاجك فيهن احد يوم القيامة :انت اول المومنين بالله ايمانا، واوفاهم بعهد الله، واقومهم بامر الله، وارافهم بالرعية، واقسمهم بالسوية، واعلمهم بالقضية، واعظمهم مزية يوم القيامة))

''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا: اے علی! تم میں ایسی سات خصلتیں پائی جاتی ہیں کہ قیامت کے دن کوئی بھی ان کے بارے میں آپ سے اظہار ناراضگی نہیں کرے گا۔ تم پہلے فرد ہو جو اللہ پر ایمان لائے ہو اور تم دوسروں سے زیادہ وعدہ الٰہی کے وفادار ہو اور دوسروں سے بہتر اللہ کے فرمان کی اطاعت کرتے ہو اور دوسروں کی نسبت رعیت کے ساتھ بہت زیادہ مہربان ہو اور مساوات کی دوسروں سے بہتر رعایت کرتے ہو اور قضاوت کرنے میں دوسروں سے زیادہ عقل مند ہو اور قیامت کے دن تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہوگا۔''

آنکھیں درد سے محفوظ:

((عن علي رضى الله عنه قال :ما رمدت منذ تفل النبي صلى الله عليه و آله وسلم في عيني))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ میں لعاب دھن ڈالا تو اس وقت سے میں آنکھ کے درد میں مبتلا نہیں ہوا۔''

رسول اللہ کے قابل اعتماد:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علي اميني))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے لئے قابل اعتماد ہیں۔''

اللہ کے وعدے کے پابند:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علي اوفى الناس بعهد الله))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی دوسرے لوگوں سے زیادہ اللہ کے وعدے کے وفادار ہیں۔''

قیامت میں قربِ رسول:

((عن عمر، قال سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :يقول لعلي:يا علي ايدك في يدى تدخل معي يوم القيامة حيث ادخل))

''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے، قیامت کے دن جس جگہ میں جاؤں گا تم بھی داخل ہو گے۔''

ہاشمی خاندان کے ستارے:

((عن الرضا رضي الله عنه قال:قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم لعلي رضي الله عنه :انت نجم بني هاشم))

''امام علی رضا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ہاشمی خاندان کے ستارہ ہو۔''

اس امت میں سب سے برتر:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علي افضل امتي عند الله))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی اللہ کے نزدیک میری امت میں سے برتر ہیں۔''

سب سے پہلے حکم صدقہ پر عمل کرنے والے:

((عن مجاهد قال :قال علي رضي الله عنه:ان في كتاب الله عزوجل لاية ماعمل بها احد قبلي ، ولا يعمل بها احد بعدي :ياايها الذين آمنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا بين يدى نجواكم صدقة۔ قال :فرضت ثم نسخت))

''جناب مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ میں یہ جو آیت آئی ہے کہ اے ایماندارو! جب رسول اللہ سے سرگوشی میں کوئی بات کرنی ہو تو پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو کہ یہ تمہارے لیے بہتر اور پاکیزہ بات ہے۔ اس پر مجھ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ کرے گا کیونکہ یہ حکم پہلے واجب ہوا لیکن بعد میں منسوخ ہو گیا۔''

رسول اللہ سے بات کرنے سے پہلے سب سے پہلے صدقہ کرنے والے:

((عن مجاهد قال :كان من ناجي النبي صلى الله عليه و آله وسلم تصدق بدينار ، وكان اول من صنع ذلك علي بن ابي طالب رضي الله عنه))

''مجاہد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص بھی سرگوشی کرتا ایک دینار خیرات کرتا اور جس نے سب سے پہلے ایک دینار صدقہ دینے کی طرح ڈالی وہ علی ابن ابی طالب ہیں۔''

صدقہ کرنے کے بعد رسول اللہ سے سرگوشی کرنا:

((عن مجاهد قال: نهوا عن مناجاة النبی صلی الله علیه و آله و سلم حتی یقدموا صدقة،فلم یناجه الا علی بن ابی طالب رضی الله عنه فانه قد قدم دینار افتصدق به، ثم ناجی النبی صلی الله علیه و آله و سلم فساله عن عشر خصال ثم نزلت الرخصة))

''مجاہد کہتے ہیں کہ لوگوں کو صدقہ دینے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی میں بات کرنا منع تھا۔صرف علی رضی اللہ عنہ نے ایک دینار صدقہ دیا اور آپ سے بات کی اور آپ سے دس خصلتوں کے بارے میں پوچھا۔اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کی اجازت دے دی گئی۔''

اس امت میں علی کی مثال:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم :انما مثل علی رضی الله عنه فی هذه الامة مثل قل هو الله احد فی القرآن))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:علی کی مثال میری امت میں ایسے ہے جیسے قل ہو اللہ احد کی مثال قرآن میں۔''

ایک ہی نور سے پیدائش:

((عن علی بن موسی الرضا عن آبائه قال:قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم : خلقت اناوعلی من نور واحد))

''امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی ایک ہی نور سے خلق کیے گئے ہیں۔''

((عن ابی عباس قال :سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم یقول لعلی رضی الله عنه :خلقت انا و انت من نور))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں اور تم نور سے خلق کیے گئے ہیں۔''

((عن سلمان قال :سمعت حبیبی رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم یقول: کنت انا وعلی نورا بین یدی الله عزوجل قبل ان یخلق الله آدم باربعة عشر الف عام، فلما خلق الله آدم،قسم الله ذلك النور جزئین، فجزء انا و جزء علی))

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: آدم علیہ السلام کے خلق ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے میں اور علی بارگاہ الٰہی میں ایک نور تھے

جس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم کو خلق کیا اس نور کے دو حصے کیے۔ایک میں اور دوسرا حصہ علی رضی اللہ عنہ ہیں۔"

حضرت علی کے سر پر عمامہ باندھنا:

((بالاسناد ، عن ابی عبد الله رضی الله عنه قال:عمم رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم علیا رضی الله عنه بیده، فسد لها من بین یدیه وقصرها من خلفه قدر اربع اصابع، ثم قال:ادبر فادبر، ثم قال :اقبل فاقبل ، فقال(ثم قال):هکذا تیجان الملائكة))

"امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے علی رضی اللہ عنہ کے سر پر عمامہ باندھا۔اس کی ایک طرف کو آگے لٹکا دیا اور دوسری طرف کو پشت پر چار انگلیوں کے برابر چھوڑ دیا۔اس کے بعد ان سے فرمایا: چلیے! حضرت علی رضی اللہ عنہ چل دیے۔پھر فرمایا: آیئے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے۔پھر فرمایا: فرشتوں کا تاج اس طرح کا ہے۔"

حضرت علی چاند کی مثل ہیں:

((وقال النبی صلی الله علیه و آله وسلم :انا کالشمس وعلی کالقمر واهل بیتی کالنجوم، بایهم اقتدیتم اهتدیتم))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آفتاب کی مثل ہوں اور علی مہتاب کی مانند ہیں اور میرا خاندان ستاروں کی مثل ہے،ان میں سے جس کی بھی پیروی کی ہدایت پا لو گے۔"

اگر علی نہ ہوتے:

((عن ابی ذر قال :سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یقول :لولاانا وعلی ماعرف الله، ولولاانا وعلی ما عبد الله))

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اور علی نہ ہوتے تو (اس زمانہ میں) اللہ کی پہچان نہ ہوتی اور اگر میں اور علی نہ ہوتے تو (اس زمانہ میں) اللہ کی پرستش نہ ہوتی۔"

اللہ کے ہاں جناب علی کا مرتبہ:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :علی اعظم الناس عند الله مزیة))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی اللہ کے نزدیک لوگوں میں بلند مرتبہ کا مالک ہے۔"

رسول اللہ کوراحت پہنچانا:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على مفرج كربتى))
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے غم کو دور کرتا ہے۔''

آئمہ مطہرین کے والد:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم:على ابو الائم الطاهرين))
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی پاکیزہ ترین پیشواؤں (امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما) کا باپ ہے۔''

حوض کوثر پر جانشین:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على على الخوص خليفتى))
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی حوض کوثر پر میرا جانشین ہے۔''

حوض کوثر کے مالک:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على صاحب حوضى يوم القيامة))
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی قیامت کے دن میرے حوض کے مالک ہیں۔''

علم کی طرح واضح:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم : جعلتك علما فيما بيني وبين امتى))
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے تم کو اپنے اور امت کے درمیان علم (جھنڈے) کی طرح ظاہر قرار دیا ہے۔''

حضرت علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على باب علمى و مبين لا متى ، حبه ايمان و بغضه نفاق و النظر اليه رافة و مودته عبادة))
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میری امت کیلئے حق بات بیان کرنے والا ہے۔ اس کی دوستی علامت ایمان اور اس کی دشمنی نفاق کی علامت ہے، اس کی طرف نگاہ کرنا مہربانی اور اس کی مودت عبادت ہے۔''

رسول اللہ کے نزدیک قابل احترام وعزت:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على اكرم الخلق واعزهم على رسول الله))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے نزدیک لوگوں میں سے قابل احترام اور عزت مند ہے۔''

علی مجھ سے ہیں:

((عن ابی سعید الخدری قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :علی منی وانا منه، فقال جبرائیل :یا محمد و انا منکما))

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ میں سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ جبرائیل نے کہا: اے محمد! میں آپ دونوں میں سے ہوں۔''

(مرقات شرح مشکوۃ)

حضرت علی کی رسول اللہ سے نسبت:

((وبالاسناد ،عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :یا علی !خلق الناس من شجر شتی و خلقت انا وانت من شجرة واحدة، انا اصلها وانت فرعها والحسن والحسین اعصانها))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! لوگ مختلف درختوں سے خلق کیے گئے ہیں اور میں اور تم ایک درخت سے خلق ہوئے ہیں۔ میں اس کی جڑ اور تم اس کا تنا ہو، حسن اور حسین اس کی شاخیں ہیں۔''

اسلام کے ابتدائی سات سال رفاقت رسول میں:

((عن ابی عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :صلت الملائکة علی وعلی علی سبع سنین، قبل :ولم ذلك یا رسول الله ؟ قال :لم یکن معنی من الرجال غیره))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں نے سات سال مجھ پر اور علی رضی اللہ عنہ پر درود بھیجا۔ آنحضرت سے پوچھا گیا: کس لئے؟ فرمایا: اس لئے کہ مردوں میں اس کے سوا میرے ساتھ (اس وقت) کوئی اور (مسلمان) نہیں تھا۔''

حق ہمیشہ حضرت علی کے ساتھ ہوگا:

((عن ابن ابی لیلی الغفاری قال :سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یقول : ستکون بعدی فتنة، فاذا کان ذلك فالزموا علی بن ابی طالب فانه اول من یرانی و اول من یصافحنی یوم القیامة، وهو معی فی السماء العلیا وهو الفاروق بین الحق

والباطل))

''حضرت ابن ابی لیلیٰ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد فتنہ کھڑا ہوگا۔ اس وقت علی کے ساتھ رہو، کیونکہ وہ پہلا فرد ہے جو مجھے دیکھے گا اور پہلا فرد ہے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرے گا۔ وہ بلند تر آسمان پر میرے ساتھ ہے، وہ حق اور باطل کے درمیان جدائی پیدا کرے گا۔''

مسلمانوں کے سردار:

((عن الشعبی قال :قال علی رضی اللہ عنہ :قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :مرحبا بسید المسلمین ،وامام المتقین فقیل لعلی:(فما کان) ما شرك؟قال: حمدت اللہ تعالیٰ علی ماآتانی،وسالته الشکر علی ما اولانی وان یزدنی مما اعطانی))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: آفرین ہو مسلمانوں کے سردار اور پرہیز گاروں کے پیشوا پر۔! حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیسے اس نعمت کا شکر ادا کرو گے؟ فرمایا: جو کچھ اللہ نے مجھے عطا کیا ہے اس کا شکر کروں گا اور اس سے التماس کی ہے کہ مجھے اپنی نعمتوں کے شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر زیادہ کرے۔''

رسول اللہ کے محبوب ترین:

((بالاسناد، عن علی رضی اللہ عنہ قال:قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم : یا علی !احب لك ما احب لنفسی واکرہ لك ما اکرہ لنفسی))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! جس چیز کو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں تمہارے لئے بھی پسند کرتا ہوں اور جس چیز کو میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا تمہارے لئے بھی پسند نہیں کروں گا۔''

جناب علی اور قرب رسول:

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :علی اقرب الخلق الی النبی))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی لوگوں میں سے میرے قریب تر ہے۔''

متقی و پرہیز گار:

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :علی اتقی الناس))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی لوگوں میں سے متقی اور پرہیز گار ہے۔''

حوض کوثر کے کنارے رسول اللہ کی زیارت:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علي اول من يلقاني عند الحوض))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی وہ پہلا فرد ہے جو حوض کوثر کے کنارے میرا دیدار کرے گا۔"

حجۃ اللہ:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علي حجة الله يوم القيامة))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی قیامت کے دن اللہ کی حجت ہے۔"

رسول اللہ سے نسبت:

((بالاسناد عن جابر قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :انا وعلي من شجرة واحدة والناس من اشجار شتى))

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی ایک درخت سے ہیں اور لوگ مختلف درختوں سے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ، جبرائیل اور رسول اللہ کی رضا:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم لعلي :الله ورسوله وجبريل عنك راضون))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کا رسول اور جبرائیل تم سے راضی ہیں۔"

سب سے اول حوض کوثر پر آنے والے:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :اول الناس ورودا على الحوض واولهم اسلاما علي بن ابي طالب))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب پہلے فرد ہیں جو حوض کوثر پر آئیں گے اور پہلے فرد ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔"

رسول اللہ کے جانشین:

((بالاسناد عن علي رضى الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم : احب اهل بيتي الي وافضل من اترك بعدي علي ابن ابي طالب))

"حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب میرے نزدیک میرے خاندان میں سے محبوب ترین فرد ہے اور میرے بعد افضل ترین ہے۔"

عاقل ترین شخصیت:

((بالاسناد فی حدیث قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :یا علی !انت افضل امتی فضلاً و اقدمهم سلمًا و اکثر هم علمًا و اوفر هم حلمًا و اشجعهم قلبًا و اسخاهم کفاً))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم فضیلت کے لحاظ سے میری امت میں بہترین فرد ہو اور صلح اور دوستی کے لحاظ سے سب سے آگے ہو۔ تم ان سب سے عاقل، دلیر، علیم اور مہربان ہو۔''

نسل پیغمبر صلب علی سے:

((عن جعفر بن محمد، عن ابیه عن جابر قال :کنت انا والعباس جالسین عند النبی صلی الله علیه و آله وسلم اذ دخل علی رضی الله عنه فسلم فرد علیه النبی صلی الله علیه و آله وسلم السلام وقام الیه وعانقه وقبل مابین عینیه واجلسه عن یمینه، فقال العباس :یا رسول الله ''اتحبه؟'' فقال :یا عم و الله !الله اشد حباً له منی، ان الله عزوجل جعل ذریة کل نبی فی صلبه، وجعل ذریتی فی صلب علی))

''جعفر بن محمد نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور سلام کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا، کھڑے ہو کر ان سے مصافحہ کیا، ان کی پیشانی کا بوسہ لیا اور ان کو اپنی دائیں جانب بٹھایا۔ جناب عباس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ان کو دوست رکھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چچا جان! اللہ کی قسم! اللہ اس کو بہت زیادہ دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک پیغمبر کی نسل کو اس پیغمبر کی صلب میں قرار دیا ہے اور میری نسل کو علی کی صلب میں قرار دیا ہے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 9:

ذم الغلو في علي:

حضرت علی کی شان میں غلو کرنے کے مذمت

حضرت عیسیٰ جیسا معاملہ:

((بالاسناد، عن الرضا، عن آبائه، عن علي قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :يا علي ان فيك مثلا من عيسى بن مريم :احبه قوم فافر طوافي حبه فهلكوا فيه، وابغضه قوم فافر طوا في بغضه فهلكوا فيه، واقتصد قوم فنجوا))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تمہارا معاملہ عیسیٰ بن مریم کی طرح ہے۔ وہ یہ کہ ایک گروہ نے انہیں دوستی کیلئے انتخاب کیا اور اپنی دوستی میں افراط کیا اور اسی سبب سے ہلاک ہو گئے اور دوسرے گروہ نے ان سے دشمنی کی اور اپنی دشمنی میں افراط کیا اور اسی وجہ سے نابود ہو گئے، ایک گروہ نے میانہ روی اختیار کی اور وہ نجات پا گئے۔''

حضرت امام محمد باقر کی نصیحت:

((عن ابی حمزة الشمالي قال :قال ابو جعفر محمد بن علي الباقر رضى الله عنه :يا ابا حمزه الا تضعوا عليا دون ما رفعه الله ولا ترفعوا عليا فوق ما جعله الله))

''امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے ابو حمزہ ثمالی سے فرمایا: اے ابو حمزہ! جو مرتبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا کیا ہے اس مرتبے کو کم نہ کریں اور انہیں اس مرتبے سے اوپر بھی مت لے جائیں۔''

حضرت علی کا غلو کے بارے میں فرمان:

(قال علي رضى الله عنه :يهلك في اثنان ولا ذنب لي :محب مفرط، ومبغض مفرط وانا لنبرا الى الله ممن يغلوا فينا فيرفعنا فوق حدنا كبراءة عيسى بن مريم عليهما السلام من النصارى))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور میرے ذمہ گناہ نہیں ہے: افراط کرنے والا دوست اور افراط کرنے والا دشمن۔ یقیناً ہم ان سے بیزار ہیں جو

ہمارے بارے میں غلو کرتے ہیں اور ہمیں حد سے بڑھ کر او پرلے جاتے ہیں جس طرح عیسیٰ بن مریم نصاریٰ (عیسائیوں) سے بیزار تھے۔"

غلو سے پرہیز کا حکم:

((قال امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ :ایاکم والغلو فینا، قولوا:انا عبید مربوبون وقولوا فی فضلنا ما شئتم))

"امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے بارے میں غلو کرنے سے پرہیز کریں، کہیں کہ "ہم تربیت یافتہ بندے ہیں" اور جو کچھ ہماری فضیلت میں کہنا چاہتے ہو بیان کرو۔"

دوستی و دشمنی میں غلو کرنے والے گمراہ ہیں:

((قال امیر المومنین رضی اللہ عنہ :یھلک فی اثنان :محب غال و مبغض قال))

"امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے راستے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے: جو اپنی دوستی میں غلو کرے اور جو میری دشمنی میں تجاوز کرے۔"

افراط و تفریط اور کینہ و بغض:

((قال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ :یھلک فی رجلان :محب مفرط، وعدو مبغض))

"حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے ،افراط اور تفریط کرنے والے دوست اور کینہ اور بغض رکھنے والے دشمن۔"

☆☆☆

فصل نمبر 10:

تسمیة علی:

حضرت علی کا نام

معراج کی رات:

((بالاسناد، عن المفضل بن عمر، عن الصادق جعفر بن محمد عن آبائہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :لما اسری بی الی السماء اوحی الی ربی جل جلالہ فقال :یا محمد انی اطلعت علی الارض اطلاعة فاخترتک منھا فجعلتک نبیاً وشققت لک من اسمی اسماء فانا المحمود وانت محمد، ثم اطلعت الثانیة فاخترت

منها علياً وجعلته خليفتك وزوج ابنك وابا ذريتك، وشققت له اسما من اسمائي، وانا العلي الا على وهو علي))

"مفضل بن عمر نے روایت نقل کی ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے رات کو آسمان پر لے جایا گیا اللہ کی طرف سے مجھ پر وحی ہوئی: اے محمد! میں نے زمین پر نگاہ کی اور تجھے اپنا نبی منتخب کیا اور تیرے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا کیونکہ میرا نام محمود اور تیرا نام محمد ہے اور اسی طرح زمین پر نگاہ ڈالی تو علی کو تیرا خلیفہ اور داماد اور تیری اولاد کا باپ منتخب کیا اور اپنے ناموں میں سے ایک نام کا اس کیلئے انتخاب کیا، کیونکہ میں العلی الاعلی ہوں اور وہ علی ہے۔"

قیامت کے دن سات نام:

((قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: اذا كان يوم القيامة ينادون علي بن ابي طالب بسبعة اسماء: يا صديق، يا دال، يا عابد، يا هادي، يا مهدي، يا فتى، يا علي مرانت و شيعتك الى الجنة بغير حساب))

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن علی کو سات ناموں سے پکارا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا: اے صادق! اے رہنما! اے اللہ کی عبادت کرنے والے! اے لوگوں کو ہدایت دینے والے! اے اللہ سے ہدایت پانے والے! اے جواں مرد! اے علی! تم اور تمہارے ساتھی بغیر کسی حساب کے جنت میں چلے جاؤ۔"

☆☆☆

فصل نمبر 11:

من القاب علي وكنيته:

حضرت علی کے القاب وکنیت کا بیان

القابات:

((واما القاب علي رضي الله عنه: فالمرتضى وحيدر، وامير المومنين والانزع البطين ويعسوب الدين، والمرتضى ونفس الرسول، وصاحب اللواء، وسيد العرب وابو الريحانتين والهادي والفاروق وامير البررة))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشہور القاب یہ ہیں: مرتضیٰ، حیدر، امیر المومنین اور انزع البطین (شرک

کے دائرہ سے باہر اور بھرپور علم رکھنے والے) یعسوب الدین، مرتضیٰ، نفس رسول، صاحب اللواء، سید العرب، ابوالریحانتین، ہادی، فاروق اور امیر البررۃ۔"

کنیت:

((واما کنیتہ :فابوالحسن، وابو السبطین، وابو تراب کناہ بھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت، ابوالحسن، ابوالسبطین اور ابوتراب ہے۔ ابوتراب کی کنیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو عطا کی۔"

محبوب ترین کنیت:

((کنیة علی رضی اللہ عنہ ابوالحسن وکناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :ابا تراب، فکان احب ماینادی بہ الیہ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالحسن تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ابوتراب کی کنیت عطا کی۔ یہ کنیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک بہترین کنیت تھی اور رسول اللہ ہمیشہ آپ کو اسی کنیت سے پکارا کرتے تھے۔ (حضرت علی کو بھی اس کنیت سے پکارا جانا محبوب تھا)"

☆☆☆

فصل نمبر 12:

تاریخ ولادۃ علی ومحلھا:

حضرت علی کی ولادت کی تاریخ اور مقام

کعبۃ اللہ کے اندر ولادت:

((عن ابی حمزۃ الثمالی ، قال :سمعت علی بن الحسین یقول:ان فاطمة بنت اسد رضی اللہ عنہ ضربھا الطلق وھی فی الطواف، فدخلت الکعبة فولد امیر المومنین فیھا))

"ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو طواف کے دوران بچے کی ولادت کے آثار نمودار ہوئے، وہ کعبہ میں داخل ہوئیں اور وہاں امیر المومنین حضرت علی کی ولادت ہوئی۔"

((ولد علی بمکة فی البیت الحرام یوم الجمعة الثالث عشر من شهر الله الاصم رجب بعد عام الفیل بثلاثین سنة، ولم یولد فی بیت الله الحرام احد سواه لا قبله ولا بعده، وهی فضیلة خصه الله بها اجلا لاله، واعلاء لرتبته، واظهاراً لتکرمته))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ 13 رجب جمعہ کے دن مکہ میں خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔آپ سے پہلے کسی کی خانہ کعبہ میں ولادت ہوئی اور نہ ہی آپ کے بعد اور یہ ایک ایسی فضیلت تھی جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا کی تا کہ ان کی عظمت اوران کے مقام کو لوگوں کیلئے واضح اور روشن کرے۔''

تیرہ رجب کو ولادت:

((روی عن عتاب بن اسید انه قال:ولد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب بمکة فی بیت الله الحرام یوم الجمعة لثلاث عشرة لیلة خلت من رجب ، وللنبی صلی الله علیه وآله ثمان و عشرون سنة، قبل النبوة باثنتی عشرة سنة))

''عتاب بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ولادت 13 رجب بروز جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے 12 سال مبعوث ہونے سے پہلے خانہ کعبہ مکہ میں ہوئی۔ اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم 28 سال کے تھے۔''

جمعہ کے دن ولادت:

((روی ان امیر المومنین علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف وصی رسول الله صلی الله علیه وآله وخلیفته الامام العادل والسید المرشد والصدیق الاکبر سید الوصیین، وامام الموحدین، کنیته:ابو الحسن ، ولد بمکة فی البیت الحرام یوم الجمعة لثلاث عشرة لیلة خلت من رجب، بعد عام الفیل بثلاثین سنه، وامه فاطمه بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف ، وهو اول هاشمی فی السلام من هاشمین))

''روایت کیا گیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف جو کہ رسول اللہ کے جانشین، وصی اور ایک عادل پیشوا، راہنما اور صدیق اکبر، اوصیاء کے سردار، موحدین کے امام جن کی کنیت ابوالحسن ہے،آپ 13 رجب جمعہ کے دن عام الفیل سے 30 سال بعد کعبۃ اللہ میں پیدا ہوئے۔آپ کی والدہ سیدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدمناف ہیں جنہوں نے بنی ہاشم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔''

☆☆☆

فصل نمبر 13:

كيفية ولادته:

حضرت علی کی ولادت کی کیفیت کا بیان

سیدہ فاطمہ بنت اسد کا کعبۃ اللہ میں آنا:

((قال يزيد بن قعنب : كنت جالساً مع العباس بن عبد المطلب وفريق من عبد العزى بازاء بيت الله الحرام،اذا قبلت فاطمة بنت اسدام امير المومنين وكانت حاملاً به لتسعة اشهر، وقد اخذها الطلق فقالت:رب !انى مومنة بك، وبما جاء من عندك من رسل وكتب ، وانى مصدقة بكلام جدى ابراهيم الخليل عليه السلام وانه بنى البيت العتيق فبحق الذي بنى هذا البيت، وبحق المولود الذى في بطنى لما يسرت على ولادتى قال يزيد بن قعنب: فراينا البيت وقد انفتح عن ظهره، ودخلت فاطمةفيه وغابيت ابصارنا والتزق الحائط فرمنا ان ينفتح لنا قل الباب فلم ينفتح فعلمنا ان فى ذلك امرا من الله عزوجل ، ثم خرجت بعد الرابع و بيدها امير المؤمنين ثم قالت:انى فضلت على من تقدمنى من النساء، لان آسية بنت مزاحم عبدت الله عزوجل سرا فع موضع لا يحب ان يعبد الله فيه الا اضطرارا ، وان مريم بنت عمران هزت النخلة اليابسة بيدها حتى اكلت منها رطبا جنياء وانى دخلت بيت الله الحرام فاكلت من ثمار الجنة واوراقها (ارزاقها) فلما اردت ان اخرج هتف بى هاتف :يا فاطمة !اسميه علياً فهو على والله العلى الاعلى يقول:انى شققت اسمه من اسمى، وادبته بادبى ووافقته على غوامض علمى، وهو الذى يكسر الاصنام فى بيتى وهو الذى يوزن فوق ظهر بيتى ويقدسنى ويمجدنى، فطوبى لمن احبه واطاعه ، وويل لمن ابغضه و عصاه))

''یزید بن قعنب کہتے ہیں کہ ہم ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب اور قبیلہ عبدالعزی کے چند لوگ خانہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ کو دیکھا جو کہ حاملہ تھیں اوران کے حمل کو 9 ماہ گزر چکے تھے اور وہ درد میں مبتلا تھیں۔انہوں نے بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ پر اور تیرے رسولوں پر اور جو تو نے کتابیں بھیجیں ان پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے جد ابراہیم خلیل کی گفتگو کی تصدیق کرتی ہوں اور یقین رکھتی ہوں کہ انہوں نے اس کعبہ کو بنایا، تجھے اس کا

واسطہ جس نے اس کعبہ کی تعمیر کی اور اس بچے کا واسطہ جو میرے شکم میں ہے، قسم دیتی ہوں اس کی ولادت آسان فرما۔ یزید بن قعنب کہتے ہیں: اس وقت ہم نے دیکھا کعبہ کی دیوار پھٹی اور فاطمہ بنت اسد کعبہ میں داخل ہوئیں اور غائب ہوگئیں اور دیوار آپس میں مل گئی۔ ہم کھڑے ہوگئے تا کہ جا کر خانہ کعبہ کا تالہ کھولیں، تالہ نہ کھلا۔ ہم سمجھ گئے کہ یہ سب کچھ اللہ کی مرضی سے ہوا ہے۔ چار دن گزر جانے کے بعد بچے کو ہاتھوں میں لئے ہوئے فاطمہ خانہ کعبہ سے باہر آئیں اور کہا: مجھے پہلے والی خواتین پر برتری حاصل ہے کیونکہ مزاحم کی بیٹی آسیہ چھپ کر اللہ کی عبادت کرتی تھیں، ایسی جگہ پر اللہ کی عبادت کرنا مجبوری کے سوا اور کچھ نہ تھا، عمران کی بیٹی مریم نے کھجور کے خشک درخت کو ہلایا تو اس سے تازہ کھجوریں گریں اور انہوں نے کھائیں لیکن جب میں خانہ کعبہ میں داخل ہوئی تو بہشتی میوے اور کھانا کھایا اور جس وقت میں نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو غیب سے آواز آئی: فاطمہ اس بچے کا نام علی رکھنا کیونکہ اس کا رتبہ بلند ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: میں نے اس کا نام اپنے نام پر رکھا ہے اور اس کی تربیت اپنے آداب اور اخلاق سے کی، اسے اپنے علم سے آگاہ کیا، یہ وہ ہے جو خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرے گا اور خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دے گا اور میری تقدیس کرے گا۔ خوش قسمت ہے وہ شخص جو اسے دوست رکھتا ہے اور اس کے فرمان کی اطاعت کرتا ہے۔ بدبخت ہے وہ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے اور اس کی نافرمانی کرتا ہے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 14:

نسب علي من قبل ابيه وامه و توقير الرسول لفاطمة بنت اسد:

حضرت علی کا اپنے والدین کی طرف سے نسب اور سیدہ فاطمہ بنت اسد کا مقام

والد کی طرف سے نسب:

((بالا سناد، هو علي بن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوى بن غالب بن فهر بن مالك بن النضربن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، واسم ابي طالب عبد مناف))

حضرت علی رضی اللہ عنہ ابو طالب کے بیٹے، ابو طالب عبد المطلب کے، عبد المطلب ہاشم کے، ہاشم عبد مناف کے، عبد مناف قصی کے، قصی کلاب کے اور کلاب مرہ اور مرہ کعب کے، کعب لوی کے، لوی غالب کے، غالب فہر کے، فہر مالک کے، مالک نضر کے، نضر کنانہ کے، کنانہ خزیمہ کے، خزیمہ مدرکہ کے، مدرکہ

مضر کے، مضر نزار کے، نزار معد کے، معد عدنان کے بیٹے ہیں اور ابو طالب کا نام عبد مناف ہے۔"

((عن الاصبغ بن نباتة قال: سمعت امير المومنين يقول: والله ما عبد ابی و لا جدی عبد المطلب و لا هاشم و لا عبد مناف صنما قط۔ قيل له: فما كانوا يعبدون؟ قال: كانوا يصلون الى البيت على دين ابراهيم متمسكين به))

"اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرے والد نے اور میرے دادا نے نیز ہاشم اور عبد مناف نے کبھی بتوں کی پوجا نہیں کی۔ وہ سب کے سب اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا: وہ کونسی عبادت کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: وہ دین ابراہیم کے پیروکار تھے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔"

والدہ کی طرف سے نسب:

((بالا سناد، ام علی بن ابی طالب: فاطمة بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف بن قصی، وهی اول هاشمية ولدت لهاشمی، وقد اسلمت وهاجرت الى النبی صلى الله عليه وآله وسلم))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد، اسد ہاشم کے بیٹے اور ہاشم عبد مناف کے اور عبد مناف قصی کے بیٹے ہیں۔ فاطمہ ہاشمی خاندان کی پہلی خاتون ہیں جو ہاشمی باپ سے پیدا ہوئیں۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔"

رسول اللہ کی قمیص کا کفن:

((ام علی فاطمة بنت اسد بن هاشم بن بن عبد مناف وكانت من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بمنزلة الام وربی فی حجرها، وكانت من سابقات المومنات الى الايمان وحاضرت مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى المدينة وكفنها النبی صلى الله عليه وآله وسلم عند موتها بقميصه))

"سیدہ فاطمہ بنت اسد علی رضی اللہ عنہ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں کی جگہ پر تھیں، چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دامن میں پرورش پائی۔ وہ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے اسلام قبول کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وفات کے بعد انہیں اپنی قمیض کا کفن دیا۔"

جنازہ پر چالیس تکبیریں:

((بالاسناد، عن عبد الله بن عباس قال: اقبل علی بن ابی طالب رضی الله عنه ذات

یوم الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با کیا وھویقول: انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہ یا علی فقال علی رضی اللہ عنہ: یا رسول اللہ! ماتت امی فاطمة بنت اسد۔ قال: فبکی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قال: رحم اللہ امک، یا علی! اما انھا ان کانت لک اماً، فقد کانت لی اما، خذ عمامتی ھذہ وخذ ثوبی ھذین فکفنھا فیھما ومر النساء فلیحسن غسلھا ولا تخرجھا حتی اجیء فالی امرھا، قال: واقبل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ساعة واخرجت فاطمة ام علی رضی اللہ عنہ فصلی علیھا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاة لم یصل علی احد قبلھا مثل تلک الصلوة، ثم کبر علیھا اربعین تکبیرة، ثم دخل الی القبر فتمدد فیہ فلم یسمع لہ انین ولاحرکة، ثم قال: یا علی! ادخل، یا حسن! ادخل، فدخل القبر، فلما فرغ مما احتاج الیہ، قال: یا علی! اخرج، یا حسن! اخرج فخرجا، ثم زحف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی صار عند راسھا ثم قال: یا فاطمة انا محمد سید ولد آدم ولا فخر، فان اتاک منکر ونکیر فسالاک: من ربک؟ فقولی: اللہ ربی ومحمد نبیی والاسلام دینی والقرآن کتابی ثم قال: اللھم ثبت فاطمة بالقول الثابت ثم خرج من قبرھا وحثا علیھا حثیات ثم ضرب بیدہ الیمنی علی الیسری فنفضھما، ثم قال: والذی نفس محمد بیدہ لقد سمعت فاطمة تصفیق یمینی علی شمالی، فقام الیہ عمار بن یاسر فقال: فداک ابی وامی یا رسول اللہ لقد صلیت علیھا صلاة لم تصل علی احد قبلھا مثل تلک الصلاة، فقال: یا ابا الیقظان واھل ذلک ھی منی ولقد کان لھا من ابی طالب ولد کثیر، ولقد کان خیرھم کثیرًا، وکان خیرنا قلیلاً، فکان تشبعنی وتجیعھم وکتسونی وتعریھم وتدھننی وتشعثھم قال: فلم کبرت علیھا اربعین تکبیرة یا رسول اللہ؟ قال، نعم یا عمار! التفت عن یمینی فنظرت الی اربعین صفاً من الملائکة فکبرت لکل صف تکبیرة، قال فتمددت فی القبر ولم یسمع لک انین ولا حرکة، قال: ان الناس یحشرون یوم القیامة عراة فلم ازل اطلب الی ربی عزوجل ان یبعثھا ستیرة، والذی نفس محمد بیدہ ماخرجت من قبرھا حتی رایت مصباحین من نور عند راسھا، ومصباحین من نور عند یدیھا، ومصباحین من نور عند رجلیھا، وملکاھا الموکلان بقبرھا یستغفران لھا الی ان تقوم الساعة))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے اور انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میری والدہ فاطمہ بنت اسد رحلت فرما چکی ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تمہاری والدہ پر رحمت کرے، اگر وہ آپ کی والدہ تھیں تو میری بھی والدہ تھیں۔ میری قمیض اور عمامہ لے جائیں اور انہیں کفن دیں اور خواتین سے کہیں: انہیں بہترین غسل دیں اور میرے آنے سے پہلے جنازہ کو نہ اٹھانا کیونکہ ان کی تدفین اور دوسرے کام میرے ذمہ ہیں۔ کچھ دیر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت علی کی والدہ کا جنازہ آپ کے حضور لایا گیا۔ آپ نے نماز جنازہ پڑھی ایسی نماز جو کہ ان سے پہلے کسی کیلئے بھی نہیں پڑھائی گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت اسد کے جنازہ پر چالیس تکبریں کہیں اور قبر میں لیٹے اور ان کا بدن مقدس کامل سکون کی حالت میں تھا۔ اس کے بعد فرمایا: اے علی! اے حسن! قبر میں داخل ہو جاؤ۔ وہ دونوں قبر میں داخل ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام ضروری تھے انجام دیئے، جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اے علی! اے حسن! قبر سے نکل آؤ۔ پس وہ دونوں نکل آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت اسد کے قریب پہنچ کر فرمایا: یا فاطمہ! میں محمد اولادِ آدم کا سردار ہوں، افتخار نہیں کر رہا ہوں، اگر منکر اور نکیر آپ کے پاس آئیں اور آپ سے پروردگار کے بارے میں سوال کریں تو کہنا: اللہ میرا پروردگار، محمد میرے پیغمبر، اسلام میرا دین اور قرآن میری کتاب ہے۔ اس کے بعد بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگی: اے اللہ! فاطمہ کو ان کے محکم کلمات پر ثابت قدم رکھ۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر سے نکلے اور اپنے ہاتھ سے کچھ مٹی قبر میں ڈالی اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا: مجھے اس کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! فاطمہ نے میرے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر لگنے کی آواز سنی ہے۔ پس عمار یاسر کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں! فاطمہ کی میت پر ایسی نماز پڑھی جو آج تک کسی میت پر نہیں پڑھائی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا ابو یقظان! وہ اس نماز کے لائق اور مجھ سے اسی سلوک کی مستحق ہیں۔ ابو طالب سے ان کے کافی فرزند تھے، ان کے اخراجات زیادہ تھے، لیکن ہمارے بہت ہی کم، فاطمہ مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلاتی تھیں جب کہ دوسرے بھوکے ہوتے تھے، مجھے لباس پہناتی تھیں جب کہ دوسرے برہنہ ہوتے تھے اور مجھے صاف اور ستھرا رکھتی تھیں جب کہ دوسرے بچے خاک آلودہ ہوتے تھے۔ حضرت عمار نے کہا: یا رسول اللہ! چالیس تکبیریں ہی کیوں ان کے جنازہ پر کہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اے عمار! میں نے اپنے دائیں طرف دیکھا تو فرشتوں کی چالیس صفیں بنی ہوئی تھیں، میں نے ہر ایک صف کیلئے ایک تکبیر کہی۔ حضرت عمار نے کہا: آپ قبر میں کیوں لیٹے جب کہ آپ کی آواز بھی سنائی نہیں دی؟ فرمایا: قیامت کے دن لوگ برہنہ محشور ہوں گے، میں نے پروردگار سے التجا کی کہ ان (حضرت فاطمہ بنت اسد) کو لباس کے ساتھ زندہ کرے۔ مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے! میں قبر سے خارج نہیں ہوا مگر یہ کہ میں نے دو نورانی چراغ ان کے سر کے قریب اور دو نورانی چراغ ان کے ہاتھوں کے قریب اور دو نورانی چراغ ان کے پاؤں کے قریب دیکھے اور دو فرشتوں کو دیکھا جو ان کی قبر پر رہیں گے اور ہمیشہ ان کی بخشش اور مغفرت کی دعا طلب کریں گے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 15:

علی و تربیة النبی:

حضرت علی تربیت نبی میں

رسول اللہ کے ساتھ رہنا:

((عن مجاهد بن جبر ابی الحجاج قال: كان منعم الله عزوجل علی علی بن ابیطالب رضی الله عنه وما صنع الله له وارادبه من الخير، ان قريشا اصابتهم ازمه شديدة وكان ابو طالب فی عيال كثير فقال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم لعمه العباس وكان من ايسر بنی هاشم :يا ابا الفضل !ان اخاك ابا طالب كثير العيال وقد اصاب الناس ماترى من هذه الازمة فانطلق بنا اليه نخفف (عنه) عياله اخذ من بينه رجلاً و تاخذ رجلًا فنكفهما عنه، فقال العباس :قم، فانطلقا حتی اتيا باب ابی طالب فقالا :انا نريد ان نخفف عنك عيالك حتی ينكشف عن الناس ماهم فيه من هذه الازمة، فقال لهم ابو طالب :اذا تركتمالی عقيلا فاصنعا ما شئتما فاخذ رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم علياً رضی الله عنه و اخذ العباس جعفرا، فلم يزل علی رضی الله عنه مع رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم حتی بعثه الله عزوجل نبياً فآمن به واتبعه وصدقه، ولم يزل جعفر مع العباس حتی اسلم و استغنی عنه))

"مجاہد بن جبر ابی الحجاج سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت جو اس نے علی بن ابی طالب کی خوبی کیلئے عطا کی وہ یہ ہے کہ قریش شدید قحط کا شکار ہوئے، ابو طالب کثیر الاولاد تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے فرمایا جو بنی ہاشم میں سے مال دار تھے: اے ابو الفضل! آپ کے بھائی ابو طالب عیالدار ہیں اور لوگوں میں جو قحط آ پڑا ہے اس کو بھی آپ دیکھ رہے ہیں، آیئے ابو طالب کے پاس چلتے ہیں اور ان سے کچھ فرزند لے لیتے ہیں، ان میں سے ایک فرزند کو میں لے لیتا ہوں اور ایک کو آپ لے لیں اور ان کی سر پرستی کریں۔ حضرت عباس نے کہا: اٹھو چلیں۔ جب ابو طالب کے

گھر پہنچے تو ابو طالب سے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے اولاد کے بوجھ کو کم کریں تا کہ یہ سختی اور شدت کم ہو جائے۔ ابو طالب نے کہا: عقیل کو میرے لئے چھوڑیں اور جو جی چاہے انجام دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی سرپرستی میں لے لیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر مبعوث کیا۔ علی رضی اللہ عنہ آپ پر ایمان لائے اور آپ کی پیروی کی اور جعفر بھی عباس کے ساتھ رہے، انہوں نے بھی اسلام قبول کیا اور حضرت عباس سے بے نیاز ہو گئے۔"

حضرت علی کا گہوارہ بستر نبی کے قریب:

((وفی الحدیث ان امیر المومنین رضی اللہ عنہ یوم ولد کان یومئذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من العمر ثلاثون سنة فاحبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حباً شدیدًا وقال لامہ :اجعلی مھدہ بقرب فراشی ، وکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتولی اکثر تربیتہ ، وکان یطھر علیاً رضی اللہ عنہ فی وقت غسلہ ویوجرہ اللبن عند شربہ ویحرك مھدہ عند نومہ ویناغیہ فی یقظتہ ویحملہ علی صدرہ و یقول :ھذا اخی وولی و ناصری وصفیی و خلیفتی وکھفی وکان یحملہ علی کفتہ دائما ویطوف کبہ جبال مکة و شعابھا و اودیتھا))

"حدیث میں آیا ہے کہ جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک 30 سال تھی، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے بہت محبت تھی اور انہوں نے آپ کی والدہ سے کہا: علی کے گہوارے کو میرے بستر کے قریب رکھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تربیت کا سب سے زیادہ حصہ اپنے ذمہ لیا ہوا تھا اور ان کو نہلانے کے وقت صاف اور ستھرا کیا کرتے تھے اور انہیں دودھ پلایا کرتے تھے اور سونے کے وقت ان کا جھولا جھلایا کرتے تھے اور جب بیدار ہوتے تھے تو چھوٹے بچوں کی زبان میں ان سے ہم کلام ہوتے تھے اور ان کو اپنے سینے پر بٹھاتے اور فرمایا کرتے تھے: یہ ہیں میرے بھائی اور دوست اور مددگار، میرے جانشین، میری پناہ گاہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کو اپنے کندھے مبارک پر سوار کر کے مکہ کے پہاڑوں، دروں اور میدان میں گھمایا کرتے تھے۔"

رسول اللہ کا ہر قول و فعل یاد:

((وکان علی رضی اللہ عنہ یقول :ماسمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیئاً لا حفظتہ ولم انسہ))

"اور ہمیشہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں نے جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسے

یاد کیا اور کبھی بھی اسے نہیں بھلایا۔"

☆☆☆

فصل نمبر 16:

في اسلام علي وايمانه:

حضرت علی کے قبول اسلام کا بیان

پہلے مسلمان:

((قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم :یا علی !انت اول المسلمین اسلاما، وانت اول المومنین ایمانا، وانت منی بمنزله هارون من موسیٰ))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم پہلے فرد ہو جس نے اسلام قبول کیا اور تم پہلے وہ شخص ہو جو ایمان لائے۔ تم مجھ سے ایسے نسبت رکھتے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے۔"

حوض کوثر پر سب سے پہلے:

((عن سلمان الفارسی ، قال :قال رسول الله صلی الله علیه آله وسلم:اولکم وارداعلی الحوض اولکم اسلاماً علی بن ابی طالب رضی الله عنه))

"حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جو حوض کوثر کے کنارے میرے پاس آئے گا وہ تم میں سے پہلا مسلمان یعنی علی بن ابی طالب ہے۔"

حضرت علی کا اپنا قول:

((عن علی رضی الله عنه قال:انا اول رجل اسلم مع رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہ پہلا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا۔"

بقول رسول:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :علی اول المسلمین اسلاماً))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی وہ پہلے شخص تھے جو اسلام لائے۔"

امام علی رضا کی روایت:

((بالاسناد، علی بن موسی ابوالحسن عن ابیه عن آبائه ان علیارضی الله عنه اول من

اسلم))

''امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے روایت نقل کی ہے۔انہوں نے فرمایا:علی رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا۔''

اس امت کے بہترین فرد:

((عن سلمان الفارسي قال:قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم خير هذه الامة بعدى اول اسلاما على بن ابى طالب رضى الله عنه))

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:میرے بعد اس امت کے بہترین فرد وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا،وہ علی بن ابی طالب ہیں۔''

حضرت زید بن ارقم کی روایت:

((عن زيد بن ارقم قال :اول من اسلم مع رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم على بن اى طالب رضى الله عنه))

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:سب سے پہلے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اسلام قبول کیا وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔''

پہلے مومن:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على اول المومنين))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:علی پہلے مومن ہیں۔''

پہلے صاحب ایمان:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على اول الناس ايماناً))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:علی پہلے شخص ہیں جو ایمان لائے۔''

پہلے مومن فرد:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم:على اول من آمن بى))

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:علی وہ پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے۔''

اول مومن اور اول مصافح کرنے والے:

((وروى ابو ذر و سلمان رضى الله عنهما قالا :اخذ رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم بيد على فقال :الا ان هذا اول من امن بى او اول من يصافحنى يوم القيامة))

''حضرت ابوذر اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جان لیں یہ وہ پہلے شخص ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن پہلے شخص ہوں گے جو مجھ سے مصافحہ کریں گے۔"

اس امت کے پہلے مومن:

((عن زید بن ارقم قال: اول من آمن باللّٰہ بعد رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علی بن ابی طالب))

"حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سے جو اللہ پر ایمان لائے وہ علی ابن ابی طالب ہیں۔"

حضرت علی کے ایمان کی پختگی:

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: لو ان السماوات والارض وضعت فی کفة ووضع ایمان علی فی کفة لرجح ایمان علی بن ابی طالب))

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آسمان اور زمین کو ترازو کے ایک پلڑے پر اور دوسرے پلڑے پر علی کے ایمان کو رکھا جائے تو علی بن ابی طالب کا ایمان بھاری ہوگا۔"

☆☆☆

فصل نمبر 17:

النظر الی وجه علی و ذکره عبادة:

حضرت علی کو دیکھنا اور ان کا تذکرہ عبادت ہے

چہرے کو دیکھنا عبادت:

((فی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: النظر الی وجه علی بن ابی طالب عبادة))

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے۔"

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: النظر الی البیت عبادة والنظر الی وجه علی عبادة))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت الحرام پر نگاہ کرنا عبادت ہے اور علی کے چہرے پر نگاہ کرنا بھی عبادت ہے۔"

زائرِ علی کی دعا:

((وعن الصادق رضی الله عنه :ان ابواب السماء لتفتح عند دعاء الزائر لامیر المومنین رضی الله عنه، فلا تکن عن الخیر نواما))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا زائر دعا کرتا ہے، آسمان کے دروازے اس لئے کھل جاتے ہیں اس لئے اس فضیلت کو سمجھنے کیلئے خواب میں نہ رہو۔''

زیارت علی کا ثواب واجرا:

((بالاسناد، عن الحسین بن اسماعیل الصمیری عن ابی عبد اللهرضی الله عنه قال : من زار امیر المومنینرضی الله عنه ما شیا کتب الله له بکل خطوة حجة و معرة، فان رجع ماشیا کتب الله له بکل خطوة حجتین و عمرثین۔

''حسین بن اسماعیل صمیری نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جس نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی پیدل زیارت کی اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے میں جو وہ اٹھائے گا ایک حج اور عمرہ کا ثواب اس کیلئے لکھے گا اور اگر پیدل واپس لوٹا تو اللہ ہر قدم کے بدلے میں دو حج اور دو عمرہ کا ثواب اس کیلئے لکھے گا۔''

ذکر علی عبادت ہے:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: ذکر علی عبادة))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کا ذکر عبادت ہے۔''

((فی حدیث عن الصادق رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: النظر الی علی بن ابی طالب عبادة، و ذکره عبادة ولا یقبل ایمان عبد الا بو لایته والبراء ة من اعدائه))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کے چہرے کی زیارت کرنا اور ان کا ذکر کرنا عبادت ہے۔ کسی بھی شخص کے ایمان کو قبول نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ ان کی ولایت کو قبول کرے (من کنت مولاہ فعلی مولاہ) اور ان کے دشمنوں سے بیزاری اور دوری اختیار کرے۔''

ذکر علی اور مجالس:

((عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: زینوا مجالسکم بذکر علی بن ابی طالبرضی الله عنه))

''حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی مجالس کو علی کے ذکر کے ذریعہ زینت بخشو۔''

☆☆☆

فصل نمبر 18:

نشر فضائل علی رضی الله عنه:

حضرت علی کے فضائل بیان کرنا

حضرت علی کے فضائل بے شمار:

((عن یحیی البصری قال :حدثنا محمد بن زکریا الجوهری عن محمد بن عمارة عن ابیه عن الصادق جعفر بن محمد عن ابیه محمد بن علی عن آبائه الصادقین قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم:ان اللّٰه تبارك و تعالیٰ جعل لاخی علی بن ابی طالب رضی الله عنه فضائل لایحصیٰ عددها))

''یحییٰ بصری کہتے ہیں کہ محمد بن زکریا جوہری نے محمد بن عمارہ سے،اس نے اپنے والد سے اور اس نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ اور انہوں نے اپنے اجداد سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی علی بن ابی طالب کو بے شمار فضائل عطا کیے ہیں۔''

فضائل علی حضرت عمر فاروق کی روایت کی روشنی میں:

((وبالا سناد الی جعفر بن الصادق عن ابیه عن جده الحسین عن ابیه علی انه قال: حدثنا عمر بن الخطاب، قال :سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یقول : فضل علی علی هذه الامة کفضل شهر رمضان علی سائر الشهور و فضل علی علی هذه الامة کفضل لیلة القدر علی سائر اللیالی، وفضل علی بن ابی طالب علی هذه الامة کفضل الجمعة علی سائر الایام، فطوبیٰ لمن آمن به وصدق بولایته والویل لمن جحده و جحد حقه، حقاً علی الله ان لا ینیله شیئا من رحمته یوم القیامة ولا تناله شفاعة محمد صلی الله علیه و آله وسلم))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی اور انہوں نے اپنے جد بزرگوار امام حسین رضی اللہ عنہ

سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ علی کی برتری اور فضیلت اس امت پر اس طرح ہے جیسے ماہ رمضان کی دوسرے مہینوں پر اور علی کی برتری اس امت پر ایسے ہے جیسے شب قدر کی دوسری راتوں پر اور علی کی فضیلت اس امت پر اس طرح ہے جیسے جمعہ کے دن کی دوسرے دنوں پر۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان سے تمسک کرے اور ان کی ولایت کو قبول کرے اور بد بخت ہے وہ شخص جو ان کی ولایت اور حق کا منکر ہو اور یہ اللہ کے ذمہ ہے کہ ایسے شخص کو قیامت کے دن اپنی رحمت سے محروم کرے اور محمد کی شفاعت اس کو نصیب نہ ہو۔''

خصائلِ علی:

((بالا سناد عن جابر بن عبد اللّٰہ الانصاری انه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: ان فی علی خصالاً لو کانت واحدة منها فی جمیع الناس لا کتفوا بها فضلاً))

''حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میں ایسی خصلتیں موجود ہیں اگر ان میں سے ایک خصلت بھی تمام لوگوں میں موجود ہوتی تو ان سب کیلئے کافی تھی۔''

فضائل علی اور خطبہ رسول:

((عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر رضی الله عنه عن جابر بن عبد الله الانصاری قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: ان جبرئیل نزل علی وقال: ان اللّٰه یأمرك ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب خطیباً علی اصحابك لیبلغوا من بعدهم ذلك عنك، ویامر جمیع الملائکة ان تسمع ما تذکره، والله یوحی الیك یا محمد! ان من خالفك فی امره دخل النار، ومن اطاعك فله الجنة))

''جابر جعفی نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل مجھ پر نازل ہوئے اور کہا کہ فرمان الٰہی ہے کہ انھیں اور اپنے خطبہ میں اپنے اصحاب کیلئے علی کی برتری اور فضیلت بیان کریں تا کہ وہ اس مطلب کو آئندہ آنے والی نسلوں تک پہنچا دیں، اور اللہ تمام فرشتوں کو حکم دے رہا ہے کہ جو کچھ بھی آپ بیان کریں اسے غور سے سنیں۔ اور اللہ تعالیٰ وحی کر رہا ہے کہ جو بھی علی کے بارے میں اے محمد! آپ کی مخالفت کرے گا وہ جہنم کی آگ میں داخل ہوگا اور جو بھی تمہاری اطاعت کرے گا جنت اس کا مقدر ہوگی۔''

حضرت علی کی عظمت:

((روی جابر بن عبد اللّٰہ قال: لما قدم علی رضی الله عنه علی رسول الله صلوات الله علیه وآله یفتح خیبر فقال له رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: لولا ان تقول فیك طوائف من امتی ما قالت النصاری فی المسیح عیسی بن مریم رضی الله عنه، لقلت فیك قولاً لا تمر بملا الا اخذوا التراب من تحت رجلیك، ومن فاضل طهورك یستشفون به، ولکن حسبك ان تکون منی وانا منك، ترثنی وارثك، وانك منی بمنزة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی، وانك تبریء ذمتی وتقاتل سنتی وانك غدا علی الحوض خلیفتی))

"حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فتح خیبر کے بعد جب علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ چند لوگ میری امت میں سے تمہارے لئے کچھ کہتے جس طرح عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کہا کرتے تھے تو میں تمہارے لئے ایسی گفتگو کرتا کہ آپ جس گروہ کے قریب سے گزرتے وہ آپ کے قدموں کی خاک اور وضو کے پانی کو شفاء کیلئے لے جاتے، لیکن تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے۔ تم میرے وارث ہو اور میں تمہارا۔ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جس طرح ہارون کی موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور تم میرے قرض کو ادا کرو گے اور میری سنت کیلئے جنگ کرو گے اور تم قیامت کے دن حوض کوثر پر میرے جانشین ہو۔"

☆☆☆

فصل نمبر 19:

لولاك ما عرف المومنون:

اگر تم نہ ہوتے تو مومنین کی پہچان نہ ہوتی

پہچان مومن:

((الحسین بن علی رضی الله عنهما قال: حدثنی ابی علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: یا علی! لولاك ما عرف المؤمنون من بعدی))

"حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد اہل ایمان کی پہچان نہ ہوتی۔"

((فقال له النبی صلی الله علیه و آله وسلم عند ذلك :لو لا انت یا علی لم یعرف المؤمنون بعدی))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین پہچانے نہ جاتے۔"

اللہ کے لشکر کی پہچان:

((عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم :یا علی !انك لن تضل ولن تزل، ولو لاك لم یعرف حزب الله بعدی))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور نہ ہی دوچارِ لغزش ہو گے، بلکہ ثابت قدم رہو گے۔ اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد اللہ کے لشکر کی پہچان نہ ہوتی۔"

دشمنِ علی لشکر شیطان ہے:

((وقوله صلی الله علیه و آله وسلم:حزب علی حزب اللّٰه وحزب اعدائه حزب الشیطان))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کا لشکر اللہ کا لشکر ہے اور ان کے دشمنوں کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 20:

لزوم معرفة علي رضی الله عنه:

حضرت علی کی معرفت لازم ہے

جناب علی کا مقام اللہ اور رسول ہی جانتے ہیں:

((قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم :یا علی :ما عرف الله حق معرفته غیری و غیرك ، وما عرفك حق معرفتك غیر الله وغیری))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! آپ کے اور میرے علاوہ کسی نے بھی اللہ کے مقام کو نہیں پہچانا، اور کسی نے بھی سوائے اللہ کے اور میرے جس عظمت کے تم لائق ہو، نہیں پہچانا۔"

(کماروی فی الاخبار الکثرة انه قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :یا علی !ما عرف الله الا انا وانت وما عرفنی الا الله وانت ، وما عرفك الا الله وانا))

''اور بہت سی روایات میں نقل ہوا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کسی نے بھی میرے اور آپ کے علاوہ اللہ کو نہیں پہچانا اور کسی نے بھی اللہ اور آپ کے علاوہ مجھے نہیں پہچانا اور کسی نے بھی اللہ اور میرے سوا آپ کو نہیں پہچانا۔''

محبت علی کے فوائد:

((عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم :الا ومن عرف علیاً واحبه، بعث الله الیه ملك الموت کما بعث الله الی الانبیاء و دفع عنه اهوال منکر ونکیر و نور قبره وفسحه مسیرة سبعین عاماً وبیض وجهه یوم القیامة))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لیں جو بھی علی کو پہچان لے اور اس سے محبت کرے اللہ تعالیٰ ملک الموت کو اس کے پاس اس طرح بھیجے گا جس طرح پیغمبروں کے پاس بھیجا، منکر اور نکیر کے خوف کو اس سے دور کرے گا اور اس کی قبر کو نورانی کرے گا اور اس کی قبر کو ستر سال طولانی راستے کی طرح کھلا کرے گا اور قیامت کے دن اس کے چہرے کو نورانی کرے گا۔''

امیر کا حق اللہ کا حق ہے:

((قال اصبغ سمعت امیر المومنین رضی الله عنه یقول :ویل لمن جهل معرفتی ولم یعرف حقی الا ان حقی هو حق الله الا ان حق الله هو حقی))

''اصبغ کہتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا: افسوس ہے اس شخص پر جو مجھے اور میرے حق کو نہیں پہچانتا، یاد رہے کہ میرا حق اللہ کا حق ہے، اور یہ بھی جان لیں کہ اللہ کا حق میرا حق ہے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 21:

علم علی رضی الله عنه وهو باب علم رسول الله:

حضرت علی کا علم ودانش...... بابِ علم رسول

انارِ دانش:

((بالاسناد عن محمد بن مسلم قال :سمعت ابا جعفر رضی الله عنه یقول :نزل جبریل علی محمد صلی الله علیه و آله وسلم برمانتین من الجنة فلقیه علی رضی الله عنه فقال :ما هاتان الرمانتان اللتان فی یدك ؟ فقال :اما هذه والنبوة لیس لك فیها نصیب،

واما هذه فالعلم، ثم فقلها رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم فاعطاه نصفها و احذ رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم نصفها، ثم قال: انت شريكي و انا شريكك فيه، فلم يعلم والله رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم حرفاً مما علمه الله الا علمه علياً رضي الله عنه، ثم انتهى العلم اينا و وضع يده على صدره))

''محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر سے سنا، انہوں نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہشت سے دو انار لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پوچھا: یہ جو دو انار آپ کے ہاتھ میں ہیں کس قسم کے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک نبوت ہے جس کا آپ سے تعلق نہیں اور دوسرا دانش ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انارِ دانش کے دو حصے کیے، ایک حصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور دوسرا حصہ اپنے پاس رکھا اور فرمایا: آپ میرے ساتھ شریک ہیں اور میں آپ کے ساتھ شریک ہوں۔ اسی سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسا حرف یاد نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں یاد کرایا تھا مگر یہ کہ وہی علم علی رضی اللہ عنہ کو پڑھایا۔ (حضرت امام باقر نے فرمایا) اس کے بعد دانش کی انتہا ہم تک ہوئی (اس دوران امام باقر نے اپنے ہاتھ کو سینے پر رکھا)۔''

سراپا علم:

((بالاسناد، عن المفضل بن عمر قال: سمعت ابا عبد الله رضي الله عنه يقول: كان امير المومنين رضي الله عنه يقول: اني اعطيت خصالا ما سبقني اليها احد: علمت المنايا والبلايا والانساب وفصل الخطاب))

''مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا: امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ایسی خصلتیں عطا کی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی اور کو نہیں دی گئیں۔ میں لوگوں کی موت کا وقت جانتا ہوں اور تمام بلاؤں سے بھی واقف ہوں اور لوگوں کے نسب اور ان کے درمیان قضاوت سے بھی آگاہ ہوں۔''

علمِ علی:

((بالاسناد عن ابي عبد الله رضي الله عنه قال: كان علي رضي الله عنه يعلم كل ما يعلم رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم، ولم يعلم الله رسوله شيئا الا وقد علمه رسول الله امير المؤمنين رضي الله عنه))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سب چیزوں سے آگاہ تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد

نہیں کرائی تھی مگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ علی رضی اللہ عنہ کو بھی یاد کرادی تھی۔''

علم انبیاء کے وارث:

((عن ابی جعفر ان علی بن ابی طالب رضی الله عنه کان هبة الله لمحمد صلی الله علیه و آله وسلم :ورث علم الا وصیاء ولم من کان قبله من الانبیاء والمرسلین))

''امام باقر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک ہدیہ تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو عطا کیا۔ وہ حاملِ علم اوصیاء اور علم انبیاء مرسلین تھے۔''

حلال وحرام اور قرآن مجید کے عالم:

((عن حفص بن قرط الجهنی عن جعفر بن محمد الصادق قال:سمعته یقول :کان علی رضی الله عنه صاحب حلال و حرام و علم بالقرآن ونحن علی منهاجه))

''حفص بن قرط جہنی کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حلال اور حرام کے سب سے زیادہ عالم تھے اور علم قرآن سے آگاہ تھے، ہم (اہل بیت واہل اسلام) انہی کی نہج پر ہیں۔''

علم تنزیل وتاویل:

((عن ابی الصباح قال:قال ابو عبد الله رضی الله عنه:ان الله علم نبیه صلی الله علیه وآله وسلم التنزیل والتاویل، فعلمه رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم علیاً رضی الله عنه))

''ابوالصباح سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تنزیل اور تاویل کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی۔''

گہری فکر:

((عن سلیمان الاعمش عن ابیه قال :قال علی رضی الله عنه:ما نزلت آیة الا وانا علمت فیمن انزلت واین نزلت و علی من نزلت، ان ربی وهب لی قلباً عقولاً ولساناً طلقاً))

''جناب سلیمان اعمش نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں اسے جانتا ہوں کہ کس لئے نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی۔ میرے رب نے مجھے گہری فکر اور نطق زبان عطا کی ہے۔''

حضرت علی کا قرآن مجید جمع کرنا:

((وفی اخبار ابی رافع :ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال فی مرضہ الذی توفی فیہ لعلی رضی اللہ عنہ :یا علی !ھذا کتاب اللہ خذہ الیك، فجمعہ علی فی ثوب، فمضی الی منزلہ فلما قبض النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: جلس علی رضی اللہ عنہ فالفہ کما انزلہ اللّٰہ و کان بہ عالماً))

''حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیماری میں وفات پائی ،اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! یہ اللہ کی کتاب ہے اسے لے لیں اور اپنے پاس رکھیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کپڑے میں لپیٹ کر گھر کی طرف روانہ ہوئے ،جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت ہوئی اس کے بعد امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے گھر میں بیٹھ کر جس طرح وہ کتاب، اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ویسے ہی ترتیب دینا شروع کردی اور آپ اس سے آگاہ تھے۔''

حضرت علی امام المتقین اور امام مبین ہیں:

((عن قیس بن سمعان عن علقمۃ بن محمد الحجرمی عن ابی جعفر محمد بن علی انہ قال(فی حدیث) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: معاشر الناس! معامن علم الا وقدا حصاہ اللّٰہ فی و کل علم علمت فقد احصیتہ فی امام المتقین و ما من علم الا علمتہ علیا، وھو الامام المبین))

''قیس بن سمعان نے علقمہ بن محمد حضرمی سے اورانہوں نے امام باقر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! کوئی بھی علم ایسا نہیں ہے جو اللہ نے مجھے نہ دیا ہو اور ہر وہ علم جس سے میں واقف ہوں میں نے وہ پرہیز گاروں کے امام کو سکھا دیا اور کوئی ایسا علم نہیں جسے میں نے علی کو سکھا نہ دیا ہو اور وہی امام مبین ہیں۔''

حضرت علی کے استاذ رسول اللہ:

((عن ابی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: ان اللہ تبارك و تعالیٰ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم القرآن و علمہ شیئاً سوی ذلك فما علم اللّٰہ فقد علم رسولہ علیا رضی اللہ عنہ))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تعلیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دی، اس کے علاوہ اور بھی چیزوں کی تعلیم دی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی اللہ تعالیٰ سے حاصل کیا اس کی تعلیم امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی۔''

((عن ابی عبدالله رضی الله عنه قال: ان الله علم رسوله الحلال و الحرام و التاویل و ما یحتاج الیه الناس فعلم رسول الله صلی الله علیه و آله سلم علیاً رضی الله عنه ذلك کله))

"ابوعبداللہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حلال وحرام، تاویل اور تمام وہ ضروریات جن کے لوگ نیازمند ہیں ان کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی تعلیم امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی۔"

قرآن کے بارے میں امت میں سب سے زیادہ جاننے والے:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: علی اعلم الامة بما انزل اللّٰه))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی وحی اتری علی تمام امت کے افراد سے اس کو زیادہ جانتے ہیں۔"

علم علی اور اصحاب:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: علی اکثر اصحاب الرسول علماً))

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی اصحاب رسول میں سب سے داناتر ہیں۔"

اعلم الناس:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: علی اعلم الناس علماً))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی لوگوں میں سے داناترین ہیں۔"

علم علی المرتضیٰ:

((بالا سناد، عن ابی بصیر، عن ابی جعفر رضی الله عنه قال: سئل علی رضی الله عنه عن علم النبی صلی الله علیه و آله وسلم فقال: علم النبی علم جمیع النبیین و علم ما کان و علم ماهو کائن الی قیام الساعة ثم قال: والذی نفسی بیده انی لاعلم علم النبی صلی الله علیه و آله وسلم و علم ما کان و ما هو کائن فیما بینی و بین قیام الساعة))

"ابوبصیر نے امام باقر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: پیغمبروں کا علم اور جو بھی علم واقع ہوا یا تا روز قیامت واقع ہوگا سب کا سب علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ پھر فرمایا: مجھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے پاس علم رسول اور جو بھی علم واقع ہوا ہے اور جو قیامت کے دن تک واقع ہوگا، موجود ہے۔"

بعد از رسول سب سے زیادہ عالم:

((عن سلمان عن النبی صلی الله علیه و آله و سلم انه قال: اعلم امتی بعدی علی بن ابی طالب رضی الله عنه))

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میری امت کے افراد میں سے داناترین علی ابن ابی طالب ہیں۔''

کتاب علی:

((عن عبد الله بن میمون عن جعفر عن ابیه قال: فی کتاب علی رضی الله عنه کل شی، یحتاج الیه حتی الخدش و الارش و الهرش))

''عبداللہ بن میمون نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے والدگرامی امام باقر سے نقل کیا کہ تمام وہ چیزیں جن کی لوگ احتیاج رکھتے ہیں حتیٰ کہ خارش کا ہونا، جراحی، وحشی جانوروں اور درندوں کا کاٹنا سب کا علاج کتاب علی رضی اللہ عنہ میں موجود ہے۔''

جانوروں کے بارے میں معلومات:

((عن زرارة عن ابی عبد اللّٰه رضی الله عنه قال: قال امیر المومنین رضی الله عنه لا بن عباس: ان اللّٰه علمنا منطق الطیر کما علما سلیمان بن داود و منطق کل دابة فی براوبحر))

''زرارہ نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کیا کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پرندوں کا کلام ہمیں سکھایا جس طرح حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کو سکھایا تھا اور تمام حیوانات کی زبان، چاہے خشکی پر ہوں یا دریا میں، ہمیں تعلیم دی ہے۔''

کتاب ناطق:

((عن امیر المومنین علی رضی الله عنه قال: هذا کتاب الله الصامت، و انا کتاب الله الناطق))

''امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی صامت کتاب ہے اور میں کتاب ناطق ہوں۔''

عنده علم الکتاب:

((عن الفضیل بن یسار عن ابی جعفر رضی الله عنه فی قوله: و من عنده علم الکتاب

قال :نزلت في علي رضي الله عنه، انه عالم هذه الامة بعد النبي صلوات الله عليه و آله))

''جناب فضیل بن یسار سے نقل ہے کہ امام باقر رضی اللہ عنہ نے آیت مبارکہ:''ومن عنده علم الکتاب'' کے بارے میں فرمایا: یہ آیت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے عالم تھے۔''

صاحب علم کتاب:

(بالاسناد، عن ابي جعفر رضي الله عنه في قول الله عزوجل :قل كفى بالله شهيدًا بيني وبينكم ومن عنده علم الكتاب، (رعد/43) قال :صاحب علم الكتاب علي رضي الله عنه))

''امام باقر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے کلام:''قل كفى بالله شهيدا بيني وبينكم ومن عنده علم الكتاب'' (کہہ دو اللہ تعالیٰ کی گواہی میرے اور آپ کے درمیان کافی ہے اور اسی طرح اس کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: صاحب علم کتاب سے مراد علی رضی اللہ عنہ ہیں۔''

((عن جابر قال :قال ابو جعفر رضي الله عنه في هذه الاية :قل كفى بالله شهيداً بيني وبينكم ومن عنده علم الكتاب قال :هو علي بن ابي طالب رضي الله عنه))

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آیت میں: ''کہہ دو: اللہ اور وہ جس کے پاس علم کتاب ہے ہمارے اور تمہارے درمیان شہادت کیلئے کافی ہے'' عالم کتاب سے مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔''

((عن ابي بصير عن ابي عبد الله رضي الله عنه :قال سالته عن قول الله عز وجل :قل كفى بالله شهيداً بيني وبينكم ومن عنده علم الكتاب قلت :اهو علي بن ابي طالب؟ قال :فمن عسى ان يكون غيره))

''ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام صادق رضی اللہ عنہ سے اس کلام الٰہی: ''کہہ دو! میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے اور اسی طرح اس کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔'' کے بارے میں ہم نے پوچھا: آیا اس سے مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں؟ فرمایا: ان کے سوا کوئی اور ممکن ہے؟''

علی باب العلم:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علي باب علمي))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے علم (کے شہر) کا دروازہ ہیں۔''

رسول اللہ کے شاگردِ خاص:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: ما علمت شيئًا الا علمته عليًا فهو باب مدينة علمي))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کسی چیز سے آشنائی حاصل نہیں کی مگر یہ کہ اس کی علی کو تعلیم دی کیونکہ وہ میرے علم کے شہر کا دروازہ ہیں۔''

حقائق کو واضح کرنے والے:

((عن ابی ذر رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه و آله وسلم: على باب علمي ومبين لامتي))

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے علم کا دروازہ ہیں اور حقائق کو میری امت کیلئے بیان کرتے ہیں۔''

رسول اللہ اور سیدنا علی المرتضیٰ:

((عن ابی الصباح عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: لما صرت بين يدى ربى، كلمني و ناجانى فما علمت شيئاً الا علمته علياً، فهو باب علمي))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت میں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے ہم کلام ہوا اور راز سخن کہا اور میں نے ہر وہ چیز جس سے آگاہ ہوا، علی کو دی اس لئے کہ وہ میرے علم کا دروازہ ہیں۔''

باب مدینۃ العلم النبی:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: ما علمت شيئاً الا علمته علياً فهو باب مدينة علمي))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے کسی چیز کا بھی علم حاصل نہیں کیا مگر یہ کہ اسے علی کو دیا کیونکہ وہ میرے علم کے شہر کے دروازہ ہیں۔''

رسول اللہ کا قرب:

((عن على رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يوم فتحت خيبر: انت باب علمي ، وان ولدك ولدى، ولحمك لحمي، و دمك دمي))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن مجھ سے فرمایا: تم

میرے علم کا دروازہ ہو اور تمہارے فرزند میرے فرزند ہیں، تمہارا گوشت میرا گوشت ہے اور تمہارا خون میرا خون ہے۔"

ہزار ابواب علم کی تعلیم:

((عن ابی عبد الله رضی الله عنه قال :علم رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم علیاً رضی الله عنه الف باب ففتح له من کل باب الف باب))

"امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (علم کے) ایک ہزار باب کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تعلیم دی اور ہر ایک باب سے ہزار باب نکلے۔"

((عن جعفر عن ابیه:ان النبی صلی الله علیه و آله و سلم حدث علیا رضی الله عنه الف کلمة یفتح الف کلمة))

"امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزار باب علم کے علی رضی اللہ عنہ کو تعلیم دیئے کہ ہر ایک باب سے ہزار باب نکلے۔"

ہزار حروف:

((بالا سناد، عن ابی جعفر رضی الله عنه قال :علم رسول اللّٰہ صلی الله علیه و آله وسلم علیًا الف حرف، کل حرف یفتح الف حرف))

"امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہزار حروف سکھائے اور ہر ایک حرف سے ہزار حروف نکلے۔"

((بالا سناد، عن ابی عبد الله رضی الله عنه قال:علم رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم علیًا حرفاً یفتح الف حرف کل حرف منها یفتح الف حرف))

"امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک حرف تعلیم دیا کہ اس سے ہزار حرف اور نکلے اور ہر ایک حرف سے ہزار حرف اور نکلتے تھے۔"

حضرت علی کی علمیت:

((عن الشمالی عن ابی جعفر رضی الله عنه قال :قال علی لقد علمنی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم الف باب یفتح کل باب الف باب۔فاسالوه عنها))

"ثمالی نے امام باقر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہزار باب دیئے، ہر ایک باب سے ہزار باب نکلے، پس اس کے بارے میں مجھ سے پوچھ لو۔"

ہزار کلمات کی تعلیم:

((عن ابی حمزہ الثمالی ، عن علی بن الحسین قال :علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیا کلمۃ تفتح الف کلمۃ، والالف کلمۃ یفتح کل کلمۃ الف کلمۃ))

''ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو کلمات کی تعلیم دی کہ ان میں سے ہزار کلمات اور نکلتے تھے اور اس ہزار کلمات سے ہزار اور کلمات نکلے۔''

((بالاسناد، عن ابی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: اوصی رسول اللہ الی علی رضی اللہ عنہ الف کلمۃ والف باب، یفتح کل کلمۃ وکل باب الف کلمۃ و الف باب))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزار کلمہ اور ہزار باب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سپرد کیے کہ ہر کلمہ اور ہر ایک باب سے ہزار کلمہ اور باب نکلتے تھے۔''

علم کے دس لاکھ ابواب:

((بالا سناد، عن الاصبغ بن نباتۃ عن امیر المومنین رضی اللہ عنہ قال: سمعتہ یقول : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علمنی الف باب من الحلال والحرام مما کان ومما ھو کائن الی یوم القیامۃ، کل باب منھا یفتح الف باب، فذلک الف الف باب، حتی علمت علم المنایا والبلایا وفصل الخطاب))

''اصبغ بن بناتہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ہزار باب، حلال اور حرام کے جو واقع ہوا اور تا روز قیامت جو واقع ہوگا، تعلیم دیئے کہ ہر ایک باب سے ہزار باب اور نکلے۔ پس میرے علم کے دس لاکھ باب ہیں۔ میں لوگوں کی موت کا وقت جانتا ہوں اور سب بلاؤں سے آگاہی رکھتا ہوں اور لوگوں کے درمیان قضاوت سے بھی واقف ہوں۔''

علوم کا خزینہ:

((عن علی رضی اللہ عنہ:ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادخل لسانہ فی فمی فانفتح فی قلبی الف باب من العلم مع کل باب الف باب))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو میرے منہ میں داخل کیا اور علم کا ہزار باب میرے دل میں کھل گیا کہ ہر ایک باب سے ہزار اور باب نکلے۔''

علی کے توسل کے بغیر علم نہیں سیکھا جاسکتا:

بالاسناد، حدثنا ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا عن آبائه :قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم:یا علی انا مدینة العلم و انت الباب، کذب من زعم انه یصل الی المدینة الا من الباب))

''حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میں علم کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو۔ جھوٹ کہتا ہے وہ شخص جو گمان کرتا ہے کہ دروازہ کے بغیر شہر میں داخل ہوگا۔''

علم نبوت اور حضرت علی کا ذریعہ:

((قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم :انا مدینة العلم وعلی بابها، قال الله تعالیٰ: واتوا البیوت من ابوابهافمن اراد العلم ، فلیاته من الباب))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہو۔ پس جو بھی علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس دروازہ سے داخل ہو۔''

حصول علم حضرت علی سے:

((عن حمزة بن ابی سعید الخدری عن ابیه قال:سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول:انامدینة العلم وعلی بابها، فمن اراد العلم ، فلیقتبسه من علی رضی الله عنه))

''حضرت حمزہ بن ابی سعید خدری نے اپنے والد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے علی سے حاصل کرے۔''

شہر علم اور اس کے دروازے کی اہمیت:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم:انا مدینة العلم وعلی بابها، فمن ارادالمدینة ، فلیاتها من بابها))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ جو اس شہر میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔''

شہر علم میں دروازے سے داخل ہو:

((عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم:انا مدينة العلم و علي بابها فمن ارادالعلم، فليات الباب))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دانش کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہے۔ جو بھی دانش چاہتا ہے اسے دروازے سے داخل ہونا ہوگا۔''

((عن ابى عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :انا مدينة العلم و علي بابها ، من اراد اعلم، فلياتها من قبل بابها))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ جو بھی علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو دروازہ سے داخل ہو۔''

((عن ابى عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم:انا مدينة العلم و علي بابها، فمن ارادالعلم، فليات باب المدينة))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ جو بھی دانش کا طالب ہے اسے شہر کے دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔''

بغیر علی کے توسل کے کوئی علم نبوت سے فیضیاب نہیں ہوسکتا:

((عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضى الله عنهما قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم:يا علي !انا مدينة العلم وانت بابها ولن توتى المدينة الا من قبل الباب و كذب من زعم انه يحبني ويبغضك لانك مني وانا منك لحمك لحمي و دمك دمي وروحك من روحي))

''حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی: میں دانش کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو۔ دروازے کے علاوہ کوئی شہر میں داخل نہیں ہوسکتا۔ جھوٹ بولتا ہے وہ جو یہ گمان کرتا ہے کہ ہمیں دوست رکھتا ہے حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے، چونکہ تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے۔ تمہارا گوشت میرا گوشت اور تمہارا خون میرا خون اور تمہاری روح میری روح ہے۔''

((بالاسناد عن علي رضى الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :انا مدينة العلم وعلي بابها و لا توتى البيوت الا من ابوابها))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ گھروں میں ان کے دروازوں کے بغیر داخل نہیں ہوسکتے۔''

((عن الاصبغ بن نباتة عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم انا مدینة العلم و انت بابها، یا علی ! کذب من زعم انه یدخلها من غیر بابها))

"اصبغ بن بناتہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور اے علی! تم اس کا دروازہ ہو۔ جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو گمان کرتا ہے کہ شہر کے دروازے کے بغیر شہر میں داخل ہوگا۔"

خزانہ علم اور اس کی چابی:

((و بالاسناد عن الرضا رضی الله عنه عن آبائه عن محمد بن علی رضی الله عنه عن جابر بن عبد الله الانصاری قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم :انا خزانة العلم و علی مفتاحها (مفتاحه) فمن اراد الخزانة، فلیات المفتاح))

"امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے، انہوں نے محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا خزانہ ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کی چابی ہے۔ جو بھی خزانہ چاہتا ہے وہ چابی کے پیچھے جائے۔"

علم کے خازن:

((قوله صلی الله علیه و آله و سلم :علی خازن علمی))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے علم کے خزینہ دار ہے۔"

فقہ کے شہر کا دروازہ:

((وفی روایة قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم:انا مدینة الفقه و علی بابها، فمن اراد العلم ، فلیات الباب))

"ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں فقہ کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ جو بھی طالب علم ہے اسے اس دروازے سے داخل ہونا ہوگا۔"

شہر حکمت:

((عن جابر بن عبد الله قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم :انا مدینة الحکمة و علی بابها ، فمن اراد المدینة، فلیات الی بابها))

"حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں جو بھی اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس کے دروازے

سے داخل ہو۔"

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :انا مدينة الحكمة وعلى بابها، فمن اراد الحكمة ، فليات الباب))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ جو بھی حکمت چاہتا ہے دروازے سے داخل ہو۔"

دارالحکمت اور بابِ دارالحکمت:

((بالاسناد، عن على رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه و آله وسلم :انا دارالحكمة وعلى بابها، فمن ارادالحكمة، فلياتها من بابها))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ جو بھی حکمت کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس کے دروازے سے داخل ہو۔"

((عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم لعلى بن ابى طالب رضى الله عنه :يا على !انا مدينة الحكمة وانت بابها ولن توتى المدينة الا من قبل الباب))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! میں حکمت کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو۔ دروازے کے بغیر کوئی شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔"

حکمت کے دس حصوں میں سے نو حصے:

((بالاسناد، عن عبد الله قال : كنت عند النبى صلى الله عليه و آله وسلم فسئل عن على رضى الله عنه فقال :قسمت الحكمة عشرة اجزاء فاعطى على تسعة اجزاء والناس جزاء واحدا))

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ لوگوں نے آپ سے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمت دس حصوں میں تقسیم ہوئی ہے، اس کے نو حصے علی کو اور ایک حصہ لوگوں کو دیا گیا۔"

قرآن مجید کی ہر آیت کے بارے میں علم:

((عن جعفر بن محمد عن ابيه عن آبائه عن على رضى الله عنه قال :سلونى عن كتاب الله عزوجل ، فوالله مانزلت آية من كتاب الله فى ليل ونهار ولا سفر ولا مقام، الا

وقد اقرانیها رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم وعلمنی تاویلها))

''حضرت جعفر بن محمد نے اپنے اجداد سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: مجھ سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں سوال کرو۔ اللہ کی قسم! کوئی ایسی آیت نہیں جو رات یا دن ،سفر یا حضر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہو اور انہوں نے میرے لئے قرأت نہ کی ہو، بلکہ اس کی قرأت کی اور ان کی تاویل بھی بتائی۔''

((قال علی رضی الله عنه :سلونی عن کتاب الله، فانه لیس من آیة الا وقد عرفت بلیل نزلت ام بنهار، فی سهل ام فی جبل))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کے بارے میں پوچھو۔ کوئی ایسی آیت نہیں مگر یہ کہ میں جانتا ہوں رات کو نازل ہوئی ہے یا دن کو آیا میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔''

حوادثات زمانہ کا علم:

((بالاسناد ، عن امیر المومنین رضی الله عنه انه کان یقول :سلونی قبل ان تفقدونی ، الاتسالون من عنده علم المنایا والبلایا والانساب))

''امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان سے اٹھ جاؤں مجھ سے سوال کریں۔ آیا جو انسانوں کی موت، حادثات اور انساب کو جانتا ہو اس سے سوال نہیں کرتے۔؟''

علم آسمان سے آگاہی:

((قال امیر المومنین رضی الله عنه :ایها الناس سلونی قبل ان تفقدونی فانا بطرق السماء اعلم منی بطرق الارض))

''امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان سے چلا جاؤں مجھ سے سوال کریں۔ میں آسمان کے راستوں کو زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں۔''

خطبہ علی المرتضیٰ:

((عن الرضا عن آبائه قال :قال الحسین رضی الله عنه :خطبنا امیر المؤمنین فقال : سلونی عن القرآن اخیر کم عن آیاته فیمن نزلت و این نزلت))

''امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے خطبہ پڑھا اور فرمایا: قرآن مجید کے بارے میں مجھ سے سوال کریں تا کہ اس کی آیات کے بارے میں آپ کو بتاؤں کس کیلئے اور کہاں نازل ہوئیں۔''

علم کا خزانہ اور سینۂ علی:

((قال عمیر بن عبد الله :خطبنا علی بن ابی طالبرضی الله عنه علی منبر الكوفة فقال: ایها الناس !سلونی قبل ان تفقدونی ، فبین الجنبینْ منی علم جم))

''عمیر بن عبداللہ نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں منبر پر ہمارے لیے خطبہ پڑھا اور فرمایا: اے لوگو! اس سے پہلے کہ مجھ کو اپنے ہاتھ سے دے دو مجھ سے پوچھو کیونکہ میرے سینے میں علم کا خزانہ چھپا ہوا ہے۔''

عرش کے علاوہ ہر چیز کے بارے میں علم:

((عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه وهو يقول :سلونی قبل ان تفقدونی!فانی لا اسال عن شیء دون العرش ، الا اخبرت عنه))

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے پہلے کہ میں یہ دنیا چھوڑ دوں مجھ سے پوچھو! جس چیز کے بارے میں بھی سوال ہوگا عرش معلیٰ کے علاوہ سب کے جواب دوں گا۔''

کتب آسمانی کا علم:

(((فی حدیث)وقال امیر المومنین رضی الله عنه :سلونی قبل ان تفقدونی فوالذی فلق الحبة وبرا النسمة انی لا علم بالتوارة من اهل التوارة وانی اعلم بالانجیل من اهل الانجیل وانی لا علم بالقرآن من اهل القرآن))

''امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے پہلے کہ میں آپ کو چھوڑ جاؤں مجھ سے سوال کریں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جس نے مخلوق کو خلق کیا، میں اہل تورات سے تورات کو زیادہ جانتا ہوں اور اہل انجیل سے انجیل کو بہتر جانتا ہوں اور اہل قرآن سے قرآن کا علم زیادہ جانتا ہوں۔''

سارا قرآن رسول اللہ سے سنا اور سمجھا:

((قال ابان عن سلیم قال: جلست الی علی رضی الله عنه بالكوفة فی المسجد والناس حوله فقال: سلونی قبل ان تفقدونی سلونی عن كتاب الله فوالله ما نزلت آية من كتاب الله الا فقد اقرانيها رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم وعلمنی تاويلها))

''جناب ابان نے سلیم نے کہا کہ ہم مسجد کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ بھی آپ کے اطراف میں موجود تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے پہلے کہ مجھے اپنے ہاتھ سے دے دو مجھ سے پوچھو! کتاب اللہ کے بارے میں سوال کرو! اللہ کی قسم! کوئی ایسی آیت اللہ تعالیٰ نے

نازل نہیں کی جسے میں نہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے سب کو پڑھا اور ان کی تاویل بھی بتائی۔"

حضرت علی کے علم کی پختگی:

((قال سعید بن المسیب فلهذا کان علی رضی الله عنه یقول: سلونی عن طرق السموات فبانی اعراف بها من طرق الارضین، ولو کشف الغطاء، ما اذددت))

"حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آسمانوں کے راستے مجھ سے پوچھیں چونکہ میں ان کو زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں اور اگر پردہ اٹھ جائے پھر بھی میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا۔"

یقین علی:

((قال امیر المومنین و امام الموحدین علی ابن ابی طالب رضی الله عنه قال: لو کشف لی الغطاء ما ازددت یقینا))

"امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر پنہاں چیزوں سے پردہ اٹھ جائے تو میرے یقین میں زیادتی نہیں ہوگی۔"

☆☆☆

فصل نمبر 22:

علی رضی الله عنه ولیلة المعراج ولیلة البدر:

حضرت علی اور شب معراج و بدر

حضرت علی کی زبان میں ہمکلامی:

((عن عبد الله بن عمر قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم وقد سئل: بای لغة خاطبك ربك لیلة المعراج؟ فقال: خاطبنی بلغة علی بن ابی طالب، فالهمنی ان قلت: یا رب! خاطبتنی انت ام علی؟ فقال: یا احمد! اناشیء لا کالا شیاء، لا اقاس بالناس ولا اوصف بالا شباه، خلقتك من نوری و خلقت علیا من نورك، فطلعت علی سرائر قلبك فلم اجد الی قلبك احب من علی بن ابی طالب، فخاطبتك بلسانه کیما یطمئن قلبك))

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ نے

شب معراج آپ سے کس زبان میں کلام کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب کی زبان میں مجھے الہام کیا تا کہ میں یہ کہوں: پروردگار! تو میرے ساتھ ہم کلام ہے یا علی؟ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: یا احمد! میں ایک موجود ہوں لیکن نہ دوسری موجودات کی طرح اور لوگوں کے ساتھ میرا مقابلہ ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی میری مثل ہے۔ میں نے تم کو اپنے نور سے خلق کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے خلق کیا ہے۔ میں نے تیرے دل کے اندر جستجو کی ہے اور تیرے نزدیک کسی کو علی بن ابی طالب سے زیادہ محبوب نہیں دیکھا، اسلئے اس کی زبان میں تیرے ساتھ ہم کلام ہوا ہوں تا کہ تیرے دل کو سکون حاصل ہو جائے۔"

محبین علی کا ثواب:

((ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :لیلۃ اسری بی الی السماء الرابعۃ رایت صورۃ علی بن ابی طالب، فقلت لجبرئیل :ھذا اخی علی، فاوحی الی ان ھذا ملک خلقہ اللہ علی صورۃ علی ابن ابی طالب یزورہ کل یوم سبعون الف ملک یسبحون و یکبرون و ثوابھم لمحبی علی بن ابی طالب))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے چوتھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے وہاں پر علی بن ابی طالب کو دیکھا۔ جبرائیل سے کہا: یہ میرے بھائی علی ہیں۔؟ مجھ پر وحی ہوئی کہ یہ ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علی کی شکل میں خلق کیا ہے اور روزانہ ہزار فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں اور تسبیح و تقدیس کہتے ہیں اور ان کا ثواب علی کے محبین کو ملتا ہے۔"

آسمان والے علی ابن ابی طالب کے محبین:

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :ما مررت بسماء الا واھلھا یشتاقون الی علی بن ابی طالب، وما فی الجنۃ نبی الا وھو یشتاق الی علی بن ابی طالب))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی ایسے آسمان سے نہیں گزرا مگر یہ کہ میں نے دیکھا اہل آسمان علی ابن ابی طالب کا اشتیاق رکھتے ہیں اور بہشت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں ہے جو علی بن ابی طالب کے دیدار کا مشتاق نہ ہو۔"

مقربین فرشتوں کا سلام:

((ومن مقاماتہ فی غزوۃ بدر ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعثہ لیلۃ البدر ان یاتیہ بالماء حین قال لاصحابہ من یلتمس لنا الماء ؟ فسکتوا عنہ فقال علی رضی اللہ عنہ: انا یا رسول اللہ ، فاخذ القربۃ واتی القلیب فملا القربۃ واخرجھا جاء ت ریح فاھرقتہ

ثم عاد الی القلیب فجاء ت ریح فاھر قته فلما کانت الرابعة ملاھا فاتی بھا الی النبی فاخبرہ بخبرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم اما الریح الا ولی فجبرئیل فی الف من الملائکة سلموا علیك واما الریح الثانیة فمیکائیل فی الف من الملائکة سلموا علیك واما الریح الثالثة فاسرا فیل فی الف من الملائکة سلموا علیك))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کی منزلت میں سے ایک منزلت اور مقام یہ ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پانی لانے کیلئے بھیجا۔ آپ اس وقت اپنے اصحاب سے فرمایا: کون ہمارے لئے پانی لائے گا؟ سب خاموش ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پانی لاؤں گا۔ بس مشک اٹھالی اور کنویں پر پہنچے۔ مشک پانی سے بھری کہ اچانک ہوا چلی اور مشک کا پانی زمین پر گر گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ دوبارہ کنویں پر آئے اور مشک بھری۔ اس مرتبہ بھی ہوا چلی اور پانی زمین پر گر گیا۔ یہاں تک کہ چوتھی بار مشک کو پانی سے پر کیا اور واپس آئے۔ پورا ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی ہوا جو چلی تو اس وقت جبرائیل نے ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہیں سلام کیا اور دوسری ہوا جو چلی وہ میکائیل نے ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہیں سلام کیا اور تیسری ہوا اسرافیل تھے جس نے ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہیں سلام کیا۔''

رسول اللہ کے حکم پر پانی لانا:

((بالاسناد، عن علی قال: لما کانت لیلة بدر قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم صلی اللہ علیه و آله وسلم: من یستقی لنا من الماء؟ فاحجم الناس قال: فقمت فاحتضنت قربة ثم اتیت قلیبا بعید القعر مظلما فانحدرت فیه فاوحی اللہ الی جبرئیل ومیکائیل و اسرافیل تاھبوا لنصرة محمد صلی اللہ علیه و آله وسلم وحربه فھبطوا من السماء، لھم دوی یذھل من یسمعه فلما حاذوا القلیب وقفوا وسلموا علی من عند آخر ھم! اکراماً و تبجیلاً و تعظیماً))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی رات جس دن جنگ بدر شروع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہمارے لئے پانی لائے گا؟ سب خاموش رہے۔ میں کھڑا ہوا، اپنے ساتھ مشک اٹھائی اور ایک گہرے اور تاریک کنویں پر پہنچا اور کنویں میں داخل ہوا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل پر وحی کی کہ وہ جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدد کرنے کیلئے تیار رہیں۔ ملائکہ آسمان سے اس طرح اترے کہ سب کانوں نے ان کے آنے کی آواز سنی اور اہل اسلام تمام چیزوں سے بے خبر ہو گئے۔ جب کنویں کے قریب پہنچے تو سب نے کھڑے ہو کر احترام اور تعظیم سے مجھے سلام کیا۔''

☆☆☆

فصل نمبر 23:

فی اخلاقه و سیرته:

حضرت علی کے اخلاق اور سیرت کا بیان

توکل علی اللہ:

((بالاسناد، عن ابی عبد الله رضی الله عنه قال :کان قنبر غلام علی یحب علیاً حباً شدیدًا فاذا خرج علی رضی الله عنه خرج علی اثره بالسیف قراة ذات لیلة فقال :یا قنبر! مالك؟ فقال :جئت لا مشی خلفك یا امیر المومنین قال:ویحك !امن اهل السماء تحرسنی او من اهل الارض؟ فقال:لا ،بل من اهل الارض فقال ان اهل الارض لا یستطیعون لی شیئاً الا باذن الله من السماء فارجع فرجع))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا غلام قنبر آپ سے بہت محبت کرتا تھا، اس لئے جس وقت بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے خارج ہوتے تھے تو وہ تلوار اٹھا کر آپ کے پیچھے حرکت کرتا تھا۔ ایک رات آپ نے قنبر کو دیکھا تو پوچھا: کس لئے آئے ہو؟ جواب دیا: یا امیر المومنین! اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے پیچھے چلوں۔ آپ نے فرمایا: حیف ہو تم پر! آیا تو چاہتا ہے میری اہل آسمان سے حفاظت کرے یا اہل زمین سے؟ کہا: اہل زمین سے۔ فرمایا: اہل زمین اللہ کے اذن کے بغیر میرے ساتھ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ واپس جاؤ۔ قنبر واپس چلے گئے۔''

حضرت علی کا خوف الٰہی:

((روی دعا (علی)رضی الله عنه غلاماً له مراراً فلم یجبه، فخرج فوجده علی باب البیت ، فقال :ما حملك علی ترك اجابتی؟ قال :کسلت عن اجابتك وامنت عقوبتك، فقال:الحمد لله الذی جعلنی ممن یا منه خلقه، امض فانت حرلوجه الله))

''روایت ہے کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چند مرتبہ اپنے غلام کو آواز دی، غلام نے جواب نہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر آئے اور غلام کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر فرمایا: جواب کیوں نہیں دیا؟ غلام نے کہا: میں جواب دینے کی حالت میں نہیں تھا اور آپ کی سزا سے بھی امان میں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھے ان میں سے قرار دیا ہے جن سے اس کی مخلوق امان میں ہے۔ جاؤ! تم اللہ کے راستے میں آزاد ہو۔''

صبر و تحمل:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على افضل الناس حلماً))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی تحمل اور صبر میں لوگوں سے افضل ہیں۔''

صبر و تحمل کی انسانی صورت:

((عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :ولو كان الحلم رجلاً، لكان علياً))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر صبر اور تحمل انسانی شکل اختیار کر لے تو وہ علی ہوں گے۔''

((في خطبة له رضي الله عنه فرايت ان الصبر على هاتا احجى، فصبرت وفي العين قذى ،وفي الحلق شجا))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں فرمایا: جب میں نے دیکھا کہ ابھی صبر کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تو میں نے صبر کر لیا، اس طرح جیسے کسی کی آنکھ میں کانٹا اور گردن میں ہڈی پھنسی ہوئی ہو۔''

حضرت علی کا مسافر ساتھی سے حسن سلوک:

((بالاسناد، عن ابي عبد الله عن آبائه :ان امير المومنين رضي الله عنه صاحب رجلاً ذمياً فقال له الذمي :اين تريد يا عبد الله! فقال :اريد الكوفة، فلما عدل الطريق بالذمي عدل معه امير المومنين رضي الله عنه فقال (له) الذمي:الست زعمت انك تريد الكوفة؟ فقال له :بلى فقال له الذمي :فقد تركت الطريق ؟ فقال له:قد علمت ذلك قال:فلم عدلت معي وقد علمت ذلك؟ فقال له امير المومنين :هذا من تمام حسن الصحبة ان يشيع الرجل (صاحبه) هنيئة اذا فارقه، وكذلك امرنا نبينا صلى الله عليه وآله وسلم ، فقال له الذمي:هكذا قال؟ قال:نعم ، قال الذمي :لا جرم انما تبعه من تبعه لا فعاله الكريمة فانا اشهدك اني على دينك ورجع الذمي مع امير المومنين رضي الله عنه فلما عرفه اسلم))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک کافر ذمی کے ساتھ ہم سفر ہوئے۔ اس شخص نے پوچھا: اے اللہ کے بندے کہاں جاؤ گے؟ آپ نے فرمایا: کوفہ جاؤں گا۔ جب اس کا راستہ جدا ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چلتے رہے۔ اس شخص نے کہا: کیا آپ نے نہیں کہا تھا کہ کوفہ جاؤں گا۔؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: یہ تو کوفہ کا راستہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: جانتا

ہوں۔ اِس نے کہا: پھر کیوں میرے ساتھ آ رہے ہو؟ فرمایا: یہ کمال حسن معاشرت ہے کہ جب انسان اپنے دوست سے جدا ہو تو چند قدم اور بھی اس کے ساتھ چلے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح حکم دیا ہے۔ ذمی نے کہا: آپ کے پیغمبر نے اسی طرح کہا ہے۔؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! ذمی نے کہا: بس ان کی اچھی سیرت اور عمل دیکھ کر لوگ ان کے پیروکار بنے ہیں۔ میں تم کو اپنا گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے تمہارا دین قبول کر لیا ہے۔ اس وقت وہ کافر ذمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس آ گیا اور جب ان کو پہچان لیا تو مسلمان ہو گیا۔"

حضرت علی کی تواضع:

((قال صعصعة بن صوحان وغيره من شيعته واصحابه: كان فينا كاحد منالين جانب وشدة توضع وهولة قياد، و كنانهابه مهابة الا سير المربوط للسياف الواقف على راسه))

"صعصعہ بن صوحان جو حضرت علی کے گروہ اور اصحاب میں سے تھے، نے کہا: امیر المومنین حضرت علی ہمارے درمیان ہماری مانند تھے۔ آپ میں بہت زیادہ تواضع اور عاجزی تھی جس کی وجہ سے تمام لوگ آپ کی طرف مائل ہو جاتے تھے۔ اس دوران ہم پر ہیبت اور خوف طاری ہو جاتا تھا، اس طرح جیسے کوئی کسی اسیر کے سر پر تلوار اٹھائے کھڑا ہو۔"

خود سودا سلف اٹھا کر لانا:

((كان على رضى الله عنه يدخل السوق و يحمل التمر والسويق والملح واشباة ذلك فى ثوبه تارة وفى يده اخرى ويقول:

لا ينقص الكامل من كماله

ماجر من نفع الى عياله

"روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ جس وقت بازار جایا کرتے تھے تو کھجور اور آٹا اور نمک کپڑے میں ڈال کر اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر لے جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: اپنے عیال کیلئے خوراک لے جانا بہت ہی مفید ہے اور یہ انسان کے مال میں کمی کا باعث نہیں بنتا۔"

حضرت علی کا انکسار:

((عن ابى عبد الله رضى الله عنه قال: خرج امير المومنين رضى الله عنه على اصحابه وهوراكب، فمشوا خلفه، فالتفت اليهم فقال: لكم حاجة؟ فقالوا: لا يا امير المومنين، ولكنا نحب ان نمشى معك، فقال لهم: انصرفوا فان مشى الماشى مع الراكب

مفسدة للراكب و مذلة للمعاشي))

"جناب ابی عبداللہ امام باقر سے روایت ہے کہ ایک دن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سوار ہو کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکلے۔ آپ کے ساتھی آپ کے پیچھے چلنے لگے تو آپ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: کیا تمہاری کوئی حاجت ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں اے امیر المومنین! بلکہ ہم آپ کے ساتھ چلنا پسند کرتے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا: واپس چلے جاؤ! کیونکہ سوار کے ساتھ پیدل چلنا سوار کی بے عزتی ہے اور پیدل چلنے والے کے لیے ذلت۔"

☆☆☆

فصل نمبر 24:

في زهد و قناعت و دنيا عند علي:

حضرت علی کا زہد و قناعت اور دنیا سے بے رغبتی

حضرت علی کی ثابت قدمی:

((عن علي رضی الله عنه مرفوعاً، قال رسول الله صلیّ الله علیه و آله و سلم، یا علي ! کیف انست اذا زهد الناس في الآخرة و رغبوا في الدنیا و اکلوا التراث اکلا لما واحبوا المال حضبا جما واتخذوا دینالله دغلاومال الله دو لا قال: قلت :یا رسول الله !اترکهم واترك مافعلوه واني اختار الله و رسوله والدار الآخرة واصبر علی مصائب الدنیا وهواها حتی الحق بك بمشیئة الله قال: صدقت یا علي !اللهم افعل ذلك به))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم اس وقت کیسے ہو گے جب لوگ آخرت کو بھول کر دنیا کے ساتھ دل لگائیں گے۔ ثروت کو ایک ہی وقت میں کھا جائیں گے اور مال اور دولت سے بہت زیادہ محبت رکھیں گے۔ اللہ کے دین کو فریب کاری اور دھوکے کا وسیلہ بنائیں گے اور بیت المال کو ایک دوسرے کے ہاتھ میں چرخائیں گے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ان کو اور ان کے کاموں کو چھوڑ کر اللہ اور پیغمبر اور آخرت کے راستے کا انتخاب کروں گا اور دنیا کے مصائب پر صبر کروں گا، یہاں تک کہ رضاء الٰہی سے آپ کے ساتھ ملحق ہو جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم نے سچ کہا۔ اے اللہ! علی کے ساتھ ایسا ہی کرنا۔"

دنیا کی حکمرانی کی اہمیت جوتے کے برابر بھی نہیں:

((قال عبد الله بن عباس :دخلت علي امیر المومنین رضي الله عنه بذي قار وهو

یخصف نعله، فقال لی :ما قیمة هذا النعل؟ فقلت :لا قیمة لها، فقال رضی الله عنه والله لهی احب الی من امرتکم الا ان اقیم حقاً او ادفع باطلاً))

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ''ذی قار'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔اس وقت آپ اپنے جوتے کو پیوند لگا رہے تھے، مجھ سے پوچھا: اس جوتے کی اہمیت کیا ہے۔ میں نے کہا: کوئی اہمیت نہیں۔انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ جوتا میرے نزدیک تمہاری حکمرانی سے محبوب تر ہے اور اس کی قدر و قیمت اس سے زیادہ ہے مگر یہ کہ میں حق کیلئے قیام کروں یا باطل کو روک لوں۔''

دنیائے اسلام کے خلیفہ کی تلوار برائے فروخت:

((عن ابی حیان التیمی عن ابیه قال :رایت علی بن ابی طالب رضی الله عنه علی المنبر یقول :من یشتری منی سیفی هذا؟ فلو کان عندی ثمن ازار ما بعته، فقام الیه رجل فقال :نسلفك ثمن ازار (قال:) قال عبد الرزاق :وکانت بیده الدنیا کلها الا ما کان من الشام))

''ابوحیان تیمی کے والد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے کون میری تلوار کو خریدے گا؟ اگر میرے پاس قمیض خریدنے کی رقم ہوتی تو اس کو نہ بیچتا۔پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: ہم ایک قمیض کی رقم آپ کو قرض دیتے ہیں۔عبدالرزاق نے کہا: یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ پوری دنیائے اسلام کی حکمرانی علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھی سوائے شام کے۔''

قمیض کے لیے رقم:

((بالاسناد ، عن مجمع التیمی قال :خرج علی بن ابی طالب رضی الله عنه بسیفه الی السوق فقال :من یشتری منی سیفی هذا فلو کان عندی اربعة دارهم اشتری بها ازارا ما بعته))

''مجمع تیمی نے کہا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تلوار تھی، آپ بازار میں آئے اور فرمایا: کون میری اس تلوار کو خریدے گا؟ اگر میرے پاس قمیض خریدنے کے لئے چار درہم ہوتے تو میں اس تلوار کو فروخت نہ کرتا۔''

ایک ہی قمیض...... گیلی قمیض میں خطبہ:

((بالاسناد ، عن ابی اسحاق السبیعی قال :کنت علی عنق ابی یوم الجمعة و امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه یخطب وهو یتروح بکمه فقلت :یا ابه امیر المومنین یجد الحر؟افقال لی :لا یجدحرا ولا بردا، ولکنه غسل قمیصه وهو رطب

ولا له غيره فهو يتروح به))

"ابواسحاق سبیعی کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں اپنے والد کے کندھے پر سوار تھا، اس وقت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھ رہے تھے اور اپنی آستینوں کو حرکت دے رہے تھے۔ میں نے اپنے والد سے کہا: امیر المومنین گرمی محسوس کر رہے ہیں؟ میرے والد نے کہا: نہ گرمی محسوس کر رہے ہیں اور نہ سردی، بلکہ ان کی قمیض گیلی ہے، چونکہ ان کے علاوہ ان کے پاس کوئی اور قمیض نہیں اس لیے اس کو ہلا رہے ہیں تا کہ خشک ہو جائے۔"

...کی خوشنودی کا باعث بننے والی چیز:

((عن سعد بن كلثوم قال: كنت عند الصادق جعفر بن محمد فذكر امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه فاطراه ومدحه بما هو اهله۔ ثم قال: والله ما اكل علي بن ابي طالب رضي الله عنه من الدنيا حراما قط حتى مضى لسبيله وما عرض له امران قط هما لله رضى الا اخذ باشدهما عليه في دينه))

"سعد بن مکتوم کہتے ہیں کہ ہم امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھے، آپ نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کیے، جن فضائل کے حضرت لائق تھے ان کی شان میں بیان فرمائے۔ اس کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! علی ابن ابی طالب نے دنیا میں کبھی بھی حرام نہیں کھایا، یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور کوئی دو چیزیں جو اللہ کی خوشنودی کا باعث تھیں ان کو پیش نہیں کی گئیں مگر یہ کہ ان میں سے اہم ترین کو اپنے دین کیلئے پسند کیا۔"

...ب سے زیادہ زاہد:

((عن قبيصة بن جابر قال: مارايت ازهد في الدنيا من علي بن ابي طالب رضي الله عنه))

"قبیصہ بن جابر نے کہا: میں نے اس دنیا میں کسی کو بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ زاہد نہیں دیکھا۔"

...ا کی عطا کردہ زینت:

((بالاسناد، قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي! ان الله تعالىٰ قد زينك بزينة لم تزين العباد بزينة احب الى الله تعالىٰ منها: هي زينة الابرار عند الله عزوجل، الزهد في الدنيا فجعلك لا ترزا من الدنيا شيئا ولا ترزا الدنيا منك شيئا ووهب لك حسب المساكين فجعلك ترضى بهم اتباعا ويرضون بك اماما))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ نے تم کو اس دنیا میں ایک ایسی زینت سے نوازا ہے جو اللہ کے نزدیک بہترین زینت ہے۔ اس نے کسی اور کو اس زینت سے نہیں نوازا۔ یہ زینت ان کی زینت ہے جو اللہ کے نزدیک صالحین میں سے گنے جاتے ہیں اور یہ نیکی دنیا میں ہے۔ تم کو اللہ نے ایسے قرار دیا ہے کہ دنیا تم سے دور ہے اور تم دنیا سے بیزار ہو اور تم کو مساکین کا دوست بنایا اور تم کو ایسے قرار دیا کہ تم ان کی پیروی سے خوش ہو اور وہ تمہاری سرداری سے خوش ہیں۔''

غلاموں جیسا لباس و کھانا:

((بالاسناد، عن ابی جعفر الباقر رضی الله عنه انه قال: والله ان کان علی لیا کل اکل العبدو یجلس جلسة العبد، وان کان لیشتری القمیصین السنبلانیین فیخیر غلامه خیر هما ثم یلبس الآخر))

''امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت علی غلاموں کی مانند کھانا کھاتے تھے اور ان کی طرح بیٹھتے تھے اور معمولاً دو لباس سنبلانی خریدا کرتے تھے۔ ان میں سے بہترین اور عمدہ لباس غلام کو دیا کرتے تھے اور دوسرا خود پہنا کرتے تھے۔''

پیوند لگا لباس اور جوتے:

((کان علی رضی الله عنه :یلبس لباساً مرقوعًا ونعلاه من لیف))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ پیوند لگا ہوا لباس پہنتے تھے اور آپ کے جوتے کھجور کی چھال سے بنے ہوئے تھے۔''

خود جوتے کی مرمت کرنا:

((بالاسناد، عن ابی عبد الله عن علی رضی الله عنه انه کان یمشی فی نعل واحدة ویصلح الاخری لا یری بذلك باسا))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ بعض اوقات پاؤں میں ایک جوتا پہن کر چلتے تھے اور دوسرے کی مرمت کرتے تھے اور اس کام کو عیب نہیں سمجھتے تھے۔''

پیوند لگا لباس تکبر کا علاج:

((وکان علی رضی الله عنه یرفع قمیصه، ویقول: ان لبس المرقوع یخشمع القلب ویقتدی به المومن))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے لباس کو خود پیوند لگاتے تھے اور فرماتے تھے: پیوند والا لباس دل میں عاجزی اور انکساری پیدا کرتا ہے اور مومنین اس کی پیروی کرتے ہیں۔''

ب مسکین کی طرح:

((قال امیر المومنین رضی الله عنه :ان الله جعلنی اماما لخلقه ففرض علی التقدیر فی نفسی و مطعمی و مشربی و ملبسی کضعفاء الناس کی یقتدی الفقیر بفقری و لا یطغی الغنی غناه))

''امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے لوگوں کے لیے رہنما بنایا اور مجھ سے اقرار لیا گیا ہے کہ میں اپنی خوراک، لباس اور خورد ونوش میں مسکین اور غریب لوگوں کی مانند زندگی بسر کروں تا کہ محتاج اور نیاز مند لوگ میرے فقر کی اطاعت کریں اور مالدار لوگ بے نیازی کی وجہ سے سرکشی اختیار نہ کریں۔''

نیا کی پستی:

((عن علی رضی الله عنه :لدنیا کم عندی اھون من عراق خنزیر علی ید مجذوم))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری یہ دنیا میرے نزدیک اس خنزیر سے بھی پست تر ہے جو جذامی شخص کے ہاتھ میں ہے۔''

نیا کو تین طلاقیں:

((وقال علی رضی الله عنه :یا دنیا یا دنیا ابی تعرضت، ام الی تشوقت لا حان حینك هیهات غری غیری لا حاجة لی فیك ، قد طلقتك ثلاثا لا رجعة لی فیك ، وله رضی الله عنه:

طلق الدنیا ثلاثا
و اتخذ زوجا سواها
انها زوجة سوء
لا تبالی من اتاها

''امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے دنیا! اے دنیا! آیا اپنے آپ کو مجھے پیش کر رہی ہو اور مجھ سے محبت کرنا چاہتی ہو؟ کبھی بھی تیرا وقت نہیں آئے گا۔ افسوس! کسی اور کو دھوکا اور فریب دے۔ مجھے تیری ضرورت نہیں! میں نے تجھے تین طلاقیں دی ہیں اور تجھ سے رجوع نہیں کروں گا۔ (یہ شعر بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے) دنیا کو تین طلاقیں دے کر دوسری شریک حیات کا انتخاب کر لو! کیونکہ وہ بری ہم سفر ہے اور اس (دنیا) کے لئے فکر مند نہ ہو کہ کون اس کا پیچھا کرتا ہے۔؟''

☆☆☆

فصل نمبر 25:

طعام علی رضی الله عنه:

حضرت علی کی غذا

رسول اللہ سے مشابہ کھانا:

((بالاسناد، عن زيد بن الحسن قال: سمعت ابا عبد الله رضی الله عنه يقول: كان امير المومنين رضی الله عنه اشبه الناس طعمة برسول الله صلی الله علیه و آله وسلم كان يا كل الخبر والخل والزيت ويطعم الناس الخبز واللحم))

''زید بن حسن نے کہا کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ اپنی خوراک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ خود روٹی، سرکہ اور زیتون کا تیل کھایا کرتے تھے اور لوگوں کو روٹی اور گوشت دیا کرتے تھے۔''

غیر مسنون کھانا کھانے سے انکار:

((عن عدی بن ثابت قال: اتی امير المومنين رضی الله عنه بفالوذج فابی ان يا كل منه، وقال: شی لم يا كل منه رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم لا احب ان اكل منه))

''عدی بن ثابت نے کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فالودہ لایا گیا۔ آپ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا: میں اس چیز کو کھانا پسند نہیں کرتا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو۔''

جس چیز کی عادت نہیں:

((عن حبة العرنی: ان عليا رضی الله عنه اتی بالفالوذج فوضع قدامه فقال: والله انك لطيب الريح، حسن اللون، طيب المطعم، ولكنی اكره ان اعود نفسی ما لم تعتد))

''حبۃ العرنی نے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فالودہ لایا گیا اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تو بہت خوش رنگ، خوشبودار اور لذیذ ہے، لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ جس چیز کی مجھے عادت نہیں اس کی عادت ڈالوں۔''

غلاموں جیسا لباس و کھانا:

((بالاسناد، عن ابی جعفر الباقر رضی الله عنه انه قال: والله ان كان علی ليا كل اكل العبدو يجلس جلسة العبد))

''امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت علی غلاموں کی مانند کھانا کھاتے تھے اوران کی طرح بیٹھتے تھے۔''

نمک کے ساتھ روٹی تناول کرنا:

((عن الاسود و علقمة قالا: دخلنا علی امیرالمومنین رضی اللہ عنه و بین یدیه طبق من خوص علیه قرص او قرصان من شعیر وان اسطار النخالة لتبین فی الخبز وهو یکسر علی رکبتیه و یاکل بملح جریش، فقلنا لجاریة له سوداء اسمها فضة: الا نخلت هذا الدقیق لا میر المومنین رضی اللہ عنه؟ فقالت: ایا کل هو المهنا ویکون الوزر فی عنقی؟ افتبسم رضی اللہ عنه وقال: انا امرتهان لا تنخله، قلنا: ولم یا امیر المومنین؟ قال: ذلك لا جدر ان تذل النفس و یقتدی بی (لی) المومن و الحق باصحابی))

''اسود اور علقمہ کہتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے دیکھا کہ آپ کے سامنے کھجور کے پتوں سے بنا ہوا تھال رکھا ہوا تھا اور اس میں ایک یا دو روٹیاں جو کی رکھی ہوئی تھیں جن پر بھوسی ظاہر تھی اور جناب علی نے روٹی کو زانو پر رکھا تھا اور توڑ کر نمک کے ساتھ تناول فرمارہے تھے۔ ہم نے ان کی حبشی کنیز جس کا نام فضہ تھا سے کہا: امیر المومنین علی المرتضیٰ کیلئے آٹا کیوں نہیں چھانا؟ کنیز نے کہا: آیا امیر المومنین خوش مزہ اور لذیذ کھانا کھائیں اور اس کا گناہ مجھ پر ہو؟ جناب علی مسکرائے اور فرمایا: میں نے اسے کہا ہے کہ آٹے کو صاف نہ کرے۔ ہم نے کہا: کیوں یا امیر المومنین! انہوں نے فرمایا: یہ اپنے نفس کو حقیر اور ذلیل کرنے کیلئے بہتر ہے، کیونکہ مومنین میری پیروی کرتے ہیں اور میں بھی اپنے اصحاب کے ساتھ متصل ہو جاؤں۔''

سادہ ترین غذا:

((روی عن سوید بن غفلة قال: دخلت علی علی رضی اللہ عنه فوجدته جالساً وبین یدیه اناء فیه لبن اجد ریح حموضته فی یده رغیف اری قشار الشعیر فی وجهه وهو یکسره بیده ویطرحه فیه، فقال: ادن فاصب من طعامنا، فقلت: انی صائم))

''سوید بن غفلہ نے کہا کہ ہم جناب علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، دیکھا آپ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے سامنے ایک برتن رکھا ہوا تھا جس میں تھوڑی سی لسی تھی اور اس کی کھٹائی کی بو محسوس ہو رہی تھی، آپ کے پاس جو سے بنی ہوئی روٹی جس پر جو کے چھلکے ظاہر تھے، تھی، اس کو توڑ کر لسی میں ڈال رہے تھے اور مجھ سے فرمایا: میرے قریب آؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ میں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔''

فصل نمبر 25:

طعام علي رضى الله عنه:

حضرت علی کی غذا

رسول اللہ سے مشابہ کھانا:

((بالاسناد، عن زيد بن الحسن قال: سمعت ابا عبد الله رضى الله عنه يقول: كان امير المومنين رضى الله عنه اشبه الناس طعمة برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يا كل الخبر والخل والزيت ويطعم الناس الخبز واللحم))

”زید بن حسن نے کہا کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ اپنی خوراک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ خود روٹی، سرکہ اور زیتون کا تیل کھایا کرتے تھے اور لوگوں کو روٹی اور گوشت دیا کرتے تھے۔“

غیر مسنون کھانا کھانے سے انکار:

((عن عدى بن ثابت قال: اتى امير المومنين رضى الله عنه بفالوذج فابى ان يا كل منه، وقال: شى لم يا كل منه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا احب ان اكل منه))

”عدی بن ثابت نے کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فالودہ لایا گیا۔ آپ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا: میں اس چیز کو کھانا پسند نہیں کرتا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو۔“

جس چیز کی عادت نہیں:

((عن حبة العرني: ان عليا رضى الله عنه اتى بالفالوذج فوضع قدامه فقال: والله انك لطيب الريح، حسن اللون، طيب المطعم، ولكني اكره ان اعود نفسي ما لم تعتد))

”حبۃ العرنی نے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فالودہ لایا گیا اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تو بہت خوش رنگ، خوشبودار اور لذیز ہے، لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ جس چیز کی مجھے عادت نہیں اس کی عادت ڈالوں۔“

غلاموں جیسا لباس و کھانا:

((بالاسناد، عن ابى جعفر الباقر رضى الله عنه انه قال: والله ان كان على ليا كل اكل العبدو يجلس جلسة العبد))

"امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت علی غلاموں کی مانند کھانا کھاتے تھے اور ان کی طرح بیٹھتے تھے۔"

نمک کے ساتھ روٹی تناول کرنا:

((عن الاسود و علقمة قالا: دخلنا على امير المومنين رضى الله عنه و بين يديه طبق من خوص عليه قرص او قرصان من شعير وان اسطار النخالة لتبين فى الخبز وهو يكسر على ركبتيه و ياكل بملح جريش، فقلنا لجارية له سوداء اسمها فضة: الا نخلت هذا الدقيق لا مير المومنين رضى الله عنه؟ فقالت: ايا كل هو المهنا ويكون الوزر فى عنقى؟ افتبسم رضى الله عنه وقال: انا امرتهان لا تنخله، قلنا: ولم يا امير المومنين؟ قال: ذلك لا جدر ان تذل النفس و يقتدى بى (لى) المومن والحق باصحابى))

"اسود اور علقمہ کہتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے دیکھا کہ آپ کے سامنے کھجور کے پتوں سے بنا ہوا تھال رکھا ہوا تھا اور اس میں ایک یا دو روٹیاں جو کی رکھی ہوئیں تھیں جن پر بھوسی ظاہر تھی اور جناب علی نے روٹی کو زانو پر رکھا تھا اور توڑ کر نمک کے ساتھ تناول فرما رہے تھے۔ ہم نے ان کی حبشی کنیز جس کا نام فضہ تھا سے کہا: امیر المومنین علی المرتضیٰ کیلئے آٹا کیوں نہیں چھانا؟ کنیز نے کہا: آیا امیر المومنین خوش مزہ اور لذیذ کھانا کھائیں اور اس کا گناہ مجھ پر ہو؟ جناب علی مسکرائے اور فرمایا: میں نے اسے کہا ہے کہ آٹے کو صاف نہ کرے۔ ہم نے کہا: کیوں یا امیر المومنین! انہوں نے فرمایا: یہ اپنے نفس کو حقیر اور ذلیل کرنے کیلئے بہتر ہے، کیونکہ مومنین میری پیروی کرتے ہیں اور میں بھی اپنے اصحاب کے ساتھ متصل ہو جاؤں۔"

سادہ ترین غذا:

((روى عن سويد بن غفلة قال: دخلت على على رضى الله عنه فوجدته جالساً و بين يديه اناء فيه لبن اجد ريح حموضته فى يده رغيف ارى قشار الشعير فى وجهه وهو يكسره بيده ويطرحه فيه، فقال: ادن فاصب من طعامنا، فقلت: انى صائم))

"سوید بن غفلہ نے کہا کہ ہم جناب علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، دیکھا آپ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے سامنے ایک برتن رکھا ہوا تھا جس میں تھوڑی سی لسی تھی اور اس کی کھٹائی کی بو محسوس ہو رہی تھی، آپ کے پاس جو سے بنی ہوئی روٹی جس پر جو کے چھلکے ظاہر تھے تھی، اس کو توڑ کر لسی میں ڈال رہے تھے اور مجھ سے فرمایا: میرے قریب آؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ میں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔"

گوشت کھانے سے صبر:

((وروی ان علیاً رضی اللہ عنہ اجتاز بقصاب وعندہ لحم سمین، فقال یا امیر المومنین: ہذا اللحم سمین اشترمنہ، فقال لہ: لیس الثمن حاضرًا، فقال: انا اصبر یا امیر المومنین، فقال لہ: انا اصبر عن اللحم))

''منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک قصاب کے قریب سے گزرے، اس کے پاس موٹا تازہ گوشت رکھا ہوا تھا۔ اس نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے کہا: یا امیر المومنین! یہ موٹا اور تازہ گوشت ہے مجھ سے خرید لیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پیسے نہیں ہیں۔ قصاب نے کہا: میں صبر کرلوں گا۔ فرمایا: میں گوشت کھانے سے صبر کر لیتا ہوں۔''

پورے سال میں بس قربانی کا تھوڑا سا گوشت:

((قال علی رضی اللہ عنہ: إن امیر کم ہذا قد رضی من دنیا کم بطمریہ، وانہ لا یاکل اللحم فی السنۃ الا الفلذۃ من کبدا ضحیۃ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا حکمران تمہاری اس دنیا میں دو پرانے لباس پر راضی ہے اور پورے سال میں گوشت نہیں کھاتا فقط قربانی کا تھوڑا سا جگر اس کیلئے کفایت کرتا ہے۔''

مکھن اور زیتون کے تیل سے پرہیز:

((وعن الاحنف بن قیس قال: دخلت علی علی رضی اللہ عنہ وقت افطارہ اذا دعا بجراب مختوم فیہ سویق الشعیر قلت لہ: یا امیر المومنین خفت ان یوخذ منہ فختمت فیہ؟ قال: لا ولکنی خفت ان یلینہ "یلتہظ" الحسن او الحسین بسمن اوزیت قلت: ہما حرام علیك؟ قال: لا ولکن یجب علی الائمۃ ان یغتذوا بغذاء ضعفاء الناس وافقر ہم کیلا یشکو الفقیر من فقرہ ولا یطغی الغشی لغناہ))

''احنف بن قیس نے کہا کہ میں افطاری کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت علی نے جو کے آٹے کی تھیلی منگوائی جس کا منہ بندھا ہوا تھا، میں نے کہا: یا امیر المومنین! اس خوف سے کہ کوئی اس تھیلی میں سے کچھ آٹا اٹھا نہ لے منہ باندھ کے رکھا ہوا ہے؟ فرمایا: نہیں! مجھے ڈر ہے کہ کہیں حسن یا حسین اس آٹے پر مکھن یا زیتون کا تیل نہ لگا دیں۔ ہم نے کہا: کیا یہ دونوں چیزیں آپ پر حرام ہیں؟ فرمایا: نہیں! لیکن راہبرانِ قوم پر لازم ہے کہ ان کی غذا ایسی ہو جیسی غریب لوگ کھاتے ہیں تاکہ غریب اور محتاج لوگ اپنی غربت اور فقیری کی شکایت کرنے والے نہ ہوں اور دولت مند لوگ بے نیازی کی وجہ سے سرکشی اختیار نہ کریں۔''

کھانے والی تھیلی کو باندھنا:

((كان علي رضي الله عنه يطبخ في كل يقم صاعاً من الشعير ووضعه في شيء ويختم راسه و ياكل منه عند افطاره قرصاً، وقد يا كل من دقيقه غير مطبوخ، وسئل عن ختمه فقال رضي الله عنه :مخافة ان يلته الحسن والحسين بزيت))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روزہ ایک صاع جو کے آٹے سے روٹی بنا کر اسے تھیلی میں ڈال کر تھیلی کا منہ بند کر دیتے تھے، افطار کے وقت اس میں سے ایک روٹی نکال کر تناول فرماتے تھے اور کبھی کبھار صرف ستو تناول کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تھیلی کے باندھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے خوف ہے کہ حسن اور حسین اس پر گھی نہ لگا دیں۔''

اپنے کھانے کی حفاظت:

((وكان علي رضي الله عنه يختم على الجراب الذي فيه دقيق الشعير الذي يا كل منه ويقول :لا احب ان يدخل بطني الا ما اعلم))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ جس تھیلی میں جو کا آٹا تھا اس میں سے تناول فرما کر اس کو باندھ دیتے تھے اور فرماتے تھے: میں پسند نہیں کرتا کہ سوائے اس چیز کے جسے میں جانتا ہوں کوئی چیز میرے شکم میں داخل ہو۔''

☆☆☆

فصل نمبر 26:

علي رضي الله عنه والبركة في كده و غرسه:

حضرت علی کی محنت اور شجر کاری کی برکتیں

بے شمار درختوں کی کاشت:

((عن ابی عبد الله رضي الله عنه قال :ان امير المومنين رضي الله عنه كان يخرج و معه احمال النوى ، فيقال له :يا ابا الحسن اما هذا معك؟ فيقول :نخل ان شاء الله فيغرسه فلم يغادر (فما يغادر) منه واحدة))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کھجور کی گٹھلیوں کا وزن اٹھا کر باہر جا رہے تھے۔ ان سے پوچھا گیا: ابوالحسن! یہ کس چیز کا وزن ہے؟ فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو درخت ہیں۔ پھر ان کو کاشت کیا اور ایک دانہ بھی باقی نہ چھوڑا۔''

ایک لاکھ کھجور کے درخت:

((عن زرارة، عن ابی جعفر رضی الله عنه قال: لقی رجل امیر المومنین علی رضی الله عنه وتحته وسق من نوی، فقال له: ما هذا یا ابا الحسن تحتك؟ فقال: مائة الف عذق ان شاء الله، قال: فغرسه فلم یغادر منه نواة واحدة))

''زرارہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص نے امیر المومنین جناب علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کھجور کی گٹھلیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے ان سے پوچھا: ابوالحسن! کس چیز پر بیٹھے ہوئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: انشاء اللہ! ایک لاکھ کھجور کے درختوں پر۔ وہ شخص کہتا ہے: جناب علی نے سب کو کاشت کیا، ایک گٹھلی بھی باقی نہ چھوڑی۔''

تین لاکھ کھجور کے درخت:

((قال ابن داب: فکان یحمل الوسق فیه ثلاثمائة الف نواة فیقال له: ما هذا؟ فیقول: ثلاثمائة الف نخلة ان شاء الله، فیغرس النوی کلها فلا تذهب منه نواة ینبع واعا جیبها))

''ابن داب کہتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کندھے پر بوجھ اٹھایا ہوا تھا جس میں تین لاکھ کھجور کی گٹھلیاں تھیں۔ ان سے پوچھا گیا: یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تین لاکھ کھجور کے درخت اگر اللہ نے چاہا تو۔ پھر آپ نے تمام گٹھلیوں کو ینبع کی زرخیز زمین میں کاشت کر دیا اور کوئی دانہ بھی ضائع نہ ہوا۔''

☆☆☆

فصل نمبر 27:

سخاء علی رضی الله عنه وکرمه:

حضرت علی کی سخاوت اور کرم کا بیان

جود و سخا...... چھپے اور ظاہر:

جود و سخا میں فرق یہ ہے کہ سخی وہ ہوتا ہے جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے اور ''جواد'' وہ ہے جو خود نہ کھائے بلکہ دوسروں کو بغیر کسی غرض وعوض کے کھلائے اور بخیل وہ ہے جو نہ خود کھائے اور نہ دوسروں کو کھلائے۔ جوادِ حقیقی اللہ سبحانہ کی صفت ہے جو بغیر کسی غرض وعوض کے مخلوقات کو نوازتا ہے اور پھر اللہ کی عطا سے اس کائنات کے سب سے بڑے جواد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اس صفت جوادیت سے اپنے تمام صحابہ کو نوازا ہے اور بلاشبہ جو صحابی جتنے قریب رہے وہ اتنے ہی فیضیاب ہوئے۔

ذیل میں ہم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جود و سخا کے چند واقعات پیش کرتے ہیں:

قرآن مجید کی آیت کریمہ ہے:

((الذین ینفقون اموالھم باللیل و النھار سرًا و علانیة))

(پارہ 3، رکوع 2 سورۃ بقرہ)

''وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں دن اور رات میں چھپے اور ظاہر۔''

یہ آیت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی، جبکہ آپ کے پاس صرف چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا۔ آپ نے ان چاروں کو خیرات کر دیا۔ ایک رات میں، ایک دن میں، ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر۔

صدقہ کرنا بہت ہی افضل عمل ہے اور بالخصوص چھپ کر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ ظاہر کر کے بھی دیا اور پوشیدہ بھی تاکہ بہتر پر بھی عمل ہو جائے اور بہتر سے بہتر پر بھی۔

جناب مقداد پر صدقہ:

((وفی حدیث ابن عباس ان المقداد قال له :انا منذ ثلاثة ایام ما طعمت شیئا، فخرج امیرالمومنین وباع درعه بخمس مائة، ودفع الیه بعضها وانصرف متحیرا فنادا اعرابی :اشترمنی ھذه الناقة موجلا، فاشتراھا بمائة درھم ومضی الاعرابی، فاسقبله آخروقال: بعنی ھذه الناقة بمائة وخمسین درھما فباع وصاح یا حسن و یا حسین ! مضیافی طلب الا عرابی، وھو علی الباب، فراه النبی فقال وھو متبسم :یا علی الا عرابی صاحب الناقة جبرئیل والمشتری میکائیل، یا علی ، المائة عن الناقة والخمسین بالخمس التی فعتھا الی المقداد ثم تلا :ومن یتق الله یجعل له مخرجا))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جناب مقداد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: تین دن سے میں نے کھانا نہیں کھایا۔ حضرت علی اپنے بیت الشرف سے باہر نکلے اور پانچ سو درہم میں اپنی زرہ فروخت کی اور اس رقم میں سے کچھ حصہ مقداد کو دے کر حالات کے بارے میں سوچتے ہوئے واپس لوٹے، راستے میں ایک اعرابی (بادیہ نشین) نے حضرت علی سے کہا: اس اونٹ کو مجھ سے ادھار خرید لو! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سو درہم کا اونٹ خرید لیا۔ اعرابی چلا گیا، ایک اور شخص پہنچا اور کہا: اس اونٹ کو مجھے ڈیڑھ سو درہم میں بیچ دو! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اونٹ فروخت کر دیا۔ آپ گھر کے قریب کھڑے تھے کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو آواز دی اور فرمایا: اعرابی کے پیچھے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور تبسم کرتے ہوئے فرمایا: اے علی! اونٹ کے مالک جبرائیل اور خریدنے والے میکائیل تھے۔ اے علی! سو درہم اونٹ کے بدلے میں اور پچاس درہم پانچ درہم کے

بدلے میں جو مقدار کو دیئے۔ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا'' ''جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے کشائش پیدا فرما دے گا''

فی سبیل اللہ مال خرچ ہی خرچ کرتے جانا:

((وروی محمد بن فضيل بن غزوان قال: قيل لعلي رضي الله عنه: كم تتصدق؟ كم تخرج مالك؟ الا تمسك؟ قال: اني والله لو اعلم ان الله تعالىٰ قبل مني فرضاً واحداً لا مسكت، والكني والله لا ادريا قبل سبحانه مني شيئا ام لا؟))

''محمد بن فضیل بن غزوان نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کتنا صدقہ دیتے ہو؟ اور اپنے مال میں سے کتنا خرچ کرتے ہو؟ آیا کچھ اپنے لیے نہیں رکھتے ہو؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر یہ جان لوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایک واجب عمل کو قبول کرلیا ہے تو کچھ اپنے لیے بھی رکھ لوں گا، لیکن اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ اللہ نے مجھ سے کوئی چیز قبول کی ہے یا نہیں۔؟''

آیت کریمہ کا نزول:

((عن الحسن بن زيد، عن ابيه زيد بن حسن عن جده قال: سمعت عمار بن ياسر يقول: وقف لعلي بن ابى طالب سائل وهو راكع في صلاة التطوع فنزع خاتمه فاعطاه السائل فاتى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاعلمه ذلك فنزل على النبى صلى الله عليه وآله وسلم هذا الاية: انما وليكم الله ورسوله الى آخر الاية، قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: من كنت مولاه فان عليا مولا، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه))

''حسن بن زید نے اپنے والد زید بن حسن اور اس نے اپنے اجداد سے اور انہوں نے حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نافلہ نماز کے رکوع میں تھے کہ ایک سائل نے ان کے نزدیک کھڑے ہو کر مدد مانگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی اتاری اور سائل کو دے دی۔ سائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس ماجرے سے ان کو آگاہ کیا تو اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ''انما ولیکم اللہ رسولہ'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہے۔ اے اللہ! دوست رکھ اس کو جو اس کو دوست رکھتا ہے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔''

حالت نماز میں صدقہ:

((وروى الثعلبى فى تفسيرة ان عبد الله بن العباس كان على شفير زمزم وهو يقول:

سمعت النبی صلی الله علیه و آله وسلم یقول :وهو (یکرر الاحادیث) اذ اقبل رجل معتم بعمامة وقد غطی بها اکثر وجهه فکان ابن عباس لا یقول، قال رسول الله صلی الله علیه و آله الا وقال ذلك الرجل:قال رسول الله صلی الله علیه و آله ، فقال ابن عباس :بالله علیك من انت؟ فکشف العمامة عن وجهه وقال :ایاها الناس امن عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا اعرفه بنفسی انا جندبن جنادة ابو ذر الغفاری سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله بهاتین والا صمتا (یعنی اذنی)ورایته بهاتین (یعنی غینیه) والا عمیتا، یقول:علی قائد البرة، علی قاتل الکفرة، منصور من نصره مخذول من خذله ملعون من جحدولایته، اما انی صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وآله صلاة الظهر فسال سائل فی المسجد فلم یعطه احد شیئا فرفع السائل یده الی السماء وقال :اللهم!اشهدك انی سالت فی مسجد رسول الله صلی الله علیه و آله فلم یعطنی احد شیئاء وکان امیر المومنین علی رضی الله عنه راکعا فاومی الیه بخنصره الیمنی وکان یتختم فیها فاقبل السائل حتی اخذ الخاتم من خنصره والنبی صلی الله علیه وآله شاهده فلما فرغ من صلاته رفع راسه الی السماء وقال :اللهم!ان اخی موسی سالك فقال:رب اشرح لی صدری و یسر لی امری ، واحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی واجعل لی وزیرا من اهلی هارون اخی اشددبه ازری ـ واشرکه فی امری اللهم فانزلت علیه قرآناً نا طقاً سنشد عضدك باخیك ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بآیاتنا اللهم وانا محمد نبیك وصفیك اللهم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرًا من اهلی علیاً اخی اشدد به ظهری وقال ابو ذر :فما استتم رسول الله صلی الله علیه وآله کلامه حتی نزل جبرائیل من عند الله فقال :یا محمد!اقرا، قال :وما اقرا، قال:اقرا:انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلاة ویوتون الزکاة وهم راکعون))

”ثعلبی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما زمزم کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کر رہے تھے، اسی دوران ایک شخص جس نے سر پر عمامہ رکھا ہوا تھا اور عمامے سے اپنے چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا، وہ داخل ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو بھی حدیث رسول سے نقل کر رہے تھے یہ شخص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کر رہا تھا۔ اس نے اپنا عمامہ منہ سے ہٹایا اور کہا: اے لوگو! جو بھی مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا میں اپنا تعارف کروا رہا ہوں۔ میں جندب بن جنادہ ابو ذر غفاری ہوں۔ میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اگر نہ سنا تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اور ان دونوں آنکھوں سے دیکھا اگر نہ دیکھا ہو تو میری دونوں آنکھیں اندھی ہو جائیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی صالحین کے رہبر اور کافروں کے قاتل ہیں، جوان کی مدد کرے گا اس کی مدد ہوگی اور جوان کی مدد کرنے سے دریغ کرے گا وہ پشیمان ہوگا اور جوان کی ولایت کا منکر ہوگا وہ ملعون ہوگا۔ جان لیں! ایک دن میں نے ظہر کی نماز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی۔ ایک سائل مسجد میں داخل ہوا اور کچھ مانگا لیکن کسی نے اس کو کوئی چیز نہ دی۔ سائل نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور کہا: اے اللہ! گواہ رہنا، میں رسول اللہ کی مسجد میں گدائی کرنے آیا ہوں، لیکن کسی نے کوئی چیز نہیں دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حالت رکوع میں تھے۔ چھوٹی انگلی سے جس میں انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ سائل کو اشارہ کیا، سائل آیا اور حضرت علی کی انگلی سے انگوٹھی اتار لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ماجرا دیکھ رہے تھے۔ جس وقت علی رضی اللہ عنہ کی نماز ختم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کیا: اے اللہ! میرے بھائی موسیٰ نے تجھ سے درخواست کی اور کہا: پروردگار! تو میرے لئے سینہ کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لئے آسان کر دے اور میری زبان کی گراہ کھول دے تا کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ لیں اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے، اسکے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر دے اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا۔ اے اللہ! تو نے پھر اس کلام کو ان پر نازل کیا اور جلد ہی اس کے بازو کو اس کے بھائی کے ذریعہ سے مضبوط بنایا اور تم دونوں کو اپنے معجزات کے ذریعے سے مسلط کریں گے تا کہ وہ تم تک نہ پہنچ سکیں۔ اے اللہ! میں محمد تیرا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں، تو میرے لئے میرے سینہ کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لئے آسان کر دے اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا دے اور اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر دے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ حضرت جبرائیل اللہ کی طرف سے نازل ہوئے اور کہا: یا محمد! پڑھئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا پڑھوں؟ کہا: پڑھئے

"انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون))

"تمہارا ولی اللہ، اس کا رسول اور وہ مومنین ہیں جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔"

تین دن مسلسل صدقہ کرنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہو گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابہ کرام بیمار پرسی کو تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تمہارے فرزند بیمار ہیں۔ تم اللہ کے لئے کوئی نذر مانو۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ خاتون جنت اور آپ کی لونڈی فضہ سب نے تین روزوں کی نذر مانی۔ دونوں شہزادے اللہ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہوئے تو تینوں نے روزے رکھے۔ جس دن روزہ رکھا اس دن گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ آپ شمعون یہودی کے پاس گئے اور چند سیر جو بطور قرض لائے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس میں سے کچھ جو چکی میں پیسے اور گھر کے پانچ آدمیوں کے حساب سے شام کی روٹیاں پکائیں اور افطار کے وقت لا کر سامنے رکھیں، ابھی لقمہ لے کر منہ میں نہ ڈالا تھا کہ دروازے پر آ کر ایک فقیر نے سوال کیا: سلامتی ہو تم پر اے اہل بیت رسول! میں ایک مسکین مسلمان ہوں، تمہارے دروازے پر آیا ہوں، مجھے کھانا دو! اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کے دستر خوانوں پر کھلائے گا۔ یہ سن کر ان مقدس حضرات نے وہ ساری روٹیاں اس مسکین سائل کے حوالے کر دیں اور خود پانی پی کر سو رہے۔ دوسرے دن پھر روزہ رکھا، اسی طرح کچھ جو پیس کر شام کو کھانا تیار کیا، افطار کے وقت ایک یتیم آ گیا۔ وہ روٹیاں اس کو دے دیں اور پانی پی کر تیسرے دن کا بھی روزہ رکھ لیا۔ تیسرے دن ایک غلام آیا اور ساری روٹیاں اس کے حوالے کر دیں۔ چوتھے روز صبح کو اٹھے تو بھوک کی شدت اور ضعف سے چلنے پھرنے کی طاقت نہ تھی۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سب کی حالت دیکھی تو بے قرار ہوئے، یہاں تک کہ آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبر کی تلقین فرمائی۔ اس وقت جبریل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور کہا: اے اہل بیت رسول! تمہیں مبارک ہو کہ تمہاری شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((یؤفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرًا ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینًا و یتیمًا و اسیرًا))

(سورۃ الدھر)

"(یہ ہیں وہ لوگ) جو اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی پھیلی ہوئی ہے اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر (حالانکہ خود ضرورت ہے) مسکین و یتیم و اسیر کو۔"

(تفسیر کبیر 276/8، خازن و مدارک 340/4، الریاض النضرہ 302/2، روح البیان 546/6)

ایک دن میں چار ہزار دینار صدقہ:

محمد بن کعب قرظی (تابعی) کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"ایک وقت وہ تھا جب میں بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا اور آج وہ وقت ہے کہ میں ایک

دن میں چار ہزار دینار صدقہ کرتا ہوں۔"
(اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 23-24)

مہمان کی آمد نہ ہونے پر رونا:

ایک دن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ لوگوں نے دریافت کیا:
"آپ کیوں رو رہے ہیں۔؟"
آپ نے فرمایا:
"اس لئے رو رہا ہوں کہ سات دن سے کوئی مہمان میرے گھر نہیں آیا۔"

خرچ کرنے کا حکم:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:
"جب دنیا تمہارے سامنے (پاس) آئے تو خرچ کرو کیونکہ وہ تم ہی کو پہنچے گی اور جب وہ تم سے منہ موڑے تب بھی خرچ کرو کہ آخر کار وہ رہنے والی نہیں۔"

☆☆☆

فصل نمبر 28:

فی عبادۃ علی رضی اللہ عنہ:

حضرت علی کی عبادات ووظائف

اس امت میں سب سے پہلے عبادت الٰہی کرنے والے:

((قال امیر المومنین رضی اللہ عنہ: عبدت اللہ قبل ان یعبدہ احد من ھذہ الامۃ خمس سنین او سبع سنین))
"امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ کی پانچ سال پہلے عبادت کی، اس سے پہلے کہ اس امت کا کوئی فرد اللہ کی پرستش کرے۔"

سات سال قبل عبادت:

((قال علی رضی اللہ عنہ: عبدت اللہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سبع سنین قبل ان یعبدہ احد من ھذہ الامۃ))
"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے پہلے کہ اس امت کا کوئی فرد اللہ کی پرستش کرے میں نے

رسول اللہ کے ساتھ سات سال پہلے اللہ کی عبادت کی۔"

پوری امت سے نو سال پہلے عبادت الٰہی:

((بالاسناد، عن عبد الله بن ابی الهذيل عن علی رضی الله عنه قال :ما اعرف احدا من هذه الامة عبد الله بعد نبينا غيری، عبدت الله قبل ان يعبده احد من هذه الامة تسع سنين))

"عبداللہ بن ابی ہذیل سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے سوا اس امت میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اللہ کی پرستش کی ہو۔ میں نو سال کا تھا کہ اللہ کی عبادت کی، اس سے پہلے کہ کوئی امتی اللہ کی پرستش کرتا۔"

سات سال قبل:

((عن جابر عن عبد الله بن يحيی عن عليرضی الله عنه قال :صليت مع النبی صلی الله عليه و آله وسلم ثلاث سنين قبل ان يصلی معه احد))

"جناب جابر بن عبداللہ بن یحییٰ نے سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین سال پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، اس سے قبل کہ کوئی اور نماز پڑھتا۔"

حالت سجدہ میں دعا:

((عن ابی عبد الله رضی الله عنه وكان امير المومنين علی رضی الله عنه يقول وهو ساجد :ارحم ذلی بين يديك، وتضرعی اليك ، ووحشتی من الناس، و آنسنی بك يا كريم))

"امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ جس وقت حالت سجدہ میں ہوتے تھے تو عرض کیا کرتے تھے: اے اللہ! تیرے حضور عاجزی اور انکساری کر رہا ہوں اور تیری بارگاہ میں التجا اور التماس کر رہا ہوں اور مجھے لوگوں کا خوف اور ڈر ہے۔ ان پر رحم فرما۔ اے اللہ! مجھے اپنی محبت کرنے والا قرار دے۔"

پہلے سجدہ گزار:

((وكان علی اول من سجدته من هذه الامة بعد رسول الله صلی الله عليه و آله وسلم))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلے فرد تھے جنہوں نے اللہ کو سجدہ کیا۔"

سجدہ کی حالت:

((بالاسناد، عن ابی عبد الله رضی الله عنه قال: كان علی اذا سجد يتخوى كما يتخوى البعير الضامر))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سجدہ کیا کرتے تھے تو ان کی حالت اس طرح ہوتی تھی جس طرح ایک کمزور اونٹ بیٹھتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی دوستی:

((فقال علی رضی الله عنه: الهی كفی بی عزا ان اكون لك عبدا، و كفی بی فخراً ان تكون لی رباً، انت كما احب فاجعلنی كما تحب))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ! یہی عزت میرے لئے کافی ہے کہ تیرا بندہ بنوں اور یہی میرے لئے باعث فخر ہے کہ تو میرا پروردگار ہے۔ تو ایسا ہے جسے میں دوست رکھتا ہوں اور مجھے بھی ایسا بنا جسے تو دوست رکھتا ہے۔''

اطاعت اور گناہوں سے دوری:

((عن امير المومنين علی رضی الله عنه: ايها الناس انی والله واحشكم علی طاعة الا وسبقتكم اليها، ولا انها كم عن معصية قلا واتنا هی قبلكم عنها))

''امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم! میں تمہیں اطاعت کیلئے مجبور نہیں کرتا اس سے پہلے کہ میں خود اس کو انجام دوں اور تمہیں گناہ سے دوری اور پرہیز کیلئے نہیں کہتا اس سے پہلے کہ میں خود گناہ سے دور ہوں۔''

سب سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھنے والے:

((عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلی الله عليه و آله وسلم اول من صلی معی علی بن ابی طالب رضی الله عنه))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس نے میرے ساتھ نماز پڑھی وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔''

((قال رسول الله صلی الله عليه و آله وسلم لعلی رضی الله عنه: هذا اول من امن بی وصدقنی و صلی معی))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ وہ پہلا فرد ہے جو مجھ پر ایمان لایا، میری تصدیق کی اور میرے ساتھ نماز پڑھی۔''

((عن زيد بن ارقم انه قال :اول من صلى مع رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم علي بن ابي طالب))

"حضرت زید بن ارقم نے کہا: جناب علی بن ابی طالب پہلے شخص تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔"

((عن سلمة بن كهيل قال :سمعت حبة العرني قال :سمعت علياً يقول :انا اول من صلى مع رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم))

"مسلمہ بن کہیل نے کہا کہ میں نے حبہ عرنی سے سنا۔ اس نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پہلا فرد ہوں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔"

حضرت علی کا وضو اور دعائیں:

((بالاسناد ، عن ابي عبد الله قال :بينا امير المومنين علي رضي الله عنه قاعد و معه ابنه محمد اذقال :يا محمد! ايتني باناء من ماء فاتاه به فصبه بيده اليمنى على يده^ اليسرى ثم قال :الحمد لله الذي جعل الماء طهورًا ولم يجعله نجساً ثم استنجى فقال : اللهم حصن فرجي واعفه واستر عورتي وحرمها على النار ثم استنشق فقال :اللهم لا تحرم على ريح الجنة واجعلني ممن يشم ريحها وطيبها وريحانها ثم تمضمض فقال : اللهم انطق لساني بذكرك واجعلني ممن ترضى عنه ثم غسل وجهه فقال :اللهم بيض وجهي يوم تسود (فيه) الوجوه ولا تسود وجهي يوم تبيض (فيه) الوجوه ، ثم غسل يمينه فقال :اللهم اعطني كتابي بيميني والخلد بيساري ثم غسل شماله فقال :اللهم لا تعطني كتابي بشمالي ولا تجعلها مغلولة الى عنقي واعوذ بك من مقطعات النيران ثم مسح راسه فقال :اللهم غشني برحمتك و بركاتك وعفوك ثم مسح على رجليه فقال : اللهم ثبت قدمي (على الصراط) يوم تزل فيه الاقدام واجعل سعيي فيما يرضيك عني ثم التفت الى محمد فقال :يا محمد !من توضا بمثل ماتوضات وقال مثل ما قلت، خلق الله له من كل قطرة ملكا يقدسه ويسبحه ويكبره و يفلله ويكتب له ثواب ذلك۔

"امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے فرزند محمد بھی ساتھ تھے، اسی دوران محمد سے فرمایا: پانی کا برتن میرے لئے لے آؤ۔ محمد پانی لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور کہا: شکر ہے اس اللہ کا جس نے پانی کو پاک اور پاکیزہ بنایا اور اس کو نجس نہیں بنایا۔ پھر استنجا کے بعد کہا: اے اللہ! میرے دامن کو پاک کر اور مجھے عفت عطا فرما اور میری شرمگاہ کو ڈھانپ دے اور مجھ پر آگ حرام قرار دے۔ اس کے بعد کلی

کی اور کہا: اے اللہ! میری زبان کو اپنے ذکر سے کھول دے اور مجھے ان میں سے قرار دے جن سے تو خوش ہے۔ اس کے بعد ناک میں پانی ڈالا اور کہا: الٰہی! بہشت کی خوشبو کو مجھ پر حرام نہ کر اور مجھے ان میں سے قرار دے جو اس کی خوشبو اور عطر اور پھول سے معطر ہوتے ہیں۔ اس وقت چہرے کو دھویا اور کہا: اے اللہ! جس دن چہرے سفید اور نورانی ہوں گے میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا۔ اس کے بعد دایاں ہاتھ دھویا اور کہا: اے اللہ! میرے اعمال نامہ کو میرے دائیں ہاتھ میں پکڑانا۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ کو دھویا اور کہا: الٰہی! میرے نامہ اعمال کو میرے بائیں ہاتھ میں نہ پکڑانا اور میرے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ نہ باندھنا۔ میں آگ میں بھڑکتے ہوئے شعلوں سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر سر کا مسح کیا اور کہا: اے اللہ! مجھے اپنی رحمت و برکت اور بخشش میں شامل فرما۔ اس کے بعد پیروں کا مسح کیا (کیونکہ موزے پہنے ہوئے تھے) اور کہا: اے اللہ! میرے قدموں کو جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے مضبوط اور محکم قرار دینا۔ میری تلاش اور کوشش کو ہر وہ عمل جس میں تیری خشنودی ہو قرار دے۔ اس وقت محمد بن ابی بکر کی طرف دیکھا اور فرمایا: محمد! جو بھی میری طرح وضو کرے گا اور جو کچھ میں نے کہا ہے ویسے ہی دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے وضو کے پانی کے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرے گا اور اللہ اکبر ولا الہ الا اللہ کا ذکر کرے گا جس کا ثواب وضو کرنے والے کے اعمال میں لکھا جائے گا۔"

وقت نماز خوف کا طاری ہونا:

((روی عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه انه كان اذا حضر وقت الصلاة ارتعدت فرائصه وتغير لونه فسئل عن ذلك فقال: جاء وقت الامانة التي عرضها الله على السموات والارض والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها و حملها الانسان فلا ادری احسن اداء ما حملت ام لا))

"روایت ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتا تھا تو امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک پر لرزہ اور کپکپی طاری ہو جاتی تھی اور آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔ جب آپ سے اس تبدیلی اور دگرگونی کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ابھی اللہ کی اس امانت کی ادائیگی کا وقت آ پہنچا ہے جسے اللہ نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کو دینا چاہا تو وہ اس کے قبول کرنے سے خوفزدہ ہو گئے، لیکن انسان نے اسے اپنے ذمہ لے لیا۔ میں نہیں جانتا آیا اس امانت کو جسے میں نے ذمہ لیا ہے احسن اور نیک طریقے سے ادا کر سکوں گا یا نہیں۔"

بوقت وضو خوف الٰہی:

((وكان امير المومنين رضی الله عنه اذا اخذ الوضوء يتغير وجهه من خيفة الله تعالىٰ))

''وضو کرتے وقت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ خوف الٰہی سے تبدیل ہو جاتا تھا۔''

نماز کی ادائیگی کی فکر:

((ولم يترك (علی رضی الله عنه) صلاة الليل قط حتى ليلة الهرير و كان يوما في حرب صفين مشتغلا بالحرب والقتال، و كان مع ذلك بين الصفين يراقب الشمس، فقال له ابن عباس :يا امير المومنين، ما هذا الفعل ؟ فقال :انظر الى الزوال حتى نصلی))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کبھی نماز کو قضاء نہیں کیا حتیٰ کہ لیلۃ الہریر میں بھی نماز شب ادا کی۔ جنگ صفین میں آپ جنگ کرنے میں مصروف تھے تو آپ سورج کی طرف دیکھ رہے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین کیا کر رہے ہیں؟ فرمایا: سورج کے زوال کو دیکھ رہا ہوں تاکہ نماز پڑھیں۔''

فجر وعشاء کی نماز کو باجماعت ادا کرنا:

((قال علی رضی الله عنه :يا ابا الدرداء! اصلی العشاء والفجر فی جماعة احب الی من ان احيى بينهما، اما سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول:لو يعلمون ما فيهما لا توهما ولو حبوا وانهما ليكفران ما بينهما))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو درداء! نماز عشاء اور صبح کو جماعت کے ساتھ پڑھنا میری نظر میں زیادہ بہتر ہے اس سے کہ عشاء سے لے کر صبح تک بیدار رہوں۔ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا: اگر لوگ یہ جانتے کہ یہ نماز کس قدر پرفضیلت ہے تو اس کے پڑھنے کیلئے حاضر ہو جاتے یہاں تک کہ اگر انہیں ہاتھوں اور پیٹ کے بل چل کر آنا پڑتا، یہ دو نمازیں ان گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہیں جو ان کے دوران انجام ہوئے۔''

حضرت علی کے لیے رکوع کو لمبا کرنا:

((ان النبی صلى الله عليه و آله وسلم طول الركوع فی بعض الصلوات تطويلاً خارجاً عن العادة فسئل عن ذلك، فقال :امسك جبرئيل يدی فی ركبتی حتى اتى علی بن ابی طالب فادرك تلك الركعة))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک نماز میں رکوع کو معمول سے زیادہ طویل فرما دیا۔ اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل نے میرے ہاتھوں کو زانو پر پکڑا ہوا تھا یہاں تک کہ علی

آئے اور انہوں نے اس رکعت میں شرکت کی۔"

ہر دن رات میں ہزار رکعات کی ادائیگی:

((عن جميل بن صالح ، عن ابى عبد الله رضى الله عنه قال :ان استطعت ان تصلى في شهر رمضان وغيره في اليوم والليلة الف ركعة فافعل ، فان عليارضى الله عنه كان يصلى فى اليوم والليلة الف ركعة))

"جمیل بن صالح نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ اگر ماہ رمضان اور دوسرے مہینوں میں دن رات میں ہزار رکعت نماز پڑھ سکتے ہو تو ایسا کرو، چونکہ علی رضی اللہ عنہ ہر دن اور رات میں ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔"

((عن الباقر رضى الله عنه انه قال :وكان (على رضى الله عنه) يصلى فى اليوم والليلة الف ركعة))

"امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر دن رات ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔"

((بالاسناد عن الباقر رضى الله عنه انه قال :كان على بن الحسين يصلى فى اليوم والليلة الف ركعة كما كان يفعل امير المومنين رضى الله عنه، كان له خمس مائة نخلة، فكان يصلى عند كل نخلة ركعتين))

"امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ہر دن اور رات ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پانچ سو کھجور کے درخت تھے اور وہ ہر درخت کے قریب دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

((بالاسناد عن ابى بصير قال :دخلنا على ابى عبد الله رضى الله عنه فقال له ابو بصير :ما تقول فى الصلاة فى شهر رمضان؟ فقال :لشهر رمضان حرمة وحق لايشبهه شىء من الشهور، صل ما استطعت في شهر رمضان تطوعاً بالليل والنهار، فان استطعت ان تصلى فى كل يقم و ليلة الف ركعة، فافعل ، ان علياً رضى الله عنه فى آخر عمره كان يصلى فى كل يوم وليلة الف ركعة، فصل يا ابا محمد زيادة فى رمضان))

"ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں امام صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کی نظر میں ماہ رمضان میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا: ماہ رمضان حرمت اور حق رکھتا ہے کہ اور مہینے ایسی حرمت اور حق نہیں رکھتے۔ جتنی بھی قدرت رکھتے ہو رمضان میں دن رات نوافل پڑھو۔ اگر ہزار رکعت نماز دن اور رات میں پڑھ سکتے ہو تو ایسا کرو۔ چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی

زندگی کے آخری ایام میں ہر دن اور رات کو ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے، اس لئے ابو محمد! ماہ رمضان میں دوسرے مہینوں سے زیادہ نماز پڑھو۔"

معذرت و معافی:

((من مناجاته: الهی الیس اعتذاری الیك اعتذار من یستغنی عن قبول عذره، فاقبل عذری یاخیر من اعتذر الیه المسیون))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی: اے اللہ! میری معذرت طلبی تیری بارگاہ میں اس کی معذرت اور معافی کی طرح نہیں ہے جو قبول ہونے سے بے نیاز ہو، بس میری معذرت کو قبول فرما۔ اے وہ بہترین ذات! گنہگار جس کی بارگاہ میں معذرت اور معافی طلب کرتے ہیں۔"

مناجات کا ایک طریقہ:

((بالاسناد ، عن الاصبغ بن نباتة قال: کان امیر المومنین رضی الله عنه یقول فی سجوده :انا جیك یا سیدی کماینا جی العبد الذلیل مولاه واطلب الیك طلب من یعلم انك تعطی ولا ینقص مما عندك شیء ، واستغفرك استغفار من یعلم انه لایغفر الذنوب الا انت، واتو کل علیك تو کل من یعلم انك علی کل شیء قدیر))

"اصبغ بن نباتہ نے کہا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سجدہ میں کہا کرتے تھے: اے مولا! میں تجھ سے مناجات اور التجا کر رہا ہوں جس طرح ایک حقیر اور عاجز غلام اپنے آقا سے مناجات کرتا ہے۔ میں تجھ سے حاجت طلب کر رہا ہوں اور اس کی طرح طلب کر رہا ہوں جو جانتا ہے کہ تو اسے عطا کرے گا اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس میں کمی نہیں آئے گی اور میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں۔ اس کی طرح معافی مانگتا ہوں جو جانتا ہے کہ تیرے سوا کوئی اس کے گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا اور تجھ پر توکل کر رہا ہوں اس کی طرح جو جانتا ہے تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

عبادت کرنے کی وجہ:

((وقال امیر المومنین وسید الموحدین علی ابن ابی طالب: ما عبدتك خوفامن نارك ولا تمعا فی جنتك ، لکن وجد تك اهلاً للعبادة فعبدتك))

"امیر المومنین وسید الموحدین جناب علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ! میں تیری عبادت اس لئے نہیں کرتا کہ مجھے جہنم کی آگ کا خوف یا جنت کی لالچ ہے بلکہ تجھے پرستش اور عبادت کا لائق جانتا ہوں اسی لئے تیری عبادت کرتا ہوں۔"

جس کام میں اپنا غصہ شامل ہو جائے:

"جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ عمرو بن عبدود (ایک کافر) پر جنگ کے دوران غالب آئے تو اس پر ضرب نہ چلائی۔ لوگوں نے آپ کے اس عمل کو عیب سمجھا، لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آپ کا دفاع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ! علی خود اس کام کی وجہ بیان کرے گا۔ عمرو بن عبدود کو قتل کرنے کے بعد جب حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے اس کام کا سبب پوچھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس نے میری والدہ کو گالی دی اور اپنا تھوک میرے چہرے پر پھینکا۔ میں ڈر گیا کہ اگر اس کو قتل کرتا ہوں تو میرا غصہ اس میں شامل ہو جائے گا، اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب میرا غصہ ٹھنڈا ہوا تب میں نے اس کو اللہ کی خاطر واصل جہنم کیا۔"

حالت نماز میں تیر کے نکالنے کا پتہ بھی نہ چلا:

((روی ان علیاً قد اصاب رجله فی غزوة احد سهم صعب اخراجه، فامر رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم باخراجه حین اشتغاله بالصلاة فاخرجوه من رجله فقال بعد فراغه عن الصلاة بانه لم یلتفت بذلك))

"مروی ہے کہ جنگ احد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں تیر لگا جس کا نکالنا مشکل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس تیر کو اس وقت نکالیں جب علی نماز کی حالت میں ہوں۔ ایسے ہی کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا: میں بالکل متوجہ بھی نہیں ہوا۔"

☆☆☆

فصل نمبر 29:

علی وحدیث الغدیر:

واقعہ غدیر

حدیث نمبر 1:

((عن جریر قال: شهدنا الموسم فی حجة الوداع مع رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فبلغنا مکانا یقال له غدیر خم فنادی: الصلاة جامعة، فاجتمعنا المهاجرون والانصار۔ فقال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم وسطنا فقال: ایها الناس! بم تشهدون؟ قالوا: نشهدان لا اله الا الله، قال: ثم مه؟ قالوا: وان محمد صلی الله علیه

وآله وسلم عبده ورسوله قال :فمن وليكم ؟ قالوا :الله ورسوله مولانا، قال :ثم ضرب بيده الى عضد على رضى الله عنه فاقامه فنزع عضده فاخذ بذراعيه فقال :من يكن الله ورسوله مولاه فان هذا مولاه، اللهم وال من والاه، وعاد من عاداه، اللهم من احبه من الناس فكن له حبيباً، ومن ابغضه فكن له مبغضاً))

''حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حج سے واپسی پر ہم ایک مکان پر پہنچے جو غدیر خم کے نام سے مشہور تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کیلئے ندا دی، ہم مہاجرین اور انصار جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو۔؟ لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ اس کے بعد فرمایا: دوسری کس چیز کی گواہی دیتے ہو۔؟ کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ فرمایا: تمہارا سرپرست کون ہے؟ کہا: اللہ اور اس کے رسول ہمارے سرپرست ہیں۔ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بازو سے پکڑ کر ان کو کھڑا کیا، اس کے بعد بازو چھوڑ دیا اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: جس کے اللہ اور رسول مولا ہیں یہ بھی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! دوست رکھ اسے جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو علی کو دشمن رکھے۔''

حدیث نمبر 2:

((فنادى :الصلاة جامعة، فاجتمعوا ، فخرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ومعه على رضى الله عنه فقال :ياايها الناس !الستم تزعمون انى مولى كل مومن ومومنة؟ قالوا :بلى، قال :من كنت مولاه فعلى مولاه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله واعن من اعانه، وابغض من ابغضه واحب من احبه))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں نماز کیلئے ندا دی، تمام لوگ جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ جمعیت کے سامنے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں یقین نہیں ہے کہ میں ہر مومن مرد اور عورت کا مولا ہوں؟ کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ! لوگوں میں سے جو علی کو دوست رکھتا ہے اسے دوست رکھ اور دشمن رکھ اسے جو علی کو دشمن رکھے اور مدد کر اس کی جو ان کی مدد کرے اور چھوڑ دے اسے جو ان کی مدد نہ کرے اور حمایت کر اس کی جو ان کی حمایت کرے اور دشمن رکھ اسے جو ان کو دشمن رکھے اور دوست رکھ اسے جو ان کو دوست رکھے۔''

حدیث نمبر 3:

((عن سعد قال : كنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بطريق مكة وهو متوجه اليها، فلما بلغ غدير خم وقف الناس ثم ردمن تبعه، ولحقه من تخلف: فلما اجتمع الناس اليه، قال :ايها الناس !من وليكم ؟ قالوا :الله ورسوله ثلاثاً، ثم اخذ بيد على فاقامه ثم قال :من كان الله ورسوله وليه فهذا وليهم، اللهم وال من والاه، وعاد من عاداه))

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مکہ کے راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب غدیر خم پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: رک جائیں۔ اس کے بعد فرمایا: آگے بڑھ جانے والوں کو واپس بلائیں اور جو پیچھے سے آنے والے ہیں وہ ان کے ساتھ مل جائیں۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا سرپرست کون ہے؟ کہا: اللہ اور اس کا رسول ہمارے سرپرست ہیں۔ اس جملہ کا تین بار تکرار کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور اس کے بعد فرمایا: جس کا اللہ اور اس کا رسول سرپرست ہے علی بھی اس کا سرپرست ہے۔ اے اللہ! دوست رکھ اسے جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو علی کو دشمن رکھے۔''

حدیث نمبر 4:

((عن عدى بن ثابت عن البراء قال :كنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فى حجة الوداع فلما اتينا على غدير خم كسح لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تحت شجرتين ونودى فى الناس الصلاة جامعة، ودعارسول الله صلى الله عليه وآله وسلم علياً واخذبيده فاقامه عن يمينه فقال :الست اولى بكل امرى من نفسه؟ قالوا : بلى ـ قال :فان هذا مولى من انا مولاه، اللهم وال من والاه، وعاد من عاداه، فلقيه عمر بن الخطاب فقال :هنيالك، اصبحت وامسيت مولى كل مومن و مومنة))

''جناب عدی بن ثابت کہتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جس وقت غدیر خم پر پہنچے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دو درختوں کے نیچے جاڑو لگایا اور لوگوں کے درمیان سے ''الصلوٰۃ جامعۃ'' کی آواز بلند ہوئی۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بلایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنی دائیں طرف بٹھایا، اور فرمایا: کیا میں تم پر خود تم سے زیادہ حق تصرف نہیں رکھتا؟ سب نے ہم آواز ہو کر کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: بس یہ اس کے مولا ہیں جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! اسے دوست رکھ جو انہیں دوست رکھے اور اسے دشمن رکھ جو

انہیں دشمن رکھے۔اسی دوران حضرت عمر بن خطاب نے ان سے ملاقات کی اور کہا: مبارک ہو آپ کو آپ تو ہر مومن اور ہر مومنہ کے مولا ہو گئے۔"

حدیث نمبر 5:

((عن خطبته صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی یوم غدیر خم باتفاق الجمع وھو یقول: من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر :بخ بخ لك یا ابا الحسن !لقد اصبحت مولای و مولی کل مومن و مومنة))

"سب متفق ہیں کہ یہ نورانی کلمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ہیں جو انہوں نے غدیر خم کے دن فرمائے: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔حضرت عمر بن خطاب نے کہا: مبارک ہو آپ کو اے ابوالحسن! آپ تو ہر مومن اور ہر مومنہ کے مولا ہو گئے۔"

حدیث نمبر 6:

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ، اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی اس کے مولا ہیں۔اے اللہ! دوست رکھ اسے جو انہیں دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو انہیں دشمن رکھے۔"

حدیث نمبر 7:

آیتِ کریمہ:

((اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ))

(القرآن، المائدہ، (3 : 5)

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا" کے شانِ نزول میں محدثین و مفسرین نے یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی ہے:

((عن أبی ھریرة رضی اللہ عنه، قال :مَن صام یوم ثمان عشرة مِن ذی الحجة کتب له صیام ستین شھراً، و ھو یوم غدیر خم لما أخذ النبی بید علیّ بن أبی طالب رضی اللہ عنه، فقال :ألست ولی المؤمنین؟ قالوا :بلی، یا رسول اللہ !قال :مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، فقال عمر بن الخطاب :بخ بخ لك یا ابن أبی طالب !أصبحتَ مولای و مولی کل مسلم، فأنزل اللہ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ))

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ

مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ غدیر خم کا دن تھا جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مؤمنین کا والی نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مبارک ہو! اے ابنِ ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔''

1۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 2902 : 8۔ طبرانی، المعجم الأوسط، 324 : 3

3۔ سیوطی نے الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (259 : 2) میں آیت مذکورہ کی شانِ نزول کے حوالے سے لکھا ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے روز من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے الفاظ فرمائے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

حدیث نمبر 8:

امام فخر الدین رازی (یَا أَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ) (القرآن، المائدہ، (67 : 5) اے برگزیدہ رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے وہ سارا لوگوں کو پہنچا دیجئے، شانِ نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((نزلت الآية في فضل عليّ بن أبي طالب رضى الله عنه، و لما نزلت هذه الآيةُ أخذ بيده و قال :مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم والِ من والاه و عادِ من عاداه .فلقيه عمر رضى الله عنه، فقال :هنيئاً لك يا ابن أبي طالب، أصبحتَ مولاي و مولى كلِ مؤمنٍ و مؤمنة .و هو قول ابن عباس و البراء بن عازب و محمد بن علي))

''یہ آیتِ مبارکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے، جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے، اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔ اُس کے (فوراً) بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور فرمایا: اے ابنِ ابی طالب! آپ کو مبارک ہو، اب آپ میرے اور ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا قرار پائے ہیں۔'' اِسے عبداللہ بن عباس، براء بن عازب اور محمد بن علی رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

1. رازی، التفسیر الکبیر، 49 : 12، 502۔ ابن ابی حاتم رازی نے تفسیر القرآن العظیم 1172 : 4)، رقم 6609 :) میں عطیہ عوفی سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 67 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

حدیث نمبر 9:

آیتِ کریمہ (اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُه وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَ هُمْ رٰکِعُوْنَ) (القرآن، المائدہ، 5 : 55) (بے شک تمہارا (مددگار) دوست اللہ اور اُس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں) کے شانِ نزول میں بیشتر محدثین نے یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی ہے:

((عن عمار بن یاسر رضی الله عنه، یقول: وقف علی علیّ بن أبی طالب رضی الله عنه سائل و هو راکع فی تطوّع فنزع خاتمه فأعطاه السائل، فأتی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فأعلمه ذلك، فنزلتْ علی النبی صلی الله علیه و آله وسلم هذا الآیة: (اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُه وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَ هُمْ رٰکِعُوْنَ) فقرأها رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ثم قال: من کنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللهم! والِ من والاه و عادِ من عاداه))

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کھڑا ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نماز میں حالتِ رکوع میں تھے۔ اُس نے آپ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کھینچی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی سائل کو عطا فرما دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کی خبر دی۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: (بے شک تمہارا دوست اللہ اور اُس کا رسول ہی ہے اور ساتھ وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔''

1احمد بن حنبل، المسند، 4 : 1193.، احمد بن حنبل، المسند : 62282. رقم، 7، 130 : 129، طبرانی، المعجم الاوسط، 1.
4: 174، طبرانی، المعجم الکبیر، 55945.، : 4576 رقم حدیث، 3، 371 : 119، حاکم، المستدرک، 3724.
طبرانی، المعجم الصغیر، 50977.، 5092، 5069، : 5068 رقم، 204، 203، 5 : 195، طبرانی، المعجم الکبیر، 40536.
خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 7 : 1710. ہیثمی، مجمع الزوائد، : 22059. رقم، : 544 ہیثمی، موارد الظمآن، 1 : 658.
12 : 343 تاریخ بغداد)) میں مَن کنتُ مولاہ فعلی مولاہ کے الفاظ : 7۔ خطیب بغدادی نے یہ حدیثِ مبارکہ 37711 :
ابن اثیر، اسد 2 : 36213. ابن اثیر، اسد الغابہ، 12. کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی نقل کی ہے۔
حسام الدین ہندی، 55315.، : 480 رقم، 174، 2 : 106، الاحادیث المختارہ، ضیاء مقدسی، 3 : 48714. الغابہ،
رقم، 169، 13 : 104، کنز العمال، حسام الدین ہندی، : 3166216. رقم، 333، 11 : 332، کنز العمال،
: 32950 رقم، (11 : 609 حسام الدین ہندی نے کنز العمال 17۔ 36340،) میں لکھا ہے :

طبرانی نے اس حدیث کو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل نے اسے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے روایت کیا ہے۔ حاکم نے المستدرک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔ امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ابو نعیم نے کتاب فضائل الصحابہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اور خطیب بغدادی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

حدیث نمبر 10:

((عن عمار بن ياسر رضي الله عنه، قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم : أوصي من آمن بي و صدقني بولاية عليّ بن أبي طالب، مَن تولاه فقد تولاني و مَن تولاني فقد تولى الله عزوجل و مَن أحبه فقد أحبني، و من أحبني فقد أحب الله عزوجل و من أبغضه فقد أبغضني و من أبغضني فقد أبغض الله عزوجل))

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔“

1. ہیثمی، مجمع الزوائد، 108 : 9، 1092. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 611 : 11، رقم 32958 :
ہیثمی نے اس حدیث کو طبرانی سے روایت کیا ہے اور اس کے رواۃ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 11:

((عن علي رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه و آله وسلم قال يوم غدير خم :مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه))

”(خود) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“

1۔ احمد بن حنبل نے المسند 152 : 1)) 2۔ ہیثمی نے اسے مجمع الزوائد 107 : 9)) میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔ 3۔ ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 604 :، رقم 13694 :۔ طبرانی، المعجم الاوسط، 448 : 7، رقم 6878 :
5۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 1716 : 4۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، 77 : 13، 168، رقم 32950 :، 36511

حدیث نمبر 12:

((عن عبد اللہ بن بریدۃ الأسلمی قال قال النبی مَن کنتُ ولیہ فإنّ علیاً ولیہ و فی روایة عنه مَن کنتُ ولیّه فعلیّ ولیّه))

''حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں ولی ہوں تحقیق اُس کا علی ولی ہے۔ اُنہی سے ایک اور روایت میں ہے (کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔''

.1 حاکم، المستدرک، 129 : 2، رقم .25892 : احمد بن حنبل، المسند، 350 : 5، 358، 361

.3 نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 85 : ، 86، رقم 77 :

.4 نسائی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص: 98، رقم 93) میں یہ روایت لی ہے۔

.5 عبدالرزاق، المصنف، 225 : 11، رقم .203886 : ابن ابی شیبہ، المصنف، 84 : 12، رقم 12181 :

7۔ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء 23 : 4)) میں اسے مختصراً مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

.8 مناوی، فیض القدیر، 69:218۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد 108 : 9)) میں اسے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ بزار کی بیان کردہ روایت کے رجال صحیح ہیں۔ 10۔ حسام الدین ہندی نے کنزالعمال 602 : 11)، رقم 32905 :) میں مختصراً مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

امام حاکم نے اس روایت کو شرطِ شیخین کے مطابق صحیح قرار دیا ہے، اور اس حدیث کو ابوعوانہ سے ایک دوسرے طریق سے سعد بن عبیدہ سے بھی بیان کیا ہے۔ اُنہوں نے المستدرک میں بریدہ اسلمی سے ایک اور جگہ 110 : 3)، رقم 4578 :) بھی اِسی حدیث کو مختصراً بیان کیا ہے۔

حدیث نمبر 13:

متذکرہ بالا حدیث کو دوسرے مقام پر ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے الفاظ کے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ یوں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((ما بال أقوام ینتقصون علیّا، من ینتقص علیّاً فقد تنقصنی، و من فارق علیاً فقد فارقنی، إن علیّاً منی، وأنا منه، خُلق من طینتی و خُلقت من طینة إبراھیم، و أنا أفضل من إبراھیم، ذریة بعضھا من بعض واللہ سمیع علیم، . . . و إنه ولیکم من بعدی، فقلت :یا رسول اللہ !بالصحبة ألا بسطت یدك حتی أبایعك علی الإسلام جدیداً قال :فما فارقته حتی بایعته علی الإسلام))

''ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری

گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہو گیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔ وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔"

1. طبرانی، المعجم الاوسط، 49 : 7، 50، رقم 60812. : ہیثمی، مجمع الزوائد، 128 : 9

حدیث نمبر 14:

((عن عمرو بن میمون، قال ابن عباس رضی الله عنهما :قال (رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم) : من كنتُ مولاه فإنّ مولاه عليّ))

"عمرو بن میمون حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا علی مولا ہے۔"

1۔ احمد بن حنبل، المسند، 3312 : 1۔ ابن ابی عاصم کی کتاب السنہ (ص 600 : 601، رقم 1351 :) میں اس ر کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَن کنتُ ولیہ فعلی ولیہ (جس کا میں ولی ہوں اُس کا ع ہے)۔ 3. نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 44 : 46، رقم 234. : حاکم، المستدرک 134 - 132، رقم 46525. : طبرانی، المعجم الکبیر، 77 : 12، 78، رقم 125936. : ہیثمی، مجمع الزوائد، 119 1207. محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 174 : 3، 1756. محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب القربیٰ 158 - 156 :

نسائی کی بیان کردہ حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

ہیثمی نے کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابو بلج فرازی کے سوا احمد کے تمام رجال صحیح ہیں وہ ثقہ ہے۔

حاکم کی بیان کردہ حدیث کو ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر 15:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :ألا !إن الله وليي و أنا ولي كل مؤمن، من كنتُ مولاه فعليّ مولاه))

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔"

1۔حسام الدین ہندی نے اسے کنز العمال 608 : 11)، رقم 32945 :) میں روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حدیث ابو نعیم نے فضائل الصحابہ میں زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔
.2ابن حجر عسقلانی، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، 328 : 4

حدیث نمبر 16:

((عن أبي يزيد الأودي عن أبيه، قال :دخل أبو هريرة المسجد فاجتمع إليه الناس، فقام إليه شاب، فقال :أنشدك بالله، أسمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول :مَن كنتُ مولاه فعلي مولاه، اللهم !والِ من والاه .فقال :أشهد أن سمعتَ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول :مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم !وال من والاه، و عاد من عاداه))

"ابو یزید اودی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اُن میں سے ایک جوان نے کھڑے ہو کر کہا : میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ؟ اِس پر انہوں نے کہا : میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! جو اِسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔"

.1ابو یعلی، المسند، 307 : 11، رقم 64232. :ابن ابی شیبہ، المصنف، 68 : 12، رقم 121413. :ہیثمی، مجمع الزوائد، 105 : 9، 1064. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 1741. : 4احمد بن حنبل، المسند، 3662. : 5نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 90 : رقم 833. :احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 598 : 2، 599، رقم 1021 : .4ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، 105 : 2، رقم 4795. :بیہقی، السنن الکبری، 1316. : 5ہیثمی، مجمع الزوائد، : 9 104

امام نسائی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
ضیاء مقدسی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔
امام ہیثمی نے احمد بن حنبل کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے۔
.7ابن کثیر نے البدیہ والنہایہ (170:4) میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد جید ہیں۔

حدیث نمبر 17:

((عن عميرة بن سعد رضی الله عنه، انه سمع علياً رضی الله عنه و هو ينشد في

الرحبة :مَن سمع رسولَ اللهِ صلى الله عليه و آله وسلم يقول:مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه فقام ستة نفر فشهدوا))

''عمیرہ بن سعد سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے تو (اِس پر) چھ افراد نے کھڑے ہوکر گواہی دی۔''

.1 نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 89 :، 91، رقم 82 :، 852. طبرانی، المعجم الاوسط، : 3، 134، رقم 22753. : بیہقی، السنن الکبری، 1324. : 5 مزی، تہذیب الکمال، 397 : 22، 3985. ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ (4" 171) میں عمیر بن سعد رضی عنہ سے جو روایت لی ہے اُس میں ہے کہ گواہی دینے والے بارہ (12) آدمی تھے۔ جن میں حضرت ابو ہریرہ، ابوسعید اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔

حدیث نمبر 18:

((عن أبي الطفيل، عن زيد بن أرقم، قال :نَشَدَ علي الناس:من سمع رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول يوم غدير خم :ألستم تعلمون أني أولى بالمؤمنين مِن أنفسهم قالوا :بلىٰ، قال:فمَن كنتُ مولاه فعليٌّ مولاه، اللهم !والِ من والاه، و عادِ من عاداه .فقام أثنا عشر رجلاً فشهدوا بذلك))

''ابوطفیل زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے حلفاً پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہو : کیا تم نہیں جانتے کہ میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ اُنہوں نے کہا : کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! جو اِسے دوست رکھے تو بھی اُسے دوست رکھ، اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اِس گفتگو پر) بارہ آدمی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس واقعہ کی شہادت دی۔''

.1 طبرانی، المعجم الاوسط، 576 : 2، رقم 19872. : ہیثمی، مجمع الزوائد، 1063. : 9 حسام الدین ہندی، کنز العمال، 157 : 13، رقم 364854. : شوکانی، در السحابہ 211 :

حدیث نمبر 19:

((عن سعيد بن وهب و عن زيد بن يثيع قال :نَشَدَ علي الناسَ في الرحبة مَن سمع رسولَ اللهِ صلى الله عليه و آله وسلم يقول يوم غدير خم إلا قام .قال :فقام مِن قبل سعيد ستة و مِن قبل زيد ستة، فشهدوا أنهم سمعوا رسولَ اللهِ صلى الله عليه و آله وسلم يقول لعلي رضى الله عنه يوم غدير خم :أليس الله أولى بالمؤمنين؟ قالوا :بلىٰ.

قال :اللهم إمن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم !والِ من والاه و عادِ من عاداهُ))

''سعید بن وہب اور زید بن یثیع روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو کھڑا ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں : چھ (آدمی) سعید کی طرف سے اور چھ زید کی طرف سے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ اُنہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ فرماتے ہوئے سنا : کیا اللہ مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :اے اللہ ! جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔''

.1احمد بن حنبل، المسند، .1182 : 1نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب 90 :، 100، رقم 84 :، .953ابن ابی شیبہ، المصنف، 67 : 12، رقم .121404 :طبرانی، المعجم الاوسط، 69 : 3، 134، رقم 2130 :، .22755طبرانی، المعجم الصغیر، .656 : 1ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، 105 : 2، 106، رقم .4807 :ابونعیم، حلیۃ الأولیاء وطبقات الاصفیاء، .268 : 5ہیثمی، مجمع الزوائد، 107 : 9، .1089حسام الدین ہندی، کنز العمال، : 13 157، رقم36485 :

نسائی کی بیان کردہ دونوں روایات کی اسناد صحیح ہے۔

ہیثمی نے طبرانی کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 20:

((عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال :شهدتُ علياً رضى الله عنه في الرحبة ينشد الناس:أنشد الله مَن سمع رسولَ الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول يوم غدير خم:مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه. لما قام فشهد، قال عبد الرحمن :فقام إثنا عشر بدرياً كأني أنظر إلى احدهم، فقالوا :نشهد أنا سمعنا رسولَ الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول يوم غدير خم :السْتُ أولى بالمؤمنين من أنفسهم و أزواجي أمهاتهم؟ فقلنا :بلى، يا رسول الله، قال:فمن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم !والِ من والاه، و عادِ من عاداه))

''عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وسیع میدان میں دیکھا، اُس وقت آپ لوگوں سے حلفاً پوچھ رہے تھے کہ جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو کر گواہی دے۔ عبدالرحمٰن نے کہا : اس پر بارہ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے، گویا میں اُن میں سے ہر ایک کی طرف

دیکھ رہا ہوں۔ ان (بدری صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم) نے کہا : ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیرِ خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا : کیا میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں، اور میری بیویاں اُن کی مائیں نہیں ہیں؟ سب نے کہا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ ! اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔"

1. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 119.2 طحاوی، مشکل الآثار، 3 : 308.2 ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، 2 : 80، 81، رقم 458.4 : خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 14 : 236.5 ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 105، 106.6 حسام الدین ہندی، کنز العمال، 13 : 170، رقم 36515.7 : ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 5 : 170.8 شوکانی، در السحابہ 209 :

ہیثمی فرماتے ہیں کہ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

حسام الدین ہندی فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن جریر، سعید بن منصور اور ابن اثیر جزری نے بھی روایت کیا ہے۔

احمد بن حنبل نے یہ حدیثِ مبارکہ المسند 1 : 88)) میں زیاد بن ابی زیاد سے بھی روایت کی ہے۔ اُسے ہیثمی نے مجمع الزوائد 9 : 106)) میں نقل کیا ہے اور اُس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 21:

((عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، قال : خطب علي رضي الله عنه فقال : أنشد الله امرء نشدة الإسلام سمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم غدير خم أخذ بيدي، يقول : ألستُ أولى بكم يا معشرَ المسلمين مِن أنفسكم؟ قالوا : بلى، يا رسول الله، قال : مَن كنتُ مولاه فعليٌّ مولاه، اللهم ! والِ من والاه، وعادِ مَن عاداه، وانصُر مَن نصره، واخُذل مَن خذله، إلا قام فشهد، فقام بضعة عشر رجلاً فشهدوا، وكتم فما فنوا من الدنيا إلا عموا و برصوا))

"عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا : میں اس آدمی کو اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیرِ خم کے دن میرا ہاتھ پکڑے ہوئے یہ فرماتے سنا ہو : اے مسلمانو! کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِن (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس (علی) کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما، جو اِس کی رسوائی چاہے تو اُسے رسوا کر؟ اِس پر تیرہ سے زائد افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی اور جن لوگوں نے یہ باتیں

چھپائیں وہ دُنیا میں اندھے ہوکر یا برص کی حالت میں مرگئے۔"

.1حسام الدین ہندی، کنز العمال، 158 : 13، رقم 36487 :

حدیث نمبر 22:

((عن الأصبغ بن نباتة، قال :نَشَدَ علی رضی الله عنه الناسَ فی الرحبة :مَن سمع النبی صلی الله علیه و آله وسلم یوم غدیر خم؟ ما قال إلا قام، ولا یقوم إلا مَن سمع رسولَ الله صلی الله علیه و آله وسلم یقول، فقام بضعة عشر رجلا فیهم :أبو أیوب الأنصاری، و أبو عمرة بن محصن، و أبو زینب، و سهل بن حنیف، و خزیمة بن ثابت، و عبد الله بن ثابت الأنصاری، و حُبشی بن جنادة السلولی، و عبید بن عازب الأنصاری، و النعمان بن عجلان الأنصاری، و ثابت بن و دیعة الأنصاری، و أبو فضالة الأنصاری، و عبدالرحمن بن عبد رب الأنصاری، فقالوا :نشهد أنآ سمِعنا رسولَ الله صلی الله علیه و آله وسلم یقول :ألا !إنّ الله ولیی وأنا ولی المؤمنین، ألا !فمَن کنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللهم !والِ مَن والاه، و عادِ مَن عاداه، و أحبّ مَن احبه، و أبغض مَن أبغضه، و أعن مَن أعانه))

"اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے غدیرِ خم کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہو، وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیرہ سے زائد افراد کھڑے ہوئے جن میں ابوایوب انصاری، ابوعمرہ بن محصن، ابوزینب، سہل بن حنیف، خزیمہ بن ثابت، عبداللہ بن ثابت انصاری، حبشی بن جنادہ سلولی، عبید بن عازب انصاری، نعمان بن عجلان انصاری، ثابت بن ودیعہ انصاری، ابوفضالہ انصاری اور عبدالرحمٰن بن عبدرب انصاری رضی اللہ عنھم تھے۔ ان سب نے کہا : ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا : لوگو! آگاہ رہو! اللہ میرا ولی ہے اور میں مؤمنین کا ولی ہوں۔ خبردار! (آگاہ رہو!) جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اِس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ اور جو اِس کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما۔"

.1ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ .32:465 طحاوی، مشکل الآثار، 2:308

حدیث نمبر 23:

((عن عمرو بن ذی مُر و سعید بن وهب و عن زید بن یشیع قالوا: سمعنا علیاً یقول نشندت الله رجلا سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم، لم اقام

،فقام ثلاثة عشر رجلاً فشهدوا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الست اولى بالمؤمنين من انفسهم؟ قالوا: بلى، يا رسول الله! قال: فاخذ بيد علي، فقال: من كنت مولاه فهذا مولاه، اللهم! وال من والاه، وعاد من عاداه، و احب من احبه، وابغض من يبغضه و انصر من نصره، واخذل من خذله))

''عمرو بن ذی مر، سعید بن وھب اور زید بن یثیع سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ہر اس آدمی سے حلفاً پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو، اس پر تیرہ آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! راوی کہتا ہے، تب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اس (علی) سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اس (علی) سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ، جو اس (علی) کی نصرت کرے تو اُس کی نصرت فرما اور جو اسے رسوا (کرنے کی کوشش) کرے تو اُسے رسوا کر۔''

.1 حسام الدین ہندی، کنز العمال، 131 : 13، رقم .364172 : ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 45 : 1583. ابن اثیر کی اسد الغابہ 487 : 3)) میں ابو اسحاق سے لی گئی روایت میں ہے: یزید بن ودیعہ اور عبدالرحمٰن بن مدلج گواہی چھپانے کے سبب بیماری میں مبتلا ہوئے۔

حدیث نمبر 24:

((عن زاذان بن عمر قال: سمعت علياً رضى الله عنه في الرحبة وهو ينشد الناس: من شهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم غدير خم وهو يقول ما قال، فقام ثلاثة عشر رجلاً فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو يقول: من كنت مولاه فعلي مولاه))

''زاذان بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجلس میں لوگوں سے حلفاً یہ کہتے سنا، کس نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس پر تیرہ (13) آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے تصدیق کی کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا مولا علی ہے۔''

.1 ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، .4652 : 3 طحاوی، مشکل الآثار، 3083 : 2۔ ابن اثیر نے اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ 362 : 2)) میں یعلیٰ بن مرہ سے ایک روایت بیان کی ہے جس میں

گواہان میں یزید یا زید بن شراحیل کا بھی ذکر ہے، جبکہ یعلیٰ بن مرہ سے ہی بیان کردہ ایک اور روایت 3)
137 :) میں عامر بن لیلیٰ کا ذکر ہے، ایک اور مقام 282 : 5)) پر گواہان میں ناجیہ بن عمرو کا ذکر
بھی کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 25:

((عن زيد بن أرقم، قال استشهد على الناس، فقال :أنشد الله رجلاً سمع النبى صلى الله عليه و آله وسلم يقول :اللهم !من كنتُ مولاه، فعلي مولاه، اللهم !والِ من والاه، و عادِ من عاداه، قال :فقام ستة عشر رجلاً، فشهدوا))

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گواہی طلب کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :اے اللہ !جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ !تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔ پس اس (موقع) پر سولہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔''

.1احمد بن حنبل، المسند، .3702 : 5طبرانی، المعجم الکبیر، 171 : 5، رقم .49853 : محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی 125 :، .1264 محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، .1275 : 3ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، .4616 : 5ہیثمی، مجمع الزوائد، 106 : 9
ہیثمی نے کہا ہے کہ جنہوں نے اس واقعہ کو چھپایا اُن کی بصارت چلی گئی۔

حدیث نمبر 26:

((عن عمير بن سعد أن علياً جمع الناس فى الرحبة و أنا شاهد، فقال :أنشد الله رجلا سمع رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول :من كنت مولاه فعلي مولاه، فقام ثمانية عشر رجلا فيشهدوا أنهم سمعوا نبى صلى الله عليه و آله وسلم يقول :ذالك))

''عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں یہ قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علی مولا ہے؟ تو اٹھارہ افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔''

1۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد 108 : 9)) میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اُس کی اسناد حسن ہیں۔ .2حسام الدین ہندی، کنز العمال، 154 : 13، 155، رقم .364803 : شوکانی، درالسحابہ 211 :

حدیث نمبر 27:

((عن أبى الطفيل، قال: جمع على رضي الله عنه الناس فى الرحبة، ثم قال لهم: أنشد

اللہ کل امرءِ مسلم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما سمع لما قام، فقام ثلاثون من الناس، و قال أبو نعیم :فقام ناس کثیر فشھدوا حین أخذہ بیدہ، فقال للناس :أتعلمون أنی أولی بالمؤمنین من أنفسھم؟ قالوا :نعم، یا رسول اللہ !قال :من کنت مولاہ فھذا مولاہ، اللھم !والِ من والاہ و عاد من عاداہ، قال فخرجتُ و کأنّ فی نفسی شیئاً فلقیتُ زید بن أرقم فقلتُ لہ :إنی سمعتُ علیاً رضی اللہ عنہ یقول کذا و کذا، قال فما تنکر قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول ذلک لہ))

''ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک کھلی جگہ (رحبہ) میں جمع کیا، پھر اُن سے فرمایا : میں ہر مسلمان کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن (میرے متعلق) کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیس افراد کھڑے ہوئے جبکہ ابو نعیم نے کہا کہ کثیر افراد کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ (ہمیں وہ وقت یاد ہے) جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا: کیا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ سب نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب میں وہاں سے نکلا تو میرے دل میں کچھ شک تھا۔ اسی دوران میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا اور اُنہیں کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (اس پر) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا : تو کیسے انکار کرتا ہے جبکہ میں نے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے؟''

1۔ احمد بن حنبل نے المسند (4 : 370) 2۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: 84، رقم: 723۔ بزار، المسند، 1334۔ 2احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 682 : 2، رقم 11675 :۔ ابن حبان کی الصحیح 376 : 15)، رقم: 6931)۔6 ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 603 :، رقم 13667 :۔ حاکم نے المستدرک 109 : 3)، رقم 4576 :) میں اسے شیخین کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔ 8۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، 1349 : 5۔ یہ حدیث مختصر الفاظ سے طبرانی نے المعجم الکبیر 195 : 5)، رقم 5071 :) میں روایت کی ہے۔ 10۔ محب طبری، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ، 127 : 3 11۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، 10412۔ 9ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ 171 : 4)) میں لکھا ہے کہ رحبہ سے مراد کوفہ کی مسجد کی کھلی جگہ ہے۔ 13۔ ہیتمی نے الصواعق المحرقہ (ص 122 :) میں لکھا ہے کہ یہ حدیث حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے روایت کی ہے اور اس کے طرق کی کثیر تعداد صحیح یا حسن کے ذیل میں آتی ہے۔ 14۔ شوکانی، رالسحابہ 209 :

نسائی نے اسے ابوطفیل کے علاوہ عامر بن واثلہ سے بھی روایت کیا ہے۔
ابن حبان نے ابوطفیل کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور اُس کے رجال کو ثقہ کہا ہے۔
حاکم نے اسے شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 28:

((عن رياح بن الحرث قال :جاء رهط إلى علی رضی الله عنه بالرحبة فقالوا :السلام عليك يا مولانا !قال :كيف أكون مولاكم وأنتم قوم عرب؟ قالوا :سمعنا رسول الله صلی الله عليه و آله وسلم يوم غدير خم يقول :من كنتُ مولاه فإن هذا مولاه، قال رياح :فلما مضوا تبعتهم فسألت من هؤلاء ؟ قالوا :نفر من الأنصار فيهم أبو أيوب الأنصاری))

''رياح بن حرث سے روایت ہے کہ ایک وفد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا :اے ہمارے مولا !آپ پر سلامتی ہو۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا :میں کیسے آپ کا مولا ہوں حالانکہ آپ تو قوم عرب ہیں (کسی کو جلدی قائد نہیں مانتے)۔انہوں نے کہا :ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غدیر خم کے دن سنا ہے :جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔حضرت رياح رضی اللہ عنہ نے کہا :جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے جا کر پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ انصار کا ایک وفد ہے،اُن میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔''

1.احمد بن حنبل،المسند،5 :419، 2.احمد بن حنبل،فضائل الصحابہ،2 :572،رقم :967، 3.ابن ابی شیبہ،المصنف،12 :60،رقم :12122، 4.طبرانی،المعجم الکبیر،4 :173، 174،رقم :4052، 4053، 5.ہیثمی،مجمع الزوائد،9 :103، 104، 6.محب طبری،الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ،2 :169، 7.ابن کثیر،البدایہ والنہایہ،4 :172 ہیثمی نے اس روایت کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 29:

((عن عمر رضی الله عنه :و قد نازعه رجل فی مسألة، فقال :بينی و بينك هذا الجالس، و أشار إلی علیّ بن أبی طالب رضی الله عنه ، فقال الرجل :هذا الأبطن! فنهض عمر رضی الله عنه عن مجلسه و أخذ بتلبيبه حتی شاله من الأرض، ثم قال : أتدری من صغرت، مولای و مولی كل مسلم))

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ کے ساتھ کسی مسئلے میں جھگڑا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا آدمی فیصلہ کرے گا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔اس آدمی نے کہا: یہ بڑے پیٹ والا (ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا !(حضرت

عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے اٹھے، اسے گریبان سے پکڑا یہاں تک کہ اسے زمین سے اوپر اٹھالیا، پھر فرمایا : کیاتو جانتا ہے کہ تو جسے حقیر گردانتا ہے وہ میرے اور ہر مسلمان کے مولیٰ ہیں۔"

محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 128 : 3

محبّ طبری نے کہا ہے کہ ابن سمان نے اس کی تخریج کی ہے۔

حدیث نمبر 30:

((و عن عمر رضي الله عنه و قد جاء ه أعرابيان يختصمان، فقال لعلي رضي الله عنه : إقض بينهما يا أبا الحسن إفقضى علي رضي الله عنه بينهما، فقال أحدهما :هذا يقضي بيننا إفَوَثَبَ إليه عمر رضي الله عنه و أخذ بتلبيبه، و قال :ويحك إما تدري من هذا؟ هذا مولاي و مولى كل مؤمنٍ، و من لم يكن مولاه فليس بمؤمن))

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو بدّو جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا : اے ابوالحسن ! ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرمادیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ (کیا) یہی ہمارے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے رہ گیا ہے؟ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر فرمایا : تو ہلاک ہو ! کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہیں؟ یہ میرے اور ہر مؤمن کے مولا ہیں (اور) جو ان کو اپنا مولا نہ مانے وہ مؤمن نہیں۔"

1۔ محبّ طبری نے یہ روایت ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی (ص 126 :) میں بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن سمان نے اپنی کتاب الموافقہ میں ذکر کیا ہے۔ 2۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 128 : 3

حدیث نمبر 31:

((عن عمر انه قال :عليّ مولى من كان رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم مولاه عن سالم قيل لعمر :إنك تصنع بعليّ شيئا ما تصنعه بأحد من أصحاب رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم، قال :إنه مولاي))

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے مولا ہیں علی رضی اللہ عنہ اس کے مولا ہیں۔ حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا (امتیازی) برتاؤ کرتے ہیں جو آپ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے (عموماً) نہیں کرتے ! (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) فرمایا : وہ (علی) تو میرے مولا (آقا) ہیں۔"

1. محبّ طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 128 : 3

حدیث نمبر 32:

((عن يزيد بن عمر بن مورق قال :كنت بالشام و عمر بن عبد العزيز يعطي الناس، فتقدمتُ إليه فقال لي :ممن أنتَ؟ قلت :مِن قريش، قال :مِن أي قريش؟ قلتُ :مِن بني هاشم، قال :مِن أي بني هاشم؟ قال :فسكتُ .فقال :مِن أي بني هاشم؟ قلتُ : مولى عليّ، قال :مَن عليّ؟ فسكتُ، قال :فوضع يده على صدري و قال :و أنا و اللهِ مولى عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه، ثم قال :حدثني عدة أنّهم سمعوا النبي صلى الله عليه و آله وسلم يقول :مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، ثم قال :يا مزاحم !كم تعطي أمثاله؟ قال :مائة أو مائتي درهم، قال :إعطه خمسين ديناراً، وقال ابن أبي داؤد : ستين ديناراً لولايته عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه ، ثم قال :ألحق ببلدك فسيأتيك مثل ما يأتي نظرائك))

''یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا : قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا : مولا علی (کے خاندان سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہے؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا : بخدا ! میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔ اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیل کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو یا دو سو درہم۔ اِس پر اُنہوں نے کہا : علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قرابت کی وجہ سے اُسے پچاس دینار دے دو، اور ابنِ ابی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ دینار دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہوکر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیل کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔''

1. ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، 5 : 3644. ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، 6 : 427، 428

حدیث نمبر 33:

((عن الزهري قال :سمعت أباجنيدة جندع بن عَمرو بن مازن، قال :سمعت النبي يقول :من كذب عليّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار، و سمعته و إلا صُمَّتا، يقول :و

قد انصرف من حجة الوداع فلما نزل غدير خُمّ قام في الناس خطيباً وأخذ بيد علي رضي الله عنه، و قال: من كنت وليه فهذا وليه، اللهم! وال من والاه، وعاد من عاداه. قال عبيد الله: فقلت للزهري: لا تحدّث بهذا بالشام، وأنت تسمع ملء أذنيك سب علي رضي الله عنه، فقال: و الله! إن عندي من فضائل علي رضي الله عنه ما لو تحدثت بها لقُتلتُ))

''زہری سے روایت ہے کہ ابوجنیدہ جندع بن عمرو بن مازن نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (اور یہ فرمان) میں نے خود سنا ہے ورنہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس لوٹے اور غدیر خم کے مقام پر پہنچے، لوگوں کو خطاب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: جس کا میں ولی ہوں یہ (علی) اُس کا ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ عبیداللہ نے کہا: میں نے زہری سے کہا: ایسی باتیں ملک شام میں بیان نہ کرنا ورنہ تو وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت میں اتنی باتیں سنے گا کہ تیرے کان بھر جائیں گے۔ (اس کے جواب میں) اِمام زہری نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اِتنے فضائل میرے پاس محفوظ ہیں کہ اگر میں اُنہیں بیان کروں تو مجھے قتل کر دیا جائے۔''

ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، 1 : 572، 573

حدیث نمبر 34:

((عن عَمرو بن العاص رضي الله عنه، قال: سئله رجلٌ عن عليّ رضي الله عنه، قال: يا عَمرو! إنّ أشياخنا سمعوا رسولَ اللهِ صلى الله عليه و آله وسلم يقول: مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، فحق ذلك أم باطل؟ فقال عمرو: حق و أنا أزيدك: إنه ليس أحد من صحابة رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم له مناقب مثل مناقب عليّ))

''حضرت عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُن سے کسی شخص نے پوچھا: اے عمرو! ہمارے بزرگوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ یہ بات دُرست ہے یا غلط؟ عمرو نے کہا: درست ہے، اور میں آپ کو مزید بتاؤں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم میں سے کسی کے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے مناقب نہیں ہیں۔''

(ابن قتیبہ دینوری، الامامہ والسیاسہ، 1 : 113)

حدیث نمبر 35:

((عن علی رضی الله عنه قال: عمّمنی رسولُ اللّٰہ صلی الله علیه و آله وسلم یوم غدیر خم بعمامة سدلها خلفی، ثم قال: إن الله عزوجل أمدنی یوم بدر و حنین بملائكة یعتمون هذه العمة، فقال: إنّ العمامةَ حاجزةٌ بین الكفر و الإیمان))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن ایسے عمامے سے میری دستار بندی کروائی جس کا شملہ پیچھے لٹکا دیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بدر و حنین میں (جن) فرشتوں کے ذریعے میری مدد کی، انہوں نے اِسی ہیئت کے عمامے باندھ رکھے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک عمامہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔"

1. طیالسی، المسند 23 :، رقم 1542. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 306 : 15، 482، رقم 41141 :، 419093. بیہقی، السنن الکبریٰ، 14 : 10

حسام الدین ہندی نے کہا ہے کہ اِس حدیث کو طیالسی کے علاوہ بیہقی، طبرانی، ابن ابی شیبہ اور ابن منیع نے بھی روایت کیا ہے۔ حسام الدین ہندی نے انّ العمامۃ حاجزۃٌ بین المسلمین والمشرکین کے الفاظ کا اِضافہ کیا ہے۔
عبدالاعلیٰ بن عدی سے بھی یہ روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اُن کی دستار بندی فرمائی اور دستار کا شملہ پیچھے لٹکا دیا۔ یہ حدیث درج ذیل کتب میں ہے:

1. ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، 1702 : 3 محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 3 : 194

حدیث نمبر 36:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: من كنت مولاه فعلی مولاه۔ اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخدل من خذله، والعن من ظلمه))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ! جو انہیں دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو انہیں دشمن رکھے تو اسے دشمن رکھ اور اس کی مدد کر جو ان کی مدد کرے اور اس کی مدد نہ کر جو ان کی مدد نہ کرے اور اس پر لعنت کر جس نے ان پر ظلم کیا۔"

حدیث نمبر 37:

((عن شعبة، عن سلمة بن كهيل، قال: سمعتُ أبا الطفیل یحدّث عن أبی سریحة .أو زیدبن أرقم، (شك شعبة) عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم، قال: مَن كنتُ مولاه فعلیّ مولاه)) (قال) و قد روی شعبة هذا الحدیث عن میمون أبی عبد الله عن زید بن أرقم عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم))

''شعبہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابو سریحہ یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔''

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابوعبداللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

.1 ترمذی، الجامع الصحیح، 79 : 6، ابواب المناقب، رقم .37132 : طبرانی، المعجم الکبیر، 195 : 5، 204، رقم: 5071، .50963 ابن ابی عاصم، السنہ 603 :، 604، رقم 1361 :، 1363، 1364، 1367، 1370 .4 ابن اثیر، اس الغابہ، 132:6

ترمذی نے اسے حسن صحیح غریب کہا ہے، اور شعبہ نے یہ حدیث میمون ابوعبداللہ کے طریق سے زید بن ارقم سے بھی روایت کی ہے۔

.1 حاکم، المستدرک، 134 : 3، رقم .46522 : طبرانی، المعجم الکبیر، 78 : 12، رقم .125933 : خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، .3434 : 12 ہیثمی، مجمع الزوائد، 108 : 9 یہ حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مندرجہ ذیل کتب میں مروی ہے .1: ابن ابی عاصم، السنہ 602 :، رقم .13552 : ابن ابی شیبہ، المصنف، 366 : 6، رقم 32072 : یہ حدیث حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی درج ذیل کتب میں منقول ہے .1: ابن ابی عاصم، السنہ : 602، رقم .13542 : طبرانی، المعجم الکبیر، 173 : 4، رقم .40523 : طبرانی، المعجم الاوسط، 229 : 1، رقم : 348 حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں روایت کی گئی ہے .1: ابن ابی عاصم، السنہ 602 :، 605، رقم 1358 :، .13752 ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، 139 : 3، رقم 937 : یہ حدیث ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل کتب میں منقول ہے .1: ابن ابی عاصم، السنہ 601 :، رقم .13532 : حسام الدین ہندی، کنز العمال، 602 : 11، رقم 32904 : ہیثمی نے موارد الظمآن (ص 544 :، رقم 2204 :) میں ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث عبدالرزاق نے، المصنف، 225 : 11، رقم 20388 : میں روایت کی ہے - یہ حدیث حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے اِن کتب میں مروی ہے .1: ابن ابی عاصم، السنہ 602 :، رقم .13592 : حسام الدین ہندی، کنز العمال، 608 : 11، رقم 32946 : ابن اثیر نے اسد الغابہ 412 : 3)) میں عبداللہ بن یامیل سے یہ روایت نقل کی ہے۔ طبرانی نے یہ حدیث المعجم الکبیر 179 : 3)، رقم 3049 :) میں حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے۔ یہ حدیث حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے اِن کتب میں مروی ہے 1: طبرانی، المعجم الکبیر، 19 : 252، رقم 6462 :، ہیثمی مجمع الزوائد، 106 : 9

حدیث نمبر 38:

((عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: ما تریدون مِن علی؟ ما تریدون مِن علی؟ ما تریدون مِن علی؟ إنّ علیاً مِنی و أنا منہ، و

هو ولي كل مؤمن من بعدي))

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ پھر فرمایا: بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کا ولی ہے۔''

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 6 : 78، ابواب المناقب، رقم : 3712. 2. نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ : 77، 92، رقم 65، 86 : نسائی کی بیان کردہ دونوں روایات کی اسناد صحیح ہیں۔ 3. نسائی، السنن الکبریٰ، 5 : 132، رقم : 8484. 4. احمد بن حنبل کی المسند (4 : 437، 438) میں بیان کردہ روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں : و قد تغير وجهه، فقال : دعوا عليا، دعوا عليا، ان علي مني و انا منه، وهو ولي كل مؤمن بعدي (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک متغیر ہوگیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی (کی مخالفت کرنا) چھوڑ دو علی (کی مخالفت کرنا) چھوڑ دو، بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے)۔ 5. احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 2 : 620، رقم : 1060. 6. ابن ابی شیبہ، المصنف، 12 : 80، رقم 12170. 7. حاکم نے المستدرک (3 : 110، 111، رقم 4579) میں اس روایت کو مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے، جبکہ ذہبی نے اس پر خاموشی اختیار کی ہے۔ 8. ابن حبان نے الصحیح (15 : 373، 374، رقم 6929) میں یہ حدیث قوی سند سے روایت کی ہے۔ 9. ابو یعلی نے المسند (1 : 293، رقم 355) میں اسے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح ہیں، جبکہ ابن حبان نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ 10. طیالسی کی المسند (ص 111، رقم 829) میں بیان کردہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : مالهم ولعلي (انہیں علی کے بارے میں اتنی تشویش کیوں ہے)؟ 11. ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، 6 : 294. 12. محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 3 : 129. 13. ہیثمی، موارد الظمآن، 543، رقم 2203. 14. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 13 : 142، رقم : 36444

حدیث نمبر 39:

((عن سعد بن أبي وقاص، قال سمعتُ رسولَ الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، و سمعتُه يقول: أنت مني بمنزلة هارون من موسى، إلا أنه لا نبي بعدي، و سمعتُه يقول: لأعطينّ الراية اليوم رجلا يحب الله و رسوله))

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میری جگہ پر اسی طرح ہو جیسے ہارون، موسیٰ کی جگہ پر تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔''

1. ابن ماجہ، السنن (1 : 90)، المقدمہ، رقم : 121

2۔امام نسائی نے یہ حدیث خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص 32 : 33، رقم 91 :) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

.3ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 608 :، رقم .13864 : مزی تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الأطراف، 302 : 3، رقم 3901

حدیث نمبر 40:

((عن البراء بن عازب، قال: أقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم في حجته التي حج، فنزل في بعض الطريق، فأمر الصلاة جامعة، فأخذ بيد علي رضي الله عنه، فقال :ألستُ أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا: بلى، قال: ألستُ أولى بكل مؤمن من نفسه؟ قالوا: بلى، قال: فهذا ولي من أنا مولاه، اللهم اوالِ من والاه، اللهم اعاد من عاداه))

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج ادا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز با جماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس یہ اُس کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔''

.1ابن ماجہ، السنن، 88 : 1، المقدمہ، رقم 1162 :۔ ابن ابی عاصم نے کتاب السنہ (ص 603 :، رقم 1362 :) میں مختصراً ذکر کی ہے۔ .3ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، .1684 : 4حسام الدین ہندی، کنز العمال، 602 : 11، رقم 32904 : یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث نمبر 41:

((عن البراء بن عازب رضي الله عنه، قال :كنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في سفر، فنزلنا بغدير خم فنودي فينا الصلاة جامعة و كسح لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تحت شجرتين فصلى الظهر و أخذ بيد عليّ، فقال :ألستم تعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا: بلى، قال: ألستم تعلمون أني أولى بكل مؤمن من نفسه؟ قالوا :بلى، قال فأخذ بيد عليّ، فقال :من كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللّٰهم !والِ من والاه و عادِ من عاداه قال: فلقيه عمر رضي الله عنه بعد ذلك، فقال له: هنيئاً يا ابن أبي طالب !اصبحتَ و امسيتَ مولى كل مؤمنٍ و مؤمنة))

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں ندا دی گئی کہ نماز کھڑی ہوگئی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اُسے تو دوست رکھ جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور اُن سے کہا: اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (ہمیشہ کے لئے) ہر مومن و مومنہ کے مولا بن گئے۔''

1۔ احمد بن حنبل نے المسند (4 : 281) میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دو مختلف اسناد سے بیان کی ہے۔ 2. احمد بن حنبل، المسند، 13:119۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 2:610، رقم: 10424. ابن ابی شیبہ، المصنف، 12 : 78، رقم 121675 : محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی 1256. : محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 3 : 126، 1277۔ مناوی نے فیض القدیر (6 : 217) میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول من کنت مولاہ فعلی مولاہ سنا تو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) کہا: اے ابوطالب کے بیٹے! آپ صبح و شام (ہمیشہ کے لئے) ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا قرار پائے۔ 8. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 13 : 133، 134، رقم 364209 :۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب فضائل الصحابہ (2 : 610)، رقم: 1042) میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: و عاد من عاداہ و انصر من نصرہ، و احب من احبہ۔ قال شعبة :او قال :و ابغض من ابغضه (اے اللہ!) جو (علی) سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ جو (علی) کی مدد کرے اُس کی تو مدد فرما، جو اِس سے محبت کرے تو اس سے محبت کر۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ اس کی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو (علی) سے بغض رکھے تو (بھی) اُس سے بغض رکھ)۔ 10۔ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء (2 : 623، 624) میں کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ھنیئا لک یا علی (اے علی! آپ کو مبارک ہو) کے الفاظ کہے۔ 11. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 169 : 4

حدیث نمبر 42:

((عن ابن بريدة عن أبيه، قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :مَن كنتُ وليه فعليّ وليه))

''حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: جس کا میں ولی ہوں، اُس کا علی ولی ہے۔''

.1احمد بن حنبل، المسند، .3612 : 5احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 563 : 2، رقم .9473 :ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 601 :، 603، رقم 1351 :، 13664 حاکم، المستدرک، 131 : 2، رقم .25895 :ابن ابی شیبہ، المصنف، 12 57 :، رقم .121146 :طبرانی، المعجم الکبیر، 166 : 5، رقم .49687 :طبرانی، المعجم الاوسط، 100 : 3، 101، رقم: .22048 ہیثمی، مجمع الزوائد، 108 : 9 .9حسام الدین ہندی، کنز العمال، 602 : 11، رقم 3290510 :۔ یہی حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حسام الدین ہندی نے کنز العمال 168 : 15)، 169، رقم 36511 :) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن راہویہ اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر 43:

((عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال :لمّا رجع رسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِن حجّة الوداع و نزل غدير خم، أمر بدوحات، فقممن، فقال :كأنّي قد دعيتُ فأجبتُ، إني قد تركتُ فيكم الثقلين، أحدهما أكبر من الآخر :كتاب الله تعالىٰ، و عترتي، فانظروا كيف تخلفوني فيهما، فإنّهما لن يتفرقا حتي يردا علي الحوض .ثم قال :إن الله عزوجل مولاي و أنا مولى كلِ مؤمن .ثم أخذ بيد عليّ، فقال :مَن كنتُ مولاه فهذا وليه، اللّٰهم !والِ من والاه و عادِ من عاداه))

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو غدیرِ خم پر قیام فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا اور وہ لگا دیئے گئے، پھر فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کرلوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری آل۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو اور وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ (کوثر) پر میرے سامنے آئیں گی۔ پھر فرمایا: بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مؤمن کا مولا ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔''

.1حاکم، المستدرک، 109 : 3، رقم .45762 :طبرانی، المعجم الکبیر، 166 : 5، رقم 4969 : 3۔ہیثمی، مجمع الزوائد، .94:169نسائی، السنن الکبری، 45 : 5، 130، رقم 8148 :، 8464

حدیث نمبر 44:

((عن ابن واثلة انه سمع زيد بن أرقم، يقول :نزل رسولُ اللهِ صلى الله عليه و آله وسلم

بين مكة و المدينة عند شجرات خمس دوحات عظام، فكنس الناسُ ما تحت الشجرات، ثم راح رسولُ اللهِ صلى الله عليه و آله وسلم عيشة، فصلى، ثم قام خطيباً فحمد الله و أثنى عليه و ذكر و وعظ، فقال ما شاء الله أن يقول :ثم قال :أيها الناس! إني تاركٌ فيكم أمرين، لن تضلوا إن اتبعتموهما، و هما كتابَ الله و أهلَ بيتي عترتي، ثم قال :أتعلمون إني أولى بالمؤمنين مِن أنفسهم؟ ثلاث مرّاتٍ، قالوا :نعم، فقال رسولُ الله صلى الله عليه و آله وسلم :مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه))

''ابن واثلہ سے روایت کہ اُنہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے گھنے درختوں کے قریب پڑاؤ کیا اور لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دیر آرام فرمایا۔ نماز ادا فرمائی، پھر خطاب فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور وعظ ونصیحت فرمائی، پھر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان کی پیروی کرو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ (دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت/اولاد ہیں۔ اس کے بعد فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ سب نے کہا :ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

.1 حاکم، المستدرک، 3 : 109، 110، رقم 4577 :

.2 ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 4 : 1684. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 1 : 381، رقم 1657 :

حدیث نمبر 45:

((عن زيد بن أرقم رضي الله عنه، قال :خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم حتى انتهينا إلى غدير خم، فأمر بروح فكسح في يوم ما أتى علينا يوم كان أشدّ حراً منه، فحمد الله و أثنى عليه، و قال :يا أيها الناس !إنّه لم يبعث نبيٌّ قط إلا ما عاش نصف ما عاش الذي كان قبله و إني أوشك أن أدعى فأجيب، و إني تارك فيكم ما لن تضلوا بعده كتاب الله عزوجل .ثم قام و أخذ بيد علي رضي الله عنه، فقال: يا أيها الناس !مَن أولى بكم من أنفسكم؟ قالوا :الله و رسوله أعلم، ألستُ أولى بكم من أنفسكم؟ قالوا بلى، قال :مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه))

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ غدیر خم پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم اس دن تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے اور وہ دن بہت گرم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی بھیجے ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف زندگی پائی، اور مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے جسے میں قبول کرلوں گا۔ میں تمہارے اندر دو چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اُس کے ہوتے ہوئے تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے، وہ کتاب اللہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا: اے لوگو! کون ہے جو تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہے؟ سب نے کہا: اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ (پھر) فرمایا: کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔"

.1 حاکم، المستدرک، 3 : 533، رقم .62722 : طبرانی، المعجم الکبیر، 5 : 171، 172، رقم .49863 : ہیثمی۔ الزوائد (9:105) میں کہا ہے کہ اس حدیث کے ایک راوی حبیب بن خلاد انصاری کو میں نہیں جانتا جبکہ اس کے بقیہ ثقہ ہیں۔ .4 حسام الدین ہندی، کنز العمال، 11 : 602، رقم 32904 :

یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور امام ذہبی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 46:

((عن سعد بن أبی وقاص رضی الله عنه، قال :لقد سمعتُ رسولَ الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول فی علیّ ثلاث خصال، لأن یکون لی واحدة منهن أحبّ إلیّ من حمر النعم .سمعتُه یقول :إنه بمنزلة هارون من موسی، إلا أنه لا نبی بعدی، و سمعتُه یقول :لأعطینّ الرایة غداً رجلاً یحبّ الله و رسوله، و یحبّه الله و رسوله و سمعتُه یقول : مَن کنتُ مولاه، فعلیّ مولاه))

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک موقع پر) ارشاد فرمایا: علی میری جگہ پر اسی طرح ہیں جیسے ہارون موسیٰ کی جگہ پر تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور فرمایا : میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔"

.1 نسائی، خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 33 :، 34، 88، رقم 10 : .802 نسائی نے یہ حد حضرت سعد بن ابی وقاص سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے الفاظ سے بھی خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ

ص:88،رقم:80) میں بیان کی ہے۔3۔حسام الدین ہندی نے کنز العمال 163 : 15)،رقم 36496 :) میں عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت چند الفاظ کے اضافے کے ساتھ ذکر کی۔

اِس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

حدیث نمبر 47:

((أخرج سفيان بن عيينة عن سعد بن أبى وقاص فى مناقب على رضى الله عنهم، إن له لمناقب أربع :لأن يكون لى واحدة منهن أحب إلىّ مِن كذا و كذا، ذكر حمر النعم قولها :لأعطينّ الراية، و قولها :بمنزلة هارون من موسىٰ، و قولها:من كنتُ مولاه، و نسى سفيان الرابعة))

”حضرت سفیان بن عیینہ (مناقب علی رضی اللہ عنہ کے ضمن میں) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چار خوبیاں ایسی ہیں کہ اگر میں ان میں سے کسی ایک کا بھی حامل ہوتا تو اسے فلاں فلاں چیز حتی کہ سرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب رکھتا۔وہ چار خوبیاں یہ تھیں: (پہلی خوبی اُنہیں غزوۂ خیبر کے موقع پر) جھنڈے کا عطا ہونا ہے۔(دُوسری خوبی) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن کے متعلق یہ فرمانا کہ (تیرا اور میرا تعلق ایسے ہے) جیسے ہارون اور موسیٰ کا (تعلق ہے)۔ (تیسری خوبی) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن کے متعلق یہ فرمانا کہ جس کا میں مولا ہوں (اُس کا علی مولا ہے)۔(راوی حدیث) سفیان بن عیینہ کو چوتھی خوبی بھول گئی۔“

.1ابن ابی عاصم،کتاب السنہ 607 :،رقم .13852 :احمد بن حنبل،فضائل الصحابہ،643 : 2،رقم .10933 :ضیاء مقدسی،الاحادیث المختارہ،151 : 3،رقم 948 :

حدیث نمبر 48:

((عن عبد الرحمن بن سابط (فى مناقب على)، قال :قال سعد :سمعتُ رسوْل الله صلى الله عليه و آله و سلم يقول فى علىّ ثلاث خصال، لأن يكون لى واحدة منهنّ أحب إلىّ مِن الدنيا و ما فيها، سمعتُ رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم يقول :مَن كنتُ مولاه، و انت منّى بمنزلة هارون مِن موسىٰ، و لأعطينّ الرأية))

”عبد الرحمٰن بن سابط (مناقب علی کے ضمن میں) روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین ایسی خصلتیں بیان فرماتے ہوئے سنا کہ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھے عطا ہوتی تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی۔رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں (اُس کا علی مولا ہے)،اور علی میری جگہ ایسا ہے جیسے موسیٰ کی جگہ ہارون،اور میں اُسے علم عطا کروں گا (جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حبیب ہے

اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے حبیب ہیں)۔''

.1 ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 608 :، رقم .13862 :ابن ابی شیبہ، المصنف، 61 : 12، رقم .121273 :
مقدسی، الاحادیث المختارہ، 207 : 3، رقم .10084 :ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 88 : 45، 89
ضیاء مقدسی نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 49:

((عن رفاعة بن إياس الضبى، عن أبيه، عن جده، قال :كنّا مع عليّ رضى الله عنه يوم الجمل، فبعث إلى طلحة بن عبيد الله أن القنى، فأتاه طلحة، فقال :نشدك الله، هل سمعتَ رسولَ الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول :مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللّهم والِ من والاه و عادِ من عاداه؟ قال :نعم، قال :فَلِمَ تقاتلني؟ قال :لم أذكرُ، قال : فانصرف طلحةُ))

''رفاعہ بن ایاس ضبی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی طرف ملاقات کا پیغام بھیجا۔ پس حضرت طلحہ اُن کے پاس آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اُس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر میرے ساتھ کیوں جنگ کرتے ہو؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں تھی۔ راوی نے کہا: (اُس کے بعد) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے۔''

.1 حاکم، المستدرک، 371 : 3، رقم .55942 :بیہقی، الاعتقاد 3733 :۔ہیثمی نے مجمع الزوائد 107 : 9)) میں کہا ہے کہ یہ حدیث بزار نے نذیر سے روایت کی ہے۔ 4۔حسام الدین ہندی، کنز العمال، 332 : 11، رقم 31662 :

حدیث نمبر 50:

((عن بريدة بن الحصيب، قال :غزوتُ مع عليّ اليمن فرأيتُ منه جفوة، فلما قدمتُ على رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم ذكرتُ علياً فتنقصته، فرأيتُ وجه رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يتغيّر، فقال :يا بريدة !ألستُ أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قلتُ :بلى، يا رسولَ الله !قال :مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه))

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

(جنگ سے) واپس آیا تو میں نے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نامناسب انداز سے کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ تو میں نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

1. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 347، 2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 2 : 584، 585، رقم : 989، 3. نسائی، السنن الکبریٰ، 5 : 130، رقم : 8465، 4. حاکم، المستدرک، 3 : 110، رقم : 4578، 5. ابن ابی شیبہ، المصنف، 12 : 84، رقم : 12181، 6. ابن ابی عاصم، الآحاد والمثانی، 4 : 325، 2367، 7. شاشی، المسند، 1 : 127، 8. طبرانی، المعجم الاوسط، 1 : 229، رقم : 348، 9. مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، 10 : 147، 10. ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، 4 : 23، 11. ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ (5 : 457؛ 4 : 168) میں کہا ہے کہ نسائی کی بیان کردہ روایت کی اسناد جید قوی ہیں اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔ 12. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 13 : 134، رقم : 36422

حدیث نمبر 51:

((عن میمون أبی عبد اللہ، قال: قال زید بن أرقم رضی اللہ عنہ و أنا أسمع: نزلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بواد یقال لہ وادی خم، فأمر بالصلاۃ، فصلاھا بھجیر، قال: فخطبنا و ظلل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بثوب علی شجرۃ سمرۃ من الشمس، فقال: ألستم تعلمون أو لستم تشھدون أنی أولٰی بکل مؤمن من نفسہ؟ قالوا: بلٰی، قال: فمن کنتُ مولاہ فإن علیاً مولاہ، اللّٰھم عادِ من عاداہ و والِ من والاہ))

''حضرت میمون ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک وادی جسے وادیءِ خم کہا جاتا تھا، میں اُترے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ دیا درآنحالیکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مؤمن کی جان سے قریب تر ہوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔''

1. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 372، 2. 4 بیہقی، السنن الکبریٰ، 5 : 131، 3. طبرانی نے یہ حدیث المعجم الکبیر (5 : 195، رقم : 5068) میں ایک اور سند سے روایت کی ہے۔ 4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 104، 5. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 13 : 157، رقم : 36485، 6. ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ، (4 : 172) میں اس روایت کی سند کو جید اور رجال کو ثقہ قرار

دیا ہے۔

حدیث نمبر 52:

((عن عطية العوفي، قال :سألت زيد بن أرقم، فقلتُ له :أنّ ختناً لي حدثني عنك بحديث في شأن علي رضي الله عنه يوم غدير خم، فأنا أحب أن أسمعه منك، فقال : إنكم معشر أهل العراق فيكم ما فيكم، فقلت له :ليس عليك مني بأس، فقال :نعم، كنا بالجحفة، فخرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلينا ظهراً و هو أخذ بعضدِ علي رضي الله عنه فقال :يا أيها الناس !ألستم تعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسم؟ قالوا :بلى، قال :فمن كنتُ مولاه فعلي مولاه، قال :فقلتُ له :هل قال : اللهم !وال من والاه و عاد مَن عاداه؟ فقال :إنما أخبرك كما سمعتُ))

''عطیہ عوفی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا: میرا ایک داماد ہے جو غدیرِ خم کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں آپ کی روایت سے حدیث بیان کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے آپ سے (براہِ راست) سنوں۔ حضرت زید بن ارقم نے کہا: آپ اہلِ عراق ہیں تمہاری عادتیں تمہیں سلامت رہیں۔ پس میں نے کہا: میری طرف سے تمہیں کوئی اذیت نہیں پہنچے گی۔ (اس پر) انہوں نے کہا: ہم جحفہ کے مقام پر تھے کہ ظہر کے وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بازو تھامے ہوئے باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مؤمنین کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ عطیہ نے کہا: میں نے مزید پوچھا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس (علی) سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ؟ زید بن ارقم نے کہا: میں نے جو کچھ سنا تھا وہ تمہیں بیان کر دیا ہے۔''

1. احمد بن حنبل، المسند، 4 : 368

2۔ نسائی نے یہ حدیث حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص 97، رقم: 92) میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے۔ اس کے بارے میں ہیثمی نے مجمع الزوائد (9 : 107) میں کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

3. طبرانی، المعجم الکبیر، 5 : 195، رقم: 50704. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 13 : 105، رقم: 36343

5۔ میمون ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ حدیث مبارکہ بیان کی۔ حسام الدین ہندی نے یہ حدیث کنز العمال (13 : 104، 105، رقم: 36342) میں بیان کی ہے۔

حدیث نمبر 53:

((عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال: كنا بالجحفة بغدير خم إذ خرج علينا رسول الله، فأخذ بيد علی رضی الله عنه فقال: من كنت مولاه فعلیّ مولاه))

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم جحفہ میں غدیرِ خم کے مقام پر تھے، جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

1۔ابن ابی شیبہ، المصنف، 59 : 12، رقم 121212 :۔ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ 173 : 4)) میں لکھا ہے کہ ہمارے شیخ ذہبی نے اِس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔3۔حسام الدین ہندی، کنز العمال، 137 : 13، رقم : 3243

حدیث نمبر 54:

((عن علی رضی الله عنه، أن النبی قام بحفرة الشجرة بخم، و هو آخذ بيد علی رضی الله عنه فقال: أيها الناس ! ألستم تشهدون أن الله ربكم؟ قالوا: بلی، قال: ألستم تشهدون أن الله و رسوله أولی بكم من أنفسكم قالوا: بلی، و أن الله و رسوله مولاكم؟ قالوا: بلی، قال: فمن كنتُ مولاه فإن هذا مولاه))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقامِ خم پر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تمہارا رب ہے؟ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری جانوں سے بھی قریب تر ہیں؟ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔''

1۔ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 603 :، رقم 13602 :۔حسام الدین ہندی نے یہ حدیث کنز العمال 140 : 13)، رقم : 36441) میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن راہویہ، ابن جریر، ابن ابی عاصم اور محاملی نے امالی میں روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 55:

((عن حذيفة بن أسيد الغفاری فقال: يا أيها الناس إنی قد نبأنی اللطيف الخبير أنه لن يعمر نبی إلا نصف عمر الذی يليه من قبله، و إنی لأظن انی يوشك أن أدعی فأجيب، و إنی مسؤول، و إنكم مسؤولون، فماذا أنتم قائلون؟ قالوا: نشهد أنك قد بلغتَ و

جهدتَ و نصحتَ، فجزاك الله خيراً، فقال :أليس تشهدون أن لا إله إلا الله، و أن محمداً عبده و رسوله، و أن جنته حقٌ و ناره حقٌ، و أن الموت حقٌ، و أن البعث بعد الموت حقٌ، و أن الساعة آتية لا ريب فيها و أن الله يبعث من في القبور؟ قالوا :بلى، نشهد بذالك، قال :اللهم !اشهد، ثم قال :يا أيها الناس !إن الله مولاى و أنا مولى المؤمنين و أنا أولى بهم من أنفسهم، فمن كنتُ مولاه فهذا مولاه يعني علياً رضي الله عنه اللهم !وال من والاه، و عاد من عاداه .ثم قال :يا أيها الناس إني فرطكم و إنكم واردون علي الحوض، حوضٌ أعرض ما بين بصرى و صنعاء، فيه عدد النجوم قد حانٌ من فضة، و إني سائلكم حين تردون عليّ عن الثقلين، فانظروا كيف تخلفوني فيهما، الثقل الأكبر كتاب الله عزوجل سببٌ طرفه بيد الله و طرفه بأيديكم فاستمسكوا به لا تضلوا و لا تبدلوا، و عترتي أهل بيتي، فإنه قد نبأني اللطيف الخبير أنما لن ينقضيا حتى يردا عليّ الحوض))

”حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر عطا فرمائی اور مجھے گمان ہے مجھے (عنقریب) بلاوا آئے گا اور میں اُسے قبول کرلوں گا، اور مجھ سے (میری ذمہ داریوں کے متعلق) پوچھا جائے گا اور تم سے بھی (میرے متعلق) پوچھا جائے گا، (اس بابت) تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ہمیں انتہائی جدوجہد کے ساتھ دین پہنچایا اور بھلائی کی باتیں ارشاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنت و دوزخ حق ہیں اور موت اور موت کے بعد کی زندگی حق ہے، اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں، اور اللہ تعالیٰ اہلِ قبور کو دوبارہ اٹھائے گا؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم ان سب کی گواہی دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ بن جا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مؤمنین کا مولا ہوں اور میں ان کی جانوں سے قریب تر ہوں۔ جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ اے لوگو! میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم مجھے حوض پر ملو گے، یہ حوض بصرہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔ اس میں ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے ہیں، جب تم میرے پاس آؤ گے میں تم سے دو انتہائی اہم چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، دیکھنے کی بات یہ ہے کہ تم میرے پیچھے ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو!

پہلی اہم چیز اللہ کی کتاب ہے، جو ایک حیثیت سے اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری حیثیت سے بندوں سے تعلق رکھتی ہے۔ تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو گمراہ ہو گے نہ (حق سے) منحرف، اور (دوسری اہم چیز) میری عترت یعنی اہلِ بیت ہیں (اُن کا دامن تھام لینا)۔ مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ بیشک یہ دونوں حق سے نہیں ہٹیں گی یہاں تک کہ مجھے حوض پر ملیں گی۔"

1 طبرانی، المعجم الکبیر، 3 : 67، رقم. 26833 : طبرانی، المعجم الکبیر، 3 : 180، 181، رقم. 30522 : طبرانی، المعجم الکبیر، 5 : 166، 167، رقم. 49714 : ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 164، 165

حدیث نمبر 56:

((عن جرير قال :شهدنا الموسم في حجة مع رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم، و هي حجة الوداع، فبلغنا مكاناً يقال له غدير خم، فنادى :الصلاة جامعة، فاجتمعنا المهاجرون والأنصار، فقام رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم وسطنا، فقال :أيها الناس !بم تشهدون؟ قالوا :نشهد أن لا إله إلا الله؟ قال :ثم مه؟ قالوا :و أن محمداً عبده و رسوله، قال :فمَن وليكم؟ قالوا :الله و رسوله مولانا، قال :من وليكم؟ ثم ضرب بيده إلى عضد علي رضي الله عنه، فأقامه فنزع عضده فأخذ بذراعيه، فقال : من يكن الله و رسوله مولياه فإن هذا مولاه، اللهم !والِ من والاه، و عادِ من عاداه، اللهم !من أحبه من الناس فكن له حبيباً، ومن أبغضه فكن له مُبغضا))

"حضرت جریر سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جسے غدیرِ خم کہتے ہیں۔ نماز باجماعت ہونے کی ندا آئی تو سارے مہاجرین و انصار جمع ہو گئے۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطاب فرمایا: اے لوگو ! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا : ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : پھر کس کی؟ انہوں نے کہا : بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہارا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا : اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پھر فرمایا : تمہارا ولی اور کون ہے؟ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے) دونوں بازو تھام کر فرمایا : اللہ اور اُس کا رسول جس کے مولا ہیں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ (اور) جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اے اللہ ! جو اِسے محبوب رکھے تو اُسے محبوب رکھ اور جو اِس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ۔"

1۔ طبرانی، المعجم الکبیر، 2 : 357، رقم 25052۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 1063۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال،

138 : 13، 139، رقم 36437 :

حدیث نمبر 57:

((عن عمرو ذی مر و زید بن أرقم قالا :خطب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یوم غدیر خم، فقال :من کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللھم !والِ من والاہ و عادِ من عاداہ، و انصرُ من نصرہ و أعِنْ من أعانہ))

''حضرت عمرو ذی مر اور حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما، اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔''

1۔ طبرانی، المعجم الکبیر، 192 : 5، رقم 50592 :۔ نسائی نے خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص 100، 101، رقم 96 :) میں عمرو ذی مر سے روایت لی ہے۔ 3۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، 104 : 9، 1064۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 1705 : 4۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، 609 : 11، رقم 32946 :

☆☆☆

فصل نمبر 30:

ذکر قول النبی من کنت ولیہ فعلی ولیہ:

رسول اللہ کا فرمان کہ جس کا میں ولی ہوں علی اس کا ولی ہے

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا محمدبن المثنی' قال :حدثنا یحیی بن حماد قال :اخبرنا ابوعوانۃ عن سلیمان' قال :حدثنا حبیب بن ابی ثابت' عن ابی الطفیل' عن زیدبن ارقم قال :لما دفع(رجع رسول اللہ) النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع ونزل غدیر خم (أمر) بدوحات فقممن ثم قال :کانی دعیت فاجبت وانی تارک فیکم الثقلین :احدھما أکبر من الآخر' کتاب اللہ وعترتی' اھل بیتی' فانظروا کیف تخلفونی فیھما' فانھما لن یتفرقا حتی یرداعلی الحوض' ثم قال :ان اللہ مولای' وانا ولی کل مومن' ثم اخذبید علی' فقال :من کنت ولیہ فھذاولیہ' اللھم وال من والاہ' وعاد من عاداہ' فقلت لزید :سمعتہ من رسول اللہ؟ فقال :ماکان فی الدوحات احدالارآہ بعینیہ' وسمعہ باذنیہ))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7ص 310 3رقم 8092 وص 436 4رقم 8410 وطبع آخر ج 5ص 45 رقم 8148 وص130 رقم 8464' مسند احمد ج 1 ص 118 رقم 950 وج 4 ص 370 رقم 19157' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 724 رقم 991' 992 وص 738 رقم 1016 وص 739 رقم حنبل ص 413 رقم 197' کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص 590 رقم 1354 تا 1376' مسند البزار ج 3 ص 35 رقم 786 صحیح ابن حبان ج 9 ص 42 رقم 6892' وطبع محقق ج 15 ص 375 رقم 6931' المستدرک للحاکم ج 3 ص 108' 109 رقم 4633' 4634' 4635' المعجم الکبیر للطبرانی ج 5 رقم 4669' المعجم الصغیر للطبرانی ج 1 ص 119 رقم 175 وص 129 رقم 191' جزء فیہ ما انتقاہ ابوبکر بن مردویہ من حدیث الطبرانی لاہل البصرۃ ص 101 رقم 105' کتاب التوحید لابن خزیمۃ ج 1 ص 74' کتاب الضعفاء للعقیلی ج 3 ص 989' مختصر تاریخ دمشق ج 17 ص 348 قطف الازھار المتناثرۃ فی الحدیث المتواترۃ للسیوطی ص 277)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے پلٹے اور ''غدیرِ خم'' کے مقام پر اترے اور خیمے کھڑے کرنے کا حکم دیا تو وہ کھڑے کر دیئے گئے۔ پھر فرمایا: گویا مجھے بلایا گیا ہے تو میں نے بلاوا قبول کیا ہے اور میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں' ان میں سے ہر ایک دوسری سے بڑی ہے: اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میرے اولاد میرے اہل بیت۔ پس تم غور کرنا کہ ان دونوں چیزوں کے بارے میں تم میرا کتنا لحاظ رکھتے ہو؟ بلاشبہ یہ دونوں چیزیں ایک دوسری سے جدا نہیں ہوں گی حتیٰ کہ دونوں اکٹھے میرے پاس حوض پر آئیں گی۔ پھر فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا مولیٰ ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس شخص کا میں مولیٰ ہوں تو یہ بھی اس کا مولیٰ ہیں۔ اے اللہ! تو اس شخص سے محبت کر جو علی کو محبوب رکھے اور اُس شخص سے عداوت رکھ جو علی سے عداوت رکھے۔ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا یہ ارشاد آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں (میں بھی اور میرے سوا) جو کوئی شخص بھی خیموں میں موجود تھا اُس نے اپنی آنکھوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا۔''

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا ابو کریب محمد بن العلاء الکوفی' قال: حدثنا ابومعاویة قال: حدثنا الاعمش' عن سعد بن عبیدة' عن ابن بریدة عن ابیه قال: بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم (فی سریة) واستعمل علینا علیاً فلما رجعنا سالنا: کیف رأیتم صحبة صاحبکم؟ فاما شکوته انا' واما شکاه غیری فرفعت رأسی وکنت رجلا مکبابا (من مکة) واذا وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم قداحمر' فقال: من کنت ولیه فعلی ولیه))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7ص 309 3رقم 8088' 8089' 8092' وص 437 رقم 8411 وطبع آخر ج 5ص 45 4رقم 8144' 8145' وص 130 1رقم 8465' مسند احمد ج 5 ص 350 3رقم 23349

وص 358 رقم 23416 وص 361 رقم 23445' فضائل الصحابة ج 2 ص 696 رقم 947 وص 849 رقم 1167' البحر الزخار المعروف بمسند البزار ج 10 ص 257 رقم 4352 وص 258 رقم 4352 رقم 4354' کتاب السنة لابن ابی عاصم ص 590 رقم 1354)

''حضرت ابن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھیجا اور ہمارا امیر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا۔ پس ہم واپس لوٹے تو آپ نے ہم سے دریافت کیا کہ تمہارے امیر تمہارے ساتھ کیسے رہے؟ اس پر میں نے یا کسی اور شخص نے شکایت کی اور میں سر جھکا کر بات کرنے والا شخص تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس سرخ ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں جس شخص کا مولیٰ ہوں تو علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔''

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا محمد بن المثنیٰ قال: حدثنا ابو احمد' قال: اخبرنا عبدالملك بن ابی غنية' عن الحكم' عن سعيد بن جبير' عن ابن عباس قال: حدثنی بريدة قال: بعثنی النبی صلی الله عليه وسلم مع علی رضی الله تعالیٰ عنه الی اليمن' فرأيت منه جفوة' فلما رجعت شكوت (شكوته) الی النبی صلی الله عليه وسلم' فرفع رأسه الی وقال: يابريدة! من كنت مولاه فعلی مولاه))

(السنن الكبری للنسائی ج 7 ص 309 رقم 8089 وص 437 رقم 8412 طبع آخر ج 5 ص 45 رقم 8145 وص 130 رقم 8466' فضائل الصحابة ج 2 ص 722' 723 رقم 989' المستدرك للحاكم ج 3 ص 109 رقم 3635' مسند البزار ج 10 ص 4352' مختصر زوائد البزار ج 2 ص 306 رقم 1910' اتحاف الخيرة المهرة ج 7 ص 211 رقم 6685)

''حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (حضرت بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا تو میں نے آپ سے جفا دیکھی۔ پھر جب میں پلٹ کر آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اُن کی شکایت کی تو آپ نے سر اقدس اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے بریدہ! میں جس کا مولیٰ ہوں تو علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔''

حدیث نمبر 4:

((اخبرنا ابو داود' قال: حدثنا ابو نعيم قال: حدثنا عبدالملك بن ابی غنية' قال: اخبرنا الحكم' عن سعيد بن جبير' عن ابن عباس' عن بريدة' قال: خرجت مع علی رضی الله

تعالیٰ عنہ الی الیمنُ فرأیت منہ جفوۃ' فقدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم' فذکرت علیا فتنقصتہ' فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر وجھہ' فقال: یابریدۃ! الست اولیٰ بالمومنین من انفسھم؟ قلت :بلیٰ یارسول اللہ' قال:من کنت مولاہ فعلی مولاہ))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 309 رقم 8089 ص 438 رقم 8413 وطبع آخر ج 5 ص 45 رقم 8145 و ص 131 رقم 8467 'مسند احمد ج 5 ص 347 رقم 23333' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 723 رقم 989' الاحاد والمثانی ج 4 ص 325 رقم 2357 'مختصر تاریخ دمشق ج 17 ص 348 'جمع الجوامع ج 14 ص 132 رقم 9759۔

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمن گیا تو میں نے ان سے زیادتی دیکھی' پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شکوہ کیا تو اُن کی تنقیص کی' جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس متغیر ہونا شروع ہوا' پھر آپ نے فرمایا: اے بریدۃ! کیا میں مومنین کی جانوں کا اُن سے زیادہ مالک نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ یارسول اللہ! فرمایا: پھر میں جس کا مالک ہوں تو علی اس کے مالک ہیں۔''

حدیث نمبر 5:

((اخبرنا زکریا بن یحییٰ قال :حدثنا نصر بن علی قال:حدثنا عبداللہ بن داوٗد عن عبدالواحد بن ایمن' عن ابیہ ان سعداقال :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من کنت مولاہ فعلی مولاہ))

(السنن الکبری للنسائی ج 5 ص 131 رقم 8468 وطبع آخر ج 7 ص 438 رقم 8414 'کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص 591 رقم 1359)

''حضرت عبدالواحد بن ایمن اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں تو علی بھی اس کا مولیٰ ہیں۔''

حدیث نمبر 6:

((اخبرنا قتیبۃ بن سعید' قال :حدثنا ابن ابی عدی' عن عوف' عن میمون ابی عبداللہ عن زید بن ارقم قال:قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمداللہ واثنی علیہ' ثم قال: الستم تعلمون انی اولیٰ بکل مومن من نفسہ ؟ قالوا:بلی (نحن) نشھد لانت اولی بکل مومن من نفسہ' قال:فانی من کنت مولاہ فھذا مولاہ' واخذ بیدعلی))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 438 وطبع آخر ج 5 ص 131 رقم 8469' مسند احمد ج 4 ص 372 رقم 10540 19543' البحر الزخار ج 10 ص 211 رقم 3298 وص 233 رقم 4327' المعجم الکبیر ج 5 ص 202' کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص 591 رقم 1362)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرما ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن سے اُس کی ذات سے زیادہ قریب (یعنی محبوب) ہوں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں' آپ ہر مومن سے اُس کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ فرمایا: تو میں جس سے زیادہ قریب ہوں تو یہ بھی اس سے زیادہ قریب ہیں اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔''

حدیث نمبر 7:

((اخبرنا محمد بن یحیی بن عبداللہ النیسابوری' واحمد بن عثمان بن حکیم (الاوی) قالا: حدثنا عبیداللہ بن موسیٰ قال: اخبرنا ھانیء بن ایوب' عن طلحۃ الایامی' عن عمیرۃ بن سعد انہ سمع علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھوینشد فی الرحبۃ: من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من کنت مولاہ فعلی مولاہ؟ فقام ستۃ نفر (بضعۃ عشر) فشھدوا))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 438 رقم 8416' وطبع آخر ج 5 ص 131 رقم 8470' المعجم الاوسط ج 2 ص 76 9187' المعجم الصغیر ج 1 ص 119 رقم 175' مجمع الزوائد ج 9 ص 108 رقم 14634)

''حضرت عمیرۃ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا درآنحالیکہ آپ ایک کشادہ مقام میں قسم دے کر پوچھ رہے تھے: کس کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''میں جس کا مولیٰ ہوں تو علی بھی اُس کا مولیٰ ہے''؟ تو دس سے زائد حضرات نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔''

حدیث نمبر 8:

((اخبرنا محمد بن المثنی' قال: حدثنا محمد' قال: حدثنا شعبۃ عن ابی اسحق قال: حدثنی سعید بن وھب قال: قام خمسۃ اوستۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشھدوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من کنت مولاہ فعلی مولاہ))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 439 رقم 8417 وطبع آخر ج 5 ص 131 رقم 471' مسند احمد ج 5 ص 366 رقم 23495 البدایۃ والنھایۃ ج 5 ص 362 وطبع جدید ج 7 ص 575)

''حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے

حضرت سعید بن وھب سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ یا چھ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گواہی دی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں جس کا مولیٰ ہوں تو علی اس کے مولیٰ ہیں۔"

حدیث نمبر 9:

((اخبرنا علِی بن محمد بن علی قاضی المصیصة' قال: حدثنا خلف قال: حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق قال: حدثنی سعید بن وھب انه قام صحابة ستة' وقال: یزید (زید) بن یشیع وقام ممایلیی المنبر ستة' فشھدوا انھم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من کنت مولاہ فعلی مولاہ))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص439 رقم 8418 وطبع آخر ج5 ص131 رقم 8472)

"حضرت ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سعید بن وھب نے بتایا کہ میرے قریب سے چھ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور زید بن یثیع نے کہا کہ منبر کی جانب سے چھ حضرات نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں جس کا مولیٰ ہوں تو علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔"

حدیث نمبر 10:

((اخبرنا ابوداؤد قال: حدثنا عمران بن ابان' قال: حدثنا شریك' قال: حدثنا ابواسحاق عن زید بن یثیع' قال: سمعت علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه یقول علی منبر الکوفة: انی انشدالله رجلا' ولایشھد الا اصحاب محمد' (من) سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیر خم یقول: من کنت مولاہ فعلی مولاہ' اللھم وال من والاہ' وعاد من عاداہ' فقام ستة من جانب المنبر (وستة من الجانب) الاخر' فشھدوا انھم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلك قال شریك: فقلت لابی اسحاق: ھل سمعت البراء بن عازب یحدث بھذاعن رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال: نعم قال ابوعبدالرحمان: عمران بن ابان الواسطی لیس بقوی فی الحدیث))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص439 رقم 8419 وطبع آخر ج5 ص132 رقم 8473' البحرالز خارج 10 ص 212 رقم 4299' الاحادیث المختارۃ ج2 ص105 رقم 380' نیز عن ابن عمر البحرالزخارج 12 ص 286 رقم 6103)

"ابواسحاق روایت کرتے ہیں: زید بن یثیع نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کے منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے فرمایا: میں اُس شخص کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں اور حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے علاوہ اور کوئی دوسرا شخص گواہی نہ دے (فقط وہ شخص گواہی دے) جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم کے دن فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں جس کا مولیٰ ہوں تو علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔ اے اللہ! اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے' اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے، تو منبر کی ایک جانب سے چھ افراد کھڑے ہوئے اور دوسری جانب سے بھی چھ حضرات نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا۔ شریک کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمران بن ابان الواسطی حدیث میں قوی نہیں ہیں۔"

حدیث نمبر 11:

((اخبرنا قتيبة بن سعيد قال: حدثنا جعفر بن سليمان' عن يزيد' عن مطرف بن عبدالله' عن عمران بن حصين قال: جهز رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشاً' واستعمل عليهم على بن ابى طالب' فمضى فى السرية' فاصاب جارية' فانكروا عليه وتعاقدوا الاربعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا بعثنا (لقينا) رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرناه صنع' وكان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدأوا برسول الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه' ثم انصرفوا الى رحالهم' فلما قدمت السرية فسلموا على النبى صلى الله عليه وسلم' فقام احد الاربعة' فقال: يارسول الله صلى الله عليه وسلم! الم تر ان على ا بن ابى طالب صنع كذا وكذا' فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم' ثم قام الثانى' وقال مثل ذلك' ثم الثالث' فقال (مثل) مقالته' ثم قام الرابع' فقال مثل ماقالوا' فاقبل اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم والغضب يبصر' فى وجهه' فقال: ماتريدون من على؟ ان علياً منى وانا منه' وهوولى كل مومن من بعدى))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 440 رقم 8420 وطبع آخرج 5 ص 132 رقم 8474' البدایۃ والنہایۃ ج 7 ص 571)

"حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا اور ان پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعد از جہاد ایک لونڈی حصہ میں آئی اور آپ نے اس سے قرابت کی تو لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اور چار شخصوں نے آپس میں طے کیا کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں گے تو آپ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کریں گے' اور مسلمانوں کا معمول تھا کہ جب وہ سفر سے لوٹتے تو سب سے پہلے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتے پھر اپنے اپنے گھروں کی طرف جاتے۔ پس جب وہ جہاد سے واپس آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام کے لیے حاضر ہوئے اور ان چار شخصوں میں سے ایک صاحب نے کھڑے ہو کر کہا: یارسول اللہ! کیا آپ علی بن ابی طالب کو نہیں دیکھتے کہ اُس نے ایسے ایسے کیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے چہرۂ اقدس پھیر لیا۔ پھر دوسرا شخص اٹھا تو اس نے بھی وہی کچھ کہا' پھر تیسرا کھڑا ہوا تو اس نے بھی وہی گفتگو کی' پھر چوتھا کھڑا ہوا تو اس نے بھی انہیں کی طرح کہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف توجہ فرمائی اور غصہ کے آثار آپ کے چہرے پر نمایاں تھے' آپ نے فرمایا: تم علی کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا محبوب ہے۔"

حدیث نمبر 12:

((اخبرنا واصل بن عبدالاعلی الکوفی' عن ابن فضیل' عن الاجلح' عن عبداللہ بن بریدۃ' عن ابیہ قال: بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن ولید' وبعث علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ' علی جیش آخر' وقال ان التقیتما فعلی علی الناس' وان تفرقتما فکل واحدمنکما علی جندہ' فلقینا بنی زبیدمن اھل الیمن' وظفرالمسلمون علی المشرکین' فقاتلنا المقاتلۃ وسبیناالذریۃ' فاصطفی علی جاریۃ لنفسہ من السبی' وکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ' قال: فدفعت الکتاب الیہ ونلت من علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' فتغیروجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' (فقلت: ھذامکان العائذ' بعثنی مع رجل' وامرتنی بطاعتہ' فبلغت مارسلت بہ' فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقعن یابریدۃ فی علی) وقال: لا تبغضن یابریدۃ علیا' فان علیا منی وانا منہ وھو ولیکم بعدی))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 441 رقم 8421 وطبع آخر ج 5 ص 133 رقم 8475 مسند احمد ج 5 ص 356 وطبع آخر ج 7 ص 635 رقم 23400' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 856 رقم 1175' البحر الزخار ج 10 ص 283 رقم 4391' کشف الاستار عن زوائد البزار ج 3 ص 200' البدایۃ والنھایۃ ج 7 ص 570)

"حضرت عبداللہ بن بریدۃ اپنے والد بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خالد بن ولید کی قیادت میں یمن بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک اور لشکر پر امیر مقرر فرما کر بھیجا اور حکم فرمایا کہ اگر دونوں لشکر اکٹھے ہو جائیں تو تمام لوگوں کے قائد علی ہوں گے اور اگر اکٹھے نہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک اپنے لشکر کا قائد ہوگا۔ پس یمن کے علاقہ بنو زبید کے مقام پر ہم جمع ہو گئے اور مسلمانوں کو مشرکین پر غلبہ اور فتح حاصل ہوئی۔ ہم نے خوب جہاد کیا تھا اور دشمنوں کو قیدی بھی

بنایا تھا' ان قیدیوں میں سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لونڈی کو اپنے لیے منتخب کر لیا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لکھا اور مجھے حکم کیا کہ میں وہ خط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جاؤں۔ سو میں نے آپ کو وہ خط پیش کیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر آثار غضب نمایاں ہوئے تو میں نے کہا: یہ پناہ مانگنے کا مقام ہے' آپ نے مجھے ایک شخص کے ساتھ بھیجا اور آپ نے مجھے اس کی فرمانبرداری کا حکم فرمایا' پس میں نے تو وہ کچھ پہنچایا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بریدۃ! علی کی برائی میں مت دلچسپی لو اور اس سے بغض مت رکھو! بیشک علی مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 31:

من خطبات علي رضي الله عنه:

حضرت علی المرتضیٰ کے خطبات

یوم قیامت:

((ومن خطبة له: تَجْرِی هذَا الْمجْری وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ یَجْمَعُ اللّٰهُ فِیهِ الْاٴوَّلِینَ وَ الْآخِرِینَ لِنِقاشِ الْحِسابِ وَ جَزَاءِ الْاٴعْمَالِ، خُضُوعا قِیَاما، قَدْ اٴلْجَمَهُمُ الْعَرَقُ، وَ رَجَفَتْ بِهِمُ الْاٴرْضُ، فَاٴحْسَنُهُمْ حَالاً مَنْ وَجَدَ لِقَدَمَیْهِ مَوْضِعا، وَلِنَفْسِهِ مُتَّسَعا مِنهَا: فِتَنٌ کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ، لا تَقُومُ لَها قائِمَةٌ، وَ لا تُرَدُّ لَها رایَةٌ، تَاْتِیکُمْ مَزْمُومَةً مَرْحُولَةً یَحْفِزُها قَائِدُها، وَ یَجْهَدُها راکِبُها، اٴهْلُها قَوْمٌ شَدِیدٌ کَلَبُهُمْ، قَلِیلٌ سَلَبُهُمْ یُجاهِدُهُمْ فِی اللّٰهِ قَوْمٌ اٴذِلَّةٌ عِنْدَ الْمُتَکَبِّرِینَ، فِی الْاٴرْضِ مَجْهُولُونَ، وَ فِی السَّمَاءِ مَعْرُوفُونَ فَوَیْلٌ لَكِ یَا بَصْرَةُ عِنْدَ ذٰلِكِ مِنْ جَیْشٍ مِنْ نِقَمِ اللّٰهِ لا رَهَجَ لَهُ وَ لا حَسَّ، وَ سَیُبْتَلَی اٴهْلُكِ بِالْمَوْتِ الْاٴحْمَرِ، وَ الْجُوعِ الْاٴغْبَرِ))

"حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کا دن وہ دن ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حساب و جزائے اعمال کے لیے گزشتہ و آئندہ میں سے تمام خلائق کو جمع کرے گا۔ یہ سب لوگ نہایت عاجز و خاکسار بن کر حاضر ہوں گے اور (زیادتی جمعیت و شدت گرمی کے باعث) پسینہ ان کے منہ تک پہنچ گیا ہوگا اور زلزلہ

زمین نے ان میں تھرتھری پیدا کر دی ہوگی پس ان میں سے نیک ترین اور خوشحال ترین وہ شخص ہوگا کہ دنیا میں کردار پسندیدہ کے باعث جس نے اپنے قدم جمانے کے لیے کوئی جگہ بنالی ہوگی اور اپنی آسائش کے لیے کوئی فراخ مقام بنالیا ہوگا (تاکہ اس دن کی سختیوں اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر سکے)۔ میرے بعد جن فتنوں سے تم دوچار ہو گئے وہ شب تارک کی مختلف ساعات کی طرح ہوں گے۔ ان فتنوں کا نہ کوئی چوکس مداوا کر سکے گا، نہ کوئی پرچم فوج انہیں رد کر سکے گا۔ یہ اس مہار والے اور پالان سے بندے ہوئے اونٹ کے مانند نمایاں ہوں گے، جسے اس کا ساربان تیزی سے ہانک رہا ہو اور جس کا سوار شدت سے دوڑ رہا ہو۔ جو گروہ فتنے والے ہوں گے وہ آزار پہنچانے اور اذیت دینے میں بڑھے چڑھے ہوں گے اور ان کی طمع بہت ہوگی۔ وہ بہت معمولی قسم کے لوگ ہوں گے۔ اللہ کے راستے میں ان لوگوں سے وہی لوگ جہاد کریں گے جو گردن کشوں کی نظر میں ہیچ اور ذلیل ہوں گے۔ روئے زمین پر یہ مجہول (غیر مشہور) ہوں گے اور آسمانوں پر مشہور۔ پس اے بصرہ! تجھ پر افسوس ہے۔ جب جیش الٰہی (یکا یک) تجھ پر حملہ آور ہوگا جس کے ساتھ نہ گرد و غبار ہوگا نہ آواز قصد، نہ قدموں کی چاپ اور آہٹ! بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے کہ تیرے ساکنین مرگ سرخ اور گرسنگی غبار آلودہ میں مبتلا ہوں گے۔"

حقیقت دنیا:

((و من خطبة له: انْظُرُوا إِلَى الدُّنْيَا نَظَرَ الزَّاهِدِينَ فِيهَا، الصَّادِفِينَ عَنْهَا، فَإِنَّهَا وَ اللّٰهِ عَمَّا قَلِيلٍ تُزِيلُ الثَّاوِيَ السَّاكِنَ، وَ تَفْجَعُ الْمُتْرَفَ الْآمِنَ، لا يَرْجِعُ ما تَوَلَّى مِنْها فَأَدْبَرَ، وَ لا يُدْرى ما هُوَ آتٍ مِنْها فَيُنْتَظَرَ، سُرُورُها مَشُوبٌ بِالْحُزْنِ، وَ جَلَدُ الرِّجالِ فِيها إِلَى الضَّعْفِ وَ الْوَهْنِ، فَلا يَغُرَّنَّكُمْ كَثْرَةُ مَا يُعْجِبُكُمْ فِيها، لِقِلَّةِ مَا يَصْحَبُكُمْ مِنْهَا رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً تَفَكَّرَ فَاعْتَبَرَ، وَ اعْتَبَرَ فَأَبْصَرَ، فَكَأَنَّ ما هُوَ كائِنٌ مِنَ الدُّنْيَا عَنْ قَلِيلٍ لَمْ يَكُنْ، وَ كَأَنَّ ما هُوَ كائِنٌ مِنَ الْآخِرَةِ عَمَّا قَلِيلٍ لَمْ يَزَلْ، وَ كُلُّ مَعْدُودٍ مُنْقَضٍ، وَ كُلُّ مُتَوَقَّعٍ آتٍ وَ كُلُّ آتٍ، قَرِيبٌ دانٍ مِنْهَا: الْعالِمُ مَنْ عَرَفَ قَدْرَهُ، وَ كَفى بِالْمَرْءِ جَهْلاً أَنْ لا يَعْرِفَ قَدْرَهُ، وَ إِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الرِّجالِ إِلَى اللّٰهِ تَعالَى لَعَبْداً وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى نَفْسِهِ، جائِراً عَنْ قَصْدِ السَّبِيلِ، سائِراً بِغَيْرِ دَلِيلٍ، إِنْ دُعِيَ إِلَى حَرْثِ الدُّنْيا عَمِلَ، وَ إِنْ دُعِيَ إِلَى حَرْثِ الْآخِرَةِ كَسِلَ، كَأَنَّ ما عَمِلَ لَهُ واجِبٌ عَلَيْهِ وَ كَأَنَّ ما وَنى فِيهِ ساقِطٌ عَنْهُ وَ مِنْها: وَ ذلِكَ زَمانٌ لا يَنْجُو فِيهِ إِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ نُوَمَةٍ، إِنْ شَهِدَ لَمْ يُعْرَفْ، وَ إِنْ غابَ لَمْ يُفْتَقَدْ أُولئِكَ مَصابِيحُ الْهُدى، وَ أَعْلامُ السُّرى، لَيْسُوا بِالْمَسايِيحِ، وَ لا الْمَذايِيعِ الْبُذُرِ، أُولئِكَ يَفْتَحُ اللّٰهُ لَهُمْ أَبْوابَ رَحْمَتِهِ، وَ يَكْشِفُ عَنْهُمْ ضَرَّاءَ نِقْمَتِهِ أَيُّهَا النَّاسُ، سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمانٌ يُكْفَأُ فِيهِ الْإِسْلامُ كَما يُكْفَأُ الْإِناءُ بِما فِيهِ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أ

عَاذَكُم مِنْ اءَنْ يَجُورَ عَلَيْكُم، وَ لَمْ يُعِذْكُم مِنْ اءَنْ يَبْتَلِيَكُم، وَ قَدْ قَالَ جَلَّ مِنْ قَائِلٍ: اِ نَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ وَ اِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! دنیا کی طرف اس طرح دیکھو جیسے وہ لوگ دیکھتے ہیں جو زہد رکھنے والے اور اس سے نظر بچانے والے ہوتے ہیں کہ عنقریب یہ اپنے ساکنوں کو ہٹا دے گی اور اپنے خوشحالوں کو رنجیدہ کر دے گی۔ اس میں جو چیز منہ پھیر کر جا چکی وہ پلٹ کر آنے والی نہیں ہے اور جو آنے والی ہے اس کا حال نہیں معلوم ہے کہ اس کا انتظام کیا جائے۔ اس کی خوشی رنج سے مخلوط ہے اور اس میں مردوں کی مضبوطی ضعف و ناتوانی کی طرف مائل ہے۔ خبردار! اس کی دل لبھانے والی چیزیں تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دیں کہ ان میں ساتھ جانے والی چیزیں بہت کم ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحمت نازل کرے اس شخص پر جس نے غور و فکر کیا تو عبرت حاصل کی تو بصیرت پیدا کر لی کہ دنیا کی ہر موجود شے عنقریب ایسی ہو جائے گی جیسے تھی ہی نہیں اور آخرت کی چیزیں اس طرح ہو جائیں گی جیسے ابھی موجود ہیں۔ ہر گنتی میں آنے والا کم ہونے والا ہے اور ہر وہ شے جس کی امید ہو وہ عنقریب آنے والی ہے اور جو آنے والا ہے وہ گویا کہ قریب اور بالکل قریب ہے۔ عالم وہ ہے جو اپنی قدر خود پہچانے اور انسان کی جہالت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی قدر کو نہ پہچانے۔ اللہ کی نگاہ میں بدترین بندہ وہ ہے جسے اس نے اسی کے حوالہ کر دیا ہو کہ وہ سیدھے راستے سے ہٹ گیا ہے اور بغیر رہنما کے چل رہا ہے۔ اسے دنیا کے کاروبار کی دعوت دی جائے تو عمل پر آمادہ ہو جاتا ہے اور آخرت کے کام کی دعوت دی جائے تو سست ہو جاتا ہے گویا کہ جو کچھ کیا ہے وہی واجب تھا اور جس میں سستی برتی ہے وہ اس سے ساقط ہے۔ وہ زمانہ ایسا ہو گا جس میں صرف وہی مومن نجات پا سکے گا جو گویا کہ سو رہا ہو گا کہ مجمع میں آئے تو لوگ اسے پہچان نہ سکیں اور غائب ہو جائے تو کوئی تلاش نہ کرے۔ یہی لوگ ہدایت کے چراغ اور راتوں کے مسافروں کے لئے نشانِ منزل ہوں گے۔ نہ ادھر اُدھر لگاتے پھریں گے اور نہ لوگوں کے عیوب کی اشاعت کریں گے۔ ان کے لیے اللہ رحمت کے دروازے کھول دے گا اور ان سے عذاب کی سختیوں کو دور کر دے گا۔ لوگو! عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں اسلام کو اسی طرح الٹ دیا جائے گا جس طرح برتن کو اس کے سامان سمیت اُلٹ دیا جاتا ہے۔ لوگو! اللہ نے تمہیں اس بات سے پناہ دے رکھی ہے کہ وہ تم پر ظلم کرے، لیکن تمہیں اس بات سے محفوظ نہیں رکھا ہے کہ تمہارا امتحان نہ کرے۔ اس مالک جل جلالہ نے صاف اعلان کر دیا ہے کہ ''اس میں ہماری کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اور ہم بہر حال تمہارا امتحان لینے والے ہیں۔''

حق و باطل کا فرق:

((و من خطبة له: اءَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ لَيْسَ اءَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ يَقْرَاءُ كِتَابًا، وَ لَا يَدَّعِي نُبُوَّةً وَ لَا وَحْيًا، فَقَاتَلَ بِمَنْ اءَطَاعَهُ، مَنْ عَصَاهُ

يَسُوقُهُمْ إِلَى مَنْجَاتِهِمْ، وَ يُبَادِرُ بِهِمُ السَّاعَةَ اءَنْ تَنْزِلَ بِهِمْ، يَحْسِرُ الْحَسِيرُ، وَ يَقِفُ الْكَسِيرُ، فَيُقِيمُ عَلَيْهِ حَتَّى يُلْحِقَهُ غَايَتَهُ، إِلا هَالِكًا لَا خَيْرَ فِيهِ حَتَّى اءَرَاهُمْ مَنْجَاتَهُمْ، وَ بَوَّاءَهُمْ مَحَلَّتَهُمْ، فَاسْتَدَارَتْ رَحَاهُمْ، وَ اسْتَقَامَتْ قَنَاتُهُمْ وَ ايْمُ اللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ مِنْ سَاقَتِهَا حَتَّى تَوَلَّتْ بِحَذَافِيرِهَا، وَ اسْتَوْسَقَتْ فِي قِيَادِهَا، مَا ضَعُفْتُ، وَ لَا جَبُنْتُ، وَ لَا خُنْتُ، وَ لَا وَهَنْتُ وَ ايْمُ اللَّهِ لَاءَبْقُرَنَّ الْبَاطِلَ حَتَّى اءُخْرِجَ الْحَقَّ مِنْ خَاصِرَتِهِ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو عربوں میں نہ کوئی آسمانی کتاب کا پڑھنے والا تھا اور نہ کوئی نبوت ووحی کا دعوے دار۔ آپ نے اطاعت کرنے والوں کو لے کر مخالفوں سے جنگ کی۔ درآں حالیکہ آپ ان لوگوں کو نجات کی طرف لے جارہے تھے اور قبل اس کے کہ موت ان لوگوں پر آپڑے ان کی ہدایت کے لیے بڑھ رہے تھے۔ جب کوئی تھکا ماندہ رک جاتا تھا اور خستہ ودرماندہ ٹھہر جاتا تھا تو آپ اس کے سر پر کھڑے ہوجاتے تھے اور اسے اس کی منزل مقصود تک پہنچادیتے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی ایسا تباہ حال ہو جس میں ذرہ بھر بھلائی ہی نہ ہو۔ یہاں تک کہ آپ نے انہیں نجات کی منزل دکھادی اور انہیں ان کے مرتبہ پر پہنچادیا۔ چنانچہ ان کی چکی گھومنے لگی اور ان کے نیزے کا خم جاتا رہا۔ اللہ کی قسم! میں بھی انہیں ہنکانے والوں میں تھا۔ یہاں تک کہ وہ پوری طرح پسپا ہوگئے اور اپنے بندھنوں میں جکڑ دیئے گئے۔ اس دوران نہ میں عاجز ہوا نہ بزدلی دکھائی۔ نہ کسی قسم کی خیانت کی اور نہ مجھ میں کمزوری آئی۔ اللہ کی قسم! میں اب بھی باطل کو چیر کر حق کو اس کے پہلو سے نکال لوں گا۔"

دنیا اور مسلمان:

((و من خطبة له: بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِه شَهِيدًا وَ بَشِيرًا وَ نَذِيرًا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ طِفْلًا، وَ اءَنْجَبَهَا كَهْلًا، وَ اءَطْهَرَ الْمُطَهَّرِينَ شِيمَةً، وَ اءَجْوَدَ الْمُسْتَمْطَرِينَ دِيمَةً، فَمَا احْلَوْلَتْ لَكُمُ الدُّنْيَا فِي لَذَّتِهَا، وَ لَا تَمَكَّنْتُمْ مِنْ رَضَاعِ اخْلَافِهَا، إِلا مِنْ بَعْدِ مَا صَادَفْتُمُوهَا جَائِلًا خِطَامُهَا، قَلِقًا وَضِينُهَا، قَدْ صَارَ حَرَامُهَا عِنْدَ اءَقْوَامٍ بِمَنْزِلَةِ السِّدْرِ الْمَخْضُودِ، وَ حَلَالُهَا بَعِيدًا غَيْرَ مَوْجُودٍ، وَ صَادَفْتُمُوهَا، وَ اللَّهِ، ظِلًّا مَمْدُودًا، إِلَى اءَجَلٍ مَعْدُودٍ، فَالْاءَرْضُ لَكُمْ شَاغِرَةٌ وَ اءَيْدِيكُمْ فِيهَا مَبْسُوطَةٌ، وَ اءَيْدِي الْقَادَةِ عَنْكُمْ مَكْفُوفَةٌ، وَ سُيُوفُكُمْ عَلَيْهِمْ مُسَلَّطَةٌ، وَ سُيُوفُهُمْ عَنْكُمْ مَقْبُوضَةٌ اءَلَا وَ إِنَّ لِكُلِّ دَمٍ ثَائِرًا، وَ لِكُلِّ حَقٍّ طَالِبًا، وَ إِنَّ الثَّائِرَ فِي دِمَائِنَا كَالْحَاكِمِ فِي حَقِّ نَفْسِهِ، وَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا يُعْجِزُهُ مَنْ طَلَبَ، وَ لَا يَفُوتُهُ مَنْ هَرَبَ؛ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ يَا بَنِي اءُمَيَّةَ عَمَّا قَلِيلٍ لَتَعْرِفُنَّهَا فِي اءَيْدِي غَيْرِكُمْ وَ فِي دَارِ عَدُوِّكُمْ اءَلَا إِنَّ اءَبْصَرَ الْاءَبْصَارِ مَا نَفَذَ فِي الْخَيْرِ طَرْفُهُ، اءَ

لَا إِنَّ اسْمَعَ الْاءَسْمَاعِ مَا وَعَى التَّذْكِيرَ وَ قَبِلَهُ اءَيُّهَا النَّاسُ اسْتَصْبِحُوا مِنْ شُعْلَةِ مِصْبَاحٍ وَاعِظٍ مُتَّعِظٍ وَ امْتَاحُوا مِنْ صَفْوِ عَيْنٍ قَدْ رُوِّقَتْ مِنَ الْكَدَرِ عِبَادَ اللَّهِ لَا تَرْكَنُوا إِلَى جَهَالَتِكُمْ وَ لَا تَنْقَادُوا لِاءَهْوَائِكُمْ فَإِنَّ النَّازِلَ بِهَذَا الْمَنْزِلِ نَازِلٌ بِشَفَا جُرُفٍ هَارٍ يَنْقُلُ الرَّدَى عَلَى ظَهْرِهِ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى مَوْضِعٍ لِرَائِي يُحْدِثُهُ بَعْدَ رَاءْيٍ يُرِيدُ اءَنْ يُلْصِقَ مَا لَا يَلْتَصِقُ وَ يُقَرِّبَ مَا لَا يَتَقَارَبُ فَاللَّهَ اللَّهَ اءَنْ تَشْكُوا إِلَى مَنْ لَا يُشْكِي شَجْوَكُمْ وَ لَا يَنْقُضُ بِرَاءْيِهِ مَا قَدْ اءَبْرَمَ لَكُمْ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْإِمَامِ إِلا مَا حُمِّلَ مِنْ اءَمْرِ رَبِّهِ الْإِبْلَاغُ فِي الْمَوْعِظَةِ وَ الاجْتِهَادُ فِي النَّصِيحَةِ وَ الْإِحْيَاءُ لِلسُّنَّةِ وَ إِقَامَةُ الْحُدُودِ عَلَى مُسْتَحِقِّيهَا وَ إِصْدَارُ السُّهْمَانِ عَلَى اءَهْلِهَا فَبَادِرُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِ تَصْوِيحِ نَبْتِهِ وَ مِنْ قَبْلِ اءَنْ تُشْغَلُوا بِاءَنْفُسِكُمْ عَنْ مُسْتَثَارِ الْعِلْمِ مِنْ عِنْدِ اءَهْلِهِ وَ انْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تَنَاهَوْا عَنْهُ فَإِنَّمَا اءُمِرْتُمْ بِالنَّهْيِ بَعْدَ التَّنَاهِي))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ بزرگ و برتر نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت و نبوت کے منصب سے سرفراز فرمایا کہ نیکو کاروں اور بدکاروں کے آپ گواہ بنیں اور نیکو کاروں کو ان کے اعمال حسنہ کے صلہ میں مژدہ دیں اور معصیت کاروں کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں۔ آپ عہد طفلی و خورد سالی میں بھی بہترین خلائق اور نبوت میں (چالیس سال کی عمر میں) کریم ترین و برگزیدہ ترین شخصیت تھے۔ آپ کی طبیعت اور خلقت جملہ پاکانِ عالم سے پاک تر تھی اور آپ کی بخشش تمام داد و دہش کرنے والوں سے کہیں زیادہ تھی۔ دنیا تمہارے لیے شیریں اور لذیذ نہیں بن سکتی اور اس کے لئے پستان سے دودھ پینے کی توانائی تم میں نہیں آئی، مگر اس کے بعد کہ تم نے اسے اس حالت میں پالیا کہ اس کی مہار ڈھیلی تھی، اس کا پالان جنبش میں تھا اور یہ اسی کا اثر تھا کہ اس دنیا کا حرام ان صاحبانِ خلافت قوموں قبیلوں کے نزدیک بے کانٹے کی بیری تھی اور حلال نہ صرف دور بلکہ موجود ہی نہیں تھا اور یہ گمان نہ کرنا کہ یہ حکومت اسی طرح قائم رہے گی' بلکہ اللہ کی قسم! تم نے اسے ایک عرصہ دراز تک پھیلے ہوئے سایہ کے مانند پایا۔ پس زمین تمہارے لیے خالی ہے، تمہارے ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں، پیشوایان (حقیقی) کے ہاتھ تم سے رُکے ہوئے ہیں' تمہاری تلواریں ان پر مسلط ہیں اور ان کی تلواریں تم سے روک لی گئی ہیں۔ خبردار! ہر خون (ناحق) کا بدلہ لینے والا اور ہر حق کا طلب گار رہتا ہے اور ہمارے خون کا خونخوار ایسا حاکم ہے کہ خود اپنے بارے میں بدون دلیل و گواہ حکم صادر کرتا ہے اور ہمارا خون خواہ اور ہمارے حق کا طلب گار وہ اللہ عزوجل ہے کہ جسے وہ طلب کرے اس سے وہ عاجز نہیں اور جو بھاگے وہ اس کی گرفت سے بچ نہیں سکتا۔ پس میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بہت جلد تم دیکھو گے کہ ریاست و دولت دنیا تم سے چھن کر دوسروں کے ہاتھ میں آجائے گی اور تمہارے دشمنوں کے گھر میں منتقل ہو جائے گی۔ خبردار! بینا ترین آنکھ وہ آنکھ ہے کہ جس

کی نظر خیر وصلاح پر ہو۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ شنوا ترین وہ کان ہے کہ جو پند و نصیحت کو سنتا اور اسے قبول کرتا ہے۔ اے لوگو! (اپنی سعادت وخوش بختی کا) چراغ نصیحت کرنے اور نصیحت قبول کرنے والوں کی لو سے جلاؤ اور چشمہ صاف سے پانی کھینچ لو کہ گندلے پن سے پاک ہے! اللہ کے بندو! اپنے جہل و نادانی پر اعتماد نہ کرو، نہ خواہشات نفس کی پیروی کرو' کیونکہ اس منزل پر وارد ہونے والا گویا اس نہر کے کنارے اُترنے والا ہے جس کا شگاف قریب بہ انہدام ہے اور ہلاکت کا بوجھ اپنی پیٹھ پیچھے لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو رہا ہے۔ وہ ایک خیال سے دوسرے خیال پر تکتا رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ جو چیز چسپاں نہیں ہو سکتی اسے چسپاں کر دے اور جو چیز نزدیک نہیں ہو سکتی اسے نزدیک کر دے۔ پس اللہ سے ڈرو! ایسا نہ کرو کہ اپنی شکائتیں ایسے شخص کے سامنے پیش کرنے لگو جو تمہارے غم واندوہ کو برطرف نہ کر سکے اور نہ اپنی رائے سے انہیں توڑ سکے جو (احکام الٰہی) کہ تم پر لازم کیے جا چکے ہیں۔ امام وحاکم پر ان چیزوں کا قیام واجب ہے جن کا پروردگار نے اسے حکم دیا ہے اور یہ پانچ چیزیں ہیں: موعظت کا پہنچانا، نصیحت میں کوشش، سنت کی تجدید اور اس کا احیاء، لائق تعزیر پر حد جاری کرنا اور بیت المال سے لوگوں کو ان کا صحیح حصہ دینا! پس حصولِ علم ودانش کے لیے جلدی کرو قبل اس کے کہ اس کی گیاہ خشک ہو جائے۔ اور قبل اس کے کہ اپنے آپ کو دوسری چیزوں میں مشغول کرو۔ کسب نور (علم ودانش) اس کے اہل سے حاصل کر لو۔ مرتکبین کو روکو اور خود بھی باز رہو' کیونکہ تمہیں نہی کا حکم' خود باز آچکنے کے بعد ہی دیا گیا ہے!''

اللہ کی مہربانیاں اور لوگوں کا رویہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اسلام کا قانون معین کیا تو اس کے ہر گھاٹ کو وارد ہونے والے کے لئے آسان بنا دیا اور اس کے ارکان کو ہر مقابلہ کرنے والے کے مقابلہ میں مستحکم بنا دیا۔ اس نے اس دین کو وابستگی اختیار کرنے والوں کے لئے جائے امن اور اس کے دائرہ میں داخل ہو جانے والوں کے لئے محل سلامتی بنا دیا ہے۔ یہ دین اپنے ذریعہ کلام کرنے والوں کے لئے برہان اور اپنے وسیلہ سے مقابلہ کرنے والوں کے لئے شاہد قرار دیا گیا ہے۔ یہ روشنی حاصل کرنے والوں کے لئے نور، سمجھنے والوں کے لئے فہم، فکر کرنے والوں کے لئے مغز کلام' تلاش منزل کرنے والوں کے لئے نشان منزل' صاحبان عزم کے لئے سامان بصیرت، نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت، تصدیق کرنے والوں کے لئے نجات، اعتماد کرنے والوں کے لئے قابل اعتماد، اپنے امور کو سپرد کر دینے والوں کے لیے راحت اور صبر کرنے والوں کے لئے سپر ہے۔ یہ بہترین راستہ اور واضح ترین داخلہ کی منزل ہے۔ اس کے مینار بلند' راستے روشن' چراغ ضوبار' میدان عمل باوقار اور مقصد بلند ہے۔ اس کے میدان میں تیز رفتار گھوڑوں کا اجتماع ہے اور اس کی طرف سبقت اور اس کا انعام ہر ایک کو مطلوب ہے۔ اس کے

شہسوار باعزت ہیں۔اس کا راستہ تصدیق الٰہی و رسول ہے اور اس کا منارہ نیکیاں ہیں۔موت ایک ایسا مقصد ہے جس کے لئے دنیا گھوڑ دوڑ کا میدان ہے اور قیامت اس کے اجتماع کی منزل ہے اور پھر جنت اس مقابلہ کا انعام ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روشنی کے طلب گار کے لئے آگ روشن کر دی اور ہر گم کردہ راہ ٹھہرے ہوئے مسافر کے لئے نشان منزل روشن کر دیئے۔ پروردگار! وہ تیرے معتبر امانتدار اور روز قیامت کے گواہ ہیں۔تو نے انہیں نعمت بنا کر بھیجا اور رحمت بنا کر نازل کیا ہے۔اے اللہ! تو اپنے انصاف سے ان کا حصہ عطا فرما اور پھر اپنے فضل و کرم سے اُن کے خیر کو دُگنا چوگنا کر دے۔ اے اللہ! ان کی عمارت کو تمام عمارتوں سے بلند تر بنا دے اور اپنی بارگاہ میں ان کی باعزت طور پر میزبانی فرما اور ان کی منزلت کو بلندی عطا فرما۔انہیں وسیلہ، رفعت،فضیلت اور کرامت فرما اور ہمیں ان کے گروہ میں محشور فرما۔ جہاں نہ رُسوا ہوں اور نہ شرمندہ ہوں' نہ حق سے منحرف ہوں، نہ عہد شکن ہوں، نہ گمراہ ہوں، نہ گمراہ کن اور نہ کسی فتنہ میں مبتلا ہوں۔اے لوگو! تم اللہ کی دی ہوئی کرامت سے اس منزل پر پہنچ گئے جہاں تمہاری کنیزوں کا بھی احترام ہونے لگا اور تمہارے ہمسایہ سے بھی اچھا برتاؤ ہونے لگا۔تمہارا احترام وہ لوگ بھی کرنے لگے جن پر نہ تمہیں کوئی فضیلت حاصل تھی اور نہ ان پر تمہارا کوئی احسان تھا اور تم سے وہ لوگ بھی خوف کھانے لگے جن پر نہ تم نے کوئی حملہ کیا تھا اور نہ تمہیں کوئی اقتدار حاصل تھا۔مگر افسوس کہ تم عہد اللہ کو ٹوٹتے ہوئے دیکھ رہے ہو اور تمہیں غصہ بھی نہیں آتا ہے، جب کہ تمہارے باپ دادا کے عہد کو توڑا جاتا ہے تو تمہیں غیرت آجاتی ہے۔ایک زمانہ تھا کہ اللہ کے امور تم ہی پر وارد ہوتے تھے اور تمہارے ہی پاس سے باہر نکلتے تھے اور پھر تمہاری ہی طرف پلٹ کر آتے تھے،لیکن تم نے ظالموں کو اپنی منزلوں پر قبضہ دے دیا اور ان کی طرف اپنی زمام امر بڑھا دی اور انہیں سارے امور سپرد کر دیئے کہ وہ شبہات پر عمل کرتے ہیں اور خواہشات میں چکر لگاتے رہتے ہیں اور اللہ گواہ ہے کہ اگر یہ تمہیں ہر ستارہ کے نیچے منتشر کر دیں گے تو بھی اللہ تمہیں اس دن جمع کر دے گا جو ظالموں کے لئے بدترین دن ہوگا۔

خطبہ ملاحم:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تمام خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو اپنی خلقت و آفرینش کی بناء پر خلائق پر آشکارا ہوا اور اپنی محبت و برہان و آثار قدرت کے باعث قلوب مخلوق کے نزدیک ظاہر اور نمایاں ہوا۔جس نے فکر و اندیشہ کو کام میں لائے بغیر مخلوق کو ایجاد فرمایا' کیونکہ فکر و اندیشہ اس کے لیے سزاوار ہے جو ضمیر رکھتا ہو اور اللہ فی نفسہ ہماری جیسی ضمیر نہیں رکھتا (کیونکہ وہ قوائے ادراکیہ کا محتاج نہیں) اس کے علم نے پس پردہ غیب (ماضی و مستقبل) کے رازہائے درون کو چاک کر دیا ہے (کیونکہ ذات واجب کے لیے کوئی حاجب اور مانع نہیں) اور افکار وعقائد کے بھیدوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔اللہ سبحان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبروں کے شجرہ

(آل ابراہیم) سے فانوس نور سے بزرگی کی چوٹی سے ناف بطحی (مکہ معظمہ) سے تاریکی کے چراغ اور سرچشمہ حکمت سے برگزیدہ کیا۔تمہارا امام! وہ طبیب (روحانی) ہے کہ اپنے معالجہ اور طب کے وسیلہ سے (ہلاکت آفرین امراض باطنی سے بچانے کے لیے) ان کی رجوع اور بازگشت ہوئی، لیکن تم نے ستمگروں کو اپنی منزل پر قابو دیا اور اپنی زمام کار اپنے ہاتھ سے نکال کر ان کے ہاتھ میں دے دی اور احکام الٰہیہ انہیں سونپ دیئے جو شبہات پر عمل کرتے ہیں اور شہوات (کے میدان میں) سیر کرتے ہیں۔"

مالک حقیقی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ہر شے اس کی بارگاہ میں سر جھکائے ہوئے ہے اور ہر چیز اسی کے دم سے قائم ہے۔وہ ہر فقیر کی دولت کا سہارا اور ہر ذلیل کی عزت کا آسرا ہے۔ہر کمزور کی طاقت وہی ہے اور ہر فریادی کی پناہ گاہ وہی ہے۔وہ ہر بولنے والے کے نطق کو سن لیتا ہے اور ہر خاموش رہنے والے کے راز کو جانتا ہے۔جو زندہ ہے اس کا رزق اس کے ذمہ ہے اور جو مر گیا اس کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔اے اللہ! آنکھوں نے تجھے دیکھا نہیں ہے کہ تیرے بارے میں خبر دے سکیں۔تو تمام توصیف کرنے والی مخلوقات کے پہلے سے ہے۔تو نے مخلوقات کو تنہائی کی وحشت کی بناء پر نہیں خلق کیا ہے اور نہ انہیں کسی فائدے کے لئے استعمال کیا ہے۔تو جسے حاصل کرنا چاہے وہ آگے نہیں جا سکتا ہے اور جسے پکڑنا چاہے وہ بچ کر نہیں جا سکتا ہے۔نافرمانوں سے تیری سلطنت میں کمی نہیں آتی ہے اور اطاعت گزاروں سے تیرے ملک میں اضافہ نہیں ہوتا ہے۔جو تیرے فیصلہ سے ناراض ہو وہ تیرے حکم کو ٹال نہیں سکتا ہے اور جو تیرے امر سے روگردانی کرے وہ تجھ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا ہے۔ہر راز تیرے سامنے روشن ہے اور ہر غیب تیرے لئے حضور ہے۔تو ابدی ہے، تیری کوئی انتہا نہیں ہے اور تو انتہا ہے تو تجھ سے کوئی چھٹکارہ نہیں ہے۔تو سب کی وعدہ گاہ ہے تو تجھ سے نجات حاصل کرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ہر زمین پر چلنے والے کا اختیار تیرے ہاتھ میں ہے اور ہر جاندار کی بازگشت تیری ہی طرف ہے۔پاک و بے نیاز ہے تو۔تیری شان کیا باعظمت ہے اور تیری مخلوقات بھی کیا عظیم الشان ہے اور تیری قدرت کے سامنے ہر عظیم شے کس قدر حقیر ہے اور تیری سلطنت کس قدر پرشکوہ ہے اور یہ سب تیری اس مملکت کے مقابلہ میں جو نگاہوں سے اوجھل ہے کس قدر معمولی ہے۔تیری نعمتیں اس دنیا میں کس قدر مکمل ہیں اور پھر یہ نعمات آخرت کے مقابلہ میں کس قدر مختصر ہیں۔یہ تیرے ملائکہ ہیں جنہیں تو نے آسمانوں میں آباد کیا ہے اور زمین سے بلند تر بنایا ہے۔یہ تمام مخلوقات سے زیادہ تیری معرفت رکھتے ہیں اور تجھ سے خوف زدہ رہتے ہیں اور تیرے قریب تر بھی ہیں۔یہ نہ اصلاب پدر میں رہے ہیں اور نہ ارحام مادر میں اور نہ حقیر نطفہ سے پیدا کیے گئے ہیں اور نہ ان پر زمانہ کے انقلابات کا کوئی اثر ہے۔یہ تیری بارگاہ میں ایک خاص مقام اور منزلت رکھتے ہیں۔ان کی تمام تر

خواہشات صرف تیرے بارے میں ہیں اور یہ بکثرت تیری ہی اطاعت کرتے ہیں اور تیرے حکم سے ہرگز غافل نہیں ہوتے ہیں، لیکن اس کے باوجود اگر تیری عظمت کی تہہ تک پہنچ جائیں تو اپنے اعمال کو حقیر ترین تصور کریں گے اور اپنے نفس کی مذمت کریں گے اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے عبادت کا حق ادا نہیں کیا ہے اور حق اطاعت کے برابر اطاعت نہیں کی ہے۔ تو پاک و بے نیاز ہے خالقیت کے اعتبار سے بھی اور عبادت کے اعتبار سے بھی۔ میری تسبیح اس بہترین برتاؤ کی بنا پر ہے جو تو نے مخلوقات کے ساتھ کیا ہے۔ تو نے ایک گھر بنایا ہے، اس میں ایک دستر خوان بچھایا ہے، جس میں کھانے، پینے، زوجیت، خدمت، قصر، نہر، زراعت اور ثمر سب کا انتظام کر دیا ہے اور پھر ایک داعی کو اس کی طرف دعوت دینے کے لئے بھیج دیا ہے، لیکن لوگوں نے نہ داعی کی آواز پر لبیک کہی اور نہ جن چیزوں کی طرف تو نے رغبت دلائی تھی راغب ہوئے اور نہ تیری تشویق کا شوق پیدا کیا۔ سب اس مردار پر ٹوٹ پڑے جس کو کھا کر رسوا ہوئے اور سب نے اس کی محبت پر اتفاق کر لیا اور ظاہر ہے کہ جو کسی کا بھی عاشق ہو جاتا ہے وہ شے اسے اندھا بنا دیتی ہے اور اس کے دل کو بیمار کر دیتی ہے۔ وہ دیکھتا بھی ہے تو غیر سلیم آنکھوں سے اور سنتا بھی ہے تو غیر سمیع کانوں سے۔ خواہشات نے ان کی عقلوں کو پارہ پارہ کر دیا ہے اور دنیا نے ان کے دلوں کو مردہ بنا دیا ہے۔ انہیں اس سے والہانہ لگاؤ پیدا ہو گیا ہے اور وہ اس کے بندے ہو گئے ہیں اور ان کے غلام بن گئے ہیں۔ جن کے ہاتھ میں تھوڑی سی بھی دنیا ہے کہ جس طرف وہ جھکتی ہے یہ بھی جھک جاتے ہیں اور جدھر وہ مڑتی ہے یہ بھی مڑ جاتے ہیں۔ نہ کوئی روکنے والا انہیں روک سکتا ہے اور نہ کسی واعظ کی نصیحت ان پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جب کہ انہیں دیکھ رہے ہیں جو اسی دھوکہ میں پکڑ لئے گئے ہیں کہ اب نہ معافی کا امکان ہے اور نہ واپسی کا۔ کس طرح ان پر وہ مصیبت نازل ہو گئی ہے جس سے ناواقف تھے اور فراق دنیا کی وہ آفت آ گئی ہے جس کی طرف سے بالکل مطمئن تھے اور آخرت میں اس صورت حال کا سامنا کر رہے ہیں جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اب تو اس مصیبت کا بیان بھی ناممکن ہے جہاں ایک طرف موت کے سکرات ہیں اور دوسری طرف فراق دنیا کی حسرت۔ حالت یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے ہیں اور رنگ اُڑ گیا ہے۔ اس کے بعد موت کی دخل اندازی اور بڑھی تو وہ گفتگو کی راہ میں بھی حائل ہو گئی کہ انسان گھر والوں کے درمیان ہے، انہیں آنکھوں سے دیکھ رہا ہے، کان سے ان کی آوازیں سن رہا ہے، عقل بھی سلامت ہے اور ہوش بھی برقرار ہے۔ یہ سوچ رہا ہے کہ عمر کو کہاں برباد کیا ہے اور زندگی کو کہاں گزارا ہے۔ ان اموال کو یاد کر رہا ہے جنہیں جمع کیا تھا اور ان کی جمع آوری میں آنکھیں بند کر لی تھیں کہ کبھی واضح راستوں سے حاصل کیا اور کبھی مشتبہ طریقوں سے کہ صرف ان کے جمع کرنے کے اثرات باقی رہ گئے ہیں اور ان سے جدائی کا وقت آ گیا ہے۔ اب یہ حال بعد والوں کے لئے رہ جائے گا جو آرام کریں گے اور مزے اڑائیں گے، یعنی مزہ دوسروں کے لئے ہو گا اور بوجھ اس کی پیٹھ پر ہو گا لیکن انسان اس مال کی

زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور موت نے سارے حالات کو بے نقاب کر دیا ہے کہ ندامت سے اپنے ہاتھ کاٹ رہا ہے اور اس چیز سے کنارہ کشی ہونا چاہتا ہے جس کی طرف زندگی بھر راغب تھا۔ اب یہ چاہتا ہے کہ کاش جو شخص اس سے اس مال کی بنا پر حسد کر رہا تھا یہ مال اُس کے پاس ہوتا اور اس کے پاس نہ ہوتا۔ اس کے بعد موت اس کے جسم میں مزید دراندازی کرتی ہے اور زبان کے ساتھ کانوں کو بھی شامل کر لیتی ہے کہ انسان اپنے گھر والوں کے درمیان نہ بول سکتا ہے اور نہ سن سکتا ہے۔ ہر ایک کے چہرہ کو حسرت سے دیکھ رہا ہے۔ ان کی زبان کی جنبش کو بھی دیکھ رہا ہے لیکن الفاظ کو نہیں سن سکتا ہے۔ اس کے بعد موت اور چپک جاتی ہے تو کانوں کی طرح آنکھوں پر بھی قبضہ ہو جاتا ہے اور روح جسم سے پرواز کر جاتی ہے۔ اب وہ گھر والوں کے درمیان ایک مردار ہوتا ہے۔ جس کے پہلو میں بیٹھنے سے بھی وحشت ہونے لگتی ہے اور لوگ دور بھاگنے لگتے ہیں۔ یہ اب نہ کسی رونے والے کو سہارا دے سکتا ہے اور نہ کسی پکارنے والے کی آواز پر آواز دے سکتا ہے۔ لوگ اسے زمین کے ایک گڑھے تک پہنچا دیتے ہیں اور اسے اس کے اعمال کے حوالہ کر دیتے ہیں کہ ملاقاتوں کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب قسمت کا لکھا اپنی آخری حد تک اور امر الٰہی اپنی مقررہ منزل تک پہنچ جائے گا اور آخرین کو اولین سے ملا دیا جائے گا اور ایک نیا حکم الٰہی آجائے گا کہ خلقت کی تجدید کی جائے تو یہ امر آسمانوں کو حرکت دے کر شگافتہ کر دے گا اور زمین کو ہلا کر کھوکھلا کر دے گا اور پہاڑوں کو جڑ سے اکھاڑ کر اڑا دے گا اور ہیبت و جلال الٰہی اور خوف سطوت پروردگار سے ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں گے اور زمین سب کو باہر نکال دے گی اور انہیں دوبارہ بوسیدگی کے بعد تازہ حیات دے دی جائے گی اور انتشار کے بعد جمع کر دیا جائے گا اور مخفی اعمال' پوشیدہ افعال کے سوال کے لئے الگ الگ کر دیا جائے گا اور مخلوقات دو گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک گروہ مرکز نعمات ہوگا اور دوسرا محل انتقام۔ اہل اطاعت کو اس جوار رحمت میں ثواب اور دار جنت میں ہمیشگی کا انعام دیا جائے گا جہاں کے رہنے والے کوچ نہیں کرتے ہیں اور نہ ان کے حالات میں کوئی تغیر پیدا ہوتا ہے اور نہ ان پر رنج و الم طاری ہوتا ہے اور نہ انہیں کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے اور نہ کسی طرح کا خطرہ سامنے آتا ہے اور نہ سفر کی زحمت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ لیکن اہل معصیت کے لئے بدترین منزل ہوگی۔ جہاں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے اور پیشانیوں کو پیروں سے جوڑ دیا جائے گا۔ تارکول اور آگ کے رراشیدہ لباس پہنائے جائیں گے۔ اس عذاب میں جس کی گرمی شدید ہوگی اور جس کے دروازے بند ہوں گے اور اس جہنم میں جس میں شرارے بھی ہوں گے اور شور و غوغا بھی۔ بھڑکتے ہوئے شعلے بھی ہوں گے اور ہولناک چیخیں بھی۔ نہ یہاں کے رہنے والے کوچ کریں گے اور نہ یہاں کے قیدیوں سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ یہاں کی بیڑیاں جدا ہو سکتی ہیں۔ نہ اس گھر کی کوئی مدت ہے جو تمام ہو جائے اور نہ اس قوم کی کوئی اجل ہے جو ختم کر دی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا کو ہمیشہ صغیر و حقیر اور

ذلیل و پست تصور کیا ہے اور یہ سمجھا ہے کہ پروردگار نے اس دنیا کو آپ سے الگ رکھا ہے اور دوسروں کے لئے فرش کر دیا ہے تو یہ آپ کی عزت اور دنیا کی حقارت ہی کی بنیاد پر ہے، لہٰذا آپ نے اس سے دل سے کنارہ کشی اختیار کی اور اس کی یاد کو دل سے بالکل نکال دیا اور یہ چاہا کہ اس کی زینتیں نگاہوں سے اوجھل رہیں تاکہ نہ عمدہ لباس زیب تن فرمائیں اور نہ کسی خاص مقام کی امید کریں۔ آپ نے پروردگار کے پیغام کو پہنچانے میں سارے عذر تمام کر دیئے اور امت کو عذاب الٰہی سے ڈرتے ہوئے نصیحت فرمائی۔ جنت کی بشارت سن کر اس کی طرف دعوت دی اور جہنم سے بچنے کی تلقین کر کے اس کا خوف پیدا کرایا۔ ہم نبوت کا شجرہ، رسالت کی منزل، ملائکہ کی رفت و آمد کی جگہ، علم کے معدن اور حکمت کے چشمے ہیں۔ ہمارا مددگار اور محب ہمیشہ منتظر رحمت رہتا ہے اور ہمارا دشمن اور کینہ پرور ہمیشہ منتظر لعنت و انتقام الٰہی رہتا ہے۔"

صفات مسلم:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈنے والوں کے لیے بہترین وسیلہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا ہے اور اس کی راہ میں جہاد کرنا کہ وہ اسلام کی سر بلند چوٹی ہے، کلمہ توحید کہ وہ فطرت کی آواز ہے، نماز کی پابندی کہ وہ عین دین ہے، زکوٰۃ ادا کرنا کہ وہ فرض وواجب ہے، ماہ رمضان کے روزے رکھنا کہ وہ عذاب کی سپر ہیں، خانہ کعبہ کا حج وعمرہ بجالانا کہ حج وعمرہ فقر کو دور کرتے اور گناہوں کو دھو دیتے ہیں، اور عزیزوں سے حسن سلوک کرنا کہ وہ مال کی فراوانی اور عمر کی درازی کا سبب ہے، مخفی طور پر خیرات کرنا کہ وہ گناہوں کا کفارہ ہے، کھلم کھلا خیرات کرنا کہ وہ بری موت سے بچاتا ہے اور لوگوں پر احسانات کرنا کہ وہ ذلت ورسوائی کے مواقع سے بچاتا ہے۔ اللہ کے ذکر میں بڑھتے چلو۔ اس لئے کہ وہ بہترین ذکر ہے اور اس چیز کے خواہشمند بنو کہ جس کا اللہ نے پرہیزگاروں سے وعدہ کیا ہے۔ اس لیے اس کا وعدہ سب وعدوں سے زیادہ سچا ہے۔ نبی کریم کی سیرت کی پیروی کرو کہ وہ بہترین سیرت ہے۔ اور ان کی سنت پر چلو کہ وہ سب طریقوں سے بڑھ کر ہدایت کرنے والی ہے۔ قرآن کا علم حاصل کرو کہ وہ بہترین کلام ہے، اس میں غور وفکر کرو کہ یہ دلوں کی بہار ہے، اس کے نور سے شفاء حاصل کرو کہ سینوں کے اندر چھپی ہوئی بیماریوں کے لئے شفا ہے اور اس کی خوبی کے ساتھ تلاوت کرو کہ اس کے واقعات سب واقعات سے زیادہ فائدہ رساں ہیں۔ وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا اس سرگرداں جاہل کے مانند ہے جو جہالت کی سرمستیوں سے ہوش میں نہیں آتا، بلکہ اس پر اللہ کی حجت زیادہ ہے اور حسرت وافسوس اس کے لیے لازم وضروری ہے۔ اور اللہ کے نزدیک وہ زیادہ قابل ملامت ہے۔"

دنیا اور متاع دنیا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تمہیں دنیا میں (دل الگانے سے) میں ڈراتا رہتا ہوں، کیونکہ دُنیا (کا مزہ اہل دنیا کے نزدیک) شیریں اور (ان کی نظر میں) سر سبز و شاداب ہے' وہ خواہشوں اور نفسانی آرزوؤں میں گھری ہوئی ہے۔ یہ اپنی ذراسی آرائش پر اتراتی اور اپنے فریب سے سجی ہوئی ہے۔ اس کی مسرت پائیدار نہیں' اس کے درد و اندوہ سے آسودگی نہیں حاصل ہو سکتی' بڑی فریبی اور زیاں رساں ہے' حالات میں تغیر کرتی رہتی ہے' (تونگری کو درویشی سے، آسائش کو سختی سے، صحت کو بیماری سے اور زندگی کو موت سے بدلتی رہتی ہے) یہ نیست و نابود کر دیتی ہے، تباہ کر دیتی ہے۔ اس کی شکم سیری یہ ہے کہ سب کو ہلاک کر دے۔ جو لوگ اس سے رغبت اور چاہت رکھتے ہیں جب یہ ان کی آرزو تک پہنچتی ہے تو دنیا جیسی کچھ ہے اس سے تجاوز نہیں کرتی جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: "دنیا کی مثال اس پانی کی طرح ہے' جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا' پس اس سے مل جل کر زمین کی گھاس سر سبز ہوئی اور پھر وہی ایسی گیاہ خشک بن گئی جسے ہوائیں پراگندہ کر دیتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔" کوئی شخص بھی متاع دنیا سے مسرور و شادماں نہیں رہتا مگر وہ شخص کہ گریہ گلوگیر کے لیے تیار رہا ہو' اس کی خوشیوں سے کوئی بھی بہرہ مند نہیں ہوتا' مگر وہ شخص کہ اس کی بدی کی زیاں کاری سے دوچار نہ ہوا ہو۔ اس دنیا میں آرام و راحت کا بادل اسی پر برستا ہے جس پر پے در پے بلاؤں کا پانی گرتا ہے (پس جب دنیا کی رفتار یہ ہے) تو پھر اگر کسی پر صبح امداد (کامیابی) بنے تو شام صورت بدل کر غم و اندوہ کے ساتھ آئے۔ دنیا کا ایک پہلو اگر خوشگوار اور شیریں ہے تو دوسرا تلخ اور اندوہ گیں۔ جو شخص اس کی سر سبزی اور شادابی سے نہال ہوتا ہے اسے یہ بلاؤں کی سختی سے نڈھال کر دیتی ہے اور جو اس کے نرم و نازک پروں کے سایہ میں شام کرتا ہے' اس کی صبح خوف و دہشت کے بازوؤں پر ہوتی ہے۔ یہ فریب کار ہے اور اس میں سوا فریب کے کچھ نہیں۔ یہ فانی ہے اور اس کی پشت پر جو کچھ بھی ہے وہ فنا ہو جانے والا ہے۔ لہٰذا پرہیزگاری کے سوا کوئی توشہ اچھا نہیں۔ جس شخص نے اس سے (مال و منال) کم لیا اس نے گویا بہت زیادہ چیز لے لی' جو اسے عذاب الٰہی سے بچالے گی اور جس نے اس سے خوب (مال و منال) لیا۔ اس نے وہ چیز زیادہ سے زیادہ لے لی جو اسے تباہ و برباد کر دے گی اور بہت جلد زائل ہو جائے گی۔ کتنے ہی اس پر بھروسہ کرنے والے ہیں جن کو اس نے مبتلائے معصیت کیا اور کتنے ہی اس پر بھروسہ کرنے والے ہیں جنہیں اس نے پچھاڑ دیا۔ کتنے ہی ارباب جاہ و جلال ہیں جنہیں اس نے حقیر و ذلیل کر دیا۔ کتنے ہی نخوت پرست ہیں جن کو اس نے ذلیل کر دیا۔ اس کا اقتدار گردش کرتا رہتا ہے۔ اس کی زندگی مکدر ہے، اس کا شیریں پانی تلخ ہے، اس کی مٹھاس میں کڑواہٹ ملی ہوئی ہے' اس کی غذا زہریلی ہے، اس کے رشتے کمزور ہیں، اس کا ہر زندہ موت کے سامنے' اس کا ہر تندرست بیماری کے حوالے ہے، اس کا ملک چھن جائے گا، اس کا باعزت ذلیل ہوگا اور اس کا مال تباہ اور ہمسایہ لٹ جائے گا۔ کیا تم انہی لوگوں کے گھروں میں اقامت گزیں ہو جو تم سے پہلے والوں کے گھر تھے؟ ان کی عمریں

درازتر' اوران کے آثار پائندہ تر تھے؟ ان کی آرزوئیں بیشتر' ان کی جمعیتیں آمادہ تر اوران کے لشکر انبوہ تر تھے؟ انہوں نے دنیا کو کس کس طرح پوجا اور کس کس طرح سے اسے چاہا' لیکن آخرکار انہوں نے یہاں سے کوچ کیا (مرگئے) بغیر کسی سامان سفر کے جسے ساتھ لے جاتے یا سواری کے کہ اس پر چڑھ کر راہ پیمائی کرتے۔ کیا تمہیں یہ خبر بھی ملی کہ اس دنیا نے کبھی ان کا فدیہ دیا یا ان کی اعانت ودستگیری کی؟ یا (اخلاقاً) کبھی انہیں مدد پہنچائی؟ نہیں! یہ کچھ نہیں کیا (بلکہ) اس نے انہیں گرفتار مصائب کیا آفات سے انہیں کمزور بنایا، دست مصیبت کو جنبش دی، ان کی ناکیں زمین پر رگڑ دیں' ان کو اپنے پاؤں تلے روندا اوران کے مقابلہ میں حوادث ومصائب کی مدد کی۔ جولوگ اس دنیا کے اطاعت گزار تھے اور آخرت پر اسے ترجیح دیتے تھے اور ہمہ تن اس کی طرف مائل تھے ان کے ساتھ تم نے اس کا ظلم وستم دیکھ لیا۔ پس جب وہ اس سے دائمی مفارقت اختیار کرنے پر مجبور ہوگئے' تو کیا اس نے بھوک اور گرسنگی کے سوا بھی انہیں کوئی توشہ دیا؟ تنگ منزل (قبر) کے سوا کہیں اور انہیں اتارا؟ یا تاریکی کے سوا کوئی چراغ ان کے لیے جلا دیا؟ یا ندامت وپشیمانی کے سوا کچھ اور انہیں عطا کیا؟ تم اس دنیا کو پسند کرتے ہو یا اس سے مطمئن ہو یا اس پر حریص ہو؟ یہ دنیا اس شخص کے لیے بدترین گھر ہے جو اسے قلیل الزام نہ قرار دے اوراس میں رہ کر اس سے خوف زدہ نہ ہو! جان لو! اورتم اچھی طرح جانتے ہو کہ تمہیں اسے چھوڑنا پڑے گا، یہاں سے تم کوچ کرنا ہوگا لہٰذا ان لوگوں سے عبرت حاصل کرو جو کہتے تھے کہ ہم سے زیادہ قوت والا کون ہے؟ لیکن انہیں لادکر قبروں کی طرف لے جایا گیا۔ کسی نے سوار نہ کیا باوجود اس کے کہ قبروں میں اتارے گئے لیکن مہمان کہہ کر بلائے زمین میں ان کی قبریں بنائی گئیں اور مٹی کے کفن دیئے گئے، گلی ہوئی ہڈیاں ہمسائے قرار دیئے۔ اب وہ نہ کسی پکارنے والے کو جواب دے سکتے ہیں' نہ کسی مصیبت کو دور کرسکتے ہیں۔ نہ نوحہ وماتم کی پروا کرتے ہیں۔ اگر انہیں بارش سے شادکام کیا جائے تو خوش نہیں ہوتے اوراگر قحط غذا نہ دی جائے ہوتو مایوس نہیں ہوتے۔ یہ الگ الگ ہونے کے باوجود مجتمع ہیں اور پڑوسی ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے دور ہیں۔ نزدیک ہیں مگر ایک دوسرے سے ملاقات نہیں کرسکتے۔ قریب ہیں لیکن لطف قربت سے محروم ہیں۔ ایسے حلیم ہیں جن کے کینے دور ہوچکے ہیں۔ اتنے بے حس ہیں کہ عداوتوں کو بھول چکے ہیں۔ اب نہ ان سے ایذا رسانی کا خوف کیا جاسکتا ہے' نہ مخالفت کی امید کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے زمین کی پیٹھ سے اس کے پیٹ کو' کشادگی سے تنگی کو، اہل وعیال سے غربت اور تنہائی کو اور نور سے تاریکی کو بدل لیا ہے۔ جس طرح اسے چھوڑا تھا' اسی طرح پھر ننگے پاؤں لباس اتارے ہوئے اس کے پاس پہنچ گئے اور اس سے اپنے اعمال کا توشہ لے کر دائمی زندگی بسر کرنے کے لیے جاودانی گھر کی طرف کوچ کرگئے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے جس طرح آغاز تخلیق میں انہیں پیدا کیا تھا اسی طرح انہیں دوبارہ پھر لوٹائیں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے اور ہم ایسا بہر حال کریں گے۔"

مذمت دنیا کا بیان:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مذمت دنیا کے بارے میں فرمایا:

''میں تمہیں دنیا سے خبردار کیے دیتا ہوں کہ یہ ایسے شخص کی منزل ہے جس کے لئے قرار نہیں اور ایسا گھر ہے جس میں آب و دانہ نہیں ڈھونڈا جا سکتا۔ یہ اپنے باطل سے آراستہ ہے اور اپنی آرائشوں سے دھوکا دیتی ہے۔ یہ ایک ایسا گھر ہے جو اپنے رب کی نظروں میں ذلیل و خوار ہے۔ چنانچہ اس نے حلال کے ساتھ حرام اور بھلائیوں کے ساتھ برائیاں اور زندگی کے ساتھ موت اور شیرینیوں کے ساتھ تلخیاں غلط ملط کر دی ہیں اور اپنے دوستوں کے لئے اسے بےغل و غش نہیں رکھا اور نہ دشمنوں کو دینے میں بخل نہیں کیا۔ اس کی بھلائیاں بہت ہی کم ہیں اور برائیاں (جہاں چاہو) موجود۔ اس کی جمع پونجی ختم ہو جانے والی اور اس کا ملک چھن جانے والا ہے اور اس کی آبادیاں ویران ہو جانے والی ہیں۔ بھلا اس گھر میں خیر و خوبی ہی کیا ہو سکتی ہے۔ جو مسمار عمارت کی طرح ختم ہو جائے اور اس مدت میں جو چلنے پھرنے کی طرح تمام ہو جائے۔ جن چیزوں کی تمہیں طلب و تلاش رہتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ کے فرائض کو بھی داخل کر لو اور جو اللہ نے تم سے چاہا ہے اسے پورا کرنے کی توفیق بھی اُس سے مانگو۔ موت کا پیغام آنے سے پہلے موت کی پکار اپنے کانوں کو سنا دو۔ اس دنیا میں زاہدوں کے دل روتے ہیں، اگرچہ وہ ہنس رہے ہوں اور ان کا غم و اندوہ حد سے بڑھا ہوتا ہے، اگرچہ ان کے چہروں سے مسرت ٹپک رہی ہو اور انہیں اپنے نفسوں سے انتہائی بیر ہوتا ہے اگرچہ اس رزق کی وجہ سے جو انہیں میسر ہے ان پر رشک کیا جاتا ہو۔ تمہارے دلوں سے موت کی یاد جاتی رہی ہے اور جھوٹی اُمیدیں تمہارے اندر موجود ہیں۔ آخرت سے زیادہ دنیا تم پر چھائی ہوئی ہے اور وہ عقبیٰ سے زیادہ تمہیں اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تم اللہ کے دین کے سلسلہ میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو، لیکن بدنیتی اور بدظنی نے تم میں تفرقہ ڈال دیا ہے، نہ تم ایک دوسرے کو بوجھ بٹاتے ہو، نہ باہم پند و نصیحت کرتے ہو، نہ ایک دوسرے پر کچھ خرچ کرتے ہو اور نہ تمہیں ایک دوسرے کی چاہت ہے۔ تھوڑی سی دنیا پا کر خوش ہونے لگتے ہو اور آخرت کے پیشتر حصہ سے بھی محرومی تمہیں غمزدہ نہیں کرتی۔ ذرا سی دنیا کا تمہارے ہاتھوں سے نکلنا تمہیں بے چین کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ بے چینی تمہارے چہروں سے ظاہر ہونے لگتی ہے اور کھوئی ہوئی چیز پر تمہاری بے صبریوں سے آشکارا ہو جاتی ہے، گویا یہ دنیا تمہارا مستقبل مقام ہے اور دنیا کا ساز و برگ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ تم میں سے کسی کو بھی اپنے کسی بھائی کا ایسا عیب اچھالنے سے کہ جس کے ظاہر ہونے سے ڈرتا ہے صرف یہ امر مانع ہوتا ہے کہ وہ بھی اس کا ویسا ہی عیب کھول کر اس کے سامنے رکھ دے گا۔ تم نے آخرت کو ٹھکرانے اور دنیا کو چاہنے پر سمجھوتہ کر رکھا ہے۔ تو لوگوں کا دین تو یہ رہ گیا ہے کہ جیسے ایک دفعہ زبان سے چاٹ لیا جائے یعنی صرف زبانی اقرار اور تم تو اس شخص کی طرح مطمئن ہو چکے ہو کہ جو اپنے کام دھندوں سے فارغ ہو گیا ہو اور اپنے

مالک کی رضامندی حاصل کرلی ہو۔"

ملک الموت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ملک الموت کے قبضِ روح اور مخلوقات کے توصیف الٰہی سے عاجزی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"کیا جس وقت ملک الموت گھر میں داخل ہوتے ہیں تمہیں کوئی احساس ہوتا ہے اور کیا انہیں روح قبض کرتے ہوئے تم نے کبھی دیکھا ہے؟ بھلا وہ شکم مادر میں بچہ کو کس طرح مارتے ہیں۔؟ کیا کسی طرف سے اندر داخل ہو جاتے ہیں یا روح ہی ان کی آواز پر لبیک کہتی ہوئی نکل آتی ہے یا پہلے سے بچہ کے پہلو میں رہتے ہیں۔سوچو! کہ جو شخص ایک مخلوق کے کمالات کو نہ سمجھ سکتا ہو وہ خالق کے اوصاف کو کیا بیان کر سکے گا۔"

لوگوں کو وعظ و نصیحت......خشیت الٰہی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے حمد کو نعمت سے اور نعمت کو شکر سے پیوستہ کر دیا۔ہم اس کی نعمتوں پر اسی طرح اس کی حمد کرتے ہیں جس طرح اس کی آزمائش پر اور ہم اس سے مدد چاہتے ہیں۔ان نفوس کا اہل وست پر کہ جو عبادت و بندگی پر مامور ہیں اور جن چیزوں سے انہیں روکا گیا ہے نافرمانی اور معصیت سے ان کی طرف تیزی سے قدم بڑھاتے ہیں ہم ان گناہوں سے آمرزش طلب کرتے ہیں جن پر اس کا علم محیط ہے اور اس کی کتاب (لوح محفوظ) جنہیں ثبت کر چکی ہے' وہ علم کے قاصر و کوتاہ (صغیر وکبیر) کو اور وہ کتاب کہ جس نے کچھ بھی لکھنے سے چھوڑا نہیں اور اس پر ہمارا ایمان اس شخص کی طرح ہے جس نے پنہاں (سکرات وسختی مرگ' سوال قبر و حساب و دادرسی قیامت وغیرہ) کو آشکار دیکھ لیا ہو اور موعودہ چیز سے مثلاً بہشت جاوداں نیک کرداروں اور دائمی جلتی آگ گناہ گاروں کے لیے ہے) آگاہ ہو (ہم وہ) ایمان رکھنے والے ہیں کہ جو شرک کو زائل کر چکا ہے اور جس کا شک یقین سے بدل چکا ہے۔ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور فرستادے ہیں اور یہ دو گواہیاں (از روئے صمیم قلب وخلوص نیت) گفتار نیکو اور کردار پسندیدہ کو اوج و رفعت دینے والی ہیں۔ترازو کے جس پلڑے میں یہ دو گواہیاں رکھ دی جائیں وہ سبک نہیں ہوسکتا اور جس سے یہ دونوں اٹھالی جائیں وہ بھاری نہیں ہوسکتا۔ اے اللہ کے بندو! میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ یہی زاد معاد (توشہ سفر آخرت) ہے اور عذاب الٰہی سے پناہ ہے۔وہ توشہ کہ دارندہ کو منزل پر پہنچا دیتا ہے ایسی پناہ کہ سختی اور مصیبت سے رہا کر دیتی ہے! شنواترین داعی (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسی کی طرف دعوت دی اور بہترین ادراک کرنے والے نے اس کا درک کیا (اس پر عمل کیا) پس اس کی دعوت دینے والے نے سب کچھ سنا دیا اور اس کا یاد

رکھنے والا کامیاب ہوگیا۔ اے اللہ کے بندو! خوفِ الٰہی نے اللہ کے دوستوں کو کارِ حرام سے باز رکھا ہے اور یہی خوف وتقویٰ ہے جس نے ان کے دلوں کو شان قرار عطا فرمائی' یہاں تک کہ انہیں راتوں کو نماز کے لیے بیدار رکھا اور شدت گرمی میں دنوں کو برائے روزہ پیاسا رکھا۔ پس انہوں نے آخرت کی آسائش کو رنج (دنیا) سے اور اس دن کی سیرابی کو آج کی تشنگی سے بدل لیا۔ انہوں نے موت کو قریب سمجھا اور عمل کی طرف پیشقدمی کی، انہوں نے دنیا کی امید کو جھٹلایا اور گویا موت کا نظارہ کرلیا۔ بلاشبہ دنیا فنا کا گھر ہے' تکلیف کا گھر ہے، انقلاب اور عبرت کا گھر ہے۔ فنا ونیستی کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زمانے نے (نابود کرنے کے لیے) اپنے تیر کو چلہ' کمان میں رکھ لیا۔ اس کا تیر کبھی خطا نہیں جاتا، اس کا زخم کبھی مداواپذیر نہیں ہوتا' یہ ہر زندہ پر موت کا، ہر تندرست پر بیماری کا' ہر رستفار پر ہلاکت اور بربادی کا تیر چلاتا ہے۔ یہ وہ کھانے والا ہے کہ کبھی سیر نہیں ہوتا۔ وہ پینے والا ہے کہ جس کی پیاس ختم نہیں ہوتی۔ اس کے اسباب سختی ورنج میں سے یہ بھی ہے کہ انسان جو کچھ جمع کرتا ہے اسے کھا نہیں پاتا جو (شاندار عمارتیں) بناتا ہے اس میں رہ نہیں پاتا اور جب (مرکر) اللہ کی طرف جاتا ہے تو نہ مال ودولت ساتھ لے جاتا ہے نہ قصر ومحل۔ اس (دنیا) کے تغیر حالات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ جس آدمی پر فقر وپریشانی کے باعث رحم کیا جاتا تھا اب دولت وثروت اور تونگری کے باعث اس پر رحم کیا جاتا ہے اور یہ اس کا نتیجہ ہے کہ وہ نعمتوں سے محروم ہوگیا اور مصائب کا شکار بن گیا۔ اور دنیا کی عبرتوں میں سے یہ بھی ہے کہ انسان جب اپنی امیدوں اور آرزوؤں سے قریب پہنچ جاتا ہے تو موت اس کا رشتہ زندگی قطع کردیتی ہے اور اب نہ کوئی آرزو حاصل ہوسکتی ہے، نہ صاحب آرزو (پنجۂ) مرگ سے بچ سکتا ہے۔ سبحان اللہ! اس دُنیا کی مسرت کتنی پرفریب اور اس کی سیرابی کس قدر سبب تشنگی آخرت ہے اور اس کا سایہ کیسا گرمی دوزخ کا موجب ہے۔ نہ آنے والی چیز موت روکی جاسکتی ہے اور نہ گئی چیز واپس مل سکتی ہے۔ سبحان اللہ!۔ زندہ مردہ سے کس قدر قریب ہے اس سے مل جانے کے لیے' اور مردہ زندہ سے کس قدر دور ہے اس سے کبھی نہ مل سکنے کے لیے (دنیا میں) بدی میں عذاب الٰہی سے بدتر کوئی چیز نہیں اور اچھائیوں میں ثواب الٰہی سے زیادہ بہتر کوئی اچھائی نہیں۔ دنیا کی ہر چیز کا سننا' اس کے دیکھنے سے زیادہ اچھا ہے اور آخرت کی ہر چیز کا دیکھنا اس کے سننے سے کہیں بہتر ہے، لیکن تمہارے لیے غیب وپنہاں کی خبریں معلوم کرنا ہی کافی ہے۔ یاد رکھو! جیسے دنیا میں کم ملے گا وہ آخرت میں زیادہ پائے گا اور یہ اس سے بہتر ہے کہ آخرت میں کم ملے اور دنیا میں زیادہ۔ پس بہت سی کم چیزیں مفید ہیں اور بہت سی زیادہ چیزیں ہیں نقصان رساں۔ جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے وہ فراخ تر اور آسان تر ہیں' ان چیزوں سے کہ جن سے روکا گیا اور منع کیا گیا ہے۔ وہ چیزیں کہ تم پر حلال کی گئیں' زیادہ ہیں ان چیزوں سے کہ جو حرام قرار دی گئیں۔ لہٰذا تھوڑے کو بہت کی خاطر چھوڑ دو اور دشوار کو آسان کے مقابلہ میں ترک کردو۔ تمہاری روزی کی ضمانت اللہ کی طرف سے کی جاچکی ہے اور

عمل صالح پر تم مامور کیے گئے ہو۔ پس کہیں ایسا نہ ہو کہ جس روزی کی تمہارے لیے ضمانت کی جا چکی ہے اس کی طلب تمہیں اس سے غافل کر دے جو تم پر واجب کیا گیا ہے (لیکن اللہ کی قسم میں دیکھتا ہوں) کہ شک و تردید نے تمہارے عقاید اور دین میں جگہ کر لی اور تمہارا یقین متزلزل ہو گیا' گویا جس روزی کی تمہارے لیے ضمانت دی جا چکی تھی وہ تو واجب ہو گیا اور جو عمل صالح تم پر واجب کیا گیا تھا وہ ساقط ہو گیا' پس عمل کی طرف جلدی کرو اور ناگہانی موت سے ڈرو کیونکہ بازگشت عمر کی ایسی امید نہیں جیسی بازگشت رزق کی امید کی جا سکتی ہے۔ آج اگر روزی کا کچھ حصہ کم ہو گیا تو کل اس میں اضافہ ہو سکتا ہے اور کل گزشتہ جتنی عمر جا چکی ہے' آج وہ واپس نہیں آ سکتی۔ آئندہ روزی کی امید ہے اور گزشتہ عمر سے ناامیدی ہی بہتر ہے، لہٰذا اللہ کہتا ہے: عذاب الٰہی سے ڈرو اور پرہیزگار بنو ایسی پرہیزگاری جو اس کے لیے سزاوار ہے اور نہ مرو مگر مسلمان بن کر۔"

نصیحت و موعظت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"لوگو! اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کی طرف بلانے والا اور مخلوق کی گواہی دینے والا بنا کر بھیجا۔ چنانچہ آپ نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کو پہنچایا۔ نہ اس میں کچھ سستی کی نہ کوتاہی اور اللہ کی راہ میں اس کے دشمنوں سے جہاد کیا۔ جس میں نہ کمزوری دکھائی' نہ حیلے بہانے کیے۔ وہ پرہیزگاروں کے امام اور ہدایت پانے والے کی آنکھوں کے لیے بصارت ہیں۔ جو چیزیں تم سے پردہ غیب میں لپیٹ دی گئی ہیں۔ اگر تم بھی انہیں جان لیتے جس طرح میں جانتا ہوں تو بلاشبہ تم اپنی بداعمالیوں پر روتے ہوئے اور اپنے نفسوں کا ماتم کرتے ہوئے اور اپنے مال و متاع کو بغیر کسی نگہبان اور بغیر کسی نگہداشت کرنے والے کے یونہی چھوڑ چھاڑ کر کھلے میدان میں نکل پڑتے اور ہر شخص کو اپنے ہی نفس کی پڑی ہوتی۔ کسی اور کی طرف متوجہ ہی نہ ہوتا، لیکن جو تمہیں یاد دلایا گیا تھا اسے تم بھول گئے اور جن چیزوں سے تمہیں ڈرایا گیا تھا اُن سے تم نڈر ہو گئے۔ اس طرح تمہارے خیالات بھٹک گئے اور تمہارے سارے امور درہم برہم ہو گئے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ڈال دے اور مجھے ان لوگوں سے ملا دے جو تم سے زیادہ میرے حقدار ہیں۔ اللہ کی قسم! وہ ایسے لوگ ہیں جن کے خیالات مبارک اور عقلیں ٹھوس تھیں۔ وہ کھل کر حق بات کہنے والے اور سرکشی و بغاوت کو چھوڑنے والے تھے۔ وہ قوم آگے بڑھ کر اللہ کی راہ پر ہو لیے اور سیدھی راہ پر بے کھٹکے دوڑے چلے گئے۔ چنانچہ انہوں نے ہمیشہ رہنے والی آخرت اور عمدہ و پاکیزہ نعمتوں کو پا لیا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم پر بنی ثقیف کا ایک لڑکا تسلط پائے گا وہ دراز قد ہو گا اور بل کھا کر چلے گا۔ وہ تمہارے تمام سبزہ زاروں کو چر جائے گا اور تمہاری چربی تک پگھلا دے گا۔"

طلب بارش کی دعا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بارش طلب کرتے ہوئے عرض کیا:

''اے اللہ! ہمارے پہاڑوں کا سبزہ خشک ہو گیا ہے اور ہماری زمین پر خاک اُڑ رہی ہے۔ ہمارے جانور پیاسے ہیں اور اپنی منزل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور اپنے بچوں کے حق میں اس طرح فریادی ہیں جیسے زن پسر مُردہ پر۔ سب چراگاہوں کی طرف پھیرے لگانے اور تالابوں کی طرف والہانہ طور پر دوڑنے سے عاجز آ گئے ہیں۔ اے اللہ! اب ان کی فریادی بکریوں اور اشتیاق آمیز پکارنے والی اونٹنیوں پر رحم فرما۔ اے اللہ! ان کی راہوں میں پریشانی اور منزلوں پر چیخ و پکار پر رحم فرما۔ اے اللہ! ہم اس وقت گھر سے نکل کر آئے ہیں جب قحط سالی کے مارے ہوئے لاغر اونٹ ہماری طرف پلٹ پڑے ہیں اور جن سے کرم کی امید تھی وہ بادل آ آ کر چلے گئے ہیں۔ اب درد کے ماروں کا تو ہی آسرا ہے اور التجا کرنے والوں کا تو ہی سہارا ہے۔ ہم اُس وقت دعا کر رہے ہیں جب لوگ مایوس ہو چکے ہیں۔ بادلوں کے خیر کو روک دیا گیا ہے اور جانور ہلاک ہو رہے ہیں تو اے اللہ! ہمارے اعمال کی بنا پر ہمارا مواخذہ نہ کرنا۔ اور ہمیں ہمارے گناہوں کی گرفت میں مت لے لینا۔ اپنے دامن رحمت کو ہمارے اوپر پھیلا دے برسنے والے بادل، موسلا دھار برسات اور حسین سبزہ کے ذریعہ۔ ایسی برسات جس سے مردہ زمینیں زندہ ہو جائیں اور گئی ہوئی بہار واپس آ جائے۔ اے اللہ! ایسی سیرابی عطا فرما جو زندہ کرنے والی، سیراب بنانے والی، کامل و شامل، پاکیزہ و مبارک، خوشگوار و شاداب ہو کہ جس کی برکت سے نباتات پھلنے پھولنے لگیں۔ شاخیں بارآور ہو جائیں۔ پتے ہرے ہو جائیں۔ کمزور بندوں کو اٹھنے کا سہارا مل جائے۔ مردہ زمینوں کو زندگی عطا ہو جائے۔ اے اللہ! ایسی سیرابی عطا فرما جس سے ٹیلے سبزہ پوش ہو جائیں۔ نہریں جاری ہو جائیں۔ آس پاس کے علاقے شاداب ہو جائیں۔ پھل نکلنے لگیں۔ جانور جی اٹھیں۔ دور دراز کے علاقہ بھی تر ہو جائیں اور کھلے میدان بھی تیری اس وسیع برکت اور عظیم عطا سے مستفیض ہو جائیں جو تیری تباہ حال مخلوق اور آوارہ گرد جانوروں پر ہے۔ ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو پانی سے شرابور کر دینے والی، موسلا دھار، مسلسل برسنے والی ہو، جس میں قطرات، قطرات کو دھکیل رہے ہوں اور بوندیں، بوندوں کو تیزی سے آگے بڑھا رہی ہوں۔ نہ اس کی بجلی دھوکہ دینے والی ہو اور نہ اس کے بادل پانی سے خالی ہوں۔ اس کی سرسبزیوں سے خوشحال ہو جائیں اور خشک سالی کے شکار اس کی برکت سے جی اٹھیں۔ اس لئے کہ تو ہی مایوسی کے بعد پانی برسانے والا اور دامان رحمت کا پھیلانے والا ہے اور تو ہی قابل حمد وستائش، سرپرست و مددگار ہے۔''

بخل وخوف مرگ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تم حد درجہ بخیل و مسک ہو! تم نے اپنے اموال کو ان لوگوں پر جن کی اس میں روزی تھی صرف نہیں کیا (فقراء ضعفاء پر احسان نہیں کیا) اور اپنی زندگی کو جان آفرین کے لیے خطرہ میں نہیں ڈالا (اپنے آپ کو میدان جہاد میں حاضر نہیں کیا) دین الٰہی کے سبب اس کے بندوں کے درمیان تو معزز بن گئے لیکن اللہ کو اس کے بندوں کے درمیان قابل احترام نہ بتایا' (اس کے احکام ونواہی کی پیروی نہیں کی) اپنے پیش روؤں کے مکانوں میں رہنے سے عبرت اور اپنے قریب ترین بھائیوں سے علیحدہ ہو جانے کے خوف سے سبق لو۔!"

جہاد کی ترغیب:

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور انہیں جہاد پر آمادہ کرنا چاہا تو وہ لوگ دیر تک چپ رہے تو آپ نے فرمایا:

"تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا تم گونگے ہو گئے ہو۔؟"

تو ایک گروہ نے کہا:

"اے امیر المومنین! اگر آپ چلیں تو ہم بھی آپ کے ہمراہ چلیں گے۔"

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تمہیں کیا ہو گیا ہے۔؟ تمہیں ہدایت کی توفیق نہ ہو اور نہ سیدھی راہ دیکھنا نصیب ہو۔ کیا ایسے حالات میں میں ہی نکلوں۔؟ اس وقت تو تمہارے جوانمردوں اور طاقتوروں میں سے جس شخص کو میں پسند کروں اسے جانا چاہئے۔ میرے لیے مناسب نہیں کہ میں لشکر' شہر' بیت المال' زمین کے خراج کی فراہمی' مسلمانوں کے مقدمات کا تصفیہ اور مطالبہ کرنے والوں کے حقوق کی دیکھ بھال چھوڑ دوں اور لشکر لیے ہوئے دوسرے لشکر کے پیچھے نکل کھڑا ہوں۔ اور جس طرح خالی ترکش میں بے پیکاں کا تیر ہلتا جلتا ہے جنبش کھاتا رہوں۔ میں چکی کے اندر کا وہ قطب ہوں کہ جس پر وہ گھومتی ہے، جب تک میں اپنی جگہ پر ٹھہرا رہوں اور اگر میں نے اپنا مقام چھوڑ دیا تو اس کے گھومنے کا دائرہ متزلزل ہو جائے گا اور اس کا نیچے والا پتھر بھی بے ٹھکانے ہو جائے گا۔ اللہ کی قسم! یہ بہت بُرا مشورہ ہے۔ اللہ کی قسم! اگر دشمن کا مقابلہ کرنے سے مجھے شہادت کی امید نہ ہو جب کہ وہ مقابلہ میرے لئے مقدر ہو چکا ہو تو میں اپنی سواریوں کو سوار ہونے کے لیے قریب کر لیتا اور تمہیں چھوڑ چھاڑ کر نکل جاتا اور جب تک جنوبی وشمالی ہوائیں چلتی رہتیں تمہیں کبھی طلب نہ کرتا۔ تمہارے شمار میں زیادہ ہونے سے کیا فائدہ جب کہ تم ایک دل نہیں ہو پاتے۔ میں نے تمہیں صحیح راستے پر لگایا ہے کہ جس میں ایسا ہی شخص تباہ و برباد ہو گا جو خود اپنے لیے ہلاکت کا سامان کیے بیٹھا ہو اور جو اس راہ پر جما رہے گا وہ جنت کی طرف اور جو پھل جائے گا وہ دوزخ کی جانب بڑھے گا۔"

صالح ساتھی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے نیک کردار ساتھیوں کے بارے میں فرمایا:

''تم حق کے سلسلہ میں مددگار اور دین کے معاملہ میں بھائی ہو۔ جنگ کے روز میری سپر اور تمام لوگوں میں میرے راز دار ہو۔ میں تمہارے ہی ذریعہ روگردانی کرنے والوں پر تلوار چلاتا ہوں اور راستہ پر آنے والوں کی اطاعت کی امید رکھتا ہوں، لہٰذا اللہ کے لیے میری مدد کرو اس نصیحت کے ذریعہ جس میں ملاوٹ نہ ہو اور کسی طرح کے شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو کہ اللہ کی قسم! میں لوگوں کی قیادت کے لئے تمام لوگوں سے اولیٰ اور احق ہوں۔''

نیک نامی اور امر الٰہی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! میں پیامات الٰہی کی تبلیغ سے اور اللہ کے وعدوں کے اتمام سے اور کلمات (حکمت) کی انتہا سے (خوب) واقف ہوں۔ ہم اہل بیت رسول کے پاس حکمت کے دروازے اور امر الٰہی کی روشنی موجود ہے۔ خبردار! دین کی شریعتیں واحد ہیں اور اس کے راستے سیدھے ہیں' جو اسے پالے گا وہ حق سے جا ملے گا اور فائدہ میں رہے گا اور جو اسے نہ پاسکا' گمراہ ہوگا اور پشیمان ہوگا۔ عمل کرو! اس دن کے لیے جس کے لیے اعمال حسنہ کے ذخیرے جمع کیے جاتے ہیں۔ جب تمام راز فاش ہو کر رہیں گے، جس دن عقل واندیشہ حاضر سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور عقل غائب، عاجز اور درماندہ ہوگی۔ اس آگ سے بچنے کی کوشش کرو' جس کی گرمی سخت اور جس کی گہرائی بہت زیادہ ہوگی جس کا زیور لوہا اور جس کا پانی زرد آب ہوگا یاد رہے کہ جسے اللہ لوگوں میں نیک نامی عطا فرماتا ہے وہ بہتر (خوش نصیب) ہے اس مال سے جس کا وہ دوسرے کو وارث تو بناتا ہے مگر کوئی اس کی تعریف نہیں کرتا۔''

موذی مرض:

جب لیلۃ الہریر کے بعد آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اُٹھ کر کہا کہ آپ نے پہلے ہمیں حکم بنانے سے روکا اور پھر اسی کا حکم دے دیا تو آخر ان دونوں میں سے کون سی بات صحیح تھی؟ تو آپ نے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا:

''افسوس یہی اس کی جزا ہوتی ہے جو عہد وپیمان کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ یاد رکھو! اگر میں تم کو اس ناگوار امر (جنگ) پر مامور کر دیتا جس میں یقیناً اللہ نے تمہارے لئے خیر رکھا تھا اس طرح کہ تم سیدھے رہتے تو تمہیں ہدایت دیتا اور ٹیڑھے ہو جاتے تو سیدھا کر دیتا اور انکار کرتے تو اس کا علاج کرتا تو یہ انتہائی مستحکم طریقہ کار ہوتا، لیکن یہ کام کس کے ذریعہ کرتا اور کس کے بھروسہ پر کرتا؟ میں تمہارے ذریعہ قوم کا علاج کرنا چاہتا تھا لیکن تمہیں تو بیماری ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کانٹے سے کانٹا نکالا جائے جب کہ اس کا

جھکاؤ اسی کی طرف ہو۔ اے اللہ! گواہ رہنا کہ اس موذی مرض کے اطباء عاجز آ چکے ہیں اور اس کنویں سے رسی نکالنے والے تھک چکے ہیں۔ کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں اسلام کی دعوت دی گئی تو فوراً قبول کر لی اور انہوں نے قرآن کو پڑھا تو باقاعدہ عمل بھی کیا اور جہاد کے لئے آمادہ کیے گئے تو اس طرح شوق سے آگے بڑھے جس طرح اونٹنی اپنے بچوں کی طرف بڑھتی ہے۔ انہوں نے تلوار کو نیاموں سے نکال لیا اور دستہ دستہ، صف بہ صف آگے بڑھ کر تمام اطراف زمین پر قبضہ کر لیا۔ ان (صحابہ) میں بعض چلے گئے اور بعض باقی رہ گئے۔ انہیں نہ زندگی کی بشارت سے دلچسپی تھی اور نہ مُردوں کی تعزیت سے۔ ان کی آنکھیں خوف الٰہی میں گریہ سے سفید ہو گئی تھیں۔ پیٹ روزوں سے دھنس گئے تھے' ہونٹ دعا کرتے کرتے خشک ہو گئے تھے۔ چہرے شب بیداری سے زرد ہو گئے تھے اور چہروں پر خاکساری کی گرد پڑی ہوئی تھی۔ یہی میرے پہلے والے بھائی تھے جن کے بارے میں ہمارا حق ہے کہ ہم ان کی طرف پیاسوں کی طرح نگاہ کریں اور ان کے فراق میں اپنے ہی ہاتھ کاٹیں۔ یقیناً شیطان تمہارے لئے اپنی راہوں کو آسان بنا دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ ایک ایک کر کے تمہاری ساری گرہیں کھول دے۔ وہ (شیطان) تمہیں اجتماع کے بجائے افتراق دے کر فتنوں میں مبتلا کرنا چاہتا ہے، لہٰذا اس کے خیالات اور اس کی جھاڑ پھونک سے منہ موڑے رہو اور اس شخص کی نصیحت قبول کرو جو تمہیں نصیحت کا تحفہ دے رہا ہے اور اپنے دل میں اس کی گرہ باندھ لو۔''

ہمی صلح:

جب خوارج تحکیم کے نہ ماننے پر اڑ گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پڑاؤ کی طرف تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا:

''کیا تم سب کے سب ہمارے ساتھ صفین میں موجود تھے۔؟''

انہوں نے کہا:

''ہم میں سے کچھ تھے اور کچھ نہیں تھے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''پھر تم دو گروہوں میں الگ الگ ہو جاؤ۔ ایک وہ جو صفین میں موجود تھا اور ایک وہ جو وہاں موجود نہ تھا تاکہ میں ہر ایک سے جو گفتگو اس سے مناسب ہو وہ کروں۔''

پھر لوگوں سے پکار کر کہا:

''بس اب آپس میں بات چیت نہ کرو اور جس سے ہم گواہی طلب کریں وہ اپنے علم کے مطابق جوں کی توں گواہی دے۔''

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے ایک طویل گفتگو فرمائی۔ منجملہ اس کے یہ فرمایا:

"جب ان لوگوں نے حیلہ دے کر اور جعل وفریب سے قرآن نیزوں پر اٹھائے تھے تو کیا تم نے ہمیں کہا تھا: وہ ہمارے بھائی بند اور ہمارے ساتھ اسلام کی دعوت قبول کرنے والے ہیں، اب چاہتے ہیں کہ ہم جنگ سے ہاتھ اٹھالیں اور وہ اللہ سبحانہ' کی کتاب پر سمجھوتہ کے لیے ٹھہر گئے ہیں۔ صحیح رائے یہ ہے کہ ان کی بات مان لی جائے اور ان کی گلوخلاصی کی جائے۔ تو میں نے تم سے کہا تھا کہ اس چیز کے باہر ایمان اور اندر کینہ وعناد ہے۔ اس کی ابتداء شفقت ومہربانی اور نتیجہ ندامت وپشیمانی ہے۔ لہٰذا تم اپنے رویہ پر ٹھہرے رہو، اپنی راہ پر مضبوطی سے جمے رہو اور جہاد کے لئے اپنے دانتوں کو بھینچ لو اور اس چلانے والے کی طرف دھیان نہ دو کہ اگر اس کی آواز پر لبیک کہی گئی تو یہ گمراہ کرے گا اور اگر اسے یونہی رہنے دیا جائے تو ذلیل ہوکر رہ جائے گا، لیکن جب تحکیم کی صورت انجام پا گئی تو میں تمہیں دیکھ رہا تھا کہ تم ہی اس پر رضامندی دینے والے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر میں نے اس سے انکار کر دیا ہوتا تو مجھ پر اس کا کوئی فریضہ واجب نہ ہوتا اور نہ اللہ مجھ پر اس کے ترک کا گناہ عائد کرتا اور اللہ کی قسم! اگر میں اس کی طرف بڑھتا تو اس صورت میں بھی میں ہی وہ حق پرست ہوں جس کی پیروی کی جانا چاہئے اور کتاب اللہ میرے ساتھ ہے اور جب سے میرا اس کا ساتھ ہوا ہے میں اس سے الگ نہیں ہوا۔ ہم جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور قتل ہونے والے وہی تھے جو ایک دوسرے کے باپ، بیٹے، بھائی اور رشتہ دار ہوتے تھے، لیکن ہر مصیبت اور سختی میں ہمارا ایمان بڑھتا تھا اور حق کی پیروی اور دین کی اطاعت میں زیادتی ہوتی تھی اور زخموں کی ٹیسوں پر صبر میں اضافہ ہوتا تھا، مگر اب ہم کو ان لوگوں سے کہ جو اسلام کی رو سے ہمارے بھائی کہلاتے ہیں جنگ کرنا پڑ گئی ہے' چونکہ ان کی وجہ سے اس میں گمراہی' کجی' شبہات اور غلط ملط تاویلات داخل ہوگئی ہیں تو جب ہمیں کوئی ایسا ذریعہ نظر آئے کہ جس سے ممکن ہے اللہ ہماری پریشانیوں کو دور کردے اور اس کی وجہ سے ہمارے درمیان جو باقی ماندہ لگاؤ رہ گیا ہے اس کی طرف بڑھتے ہوئے ایک دوسرے سے قریب ہوں تو ہم اسی کے خواہشمند رہیں گے اور کسی دوسری صورت سے جو اس کے خلاف ہو ہاتھ روک لیں گے۔"

باعزت موت اور اس کا حصول:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کے وقت اپنے ساتھیوں سے فرمایا:

"جنگ و پیکار کے وقت تم میں سے جو شخص اپنے اندر قوت قلب (دلیری) محسوس کرتا ہے اور اپنے کسی بھائی میں خوف وترس مشاہدہ کرتا ہے تو اس برتری اور دلیری کے سبب جو اللہ نے اسے عطا فرمائی ہے' دشمن کو اپنے بھائی سے دفع کرے' جس طور پر کہ خود اپنے اوپر سے دفع کرتا ہے۔ اگر اللہ چاہے گا تو اسے بھی اس کے مانند شجاع و بیباک بنادے گا۔ (یادرکھو) کہ موت وہ طالب تیز کار ہے کہ دلیری سے میدان جنگ میں کھڑا ہوا شخص بھی اس کے پنجہ سے بچ نہیں سکتا اور جو اس سے گریزاں ہو وہ اسے عاجز و ناتواں

نہیں کر سکتا۔ یاد رکھو! باعزت موت (راہ الٰہی میں) قتل ہو جانا ہے۔ اس ہستی کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں پسر ابو طالب کی جان ہے کہ مجھ پر تلوار کی ہزار چوٹیں بستر پر (ایڑیاں رگڑ کے) مر جانے سے زیادہ بہتر ہیں۔''

طرزِ جنگ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ کرتے ہوئے فرمایا:

''زرہ پوش افراد کو آگے بڑھاؤ اور بغیر زرہ لوگوں کو پیچھے رکھو۔ دانتوں کو بھینچ لو کہ اس سے تلواریں سر سے اچٹ جاتی ہیں اور نیزوں کے اطراف سے پہلوؤں کو بچائے رکھو کہ اس سے نیزوں کے رُخ پلٹ جاتے ہیں۔ نگاہوں کو نیچا رکھو کہ اس سے قوت قلب میں اضافہ ہوتا ہے اور حوصلے بلند رہتے ہیں۔ آوازیں دھیمی رکھو کہ اس سے کمزوری دور ہوتی ہے۔ دیکھو! اپنے پرچم کا خیال رکھنا۔ وہ نہ جھکنے پائے اور نہ اکیلا رہنے پائے۔ اسے صرف بہادر افراد اور عزت کے پاسبانوں کے ہاتھ میں رکھنا کہ مصائب پر صبر کرنے والے ہی پرچموں کے گرد جمع ہوتے ہیں اور داہنے بائیں، آگے، پیچھے ہر طرف سے گھیرا ڈال کر اس کا تحفظ کرتے ہیں۔ نہ اس سے پیچھے رہ جاتے ہیں کہ اسے دشمنوں کے حوالے کر دیں اور نہ آگے بڑھ جاتے ہیں کہ وہ تنہا رہ جائے۔ دیکھو! ہر شخص اپنے مقابل کا خود مقابلہ کرے اور اپنے بھائی کا بھی ساتھ دے اور خبردار! اپنے مقابل کو اپنے ساتھی کے حوالہ نہ کر دینا کہ اس پر یہ اور اس کا ساتھی دونوں مل کر حملہ کر دیں۔ اللہ کی قسم! اگر تم دنیا کی تلوار سے بچ کر بھاگ بھی نکلے تو آخرت کی تلوار سے بچ کر نہیں جا سکتے ہو۔ پھر تم تو عرب کے جوانمرد اور سربلند افراد ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ فرار میں اللہ کا غضب بھی ہے اور ہمیشہ کی ذلت بھی۔ فرار ہونے والا نہ اپنی عمر میں اضافہ کر سکتا ہے اور نہ اپنے وقت کے درمیان حائل ہو سکتا ہے۔ کون ہے جو اللہ کی طرف یوں جائے جس طرح پیاسا پانی کی طرف جاتا ہے۔ جنت نیزوں کے اطراف کے سایہ میں ہے۔ آج ہر ایک کے حالات کا امتحان ہو جائے گا۔ اللہ کی قسم! مجھے دشمنوں سے جنگ کا اشتیاق اس سے زیادہ ہے جتنا انہیں اپنے گھروں کا اشتیاق ہے۔ اے اللہ! یہ ظالم اگر حق کو رد کر دیں تو ان کی جماعت کو پراگندہ کر دے، ان کے کلمہ کو متحد نہ ہونے دے، ان کو ان کے کیے کی سزا دیدے کہ یہ اس وقت تک اپنے موقف سے نہ ہٹیں گے جب تک نیزے ان کے جسموں میں نسیم سحر کے راستے نہ بنا دیں اور تلواریں ان کے سروں کو شگافتہ ہڈیوں کو چور چور اور ہاتھ پیر کو شکستہ نہ بنا دیں اور جب تک ان پر لشکر کے بعد لشکر اور سپاہ کے بعد سپاہ حملہ آور نہ ہو جائیں اور ان کے شہروں پر مسلسل فوجوں کی یلغار نہ ہو اور گھوڑے ان کی زمینوں کو آخر تک روند نہ ڈالیں اور ان کی چراگاہوں اور سبزہ زاروں کو پامال نہ کر دیں۔''

کتاب اللہ کا فیصلہ:

یہ خطبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج سے ارشاد فرمایا جبکہ انہوں نے تحکیم رجال سے انکار کیا اور آپ کے

ساتھیوں کی مذمت کی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہم نے لوگوں کو حکم نہیں بنایا تھا' ہم نے قرآن کو حکم بنایا تھا اور یہ قرآن ایک تحریر ہے کہ جلد کی دو دفتیوں کے درمیان مرقوم ہے، چونکہ یہ بول نہیں سکتی، لہٰذا اس کے لیے ترجمان لازم ہے (کہ اس کا مفہوم بیان کر سکے) بلاشبہ لوگ اسی کو سامنے رکھ کر بات کر سکتے ہیں چونکہ اہل شام نے چاہا کہ ہم قرآن کو حکم قرار دیں تو ہم نے ان کی درخواست قبول کر لی' کیونکہ ہم ان لوگوں میں نہیں تھے جو کتاب اللہ سے روگردانی کرتے ہیں۔ اللہ کریم فرماتا ہے: اگر تمہارے مابین کسی بات پر جھگڑا ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔ پس نزاع و دشمنی میں اللہ کی طرف رجوع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ہم اس کی کتاب کا حکم مانیں اور رسول کی جانب رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم سنت رسول کو پیش نظر رکھیں۔ پس اگر کتاب الٰہی سے سچائی کے ساتھ فیصلہ کیا جائے تو ہم بہ نسبت دوسروں کے اس کے زیادہ سزاوار ہیں۔ اگر سنت رسول کو پیش نظر رکھ کر حکم دیا جائے تو اس پر عمل کرنے میں سب سے زیادہ اولی ہم ہی ہیں۔ رہا تمہارا یہ قول کہ آپ نے اپنے اور ان کے مابین تحکیم میں مہلت کیوں دی؟ تو میں نے مہلت اس لیے دی کہ جاہل تحقیق کر لے اور عالم ثابت قدم ہو جائے اور شاید اس امت کے معاملات متارکہ جنگ سے درست کر دے اور ان پر کوئی سختی نہ کرنا پڑے تا کہ حق کو پہچاننے میں جلدی کر کے انہیں گمراہی کے سامنے سرنگوں نہ کر دیا جائے، خوب ٹھنڈے دل سے سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں اور ضد یا غلط فہمی نہ پیدا ہو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک صاحب عزت آدمی وہ ہے جو عمل حق کو باطل کے مقابلہ میں زیادہ دوست رکھتا ہے، اگرچہ حق پر چلنے سے اسے نقصان کیوں نہ پہنچ جائے، اسے غم و اندوہ سے پالا ہی کیوں نہ پڑے اور اگرچہ باطل سے اسے نفع ہی کیوں نہ ہو' بہرہ مندی کیوں نہ حاصل ہو۔ پس تم کیوں حیران و سرگشتہ ہو اور یہ بلا تم پر کہاں سے آ گئی ہے کہ اس گروہ سے جنگ کرنے میں سستی کر رہے ہو۔ جو حق سے دور ہو کر حیران و سرگشتہ ہو رہا ہے اور ظلم و جور کا یوں خوگر ہو چکا ہے کہ اس سے منہ نہیں موڑتا جو کتاب الٰہی سے دور اور راہ حق سے نفور ہے (پھر کتنے افسوس کا مقام ہے کہ) تم میں وہ شان اعتماد نہیں کہ تم پر بھروسہ کر سکوں، نہ یارانِ باوفا میں ہو کہ (پریشانی میں) امید ہمراہی رکھوں۔ تم آتش جنگ کو بھڑکانے میں بہت برے ہو۔! افسوس! ہے تم پر! تمہارے سبب سے میں سختی میں مبتلا ہوں' کبھی میں تمہیں نصرت دین کے لیے پکارتا ہوں، کبھی میں تم سے دشمن سے لڑنے کے لیے سرگوشی کرتا ہوں، لیکن تمہارا حال یہ ہے کہ نہ پکار کے وقت کھرے دوست ثابت ہوئے اور نہ سرگوشی کے وقت بھروسہ کے قابل بھائی۔''

احکام دین اور خوارج کے شبہات:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج سے فرمایا:

''اگر تمہارا اصرار اسی بات پر ہے کہ مجھے خطا کار اور گمراہ قرار دو تو ساری امت پیغمبر کو کیوں خطا کار

قرار دے رہے ہو؟ اور میری "غلطی" کا مواخذہ ان سے کیوں کر رہے ہو؟ اور میرے "گناہ" کی بنا پر انہیں کیوں کافر قرار دے رہے ہو۔؟ تمہاری تلواریں تمہارے کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں، جہاں چاہتے ہو خطا' بے خطا چلا دیتے ہو اور گنہگار اور بے گناہ میں کوئی فرق نہیں کرتے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والے مجرم کو سنگسار کیا تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی تھی اور اس کے اہل کو وارث بھی قرار دیا تھا اور اسی طرح قاتل کو قتل کیا تو اس کی میراث بھی تقسیم کی اور چور کے ہاتھ کاٹے یا غیر شادی شدہ زنا کار کو کوڑے لگوائے تو انہیں مال غنیمت میں حصہ بھی دیا اور ان کا مسلمان عورتوں سے نکاح بھی کرایا گویا کہ آپ نے ان کے گناہوں کا مواخذہ کیا اور ان کے بارے میں حق اللہ کو قائم کیا لیکن اسلام میں ان کے حصہ کو نہیں روکا اور نہ ان کے نام کو اہل اسلام کی فہرست سے خارج کیا۔ مگر تم بدترین افراد ہو کہ شیطان تمہارے ذریعہ اپنے مقاصد کو حاصل کر لیتا ہے اور تمہیں صحرائے ضلالت میں ڈال دیتا ہے۔ عنقریب میرے بارے میں دو طرح کے افراد گمراہ ہوں گے۔ محبت میں غلو کرنے والے جنہیں محبت غیر حق کی طرف لے جائے گی اور عداوت میں زیادتی کرنے والے جنہیں عداوت باطل کی طرف کھینچ لے جائے گی۔ بہترین افراد وہ ہوں گے جو درمیانی منزل پر ہوں۔ لہٰذا تم بھی اسی راستہ کو اختیار کرو اور اسی نظریہ کی جماعت کے ساتھ ہو جاؤ کہ اللہ کا ہاتھ اسی جماعت کے ساتھ ہے اور خبردار! تفرقہ کی کوشش نہ کرنا کہ جو ایمانی جماعت سے کٹ جاتا ہے وہ اسی طرح شیطان کا شکار ہو جاتا ہے جس طرح گلہ سے الگ ہو جانے والی بھیڑ بھیڑیئے کی نذر ہو جاتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو بھی اس انحراف کا نعرہ لگائے اسے قتل کر دو! چاہے وہ میرے ہی عمامہ کے نیچے کیوں نہ ہو۔ ان دونوں افراد (حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عمرو بن العاص) کو حکم بنایا گیا تھا تاکہ ان امور کو زندہ کریں جنہیں قرآن نے زندہ کیا ہے اور ان امور کو مردہ بنا دیں جنہیں قرآن نے مردہ بنا دیا ہے اور زندہ کرنے کے معنی اس پر اتفاق کرنے اور مردہ بنانے کے معنی اس سے الگ ہو جانے کے ہیں۔ ہم اس بات پر تیار تھے کہ اگر قرآن ہمیں دشمن کی طرف کھینچ لے جائے گا تو ہم ان کا اتباع کر لیں گے اور اگر انہیں ہماری طرف لے آئے گا تو انہیں آنا پڑے گا لیکن اللہ تمہارا برا کرے اس بات میں میں نے کوئی غلط کام تو نہیں کیا اور نہ تمہیں کوئی دھوکا دیا ہے اور نہ کسی بات کو شبہ میں رکھا ہے، لیکن تمہاری جماعت نے دو آدمیوں کے انتخاب پر اتفاق کر لیا اور میں نے ان پر شرط لگا دی کہ قرآن کے حدود سے تجاوز نہیں کریں گے۔"

مختلف فتنہ پرور لشکر:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے اندر برپا ہونے والے ہنگاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"اے احنف! میں اس شخص کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک ایسے لشکر کو لے کر بڑھ رہا ہے کہ جس میں نہ گرد و غبار ہے، نہ شور و غوغا' نہ لگاموں کی کھڑکھڑاہٹ ہے اور نہ گھوڑوں کے ہنہنانے کی آواز۔

وہ لوگ زمین کو اپنے پیروں سے جو شتر مرغ کے پیروں کے مانند ہیں روندر ہے ہوں گے۔ ان لوگوں کے ہاتھوں سے کہ جن کے قتل ہو جانے والوں پر بین نہیں کیا جاتا اور گم ہونے والوں کو ڈھونڈھا نہیں جاتا تمہاری اُن آباد گلیوں اور سجے سجائے مکانوں کے لیے تباہی ہے کہ جن کے چھجے گدوں کے پروں اور ہاتھیوں کی سونڈوں کے مانند ہیں۔ میں دنیا کو اوندھے منہ گرانے والا اور اس کی بساط کا صحیح اندازہ رکھنے والا اور اس کے لائق حال نگاہوں سے دیکھنے والا ہوں۔ میں ایسے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ جن کے چہرے ان ڈھالوں کی طرح ہیں کہ جن پر چمڑے کی تہیں ہنڈی ہوئی ہوں، وہ ابریشم و دیبا کے کپڑے پہنتے ہیں اور اصیل گھوڑوں کو عزیز رکھتے ہیں اور وہاں کشت و خون کی گرم بازاری ہوگی۔ یہاں تک کہ زخمی کشتوں کے اوپر سے ہو کر گزریں گے اور بچ کر بھاگ نکلنے والے اسیر ہونیوالوں سے کم ہوں گے۔ اس موقع پر آپ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے جو قبیلہ بنی کلب سے تھا، عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ کو تو علم غیب حاصل ہے۔ اس پر آپ ہنسے اور فرمایا: اے برادر کلبی! یہ علم غیب نہیں بلکہ ایک صاحب علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کی ہوئی باتیں ہیں۔ علم غیب تو قیامت کی گھڑی اور ان چیزوں کے جاننے کا نام ہے کہ جنہیں اللہ سبحانہ نے ان اللہ عندہ علم الساعۃ والی آیت میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ اللہ ہی جانتا ہے کہ شکموں میں کیا ہے، نر ہے یا مادہ، بدصورت ہے یا خوبصورت، سخی ہے یا بخیل، بدبخت ہے یا خوش نصیب اور کون جہنم کا ایندھن ہوگا اور کون جنت میں نبیوں کا رفیق ہوگا۔ یہ وہ علم غیب ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ رہا دوسری چیزوں کا علم تو وہ اللہ نے اپنے نبی کو دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا اور میرے لیے دعا فرمائی کہ میرا سینہ انہیں محفوظ رکھے اور میری پسلیاں انہیں سمیٹے رہیں۔"

حضرت ابوذر غفاری سے خطاب:

جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو ربذہ کی طرف جلاوطن کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے ابوذر! تم اللہ کے لیے غضب ناک ہوئے ہو تو پھر جس کی خاطر یہ تمام غم و غصہ ہے اسی سے امید بھی رکھو۔ ان لوگوں کو تم سے اپنی دنیا کے متعلق خطرہ ہے اور تمہیں ان سے اپنے دین کے متعلق اندیشہ ہے۔ لہٰذا جس چیز کے لیے انہیں تم سے کھٹکا ہے وہ انہیں کے ہاتھ میں چھوڑ دو اور جس شے کے لیے تمہیں ان سے اندیشہ ہے اسے لے کر ان سے بھاگ نکلو۔ جس چیز سے تم انہیں محروم کر کے جا رہے ہو کاش کہ وہ سمجھتے کہ وہ اس کے کتنے حاجتمند ہیں اور جس چیز کو انہوں نے تم سے روک لیا ہے اس سے تم بہت ہی بے نیاز ہو اور جلد ہی تم جان لو گے کہ کل فائدہ میں رہنے والا کون ہے اور کس پر حسد کرنے والے زیادہ ہیں۔ اگر یہ آسمان و زمین کسی عہدے پر بند پڑے ہوں اور وہ اللہ سے ڈرے تو وہ اس کے لیے زمین و آسمان کی راہیں کھول دے گا۔ تمہیں صرف حق سے دلچسپی ہونا چاہئے اور صرف باطل ہی سے گھبرانا چاہئے۔ اگر تم

ان کی دنیا قبول کر لیتے تو وہ تمہیں چاہنے لگتے اور تم اس میں کوئی حصہ اپنے لیے مقرر کرا لیتے تو وہ تم سے مطمئن ہو جاتے۔

مقصد خلافت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے رنگارنگ مزاج اور پراگندی و پریشان دل رکھنے والو! جن کے جسم حاضر اور عقلیں غائب ہیں، میں تمہیں حق کے راستے پر لے چلنا چاہتا ہوں' لیکن تم اس سے یوں بھاگتے ہو' جس طرح بکری شیر کی دھاڑ سن کر بھاگتی ہے۔ کس قدر مشکل ہے یہ کام کہ تمہاری کمک سے عدل پنہاں کو آشکار کروں اور حق کو راست کر دوں۔ اے اللہ! تو آگاہ ہے کہ جو کچھ ہم نے تبلیغ کا کام کیا وہ اس لیے نہ تھا کہ ہم سلطنت و خلافت کی طرف میل و رغبت رکھتے تھے' نہ اس لیے تھا کہ متاع دنیا سے ہم کچھ حاصل کرتے' بلکہ صرف اس لیے تھا کہ تیرے دین کے آثار میں (جو تغیر ہو گیا تھا ہم نے چاہا کہ) اسے واپس لائیں اور تیرے شہروں میں اصلاح و آسائش کو برقرار کر دیں تاکہ تیرے ستم کشیدہ بندے امن و آسودگی حاصل کر لیں اور تیرے احکام جو ضائع کیے جا رہے تھے' پھر جاری ہو جائیں۔ اے اللہ! میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں جس نے حق کی طرف رجوع کیا، حق کی دعوت سنی اور حق کی صدا پر لبیک کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نے مجھ سے پہلے نماز نہیں پڑھی۔ تم جانتے ہو کہ وہ شخص ناموس وخون عوام' غنیمت، احکام اسلام اور امامت مسلمین کا سزاوار نہیں جو بخیل ہو کہ وہ طمع و حرص میں مبتلا ہو جائے گا' نہ اسے جاہل ہونا چاہیے ورنہ اپنی نادانی سے دوسروں کو گمراہ کر دے گا۔ نہ تغیر ایام سے ڈرنے والا ہونا چاہیے ورنہ وہ ایک طاقتور گروہ سے مل کر دوسرے کمزور گروہ کو ذلیل و خوار کرے گا۔ نہ اسے رشوت لینے والا ہونا چاہیے کہ مال لے کر باطل کو حق اور حق کو باطل کر دے، ورنہ حقوق ضائع ہو جائیں گے اور حدود الٰہی نافذ نہ ہو سکیں گے' نہ سنت کا معطل کرنے والا ہونا چاہیے' ورنہ وہ امت کو ہلاک کر دے گا۔''

اللہ، رسول، قرآن اور دنیا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''دنیا و آخرت دونوں نے اپنی باگ ڈور اللہ کے حوالہ کر رکھی ہے اور زمین و آسمان نے اپنی کنجیاں اسی کی خدمت میں پیش کر دی ہیں۔ اس کی بارگاہ میں صبح وشام سرسبز و شاداب درخت سجدہ ریز رہتے ہیں اور اپنی لکڑیوں سے چمکدار آگ نکالتے رہتے ہیں اور اسی کے حکم کے مطابق پکے ہوئے پھل پیش کرتے رہتے ہیں۔ کتاب اللہ نگاہ کے سامنے ہے۔ یہ وہ ناطق ہے جس کی زبان عاجز نہیں ہوتی ہے اور یہ وہ گھر ہے جس کے ارکان منہدم نہیں ہوتے ہیں۔ یہی وہ عزت ہے جس کے اعوان و انصار شکست خوردہ نہیں ہوتے ہیں۔ اللہ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت بھیجا جب رسولوں کا سلسلہ رکا ہوا تھا اور زبانیں آپس

میں تکرار ہی تھیں۔آپ کی ذریعہ رسولوں کے سلسلہ کو تمام کیا اور وحی کے سلسلہ کو موقوف کیا تو آپ نے بھی اس سے انحراف کرنے والوں اور اس کا ہمسر ٹھہرانے والوں سے جم کر جہاد کیا۔ یہ دنیا اندھے کی بصارت کی آخری منزل ہے جو اس کے ماوراء کچھ نہیں دیکھتا ہے، جب کہ صاحب بصیرت کی نگاہ اُس پار نکل جاتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ منزل اس کے ماوراء ہے۔صاحب بصیرت اس سے کوچ کرنے والا ہے اور اندھا اس کی طرف کوچ کرنے والا ہے۔بصیر اس سے زادِ راہ فراہم کرنے والا ہے اور اندھا اس کے لیے زادِ راہ اکٹھا کرنے والا ہے۔یاد رکھو کہ دنیا میں جو شے بھی ہے اس کا مالک سیر ہو جاتا ہے اور اُکتا جاتا ہے علاوہ زندگی کے کہ کوئی شخص موت میں راحت نہیں محسوس کرتا اور یہ بات اس حکمت کی طرح ہے جس میں مردہ دلوں کی زندگی' اندھی آنکھوں کی بصارت' بہرے کانوں کی ساعت اور پیاسے کی سیرابی کا سامان ہے اور اسی میں ساری مالداری ہے اور مکمل سلامتی ہے۔ یہ کتاب اللہ ہے جس میں تمہاری بصارت اور سماعت کا سارا سامان موجود ہے۔اس میں ایک حصہ دوسرے کی وضاحت کرتا ہے اور ایک دوسرے کی گواہی دیتا ہے۔یہ اللہ کے بارے میں اختلاف نہیں رکھتا ہے اور اپنے ساتھی کو اللہ سے الگ نہیں کرتا ہے۔مگر تم نے آپس میں کینہ وحسد پر اتفاق کرلیا ہے اور اسی گھورے پر سبزہ اُگ آیا ہے۔امیدوں کی محبت میں ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو اور مال جمع کرنے میں ایک دوسرے کے دشمن ہو۔شیطان نے تمہیں سرگرداں کر دیا ہے اور فریب نے تم کو بہکا دیا ہے۔اب اللہ ہی میرے اور تمہارے نفسوں کے مقابلہ میں ایک سہارا ہے۔"

چشمہ حق:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیعت کے بارے میں فرمایا:

"میرے ہاتھوں پر تمہاری بیعت کوئی ناگہانی حادثہ نہیں ہے اور میرا اور تمہارا معاملہ ایک جیسا بھی نہیں ہے۔ میں تمہیں اللہ کے لئے چاہتا ہوں اور تم مجھے اپنے فائدہ کے لئے چاہتے ہو۔لوگو! اپنی نفسانی خواہشات کے مقابلہ میں میری مدد کرو۔اللہ کی قسم! میں مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلواؤں گا اور ظالم کو اس کی ناک میں نکیل ڈال کر کھینچوں گا تا کہ ایک چشمہ حق پروارد کر دوں، چاہے وہ کسی قدر ناراض کیوں نہ ہو۔"

بدگوئی وغیبت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کی بدگوئی اور غیبت سے روکتے ہوئے فرمایا:

"جو لوگ معاصی سے دور ہیں گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ نے جنہیں گناہوں سے پرہیز کی نعمت بخشی ہے ان کے لیے سزاوار یہ ہے کہ ان لوگوں پر جو گناہ گار ہیں اور جن کا شمار اہل ذنوب و معصیت میں ہے ان پر رحم کریں، ان کی غیبت نہ کریں' ان پر بہتان نہ باندھیں بلکہ مناسب طریقے سے انہیں راہ

ہدایت کی طرف مائل کریں۔ شکر وسپاس گزاری ان پر غالب رہے یعنی اس امر کا شکر کہ وہ خود گناہ نہیں کرتے اور اس امر کی سپاس گزاری کہ دوسرے گناہ گاروں کی غیبت نہیں کرتے۔ وہ عیب چیں جو اپنے بھائی کی مذمت کرتا ہے' کیا یہ ان گناہگاروں کی غیبت کرتا ہے جن سے بڑھ کر اس نے خود گناہ کیے اور اللہ نے ان کی پردہ پوشی فرمائی؟ اور یہ اپنے بھائی کے پیٹھ پیچھے کیسے اس کی مذمت کرتا ہے' حالانکہ خود بھی اس کشتی کا سوار ہے۔ ویسے ہی گناہ کا مرتکب نہیں ہے تو ایک دوسرے گناہ (غیبت) کا ارتکاب کر رہا ہے' جو اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ اللہ کی قسم! اگر گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہیں کیا اور گناہ صغیرہ سرزد ہوا ہے تو بھی ہر آئینہ عیب جوئی (غیبت) کی جسارت کرنا' اس گناہ سے بزرگ تر ہے! اے اللہ کے بندے! کسی کے گناہ کے باعث اس کی عیب چینی نہ کرنا۔ شاید! توبہ وانابت واستغفار اس نے کرلیا ہو اور اللہ نے اس کے گناہ کو بخش دیا ہو۔ تو اپنے نفس سے گناہ صغیرہ پر بھی آسودہ و بے خوف نہ رہ! چھوٹے گناہ کو بھی معمولی نہ سمجھ اور اسے چشم حقارت سے نہ دیکھ۔ ممکن ہے اس کے باعث تو گرفتا عذاب ہو جائے اور تم میں سے جو شخص کسی کے عیب سے واقف ہے اسے چاہیے کہ اپنے عیوب کو پیش نظر رکھے، اس کی غیبت سے باز رہے اور اللہ کا شکر کرے کہ اس نے اس گناہ سے بچایا جس میں دوسرا ابتلا ہے۔"

قحط سالی کے وقت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلب باراں کے سلسلہ میں فرمایا:

"دیکھو یہ زمین جو تمہیں اٹھائے ہوئے ہے اور یہ آسمان جو تم پر سایہ کرتا ہے دونوں تمہارے پروردگار کے زیر فرمان ہیں۔ یہ اپنی برکتوں سے اس لیے تمہیں مالا مال نہیں کرتے کہ ان کا دل تم پر کڑھتا ہے یا تمہارا تقرب چاہتے ہیں یا کسی بھلائی کے تم سے امیدوار ہیں، بلکہ یہ تو تمہاری منفعت رسانی پر مامور ہیں جسے بجالاتے ہیں اور تمہاری مصلحتوں کی حدوں پر انہیں ٹھہرایا گیا ہے چنانچہ یہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ البتہ اللہ سبحانہ بندوں کو ان کی بداعمالیوں کے وقت پھلوں کے کم کرنے، برکتوں کے روک لینے اور انعامات کے خزانوں کے بند کر دینے سے آزماتا ہے تاکہ توبہ کرنے والا توبہ کرے، انکار و سرکشی سے باز آنے والا باز آجائے، نصیحت و عبرت حاصل کرنے والا نصیحت و بصیرت حاصل کرے اور گناہوں سے رکنے والا رک جائے۔ اللہ سبحانہ نے توبہ واستغفار کو روزی کے اترنے کا سبب اور خلق پر رحم کھانے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس کا ارشاد ہے کہ اپنے پروردگار سے توبہ واستغفار کرو۔ بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہی تم پر موسلا دھار مینہ برساتا ہے اور مال واولاد سے تمہیں سہارا دیتا ہے۔ اللہ اُس شخص پر رحم کرے جو توبہ کی طرف متوجہ ہو اور گناہوں سے ہاتھ اٹھانے اور موت سے پہلے نیک اعمال کرے۔ بارالہا! تیری رحمت کی خواہش کرتے ہوئے اور نعمتوں کی فراوانی چاہتے ہوئے اور تیرے عذاب وغضب سے ڈرتے ہوئے ہم پردوں اور گھروں کے گوشوں سے تیری طرف نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اس وقت جب کہ چوپائے چیخ

رہے ہیں اور بچے چلا رہے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب کر دے اور ہمیں مایوس نہ کر اور خشک سالی ہمیں ہلاک نہ ہونے دے اور ہم میں سے کچھ بے وقوفوں کے کرتوت پر ہمیں اپنی گرفت میں نہ لے۔ اے رحم کرنے والوں میں بہت رحم کرنے والے! جب ہمیں سخت تنگیوں نے مضطرب و بے چین کر دیا اور قحط سالیوں نے بے بس بنا دیا اور شدید حاجتمندیوں نے لاچار بنا ڈالا اور منہ زور فتنوں کا ہم پر تانتا بندھ گیا تو ہم تیری طرف نکل پڑے ہیں گلہ لے کر اس کا جو تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں محروم نہ پلٹا اور نہ اس طرح کہ ہم اپنے نفسوں پر پیچ و تاب کھا رہے ہوں اور ہمارے گناہوں کی بنا پر ہم سے عتاب آمیز خطاب نہ کر اور ہمارے کئے کے مطابق ہم سے سلوک نہ کر۔ اے اللہ! تو ہم پر باران و برکت اور رزق و رحمت کا دامن پھیلا دے اور ایسی سیرابی سے ہمیں نہال کر دے جو فائدہ بخشنے والی اور سیراب کرنے والی اور گھاس پات اگانے والی ہو کہ جس سے تو گئی گزری ہوئی کھیتیوں میں پھر سے روئیدگی لے آئے اور مردہ زمینوں میں حیات کی لہریں دوڑا دے۔ وہ ایسی سیرابی ہو کہ جس کی تر و تازگی سر تا سر فائدہ مند اور چنے ہوئے پھلوں کے انبار لیے ہو جس سے تو ہموار زمینوں کو جل تھل بنا دے اور ندی نالے بہا دے اور درختوں کو برگ و بار سے سرسبز کر دے اور نرخوں کو سستا کر دے۔ بلاشبہ تو جو چاہے اس پر قادر ہے۔"

مال جس کی تعریف کریں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"یاد رکھو! غیر مستحق کے ساتھ احسان کرنے والے اور نا اہل کے ساتھ نیکی کرنے والے کے حصہ میں کمینے لوگوں کی تعریف اور بدترین افراد کی مدح و ثناہی آتی ہے اور وہ جب تک کرم کرتا رہتا ہے جہال کہتے رہتے ہیں کہ کس قدر کریم اور سخی ہے یہ شخص حالانکہ اللہ کے معاملہ میں یہی شخص بخیل بھی ہوتا ہے۔ دیکھو! اگر اللہ کسی شخص کو مال دے تو اس کا فرض ہے کہ قرابتداروں کا خیال رکھے، مہمان نوازی کرے، قیدیوں اور خستہ حالوں کو آزاد کرائے، فقیروں اور قرضداروں کی امداد کرے، اپنے نفس کو حقوق کی ادائیگی اور مصائب پر آمادہ کرے کہ اس میں ثواب کی امید پائی جاتی ہے اور ان تمام خصلتوں کے حاصل کرنے ہی میں دنیا کی شرافتیں اور کرامتیں ہیں اور انہیں سے آخرت کے فضائل بھی حاصل ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ!"

سلطنت میں حاکم کی حیثیت:

جب حضرت عمر ابن خطاب نے جنگ فارس میں شریک ہونے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا:

"اس امر میں کامیابی و ناکامیابی کا دارومدار فوج کی کمی بیشی پر نہیں رہا۔ یہ تو اللہ کا دین ہے جسے اس نے

سب دینوں پر غالب رکھا ہے اور اسی کا لشکر ہے جسے اس نے تیار کیا ہے اور اس کی ایسی نصرت کی ہے کہ وہ بڑھ کر اپنی موجودہ حد تک پہنچ گیا ہے اور پھیل کر اپنے موجودہ پھیلاؤ پر آ گیا ہے۔ ہم سے اللہ کا ایک وعدہ ہے اور وہ اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور اپنے لشکر کی خود ہی مدد کرے گا۔ امور سلطنت میں حاکم کی حیثیت وہی ہوتی ہے جو مہروں میں ڈورے کی جو انہیں سمیٹ کر رکھتا ہے۔ جب ڈورا ٹوٹ جائے تو سب مہرے بکھر جائیں گے اور پھر کبھی سمٹ نہ سکیں گے۔ آج عرب والے اگرچہ گنتی میں کم ہیں مگر اسلام کی وجہ سے وہ بہت ہیں اور اتحاد باہمی کے سبب سے فتح و غلبہ پانے والے ہیں۔ آپ اپنے مقام پر کھونٹی کی طرح جمے رہیں اور عرب کا نظم و نسق برقرار رکھیں اور انہی کو جنگ کی آگ کا مقابلہ کرنے دیں۔ اس لیے کہ اگر تم نے اس سرزمین کو چھوڑا تو عرب اطراف و جوانب سے تم پر ٹوٹ پڑیں گے۔ یہاں تک کہ تمہیں اپنے سامنے کے حالات سے زیادہ ان مقامات کی فکر ہو جائے گی جنہیں تم اپنے پس پشت غیر محفوظ چھوڑ کر گئے ہو۔ کل اگر عجم والے تمہیں دیکھیں گے تو آپس میں یہ کہیں گے کہ یہ ہے سردار عرب! اگر تم نے اس کا قلع قمع کر دیا تو آسودہ ہو جاؤ گے تو اس کی وجہ سے ان کی حرص و طمع تم پر زیادہ ہو جائے گی، لیکن یہ جو تم کہتے ہو کہ وہ لوگ مسلمانوں سے لڑنے بھڑنے کے لیے چل کھڑے ہوئے ہیں تو اللہ ان کے بڑھنے کو تم سے زیادہ برا سمجھتا ہے اور وہ جسے برا سمجھے اس کے بدلنے اور روکنے پر بہت قدرت رکھتا ہے اور ان کی تعداد کے متعلق جو کہتے ہو کہ وہ بہت ہیں تو ہم سابق میں کثرت کے بل بوتے پر نہیں لڑا کرتے تھے، بلکہ اللہ کی تائید و نصرت کے سہارے پر۔"

مذمت دنیا و بدعت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"لوگو! تم اس دنیا میں زندگی گزار رہے ہو جہاں موت کے تیروں کے مستقل ہدف ہو۔ یہاں ہر گھونٹ کے ساتھ اچھو ہے اور ہر لقمہ کے ساتھ گلے کا پھندہ۔ یہاں کوئی نعمت اس وقت تک نہیں ملتی ہے جب تک دوسری ہاتھ سے نکل نہ جائے اور یہاں کی زندگی میں ایک دن کا بھی اضافہ نہیں ہوتا ہے جب تک ایک دن کم نہ ہو جائے۔ یہاں کے کھانے میں زیادتی بھی پہلے رزق کے خاتمہ کے بعد ہاتھ آتی ہے اور کوئی اثر بھی پہلے نشان کے مٹ جانے کے بعد ہی زندہ ہوتا ہے۔ ہر جدید کے لئے ایک جدید کو قدیم بننا پڑتا ہے اور ہر گھاس کے اگانے کے لئے ایک کھیت کو کاٹنا پڑتا ہے۔ پرانے بزرگ جو ہماری اصل تھے گزر گئے اب ہم ان کی شاخیں ہیں اور کھلی ہوئی بات ہے کہ اصل کے چلے جانے کے بعد فرع کی بقا ہی کیا ہوتی ہے۔؟ کوئی بدعت اس وقت تک ایجاد نہیں ہوتی ہے جب تک کوئی سنت مر نہ جائے۔ لہٰذا بدعتوں سے ڈرو اور سیدھے راستہ پر قائم رہو کہ مستحکم ترین معاملات ہی بہتر ہوتے ہیں اور دین میں جدید ایجادات ہی بدترین شے ہوتی ہے۔"

وقت وصال نصائح:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وصال سے پہلے فرمایا:

''اے لوگو! ہر شخص اسی چیز کا سامنا کرنے والا ہے جس سے وہ راہ فرار اختیار کیے ہوئے ہے اور جمال زندگی کا سفر کھینچ کر لے جاتا ہے، وہی حیات کی منزل منتہا ہے اور موت سے بھاگنا اسے پالینا ہے۔ میں نے اس موت کے چھپے ہوئے بھیدوں کی جستجو میں کتنا ہی زمانہ گزارا مگر مشیت ایزدی یہی رہی کہ اس کی تفصیلات بے نقاب نہ ہوں۔ اس کی منزل تک رسائی کہاں وہ تو ایک پوشیدہ علم ہے۔ وہاں میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ضائع و برباد نہ کرو۔ ان دونوں ستونوں کو قائم و برقرار رکھو اور ان دونوں چراغوں کو روشن کیے رہو۔ جب تک منتشر و پراگندہ نہیں ہوتے تم میں کوئی برائی نہیں آئے گی۔ تم میں سے ہر شخص اپنی وسعت بھر بوجھ اٹھائے۔ نہ جاننے والوں کا بوجھ بھی ہلکا رکھا گیا ہے کیونکہ اللہ رحم کرنے والا ہے، دین سیدھا ہے کہ جس میں کوئی الجھاؤ نہیں اور پیغمبر عالم و دانا ہے۔ میں کل تمہارا ساتھی تھا اور آج تمہارے لیے عبرت بنا ہوا ہوں اور کل تم سے چھوٹ جاؤں گا۔ اللہ مجھے اور تمہیں مغفرت عطا کرے۔ اگر اس پھسلنے کی جگہ پر قدم جمے رہے تو خیر اور اگر قدموں کا جماؤ اکھڑ گیا تو ہم بھی انہی گھنی شاخوں کی چھاؤں، ہوا کی گزرگاہوں اور چھائے ہوئے ابر کے سایوں میں تھے لیکن اس کے تہہ بہ تہہ جمے ہوئے لکے چھٹ گئے اور ہوا کے نشانات مٹ مٹا گئے۔ میں تمہارا ہمسایہ تھا کہ میرا جسم چند دن تمہارے پڑوس میں رہا اور میرے مرنے کے بعد مجھے جسد بے روح پاؤ گے کہ جو حرکت کرنے کے بعد تھم گیا اور بولنے کے بعد خاموش ہو گیا تا کہ میرا یہ سکون اور ٹھہراؤ اور آنکھوں کا مندھ جانا اور ہاتھ پیروں کا بے حس و حرکت ہو جانا تمہیں پند و نصیحت کرے، کیونکہ عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے یہ منظر بلیغ کلموں اور کان میں پڑنے والی باتوں سے زیادہ موعظت و عبرت دلانے والا ہوتا ہے۔ میں تم سے اس طرح رخصت ہو رہا ہوں جیسے کوئی شخص کسی کی ملاقات کے لیے چشم براہ ہو۔ کل تم میرے اس دور کو یاد کرو گے اور میری نیتیں کھل کر تمہارے سامنے آجائیں گی اور میری جگہ کے خالی ہونے اور دوسروں کے اس مقام پر آنے سے تمہیں میری قدر و منزلت کی پہچان ہوگی۔''

گمراہی کا سبب:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کے بارے میں فرمایا:

''دیکھو باغی گروہ اٹھ کھڑا ہوا ہے تو اللہ کی راہ میں کام کرنے والے کہاں چلے گئے جب کہ ان کے لئے راستے مقرر کر دیئے گئے ہیں اور انہیں اس کی اطلاع دی جا چکی ہے؟ میں جانتا ہوں کہ ہر گمراہی کا ایک سبب ہوتا ہے اور ہر عہد شکن ایک شبہ ڈھونڈھ لیتا ہے، لیکن میں اس شخص کے مانند نہیں ہو سکتا ہوں جو ماتم کی آواز سنتا ہے، موت کی سنائی کانوں تک آتی ہے، لوگوں کا گریہ دیکھتا ہے اور پھر عبرت حاصل نہیں

کرتا۔“

لطائفات ربانی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے کہ جو خلق کائنات سے اپنے وجود کا اور پیدا شدہ مخلوقات سے اپنے قدیم وازلی ہونے کا اور ان کی باہمی شباہت سے اپنے بے نظیر ہونے کا پتہ دینے والا ہے۔ نہ حواس اسے چھو سکتے ہیں اور نہ پردے اسے چھپا سکتے ہیں چونکہ بنانے والے اور بننے والے، گھیرنے والے اور گھرنے والے، پالنے والے اور پرورش پانے والے میں فرق ہوتا ہے۔ وہ ایک ہے لیکن نہ ویسا کہ جو شمار میں آئے۔ وہ پیدا کرنے والا ہے لیکن نہ اس معنی سے کہ اسے حرکت کرنا اور تعب اٹھانا پڑے۔ وہ سننے والا ہے لیکن کسی عضو کے ذریعہ سے نہیں اور دیکھنے والا ہے لیکن نہ اس طرح کہ آنکھیں پھیلائے۔ وہ حاضر ہے لیکن نہ اس طرح کہ چھوا جاسکے۔ وہ جدا ہے نہ اس طرح کہ بیچ میں فاصلہ کی دوری ہو۔ وہ ظاہر ہے مگر آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا۔ وہ ذات پوشیدہ ہے۔ وہ سب چیزوں سے اس لیے علیحدہ ہے کہ وہ ان پر چھایا ہوا ہے اور ان پر اقتدار رکھتا ہے۔ تمام چیزیں اس لیے اس سے جدا ہیں کہ وہ اس کے سامنے جھکی ہوئی اور اس کی طرف پلٹنے والی ہیں۔ جس نے ذات کے علاوہ اس کے لیے صفات تجویز کیں اس نے اس کی حد بندی کر دی اور جس نے اسے محدود خیال کیا وہ اسے شمار میں آنے والی چیزوں کی قطار میں لے آیا اور جس نے اسے شمار کے قابل سمجھ لیا اس نے اس کی قدامت ہی سے انکار کر دیا اور جس نے یہ کہا کہ وہ کیسا ہے؟ وہ اس کے لیے الگ سے صفتیں ڈھونڈ ھنے لگا اور جس نے یہ کہا کہ وہ کہاں ہے؟ اس نے اسے کسی جگہ میں محدود سمجھ لیا۔ اس وقت بھی عالم تھا جب کہ معلوم کا وجود نہ تھا اور اس وقت بھی رب تھا جب کہ پرورش پانے والے نہ تھے اور اس وقت بھی قادر تھا جب کہ یہ زیر قدرت آنے والی مخلوق نہ تھی۔ اُبھرنے والا اُبھر آیا، چمکنے والا چمک اُٹھا اور ظاہر ہونے والا ظاہر ہوا۔ ٹیڑھے معاملے سیدھے ہو گئے۔ اللہ نے جماعت کو جماعت سے اور زمانہ کو زمانہ سے بدل دیا ہے۔ ہم اس انقلاب کے اس طرح منتظر تھے جس طرح قحط زدہ بارش کا منتظر ہوتا ہے۔ بلاشبہ آئمہ اللہ کے ٹھہرائے ہوئے حاکم ہیں اور بندوں کو اللہ تک پہنچانے والے ہیں۔ جنت میں وہی جائے گا جسے ان کی معرفت ہو اور وہ بھی اسے پہچانیں۔ دوزخ میں وہی ڈالا جائے گا جو نہ انہیں پہچانے اور نہ وہ اُسے پہچانیں۔ اللہ نے تمہیں اسلام کے لئے مخصوص کر لیا ہے اور اس کے لیے تمہیں چھانٹ لیا ہے اور یہ اس طرح کہ اسلام سلامتی کا نام اور عزت انسانی کا سرمایہ ہے، اس کی راہ کو اللہ نے تمہارے لئے چن لیا ہے اور اس کے کھلے ہوئے احکام اور چھپی ہوئی حکمتوں سے اس کے دلائل واضح کر دیئے ہیں۔ نہ اس کے عجائبات مٹنے والے ہیں اور نہ اس کے لطائف ختم ہونے والے ہیں۔ اسی میں نعمتوں کی بارشیں اور تاریکیوں کے چراغ ہیں۔ اسی کی کنجیوں سے

نیکیوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اسی کے چراغوں سے تیرگیوں کا دامن چاک کیا جاتا ہے۔ اللہ نے اس کے ممنوعہ مقامات سے روکا ہے اور اس کی چراگاہوں میں چرنے کی اجازت دی ہے۔ شفا چاہنے والے کے لیے اس میں شفا اور بے نیازی چاہنے والے کے لیے اس میں بے نیازی ہے۔''

معاشرتی برائیاں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جن لوگوں کا دامن خطاؤں سے پاک صاف ہے اور بفضل الٰہی گناہوں سے محفوظ ہیں انہیں چاہیے کہ وہ گناہگاروں اور خطا کاروں پر رحم کریں اور اس چیز کا شکر کریں کہ اللہ نے انہیں گناہوں سے بچائے رکھا ہے، ان پر غالب اور دوسروں کے عیب اچھالنے سے مانع رہے، چہ جائیکہ وہ عیب لگانے والا اپنے کسی بھائی کی پیٹھ پیچھے برائی کرے اور اس کے عیب بیان کر کے طعن و تشنیع کرے۔ یہ آخر اللہ کی اس پردہ پوشی کو کیوں نہیں یاد کرتا جو اس نے خود اس کے ایسے گناہوں پر کی ہے جو اس گناہ سے بھی جس کی وہ غیبت کر رہا ہے بڑے تھے اور کیونکر کسی ایسے گناہ کی بنا پر اس کی برائی کرتا ہے جب کہ خود بھی ویسے ہی گناہ کا مرتکب ہو چکا ہے اور اگر بعینہ ویسا گناہ نہیں بھی کیا تو ایسے گناہ کیے ہیں کہ جو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر تھے۔ اللہ کی قسم! اگر اس نے گناہ کبیرہ نہیں بھی کیا تھا اور صرف صغیرہ کا مرتکب ہوا تھا تب بھی اس کا لوگوں کے عیوب بیان کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اے اللہ کے بندے! جھٹ سے کسی پر گناہ کا عیب نہ لگا! شاید اللہ نے وہ بخش دیا ہو اور اپنے کسی چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے لیے بھی اطمینان نہ کر شاید کہ اس پر تجھے عذاب ہو۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص بھی کسی دوسرے کے عیوب جانتا ہو اسے ان کے اظہار سے باز رہنا چاہیے اس علم کی وجہ سے جو خود اسے اپنے گناہوں کے متعلق ہے اور اس امر کا شکر کہ اللہ نے اسے ان چیزوں سے محفوظ رکھا ہے کہ جن میں دوسرے مبتلا ہیں کسی اور طرف سے متوجہ نہ ہونے دے۔

الف سے خالی خطبہ:

((قال ابن ابی الحدید :وھی خطبة خالیة من حرف الالف رواھا کثیر من الناس له رضی الله عنه قالوا:تذاکر قوم من اصحاب رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم :ای حروف الحجاء ادخل فی الکلام؟ فاجمعوا علی الالف، فقال علی رضی الله عنه [مر تجلا من غیر سابق فکر ولا تقدم روایة] حمدت من عظمت منته وسبغت نعمته وسبقت غضبه رحمته ، (سبقت رحمته غضبه) و تمت کلمته، ونفدت مشیئته و بلغت فضیته، حمدته حمد (عبد) مقربر بوبیته متخضع لعبودیته متنصل من خطیئته، معترف بتوحیده مستعیذ من وعیده، مومل منه مغفرة تنجیه یوم یشغل عن فصیلته و بینه و نستعینه ونسترشده ونستهدیه ونؤمن به ونتوکل علیه ، وشھدت له شھود

مخلص موقن وفردته تفريد مومن متيقن، وواحته توحيد عبد مذعن (بانه) ليس له شريك في ملكه، ولم يكن له ولي في صنعه، جل عن مشير و وزير وعن عون و معين و نصير و نظير))

''ابن ابی الحدید نے اس خطبہ کے بارے میں کہا کہ یہ خطبہ حرف الف سے خالی ہے اور بہت سے لوگوں نے اسے اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک دن اصحاب رسول کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی کہ کون سے حرف کا کلمات میں سب سے زیادہ کردار ہے؟ سب نے الف کے بارے میں بتایا۔ ان کے درمیان میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فی البدیہہ بغیر الف کے خطبہ پڑھا۔ وہ اس خطبہ کا ترجمہ درج ذیل ہے: میں تعریف کرتا ہوں اس کی جس کا احسان عظیم اور نعمت کامل ہے، اس کی رحمت اور بخشش اس کے غضب اور غصے سے زیادہ ہے اور اس کا کلام مکمل اور کامل ہے اور اس کا ارادہ نافذ ہے۔ میں اللہ کی حمد و ثناء اس بندے کی حمد و ثناء کی طرح کرتا ہوں جو اس کی ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کرتا ہے اور نہایت ہی عاجزی اور انکساری سے اس کی پرستش کرتا ہے اور اس نے اپنے گناہوں سے رہائی پالی ہے اور جو اس کے واحد و یکتا ہونے کا اقرار کرتا ہے، اس کے خوف اور ڈر سے اس کی پناہ لیتا ہے اور اس سے بخشش کی امید رکھتا ہے کہ جس دن آدمی اپنے اقرباء اور اپنی اولاد سے جدا ہو جائے گا تو اللہ اس کیلئے مایہ نجات ہوگا۔ ہم اس سے مدد مانگتے ہیں، ہدایت اور ارشاد کو اس سے طلب کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں۔ میں خود اس کی گواہی دیتا ہوں جو اخلاص اور یقین کا مالک ہے، اہل ایمان اور اہل یقین کے اعتقاد کی طرح میں بھی اس کو واحد اور یکتا مانتا ہوں، میری نگاہ میں اس کی توحید ایسی ہے جیسی اس بندے کی توحید جو یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم اور فرمان میں کسی کو شریک نہیں لیتا اور آفرینش میں کوئی اس کا مددگار نہیں، اس کا مرتبہ عالی ہے اور یہ کہ وہ کسی سے مشورہ کرے یا کسی کی مدد کرنے میں کسی سے مدد لے وہ ان تمام چیزوں سے بے نیاز ہے، اس کو کسی کی مدد کرنے کی ضرورت نہیں۔''

توحید ورسالت:

((ومن خطبة رضي الله عنه خالية من النقط: الحمد لله اهل الحمد وماواه، وله اوكد الحمد واحلاه، واسعد الحمد واسراه، واطهر الحمد واسماه، واكرم الحمد واولاه۔ الواحد الاحد الصمد لا والد له ولا ولد الا له الاول لا معادل له، ولا رادلحكمه، لا اله الا هو الملك السلام المصور العلام الحاكم الودود، المطهر الطاهر، المحمود امره المعمور حرمه، المامول كرمه، علمكم كلامه، واراكم اعلامه، وحصل لكم احكامه، وحلل حلاله، وحرم حرامه، وحمل محمد الرسالة، روله المكرم المسود المسدد، الطهر المطهر اطهر ولد آدم مولودا، واسطعهم سعودا، واطو لهم عمودا

واروا هم عوداء واصحهم عهوداء واكرمهم مرداه كهولا اللهم لك الحمد و دوامه، والملك و كماله لا اله الا هو، وسع كل حلم حلمه ، وسدد كل حكم حكمه ، وحدر كل علم علمه))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب تعریفیں اس اللہ کی جو حمد اور تعریف کے لائق ہے، محکم اور خوبصورت ترین تعریف اس کی ہے، پرمسرت اور اعلیٰ تعریف کا تعلق اس کی ذات سے ہے، پاکیزہ، اعلیٰ اور بہترین تعریف اس کیلئے ہے، وہی جو واحد اور یکتا اور بے نیاز ہے، نہ اس کا باپ ہے اور نہ ہی بیٹا۔ جان لیں اس کی ذات سب سے پہلے تھی، اس کی کوئی مثل نہیں اور کوئی بھی اس کے حکم اور فرمان کو روک نہیں سکتا۔ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں، وہ حاکم سلامتی عطا کرنے والا مصور اور بہت ہی دانا اور پر مہرو محبت حکمران ہے۔ وہ مطہر اور طاہر ہے، اس کا حکم قابل ستائش و تعریف، اس کا حرم آباد اور اس کا فضل سب کی آرزو اور تمنا ہے، اس نے اپنے کلام کی تمہیں تعلیم دی اور اس کی نشانیاں اور علامتیں تمہیں بتائیں اور اس کے احکام تمہارے لئے مہیا کیے اور اپنے حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا۔ اس نے رسالت کے بوجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر رکھا۔ وہی پیغمبر جو اللہ تعالیٰ کو بہت عزیز تھے، جنہیں اس نے سرداری اور بزرگی عطا کی اور ان کو سیدھے راستے کا ہادی بنایا اور انہیں پاک اور پاکیزہ بنایا۔ وہی جو آدم کی اولاد میں سے مطہر شمار ہوتے ہیں، وہی جن کا ستارہ سب سے زیادہ روشن اور جن کی استقامت اور پائیداری سب سے زیادہ، وہ جن کی ٹہنی سب سے زیادہ پر رونق اور تروتازہ اور اپنے عہد اور پیمان میں سب سے زیادہ وفادار، جوانوں اور ضعیفوں سے عزیز تر ہیں۔ اے اللہ! سب تعریفیں ہمیشہ تیرے لئے ہیں اور تو مطلق العنان اور حاکم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ اس کا صبر اور تحمل ہر صبر اور تحمل سے وسیع تر ہے اس کا حکم اور فرمان ہر حکم سے محکم اور قدرت والا ہے اور اسکا علم ہر علم اور دانش سے اعلیٰ تر ہے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 32:

من اقوال علی:

حضرت علی کی حکمت بھری باتیں

تواضع اور انعامات:

((وَقَالَ :وَ بِالتَّوَاضُعِ تَتِمُّ النِّعْمَةُ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تواضع سے نعمت مکمل ہوتی ہے۔''

جسمانی تندرستی اور حسد:

((وَقَالَ الْعَجَبُ لِغَفْلَةِ الْحُسَّادِ عَنْ سَلَامَةِ الْاَجْسَادِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تعجب ہے کہ حاسد جسمانی تندرستی پر حسد کرنے سے کیوں غافل ہو گئے۔''

ذلت کا قیدی

((وَقَالَ الطَّامِعُ فِی وِثَاقِ الذُّلِّ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لالچی ہمیشہ ذلت کی قید میں گرفتار رہتا ہے۔''

ایمان کیا ہے:

((وَ قَدْ سُئِلَ عَنِ الْاِیْمَانِ فَقَالَ: الْاِیْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ، وَ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ، وَ عَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایمان کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ایمان دل کے عقیدے، زبان کے اقرار اور اعضاء و جوارح کے عمل کا نام ہے۔''

محبت دنیا کا انجام

((وَقَالَ مَنْ اَصْبَحَ عَلَی الدُّنْیَا حَزِینًا فَقَدْ اَصْبَحَ لِقَضَاءِ اللّٰهِ سَاخِطًا، وَ مَنْ اَصْبَحَ یَشْكُو مُصِیبَةً نَزَلَتْ بِهِ فَاِنَّمَا یَشْكُو رَبَّهُ، وَ مَنْ اَتَی غَنِیًّا فَتَوَاضَعَ لَهُ لِغِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِینِهِ، وَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَهُوَ كَانَ مِمَّنْ یَتَّخِذُ آیَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا، وَ مَنْ لَهِجَ قَلْبُهُ بِحُبِّ الدُّنْیَا الْتَاطَ قَلْبُهُ مِنْهَا بِثَلَاثٍ :هَمٌّ لَا یُغِبُّهُ، وَ حِرْصٍ لَا یَتْرُكُهُ، وَ اَمَلٍ لَا یُدْرِكُهُ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو دُنیا کے لیے اندوہناک ہو وہ قضا و قدر الٰہی سے ناراض ہے اور جو اس مصیبت پر کہ جس میں مبتلا ہے شکوہ کرے تو وہ اپنے پروردگار کا شاکی ہے اور جو کسی دولت مند کے پاس پہنچ کر اس کی دولت مندی کی وجہ سے جھکے تو اس کا دوتہائی دین جاتا رہتا ہے اور جو شخص قرآن کی تلاوت کرے، پھر مر کر دوزخ میں داخل ہو تو وہ ایسے ہی لوگوں میں سے ہوگا جو اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے اور جس کا دل دُنیا کی محبت میں وارفتہ ہو جائے تو اس کے دل میں دُنیا کی یہ تین چیزیں پیوست ہو جاتی ہیں۔ ایسا غم کہ جو اس سے جدا نہیں ہوتا اور ایسی حرص کہ جو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور ایسی اُمید کہ جو بر نہیں آتی۔''

قناعت اور حسن خلق:

((وَقَالَ :كَفٰى بِالْقَنَاعَةِ مُلْكاً وَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ نَعِيمًا))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک قناعت کافی ہے اور حسن خلق سب سے زیادہ کافی نعمت ہے۔''

قناعت کی رفعت

((وَ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ عَزَّ وَ جَلَّ :فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً فَقَالَ :هِيَ الْقَنَاعَةُ))

''آپ سے دریافت کیا گیا کہ ''ہم حیات طیبہ عنایت کریں گے'' اس آیت میں حیات طیبہ سے مراد کیا ہے؟ فرمایا قناعت۔''

دولت مند بننے کا طریقہ:

((وَقَالَ :شَارِكُوا الَّذِي قَدْ اَقْبَلَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ فَإِنَّهُ اَخْلَقُ لِلْغِنٰى ، وَ اَجْدَرُ بِإِقْبَالِ الْحَظِّ عَلَيْهِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کی طرف روزی کا رخ ہو اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ کہ یہ دولت مند بننے کا بہترین ذریعہ ہے اور خوش نصیبی کا بہترین قرینہ ہے۔''

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ کی تفسیر:

((وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ :إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ :الْعَدْلُ :الْإِنْصَافُ، وَ الْإِحْسَانُ :التَّفَضُّلُ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ کے بارے میں فرمایا: اللہ احسان و عدل کا حکم دیتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف، احسان لینے اور کرم و تفضل کرنے کا حکم فرماتا ہے۔''

عاجز اور صاحب اقتدار:

((وَقَالَ مَنْ يُعْطِ بِالْيَدِ الْقَصِيرَةِ يُعْطَ بِالْيَدِ الطَّوِيلَةِ وَ مَعْنى ذٰلِكَ اءِ نَّ ما يُنْفِقُهُ الْمَرْءُ مِنْ مالِهِ فِي سَبِيلِ الْخَيْرِ وَ الْبِرِّ وَ إِنْ كانَ يَسِيرا فَإِ نَّ اللّٰهَ تَعالى يَجْعَلُ الْجَزاءَ عَلَيْهِ عَظِيما كَثِيرا، وَالْيَدانِ هاهُنا عِبارَتانِ عَنِ النِّعْمَتَيْنِ، فَفَرِقْ ع بَيْنَ نِعْمَةِ الْعَبْدِ وِ نِعْمَةِ الرَّبِّ بِالْقَصِيرَةِ وَ الطَّوِيلَةِ؛ فَجَعَلَ تِلْكَ قَصِيرَةً وَ هٰذِهِ طَوِيلَةً، لا نَّ نِعَمَ اللّٰهِ اءَبَداء تَضْعُفُ عَلى نِعَمَ الْمَخْلُوقِ اءَضْعافا كَثِيرَةً، إِذْ كانَتْ نِعَمُ اللّٰهِ اءَصْلَ النِّعَمِ كُلِّها، فَكُلُّ نِعْمَةٍ إِ لَيْها تَرْجِعُ وَ مِنْها تنْزَعُ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو عاجز ہاتھ سے دیتا ہے اسے صاحب اقتدار ہاتھ سے ملتا ہے۔" مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی کارِ خیر میں مختصر مال بھی خرچ کرتا ہے پروردگار اس کی جزاء کو عظیم و کثیر بنا دیتا ہے۔ یہاں دونوں "ید" سے مراد دونوں نعمتیں ہیں۔ بندہ کی نعمت کو ید قصیرہ کہا گیا ہے اور اللہ کی نعمت کو ید طویلہ۔ اس لئے کہ اللہ کی نعمتیں بندوں کے مقابلہ میں ہزاروں گناہ زیادہ ہوتی ہیں اور وہی تمام نعمتوں کی اصل اور سب کا مرجع و منشاء ہوتی ہیں۔

باغی کی ہلاکت:

((وَقَالَ لاِبْنِهِ الْحَسَنِ: لَا تَدْعُوَنَّ إِلَى مُبَارَزَةٍ، وَ إِنْ دُعِيتَ إِلَيْهَا فَاءَجِبْ، فَإِنَّ الدَّاعِيَ بَاغٍ وَ الْبَاغِيَ مَصْرُوعٌ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کسی کو جنگ کی دعوت مت دینا اور جب کوئی للکارے تو فوراً جواب دینا، کیونکہ جنگ کی دعوت دینے والا باغی ہوتا ہے اور باغی بہر حال ہلاک ہونے والا ہے۔"

عورتوں کے خصائل

((وَقَالَ بخِيَارُ خِصَالِ النِّسَاءِ شِرَارُ خِصَالِ الرِّجَالِ :الزَّهْوُ وَ الْجُبْنُ، وَ الْبُخْلُ، فَإِذَا كَانَتِ الْمَرْاءَةُ مَزْهُوَّةً لَمْ تُمَكِّنْ مِنْ نَفْسِهَا، وَ إِذَا كَانَتْ بَخِيلَةً حَفِظَتْ مَالَهَا وَ مَالَ بَعْلِهَا، وَ إِذَا كَانَتْ جَبَانَةً فَرِقَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَعْرِضُ لَهَا))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتوں کی اچھی عادتیں مردوں کی بدترین صفتیں ہیں' اترانا' بزدلی' کنجوسی' جب عورت اتراتی ہو تو وہ اپنے اوپر کسی کو قابو نہیں حاصل کرنے دیتی اور جب کنجوس ہو تو اپنا اور شوہر کا مال بچاتی ہے اور جب بزدل ہوتی ہے تو ہر آنے والی مصیبت (عزت و ناموس وغیرہ) سے ڈرتی ہے۔"

مردِ عاقل کی پہچان

((وَ قِیلَ لَہُ: صِفْ لَنَا الْعَاقِلَ فَقَالَ: ھُوَ الَّذِی یَضَعُ الشَّیْءَ مَوَاضِعَہُ فَقِیلَ: فَصِفْ لَنَا الْجَاهِلَ فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ یعنی اِنَّ الْجَاهِلَ، ھُوَ الَّذِی لا یَضَعُ الشَّیْءَ مَوَاضِعَہُ، فَکَانَ تَرْکُ صِفَتِہِ صِفَۃً لَہُ، إِذْ کَانَ بِخِلَافِ وَصْفِ الْعَاقِلِ))

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گزارش کی گئی: ”مردعاقل کی توصیف فرمائیں۔“ آپ نے فرمایا: ”عاقل وہ ہے جو ہر شے کو اس کی جگہ پر رکھتا ہے۔“ عرض کیا گیا: ”پھر جاہل کی تعریف کیا ہے۔؟“ آپ نے فرمایا: ”یہ تو میں بیان کر چکا۔“ مقصد یہ ہے کہ جاہل وہ ہے جو ہر شے کو بے محل رکھتا ہے اور اس کا بیان نہ کرنا ہی ایک طرح کا بیان ہے کہ وہ عاقل کی ضد ہے۔“

مذمت مال و دولت:

((وَقَالَ وَ اللّٰہِ لَدُنْیَاکُمْ ھٰذِہِ اَھْوَنُ فِی عَیْنِی مِنْ عِرَاقِ خِنْزِیرٍ فِی یَدِ مَجْذُومٍ))

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہاری دنیا میرے نزدیک کوڑی کے ہاتھ میں سور کی ہڈی سے بھی زیادہ بدتر ہے۔“

تین قسم کی عبادتیں:

((وَقَالَ إِنَّ قَوْمًا عَبَدُوا اللّٰہَ رَغْبَۃً فَتِلْکَ عِبَادَۃُ التُّجَّارِ، وَ إِنَّ قَوْمًا عَبَدُوا اللّٰہَ رَھْبَۃً فَتِلْکَ عِبَادَۃُ الْعَبِیدِ، وَ إِنَّ قَوْمًا عَبَدُوا اللّٰہَ شُکْرًا فَتِلْکَ عِبَادَۃُ الْاَحْرَارِ))

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو لوگ اللہ کی عبادت شوق میں کرتے ہیں تو ان کی عبادات تاجرانہ ہے اور جو ڈر کے عبادت بجالاتے ہیں ان کی عبادت غلامانہ ہے اور جو لوگ شکر نعمت کے طور پر عبادت کرتے ہیں ان کی عبادت آزادوں کی سی ہے۔“

عورت سراپا شر:

((وَقَالَ الْمَرْاَۃُ شَرٌّ کُلُّھَا، وَ شَرُّ مَا فِیھَا اَنَّہُ لَا بُدَّ مِنْھَا))

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت سراپا شر ہے اور اس کی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس کے بغیر کام بھی نہیں چل سکتا۔“

سستی کرنے والا:

((وَقَالَ: مَنْ اَطَاعَ التَّوَانِیَ ضَیَّعَ الْحُقُوقَ، وَ مَنْ اَطَاعَ الْوَاشِیَ ضَیَّعَ الصَّدِیقَ))

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو آدمی سستی اور بددلی سے کام لیتا ہے وہ اپنے حقوق بھی برباد کر لیتا ہے اور جو چغل خور کی بات مان لیتا ہے وہ اپنے دوستوں کو بھی کھو دیتا ہے۔“

حرام مال کی تعمیر:

((وَقَالَ :اَلْحَجَرُ الْغَصْبُ فِي الدَّارِ رَهْنٌ عَلَى خَرَابِهَا))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھر میں لوٹ کا پتھر ویرانے کے ہاتھ رہن ہے (حرام مال کی تعمیر مٹ کے رہے گی۔)''

مظلوم وظالم کا دن:

((وَقَالَ :يَوْمُ الْمَظْلُومِ عَلَى الظَّالِمِ اَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الظَّالِمِ عَلَى الْمَظْلُومِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مظلوم کا دن (قیامت) ظالم کے لئے اس دن سے سخت تر ہوتا ہے جو ظالم کا مظلوم کے لئے ہوتا ہے۔''

اللہ سے حیاء:

((وَقَالَ :اتَّقِ اللَّهَ بَعْضَ التُّقَى وَ إِنْ قَلَّ، وَ اجْعَلْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللَّهِ سِتْرًا وَ إِنْ رَقَّ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ سے ڈرتے رہو اگرچہ کم وقت ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے اور اس کے درمیان پردہ رکھو چاہے باریک ہی کیوں نہ ہو۔''

مبہم جواب:

((وَقَالَ :إِذَا ازْدَحَمَ الْجَوَابُ خَفِيَ الصَّوَابُ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب جواب مبہم ہوتے ہیں تو حق واضح نہیں ہوتا۔''

حق اللہ

((وَقَالَ :إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى فِي كُلِّ نِعْمَةٍ حَقًّا، فَمَنْ اَدَّاهُ زَادَهُ مِنْهَا، وَ مَنْ قَصَّرَ فِيهِ خَاطَرَ بِزَوَالِ نِعْمَتِهِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کا ہر نعمت میں ایک حق ہے جو اسے ادا کردے گا اللہ اس کی نعمت کو بڑھادے گا اور جو کوتاہی کرے گا وہ موجودہ نعمت کو بھی خطرہ میں ڈال دے گا۔''

طاقت وخواہش

((وَقَالَ :إِذَا كَثُرَتِ الْمَقْدِرَةُ قَلَّتِ الشَّهْوَةُ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب طاقت زیادہ ہوجاتی ہے تو شہوت (چاہت) کم ہوجاتی ہے۔''

نعمتوں کے حقوق:

((وَقَالَ :احْذَرُوا نِفَارَ النِّعَمِ فَمَا كُلُّ شَارِدٍ بِمَرْدُودٍ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نعمتوں کے حق ادا نہ کرکے انہیں دور کرنے سے ڈرو کہ ہر گئی ہوئی چیز

واپس نہیں آیا کرتی۔"

جذبہ کرم:

((وَقَالَ: اَلْكَرَمُ اَعْطَفُ مِنَ الرَّحِمِ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جذبہ کرم قرابت داری سے زیادہ مہربانی کا باعث ہوتا ہے۔"

اچھا خیال

((وَقَالَ: مَنْ ظَنَّ بِكَ خَيْرًا فَصَدِّقْ ظَنَّهُ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جو تمہارے بارے میں اچھا خیال رکھتا ہے اس کے خیال کو سچا کر دکھاؤ۔"

بہترین عمل:

((وَقَالَ: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ مَا اَكْرَهْتَ نَفْسَكَ عَلَيْهِ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہترین عمل وہ ہے جس پر تم اپنے نفس کو مجبور کر دو۔"

پہچانِ الٰہی

((وَقَالَ: عَرَفْتُ اللّٰهَ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ، وَ حَلِّ الْعُقُودِ، وَ نَقْضِ الْهِمَمِ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے پروردگار کو ارادوں کے ٹوٹ جانے، نیتوں کے بدل جانے اور ہمتوں کے پست ہو جانے سے پہچانا ہے۔"

دنیا و آخرت کی شیرینی و تلخی:

((وَقَالَ: مَرَارَةُ الدُّنْيَا حَلَاوَةُ الْآخِرَةِ، وَ حَلَاوَةُ الدُّنْيَا مَرَارَةُ الْآخِرَةِ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا کی سختی آخرت کی شیرینی ہے اور دنیا کی شیرینی آخرت کی تلخی ہے۔"

احکاماتِ الٰہی کی توضیح:

((وَقَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ الْإِيْمَانَ تَطْهِيْرًا مِنَ الشِّرْكِ، وَ الصَّلَاةَ تَنْزِيْهًا عَنِ الْكِبْرِ، وَ الزَّكَاةَ تَسْبِيْبًا لِلرِّزْقِ، وَ الصِّيَامَ ابْتِلَاءً لِإِخْلَاصِ الْخَلْقِ، وَ الْحَجَّ تَقْوِيَةً لِلدِّيْنِ، وَ الْجِهَادَ عِزًّا لِلْإِسْلَامِ، وَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ مَصْلَحَةً لِلْعَوَامِّ، وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَدْعًا لِلسُّفَهَاءِ، وَ صِلَةَ الرَّحِمِ مَنْمَاةً لِلْعَدَدِ، وَ الْقِصَاصَ حَقْنًا لِلدِّمَاءِ، وَ إِقَامَةَ الْحُدُوْدِ إِعْظَامًا لِلْمَحَارِمِ، وَ تَرْكَ شُرْبِ الْخَمْرِ تَحْصِيْنًا لِلْعَقْلِ، وَ مُجَانَبَةَ السَّرِقَةِ إِيْجَابًا لِلْعِفَّةِ، وَ تَرْكَ الزِّنَا تَحْصِيْنًا لِلنَّسَبِ، وَ تَرْكَ اللِّوَاطِ تَكْثِيْرًا لِلنَّسْلِ، وَ الشَّهَادَاتِ اسْتِظْهَارًا عَلَى الْمُجَاحَدَاتِ، وَ

تَرْكَ الْكَذِبِ تَشْرِيفا لِلصِّدْقِ، وَ السَّلَامَ اءَمَانا مِنَ الْمَخَاوِفِ، وَ الْاءَمَانَةَ نِظَاما لِلْاءُمَّةِ، وَ الطَّاعَةَ تَعْظِيما لِلْإِمَامَةِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے ایمان اس لیے فرض کیا کہ شرک سے طہارت رہے، نماز اس لیے کہ لوگ تکبر سے پاک رہیں، زکوٰۃ رزق کے لیے، روزہ مخلوقات سے خلوص کی آزمائش کے لیے۔ جہاد عزت اسلام کے لیے، امر بالمعروف اصلاح عوام کے لیے، نہی عن المنکر بے وقوفوں کو روکنے کے لیے اور صلہ رحم تعداد افراد خاندان میں اضافہ کے لیے (اگر آپس میں تعاون نہ ہو تو خاندان خاندان نہیں رہتا) خون کا بدلہ خون ریزی بند کرنے کے لیے اور سزاؤں کا حکم ممنوعات کی حفاظت کے لیے۔ شراب کی ممانعت عقل کی حفاظت کے لیے اور چوری سے بچنے کا حکم عفت کو باقی رکھنے کے لیے۔ زنا کو ترک کرنے کا حکم نسب کے بچاؤ کے لیے اور لواطت چھوڑنے کا حکم زیادتی نسل کے واسطے۔ گواہیاں اس لیے قرار دیں کہ انکار حق کرنیوالوں پر غلبہ حاصل کیا جائے اور جھوٹ کو چھڑایا سچ کی عزت افزائی کے لیے۔ اسلام خوفناک مصائب سے امان اور خلافت کو اُمت کے نظام کو برقرار رکھنے کے لیے اور اس کی اطاعت منصب امامت کی عظمت کے پیش نظر ہے۔''

ظالم کی قسم:

((وَ كَانَ يَقُولُ: اءَحْلِفُوا الظَّالِمَ إِذَا اءَرَدْتُمْ يَمِينَهُ بِاءَنَّهُ بَرِيءٌ مِنْ حَوْلِ اللَّهِ وَ قُوَّتِهِ، فَإِنَّهُ إِذَا حَلَفَ بِهَا كَاذِبا عُوجِلَ وَ إِذَا حَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلا هُوَ لَمْ يُعَاجَلْ، لِاءَنَّهُ قَدْ وَحَّدَ اللَّهَ سُبْحَانَهُ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی ظالم سے قسم لینا ہو تو اس طرح قسم لو کہ وہ پروردگار کی طاقت اور قوت سے بیزار ہے اگر اس کا بیان صحیح نہ ہو کہ اگر اس طرح جھوٹی قسم کھائے گا تو فوراً مبتلائے عذاب ہو جائے گا اور اگر اللہ وحدہ لاشریک کے نام کی قسم کھائی تو عذاب میں عجلت نہ ہوگی کہ بہرحال توحید پروردگار کا اقرار کر لیا ہے۔''

خود اپنا ولی ووصی:

((وَقَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ، كُنْ وَصِيَّ نَفْسِكَ، وَ اعْمَلْ فِي مَالِكَ مَا تُؤْثِرُ اءَنْ يُعْمَلَ فِيهِ مِنْ بَعْدِكَ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے مال میں اپنا وصی خود بن اور وہ کام خود سرانجام دے جن کے بارے میں تو امید رکھتا ہے کہ لوگ تیرے بعد سرانجام دیں گے۔''

جلد بازی کی مذمت:

((وَقَالَ: الْحِدَّةُ ضَرْبٌ مِنَ الْجُنُونِ، لِاَنَّ صَاحِبَهَا يَنْدَمُ، فَاِنْ لَمْ يَنْدَمْ فَجُنُونُهُ مُسْتَحْكِمٌ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیزی ایک قسم کا پاگل پن ہے، کیونکہ جلد باز شرمندہ ہوتا ہے اور اگر شرمندہ نہ ہو تو سمجھ لو کہ اس کا پاگل پن پختہ ہو چکا ہے۔''

بدن کی صحت کا اہم ترین ذریعہ:

((وَقَالَ صِحَّةُ الْجَسَدِ مِنْ قِلَّةِ الْحَسَدِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدن کی صحت کا ایک ذریعہ حسد کی قلت بھی ہے۔''

کمیل بن زیاد کو وصیت:

((وَقَالَ لِكُمَيْلِ بْنِ زِيَادِ النَّخَعِيِّ: يَا كُمَيْلُ، مُرْ اَهْلَكَ اَنْ يَرُوحُوا فِي كَسْبِ الْمَكَارِمِ، وَيُدْلِجُوا فِي حَاجَةِ مَنْ هُوَ نَائِمٌ، فَوَ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَوْدَعَ قَلْبًا سُرُورًا اِلَّا وَخَلَقَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ السُّرُورِ لُطْفًا، فَاِذَا نَزَلَتْ بِهِ نَائِبَةٌ جَرَى اِلَيْهَا كَالْمَاءِ فِي انْحِدَارِهِ حَتّٰى يَطْرُدَهَا عَنْهُ كَمَا تُطْرَدُ غَرِيبَةُ الْاِبِلِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کمیل بن زیاد النخعی سے فرمایا: ''اے کمیل! اپنے گھر والوں کو حکم دو کہ اچھی خصلتوں کو تلاش کرنے کے لیے دن کو نکلیں اور سو جانے والوں کی حاجت روائی کے لیے رات میں قیام کریں۔ قسم ہے اس ذات کی جو ہر آواز کو سننے والا ہے کہ کوئی شخص کسی دل میں سرور وارد نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس سرور سے ایک لطف پیدا کر دیتا ہے اور اس کے بعد اگر اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو وہ لطف اس کی طرف نشیب کی جانب بہنے والے پانی کی طرح تیزی سے بڑھتا ہے اور اس مصیبت کو یوں دور کر دیتا ہے جس طرح اجنبی اونٹ ہنکائے جاتے ہیں۔''

صدقہ کی عظمت:

((وَقَالَ إِذَا اَمْلَقْتُمْ فَتَاجِرُوا اللّٰهَ بِالصَّدَقَةِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مفلس و بے زر ہو جاؤ تو صدقے کے ذریعے اللہ سے لین دین کرو۔''

غداروں سے بے وفائی:

((وَقَالَ الْوَفَاءُ لِاَهْلِ الْغَدْرِ غَدْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ، وَالْغَدْرُ بِاَهْلِ الْغَدْرِ وَفَاءٌ عِنْدَ اللّٰهِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غداروں سے وفاداری بھی اللہ کے نزدیک ایک قسم کی غداری ہے اور

غداروں سے بیوفائی ایک طرح کی وفاداری ہے۔"

دوسرے کا خزانچی:

((وَقَالَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا كَسَبْتَ فَوْقَ قُوتِكَ فَأَنْتَ فِيهِ خَازِنٌ لِغَيْرِكَ))

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فرزند آدم! تو نے اپنی غذا سے جو زیادہ کمایا ہے اس میں تو دوسرے کا خزانچی ہے۔"

دلوں سے نرمی کرنا:

((وَقَالَ إِنَّ لِلْقُلُوبِ شَهْوَةً وَ إِقْبَالاً وَ إِدْبَارا فَأْتُوهَا مِنْ قِبَلِ شَهْوَتِهَا وَ إِقْبَالِهَا، فَإِنَّ الْقَلْبَ إِذَا أُكْرِهَ عَمِيَ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دلوں کی کچھ خواہشیں اور مثبت منفی رجحانات ہیں تو تم دل کو قابو میں رکھنے کے لیے خواہشات و مثبت رجحانات کے رخ سے آؤ (کہ بآسانی اس کی اصلاح ہو سکے) کیونکہ جب دل کو مجبور کیا جاتا ہے تو وہ نابینا ہو جاتا ہے (ضد میں جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے)۔"

غصہ، حسد اور معافی:

(وَ كَانَ يَقُولُ مَتَى أَشْفِي غَيْظِي إِذَا غَضِبْتُ؟ أَحِينَ أَعْجِزُ عَنِ الانْتِقَامِ فَيُقَالُ لِي: لَوْ صَبَرْتَ؟ أَمْ حِينَ أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَيُقَالُ لِي: لَوْ عَفَوْتَ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے غصہ آجائے تو میں اس سے تسکین کس طرح حاصل کروں۔؟ انتقام سے عاجز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا کہ صبر کرو اور انتقام کی طاقت پیدا کرلوں گا تو کہا جائے گا کہ کاش معاف کر دیتے۔"

مال دنیا کی حقیقت:

وَقَالَ وَ قَدْ مَرَّ بِقَذَرٍ عَلَى مَزْبَلَةٍ: هَذَا مَا بَخِلَ بِهِ الْبَاخِلُونَ. وَ فِي خَبَرٍ آخَرَ أَنَّهُ قَالَ: هَذَا مَا كُنْتُمْ تَتَنَافَسُونَ فِيهِ بِالْأَمْسِ)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر کوڑے کے ایک ڈھیر پر ہوا جس پر غلاظتیں تھیں۔ آپ نے فرمایا: "یہ وہ ہے جس کے ساتھ بخل کرنے والوں نے بخل کیا تھا۔" ایک اور روایت میں ہے کہ اس موقع پر آپ نے فرمایا: "یہ وہ ہے جس پر تم لوگ کل ایک دوسرے پر رشک کرتے تھے۔"

فائدہ مند مال:

((وَقَالَ لَمْ يَذْهَبْ مِنْ مَالِكَ مَا وَعَظَكَ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو مال تمہیں نصیحت کر جائے وہ مال گیا نہیں باقی ہے۔"

یف حکمتیں:

((وَقَالَ إِنَّ الْقُلُوبَ تَمَلُّ كَمَا تَمَلُّ الْأَبْدَانُ فَابْتَغُوا لَهَا طَرَائِفَ الْحِكْمَةِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دل اسی طرح تھک جاتے ہیں جس طرح بدن تھکتے ہیں، لہٰذا ان کے لیے لطیف ترین حکمتیں تلاش کرو۔''

لط مراد:

((وَقَالَ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْخَوَارِجِ (لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ :(كَلِمَةُ حَقٍّ يُرَادُ بِهَا بَاطِلٌ))

''جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کا قول ''لاحکم الا اللہ'' (حکم اللہ سے مخصوص ہے) سنا تو فرمایا: یہ جملہ صحیح ہے مگر جو اس سے مراد لیا جاتا ہے وہ غلط ہے۔''

نتشار و اجتماع:

وَقَالَ ذِفِي صِفَةِ الْغَوْغَاءِ: هُمُ الَّذِينَ إِذَا اجْتَمَعُوا غَلَبُوا، وَ إِذَا تَفَرَّقُوا لَمْ يُعْرَفُوا وَ قِيلَ: بَلْ قَالَ : هُمُ الَّذِينَ إِذَا اجْتَمَعُوا ضَرُّوا وَ إِذَا تَفَرَّقُوا نَفَعُوا فَقِيلَ : قَدْ عَرَفْنَا مَضَرَّةَ اجْتِمَاعِهِمْ، فَمَا مَنْفَعَةُ افْتِرَاقِهِمْ؟ فَقَالَ: يَرْجِعُ أَصْحَابُ الْمِهَنِ إِلَى مِهَنِهِمْ فَيَنْتَفِعُ النَّاسُ بِهِمْ كَرُجُوعِ الْبَنَّاءِ إِلَى بِنَائِهِ، وَ النَّسَّاجِ إِلَى مَنْسَجِهِ، وَ الْخَبَّازِ إِلَى مَخْبَزِهِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بازاری لوگوں کی بھیڑ بھاڑ کے بارے میں فرمایا: ''یہی وہ لوگ ہیں جو مجتمع ہو جاتے ہیں تو غالب آجاتے ہیں اور منتشر ہو جاتے ہیں تو پہچانے بھی نہیں جاتے ہیں۔'' اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح فرمایا: ''جب مجتمع ہو جاتے ہیں تو نقصان دہ ہوتے ہیں اور جب منتشر ہو جاتے ہیں تبھی فائدہ مند ہوتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: ''اجتماع میں نقصان تو سمجھ میں آ گیا لیکن انتشار میں فائدہ کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''سارے کاروبار والے اپنے کاروبار کی طرف پلٹ جاتے ہیں اور لوگ ان سے فائدہ اٹھالیتے ہیں جس طرح معمار اپنی عمارت کی طرف چلا جاتا ہے، کپڑا بننے والا کارخانہ کی طرف چلا جاتا ہے اور روٹی پکانے والا تنور کی طرف پلٹ جاتا ہے۔''

برائی کے وقت حاضر ہونے والے:

((وَ قَدْ أُتِيَ بِجَانٍ وَ مَعَهُ غَوْغَاءُ فَقَالَ: لَا مَرْحَبًا بِوُجُوهٍ لَا تُرَى إِلَّا عِنْدَ كُلِّ سَوْأَةٍ))

''آپ کے پاس ایک مجرم کو لایا گیا جس کے ساتھ تماشائیوں کا ایک ہجوم تھا تو آپ نے فرمایا: ''ان چہروں پر پھٹکار ہو جو صرف برائی اور رسوائی کے موقع پر نظر آتے ہیں۔''

مضبوط پہرہ:

((وَقَالَ إِنَّ مَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ مَلَكَيْنِ يَحْفَظَانِهِ، فَإِذَا جَاءَ الْقَدَرُ خَلَّيَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ وَ إِنَّ الْأَ

جَلَ جُنَّةٌ حَصِينَةٌ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جب موت کا وقت آتا ہے تو وہ اس کے اور موت کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں اور بے شک انسان کی مقررہ عمر اس کے لیے ایک مضبوط پردہ ہے۔"

مددگار اور قوت:

((وَقَالَ وَ قَدْ قَالَ لَهُ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ: نُبَايِعُكَ عَلَى أَنَّا شُرَكَاؤُكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فقال: لَا وَ لٰكِنَّكُمَا شَرِيكَانِ فِي الْقُوَّةِ وَ الِاسْتِعَانَةِ وَ عَوْنَانِ عَلَى الْعَجْزِ وَ الْأَوَدِ))

"حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم آپ سے بیعت تو کر رہے ہیں مگر کاروبارِ خلافت میں ہمیں شریک رکھیے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "نہیں! لیکن تم دونوں قوت پر امداد میں شریک ہو اور میرے عاجز آنے اور انتہائی زحمت کے وقت مددگار ہو گے۔"

گرفت کرنے والی:

((وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ، اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي إِنْ قُلْتُمْ سَمِعَ، وَ إِنْ أَضْمَرْتُمْ عَلِمَ، وَ بَادِرُوا الْمَوْتَ الَّذِي إِنْ هَرَبْتُمْ أَدْرَكَكُمْ وَ إِنْ أَقَمْتُمْ أَخَذَكُمْ وَ إِنْ نَسِيتُمُوهُ ذَكَرَكُمْ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اے لوگو! اللہ سے ڈرو جو تمہاری ہر بات سنتا ہے اور تمہارے دل کے ہر راز سے واقف ہے۔ اے لوگو! اس موت کی طرف سبقت کرو جس سے بھاگنا بھی چاہو گے تو وہ تمہیں پالے گی ٹھہر جاؤ گے تو گرفت میں لے لے گی اور تم اسے بھول بھی جاؤ تو وہ تمہیں یاد رکھے گی۔"

بھلائی کا شکریہ:

((وَقَالَ يزهّدنّك فِي الْمَعْرُوفِ مَنْ لَا يَشْكُرُهُ لَكَ، فَقَدْ يَشْكُرُكَ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَسْتَمْتِعُ بِشَيْءٍ مِنْهُ وَ قَدْ تُدْرِكُ مِنْ شُكْرِ الشَّاكِرِ أَكْثَرَ مِمَّا أَضَاعَ الْكَافِرُ، وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی شخص کا تمہارے حسن سلوک پر شکر گزار نہ ہونا تمہیں نیکی اور بھلائی سے بددل نہ بنادے اس لیے کہ بسا اوقات تمہاری اس بھلائی کی وہ قدر کرے گا جس نے اس سے کچھ فائدہ بھی نہیں اٹھایا اور اس ناشکرے نے جتنا تمہارا حق ضائع کیا ہے اس سے کہیں زیادہ تم ایک قدردانی حاصل کر لو گے اور اللہ نیک کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

ظرفِ علم:

((وَقَالَ: كُلُّ وِعَاءٍ يَضِيقُ بِمَا جُعِلَ فِيهِ إِلَّا وِعَاءَ الْعِلْمِ فَإِنَّهُ يَتَّسِعُ بِهِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر برتن تنگ ہے سوائے ظرفِ علم کے کہ وہ علم سے وسیع ہوتا چلا جاتا ہے۔''

صابر کا پہلا اجر:

((وَقَالَ اَوَّلُ عِوَضِ الْحَلِيمِ مِنْ حِلْمِهِ اَنَّ النَّاسَ اَنْصَارُهُ عَلَى الْجَاهِلِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''صبر کرنے والے کوقوت برداشت پر پہلا اجر یہ ملتا ہے کہ لوگ جاہل کے مقابلہ میں اس کے مددگار ہو جاتے ہیں۔''

بردباری سے شباہت:

((وَقَالَ :إِنْ لَمْ تَكُنْ حَلِيمًا فَتَحَلَّمْ، فَإِنَّهُ قَلَّ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ إِلَّا اَوْشَكَ اَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم بردبار نہیں ہو تو بظاہر بردبار بننے کی کوشش کرو' کیونکہ ایسا کم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی جماعت سے شباہت اختیار کرے اور ان میں سے نہ ہو جائے۔''

علم یقین:

((وَقَالَ :مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ رَبِحَ، وَ مَنْ غَفَلَ عَنْهَا خَسِرَ، وَ مَنْ خَافَ اَمِنَ، وَ مَنِ اعْتَبَرَ اَبْصَرَ، وَ مَنْ اَبْصَرَ فَهِمَ، وَ مَنْ فَهِمَ عَلِمَ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اپنے نفس کا جائزہ لیا وہ نفع میں رہا' جس نے غفلت کی اسے گھاٹا ہوا، جو اللہ سے) ڈرا وہ بے خوف ہو گیا (غیر اللہ اور عذاب سے)، جس نے عبرت حاصل کی اس نے حقیقت کو دیکھ لیا اور وہ سمجھ گیا اور جو سمجھ گیا اُسے علم یقین ہو گیا۔''

دنیا کا جھکاؤ:

وَقَالَ :لَتَعْطِفَنَّ الدُّنْيَا عَلَيْنَا بَعْدَ شِمَاسِهَا عَطْفَ الضَّرُوسِ عَلَى وَلَدِهَا وَ تَلَا عَقِيبَ ذَلِكَ (وَ نُرِيدُ اَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دنیا منہ زوری دکھانے کے بعد ایک دن بہر حال ہماری جانب جھکے گی جس طرح کاٹنے والی اونٹنی کو اپنے بچے پر رحم آتا ہے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

((وَ نُرِيدُ اَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ))

''ہم چاہتے ہیں کہ ان بندوں پر احسان کریں جنہیں روئے زمین پر کمزور بنا دیا گیا۔ ہم انہیں لوگوں کا امام بنائیں گے اور ہم انہیں وارث جنت بنائیں گے۔''

دنیا سے الگ ہونے والا:

((وَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ تَقِيَّةَ مَنْ شَمَّرَ تَجْرِيدا، وَ جَدَّ تَشْمِيرا، وَ اكْمَشَ فِي مَهَلٍ، وَ بَادَرَ عَنْ وَجَلٍ، وَ نَظَرَ فِي كَرَّةِ الْمَوْئِلِ، وَ عَاقِبَةِ الْمَصْدَرِ، وَ مَغَبَّةِ الْمَرْجِعِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اس شخص کے ڈرنے کے مانند جس نے دنیا کی وابستگیوں کو چھوڑ کر دامن گردان لیا، دامن گردان کر کوشش میں لگ گیا، اچھائیوں کے لیے اس وقفہ حیات میں تیز گامی کے ساتھ چلا، خطروں کے پیش نظر اس نے نیکیوں کی طرف قدم بڑھایا، اپنی قرارگاہ اور اپنے اعمال کے نتیجہ اور انجام کار کی منزل پر نظر رکھی۔''

سخاوت کی تعریف:

((وَقَالَ الْجُودُ حَارِسُ الْاَعْرَاضِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سخاوت عزت و آبرو کی نگہبان ہے۔''

اصل محافظ......حلم:

((وَقَالَ الْحِلْمُ فِدَامُ السَّفِيه))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''حلم بیوقوف کا دہانہ بند ہے (کہ یہ رسوائی سے بچاتا ہے)''

معافی اور کامیابی:

((وَقَالَ: وَ الْعَفْوُ زَكَاةُ الظَّفَرِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معافی کامیابی کی زکوٰۃ ہے۔''

بھول جانا اور غداری:

((وَقَالَ وَ السُّلُوُّ عِوَضُكَ مِمَّنْ غَدَرَ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھول جانا غداری کرنے والے کا بدل ہے۔''

مشورہ عین ہدایت

((وَقَالَ: وَ الاِسْتِشَارَةُ عَيْنُ الْهِدَايَةِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مشورہ کرنا عین ہدایت ہے۔''

اپنی رائے پر عمل:

((وَقَالَ :وَ قَدْ خَاطَرَ مَنِ اسْتَغْنَى بِرَاْيِه))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اپنی رائے ہی پر اعتماد کرلیا اس نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال دیا۔''

صبر اور مصائب زمانہ:

((وَقَالَ :وَ الصَّبْرُ يُنَاضِلُ الْحِدْثَانَ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبر مصائب زمانہ سے مقابلہ کرتا ہے۔''

بیقراری مددگار زمانہ:

((وَقَالَ :وَ الْجَزَعُ مِنْ اَعْوَانِ الزَّمَانِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیقراری زمانہ کی مددگار ثابت ہوتی ہے۔''

بہترین دولت مندی:

((وَقَالَ :وَ اَشْرَفُ الْغِنَى تَرْكُ الْمُنَى))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہترین دولت مندی تمناؤں کا ترک کردینا ہے۔''

غلام عقلیں:

((وَقَالَ :وَ كَمْ مِنْ عَقْلٍ اَسِيرٍ عِنْدَ هَوَى اَمِيرٍ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتنی ہی غلام عقلیں ہیں جو روساء کی خواہشات کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔''

توفیق الٰہی:

((وَقَالَ :وَ مِنَ التَّوْفِيقِ حِفْظُ التَّجْرِبَةِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تجربہ یاد رکھنا ایک توفیق الٰہی ہے۔''

مفید رشتہ داری:

((وَقَالَ :وَ الْمَوَدَّةُ قَرَابَةٌ مُسْتَفَادَةٌ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محبت ایک مفید رشتے داری ہے۔''

تنگ دل:

((وَقَالَ :وَ لَا تَأْمَنَنَّ مَلُولًا))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو خود ہی دل تنگ ہو اس سے مطمئن نہ رہو۔''

اپنی عقل سے حسد:

((وَقَالَ عُجْبُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ اَحَدُ حُسَّادِ عَقْلِهِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''انسان کا خود پسندی میں مبتلا ہو جانا خود اپنی عقل سے حسد کرنا ہے۔''

تکلیف سے چشم پوشی:

((وَقَالَ اَغْضِ عَلَى الْقَذَى وَ الْاَلَمِ تَرْضَ اَبَدًا))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تکلیف سے چشم پوشی کرو ورنہ کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔''

نرمی کی عظمت:

((وَقَالَ مَنْ لَانَ عُودُهُ كَثُفَتْ اَغْصَانُهُ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس درخت کی لکڑی نرم ہو اس کی شاخیں گھنی ہوتی ہیں (لہٰذا انسان کو نرم دل ہونا چاہیے)''

مخالفت کے نقصانات:

((وَقَالَ الْخِلَافُ يَهْدِمُ الرَّاْيَ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مخالفت صحیح و درست رائے کو بھی برباد کر دیتی ہے۔''

دست درازی:

((وَقَالَ: مَنْ نَالَ اسْتَطَالَ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو منصب پا لیتا ہے وہ دست درازی کرنے لگتا ہے۔''

انقلاب حالات اور لوگ:

((وَقَالَ فِي تَقَلُّبِ الْاَحْوَالِ عِلْمُ جَوَاهِرِ الرِّجَالِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کے جوہر حالات کے انقلاب میں پہچانے جاتے ہیں۔''

محبت کی کمزوری:

((وَقَالَ حَسَدُ الصَّدِيقِ مِنْ سُقْمِ الْمَوَدَّةِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''دوست کا حسد کرنا محبت کی کمزوری ہے۔''

طمع وحرص کی مذمت:

((وَقَالَ: اَكْثَرُ مَصَارِعِ الْعُقُولِ تَحْتَ بُرُوقِ الْمَطَامِعِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اکثر عقلوں کا ٹھوکر کھا کر گرنا طمع و حرص کی بجلیاں چمکنے پر ہوتا ہے۔''

خیال پر فیصلہ

((وَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ الْقَضَاءُ عَلَى الثِّقَةِ بِالظَّنِّ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انصاف یہ نہیں ہے کہ خیال پر فیصلہ کر دیا جائے۔''

بدترین زادِ راہ:

((وَقَالَ بِئْسَ الزَّادُ إِلَى الْمَعَادِ، الْعُدْوَانُ عَلَى الْعِبَادِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن بدترین زادہ سفر اللہ کے بندو پر ظلم کرنا ہوگا۔''

بلند کردار کی نشانی:

((وَقَالَ مِنْ اءشْرَفِ اءفْعَالِ الْكَرِيمِ غَفْلَتُهُ عَمَّا يَعْلَمُ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلند انسان کے بہترین افعال میں سے یہ ہے کہ وہ ان چیزوں سے چشم پوشی کرے جنہیں وہ جانتا ہے۔''

حیاء کی خلعت:

((وَقَالَ: مَنْ كَسَاهُ الْحَيَاءُ ثَوْبَهُ لَمْ يَرَ النَّاسُ عَيْبَهُ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جسے شرم اپنا خلعت ولباس پہنا دیتی ہے لوگ اس کے عیب نہیں دیکھ پاتے (وہ عیب کم کرتا ہے۔)''

خاموشی کی ہیبت:

((وَقَالَ بِكَثْرَةِ الصَّمْتِ تَكُونُ الْهَيْبَةُ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زیادہ خاموشی ہیبت کا سبب بنتی ہے۔''

انصاف اور دوستی:

((وَقَالَ: وَ بِالنَّصَفَةِ يَكْثُرُ الْوَاصِلُونَ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انصاف کرنے سے دوستوں میں اضافہ ہوتا ہے۔''

کرم وفضل اور قدر ومنزلت:

((وَقَالَ وَ بِالْإِفْضَالِ تَعْظُمُ الْاءقْدَارُ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کرم وفضل کرنے سے قدر ومنزلت بلند ہوتی ہے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 33:

اقضاکم علی رضی الله عنه:

حضرت علی تمہارے لئے بہترین حاکم ہیں

حضرت علی کا فیصلہ حکم الٰہی کے عین مطابق ہوتا:

((قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :لقد قضى على بن ابى طالب بينكما بقضاء الله عزوجل))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علینے تم دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا ہے، یہ جو تم دونوں کیلئے علی نے حکم سنایا ہے حکم الٰہی تھا۔''

بہترین فیصل:

((قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :اقضاكم على))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی تمہارے لئے بہترین حاکم ہے۔''

دانا اور عقل مند ترین قاضی:

((قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :على اعلم الناس بفصل القضاء))

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی لوگوں کے جھگڑے اور دشمنی کے معاملات میں عقلمند اور دانا ترین انسان ہے۔''

سب سے زیادہ سنت کو جاننے والے:

((بالاسناد، قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :اعلم امتى بالسنة والقضاء بعدى على بن ابى طالب))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میری امت کے افراد میں سے میری سنت اور حکمرانی میں عقلمند اور دانا ہے۔''

عدالت علی:

((بالاسناد ، عن ابى عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :على بن ابى طالب اعلم امتى ، واقضا هم فيما اختلفوا فيه من بعدى))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میری امت میں سے سب سے عاقل اور دانا ہے اور میرے بعد جو چیزیں باعث اختلاف ہوں گی اس میں ان کی

عدالت اور قضاوت سب سے بہترین ہے۔"

فیصلہ کرنے کی صلاحیت رسول اللہ کی عطا:

((قال علی رضی اللہ عنہ :یعثنی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الی الیمن ، فقلت :یا رسول اللہ !انی ھدیث السن، قال :فوضع یدہ علی صدری وقال :اذھب فان اللہ سیثبت لسانك ویھدی قلبك ،قال:فما شککت فی قضاء بین خصمین قاما بین یدی بعد))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کیلئے روانہ کیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جوان ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! اس کے دل کو ہدایت فرما اور اس کی زبان کو قوی اور طاقتور بنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے لوگوں کے درمیان جو بھی فیصلے کیے کوئی بھی رد نہیں ہوا۔"

دعائے رسول:

((بالاسناد عن علی رضی اللہ عنہ قال :یعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الی الیمن فقلت :یا رسول اللہ تبعثنی وانا شاب اقضی بینھم ولا ادری بالقضاء، قال: فضرب بیدہ فی صدری ثم قال :اللھم اھد قلبہ وثبت لسانہ، قال:فما شککت بعد فی قضاء بین اثنین))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف روانہ کیا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! میں تو ایک جوان ہوں اور میں فیصلے کرنا بھی نہیں جانتا اور آپ مجھے یمن کی طرف روانہ کررہے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو میرے سینے پر مارا اور فرمایا: اے اللہ! اس کے قلب کو ہدایت اور اس کی زبان کو ثابت فرما۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے دو آدمیوں کے درمیان جو بھی حکم سنایا کبھی بھی اس پر اعتراض نہیں ہوا۔"

☆☆☆

فصل نمبر 34:

نماذج من قضاء علی رضی اللہ عنہ:

حضرت علی کی معاملہ فہمی، اجتہادی قوت اور فیصلے

فقہ واجتہاد:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فقہ واجتہاد میں بھی کامل دستگاہ حاصل تھا، بلکہ علم و اطلاع کی وسعت سے دیکھا جائے تو آپ کو اُمت مسلمہ کا سب سے بڑا فقیہ، مدبر، مفسر اور مجتہد ماننا پڑے گا۔ بڑے بڑے صحابہ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی کبھی کبھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضل وکمال کا ممنون ہونا پڑتا تھا۔ فقہ واجتہاد کے لیے کتاب وسنت کے علم کے علاوہ سرعت فہم اور دوراندیشی کی بڑی ضرورت ہوتی ہے اور جناب علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کمالات حاصل تھے۔ مشکل سے مشکل اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کی تہہ تک آپ کی نکتہ رس نگاہ آسانی سے پہنچ جاتی تھی۔ آپ کے چند فقیہانہ نکتے حسب ذیل ہیں:

مجنون حدود شرعی سے مستثنٰی:

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک مجنون زانیہ عورت پیش کی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''یہ ممکن نہیں کیونکہ مجنون حدود شرعی سے مستثنٰی ہیں۔''

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ارادہ سے باز آگئے۔

حالتِ احرام میں شکار:

ایک دفعہ حج کے موسم میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شکار کا گوشت پکا کر پیش کیا گیا۔ لوگوں نے احرام کی حالت میں اس کے کھانے کے جواز اور عدمِ جواز میں اختلاف کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے جواز کے قائل تھے۔ انہوں نے کہا:

''حالت احرام میں خود شکار کر کے کھانا منع ہے، لیکن جب کسی غیر محرم نے شکار کیا ہے تو اس کے کھانے میں کیا حرج ہے؟''

دوسروں نے اس سے اختلاف کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا:

''اس مسئلہ میں قطعی فیصلہ کس سے معلوم ہوگا؟''

لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا، چنانچہ انہوں نے اُن سے جا کر دریافت کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''جن لوگوں کو یہ واقعہ یاد ہو وہ شہادت دیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار لایا گیا جب کہ آپ احرام کی حالت میں تھے، اٰپ نے فرمایا: یہ ان کو کھلا دو جو احرام میں نہیں ہیں۔''

حاضرین میں سے بارہ صحابہ نے شہادت دی۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقاء نے اس کھانے سے پرہیز کیا۔

موزوں پر مسح:

ایک دفعہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا:

''ایک بار پاؤں دھونے کے بعد کتنے دن تک موزوں پر مسح کر سکتے ہیں۔؟''

آپ نے فرمایا:

''جناب علی سے جا کر دریافت کرو۔ ان کو معلوم ہوگا کیونکہ وہ سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتے تھے۔''

چنانچہ وہ سائل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا:

''مسافر تین دن تین رات تک اور مقیم ایک دن اور ایک رات تک۔''

(مسند ابن حنبل، جلد 1، صفحہ 92)

مخنث کا وراثت میں حصہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم اور ان کی اجتہادی قوت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان کے حریف بھی دقیق اور مشکل مسائل میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھ کر دریافت کیا:

''خنثیٰ مشکل (مخنث) کی مواثت کی کیا صورت ہے یعنی وہ مرد قرار دیا جائے یا عورت؟''

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے حریف بھی علم دین میں ہمارے محتاج ہیں۔''

پھر جواب دیا:

''پیشاب گاہ سے اندازہ کرنا چاہئے کہ وہ مرد ہے یا عورت۔''

مذی کا ناقص وضو ہونا:

فقہی مسائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وسعت نظر کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ جو بات نہیں جانتے تھے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے تھے۔ بعض ایسے مسائل جو شرم وحیاء اور اپنے رشتہ کی نزاکت کے باعث خود براہ راست نہیں پوچھ سکتے تھے اس کو کسی دوسرے کے ذریعہ سے دریافت کروا لیتے تھے۔ چنانچہ مذی کا ناقص وضو ہونا آپ نے اسی طرح بالواسطہ دریافت کرایا تھا۔

سب سے موزوں قاضی:

ان ہی خصوصیات کی بناء پر مقدمات کے فیصلوں اور قضا کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت ہی موزوں تھے اور اس کو صحابہ کرام عام طور پر تسلیم کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے:

((اقضانا علی))

''ہم میں مقدمات کے فیصلوں کے لئے سب سے موزوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔''

(طبقات ابن سعد)

مدینہ کے سب سے بڑے قاضی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

''ہم (صحابہ) کہا کرتے تھے کہ مدینہ والوں میں سب سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔''

(مستدرک حاکم)

اقضاہم علی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوہر شناس نگاہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس استعداد و قابلیت کا پہلے ہی اندازہ کرلیا تھا اور آپ کی زبان فیض ترجمان سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''اقضاہم علی'' کی سند مل چکی تھی اور ضرورت کے اوقات میں قضاء کی خدمت آپ کے سپرد کی جاتی تھی۔

قاضی یمن:

چنانچہ جب اہل یمن نے اسلام قبول کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے عہدہ قضاء کے لئے آپ کو منتخب فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! وہاں نئے نئے مقدمات پیش ہوں گے اور مجھے قضاء کا تجربہ اور علم ہی نہیں۔''

فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو راہِ راست اور تمہارے دل کو ثبات و استقلال بخشے گا۔''

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) اس (دعا) کے بعد مجھے مقدمات کے فیصلوں میں کبھی پریشانی نہ ہوئی۔''

(مسند ابن حنبل، جلد 1، صفحہ نمبر 3) (مستدرک حاکم، جلد 3، صفحہ نمبر 135)

قوانین قضاء:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قضا اور مقدمات کے بعض اصول بھی سکھائے۔

چنانچہ ایک مرتبہ فرمایا:

"اے علی! جب تم دو آدمیوں کے جھگڑے کا فیصلہ کرنے لگو تو صرف ایک آدمی کا بیان سن کر فیصلہ نہ کرو، اس وقت تک اپنے فیصلے کو روکو جب تک دوسرے کا بیان بھی نہ سن لو۔"

(مسند ابن حنبل، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 99)

اعتراف زنا کی مجرمہ:

مقدمات میں علم یقین کے لئے اہل مقدمہ اور گواہوں سے جرح اور ان سے سوالات کرنا بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصول قضا میں داخل تھا۔ ایک مرتبہ ایک زانیہ عورت نے آپ کی عدالت میں اپنی نسبت جرم زنا کا اعتراف کیا۔ آپ نے اسے پے در پے متعدد سوالات کیے جب وہ آخر تک اپنے بیان پر قائم رہی تو اس وقت سزا کا حکم دیا۔

(مسند ابن حنبل، جلد 1، صفحہ نمبر 140)

گواہوں کی جرح:

اسی طرح لوگوں نے ایک شخص کو چوری کے الزام میں پکڑ کر پیش کیا اور دو گواہ بھی پیش کر دیئے۔ آپ نے گواہوں کو دھمکی دی:

"اگر تمہاری گواہی جھوٹی نکلی تو میں یہ سزا دوں گا، یہ کروں گا وہ کروں گا۔"

اس کے بعد کسی دوسرے کام میں مصروف ہو گئے۔ اس سے فراغت کے بعد دیکھا کہ دونوں گواہ موقع پا کر چل دیئے تھے تو آپ نے ملزم کو بے قصور پا کر چھوڑ دیا۔

(تاریخ الخلفاء بحوالہ مصنف ابی شیبہ)

تین آدمیوں کا بیٹا:

یمن نیا نیا مسلمان ہوا تھا۔ پرانی باتیں ابھی تازہ تھیں۔ ایک عورت کا مقدمہ پیش ہوا جس سے ایک ماہ کے اندر تین مرد خلوت کر چکے تھے۔ نو ماہ بعد اس کے لڑکا ہوا جب کہ یہ مسئلہ پیدا ہو گیا کہ وہ لڑکا کس کا قرار دیا جائے۔ ہر ایک نے اس کے باپ ہونے کا دعویٰ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس لڑکے کی دیت کے تین حصے کیے، پھر قرعہ ڈالا جس کے نام قرعہ نکلا اس کے حوالہ لڑکا کر دیا اور بقیہ دونوں کو دیت کے تین حصوں میں دو حصے پہلے آدمی سے لے کر دے دیئے۔ گویا غلام کے مسئلہ پر اس کو قیاس کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فیصلہ سنا تو آپ نے تبسم فرمایا۔

(مستدرک حاکم، جلد 3، صفحہ 135)

چار آدمیوں کا قصاص:

دوسرا واقعہ یہ پیش آیا کہ چند لوگوں نے شیر پھنسانے کے لئے ایک کنواں کھودا تھا۔ شیر اس میں گر گیا۔ چند اشخاص ہنسی مذاق میں ایک دوسرے کو کنویں کی طرف دھکیل رہے تھے کہ اتفاق سے ایک کا پیر پھسلا اور وہ اس کنویں میں گر گیا۔ اس نے اپنی جان بچانے کے لئے بدحواسی میں دوسرے کی کمر پکڑی، وہ بھی سنبھل نہ سکا اور گرتے گرتے اس نے تیسرے کی کمر تھام لی اور تیسرے نے چوتھے کو پکڑ لیا۔ غرض چاروں اس کنویں میں گر پڑے اور شیر نے چاروں کو مار ڈالا۔ ان مقتولین کے ورثاء آمادۂ جنگ ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو اس ہنگامہ وفساد سے روکا اور فرمایا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موجودگی میں یہ فتنہ وفساد مناسب نہیں۔ میں فیصلہ کرتا ہوں اگر وہ پسند نہ ہو تو دربارِ رسالت میں جا کر تم اپنا مقدمہ پیش کر سکتے ہو۔''

لوگوں نے رضامندی ظاہر کی۔ آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ جن لوگوں نے یہ کنواں کھودا تھا ان کے قبیلوں سے ان مقتولین کے خون بہا کی رقم اس طرح وصول کی جائے کہ ایک پوری، ایک تہائی، ایک چوتھائی اور ایک آدھی۔ پہلے مقتول کو ایک چوتھائی خون بہا، دوسرے کو ثلث، تیسرے کو نصف اور چوتھے کو پورا خوں بہا دلا دیا۔ لوگ اس بظاہر عجیب وغریب فیصلہ سے راضی نہ ہوئے اور جمعۃ الوداع کے مواقع پر حاضر ہو کر اس فیصلہ کا مرافعہ (اپیل) عدالت نبوی میں پیش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فیصلہ کو برقرار رکھا۔

(مسند ابن حنبل، جلد 1، صفحہ نمبر 77)

اب غور کیجئے کہ اصل جرم ان لوگوں کا تھا جنہوں نے آبادی کے قریب کنواں کھود کر شیر پھنسانے کی غلطی کی تھی اس لئے کسی متعین قاتل نہ ہونے کے سبب سے قسامت کے اصول سے خون بہا کو ان کو کھودنے والوں اور ان کے ہم قبیلوں پر عائد کر دیا۔

تین اور پانچ درہم:

دو شخص (غالباً مسافر) تھے۔ ایک کے پاس تین روٹیاں تھیں اور دوسرے کے پاس پانچ۔ دونوں مل کر ایک ساتھ کھانے کو بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک تیسرا مسافر بھی آ گیا اور وہ بھی کھاتے میں شریک ہو گیا۔ کھانے سے جب فراغت ہوئی تو اس تیسرے نے آٹھ درہم اپنے حصہ کی روٹیوں کی قیمت دے دی اور آگے بڑھ گیا۔ جس شخص کی پانچ روٹیاں تھیں اس نے سیدھا حساب یہ کیا کہ اپنی پانچ روٹیوں کی قیمت پانچ درہم لی اور دوسرے کو ان کی تین روٹیوں کی قیمت تین درہم ادا کر دیئے، مگر وہ اس پر راضی نہ ہوا اور نصف کا مطالبہ کیا۔ یہ معاملہ عدالت حیدری میں پیش ہوا۔ آپ نے دوسرے کو نصیحت فرمائی:

''تمہارا رفیق جو فیصلہ کر رہا ہے اس کو قبول کر لو اس میں زیادہ نفع تمہارا ہے۔''

لیکن اس نے کہا:

"حق کے ساتھ جو فیصلہ ہو مجھے منظور ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"حق تو یہ ہے کہ تم کو صرف ایک درہم ملے اور تمہارے رفیق کو سات۔"

اس عجیب فیصلہ سے وہ متحیر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا:

"تم تین آدمی تھے، تمہاری تین روٹیاں تھیں اور تمہارے رفیق کی پانچ۔ تم دونوں نے برابر کھائیں اور ایک تیسرے کو بھی برابر کا حصہ دیا۔ تمہاری تین روٹیوں کے حصے تین جگہ کیے جائیں تو نو ٹکڑے ہوتے ہیں۔ تم اپنے نو ٹکڑوں اور اس کے پندرہ ٹکڑوں کو جمع کرو تو ٹوٹل چوبیس ٹکڑے بنتے ہیں۔ تینوں میں سے ہر ایک نے برابر ٹکڑے کھائے تو فی کس آٹھ ٹکڑے ہوتے ہیں۔ تم نے اپنے نو سے آٹھ خود کھائے اور ایک تیسرے مسافر کو دیا، لیکن تمہارے رفیق نے اپنے پندرہ ٹکڑوں میں سے آٹھ خود کھائے اور سات تیسرے کو دیئے، اس لئے آٹھ درہم میں سے ایک کے تم اور سات کا تمہارا رفیق مستحق ہے۔"

(تاریخ الخلفاء سیوطی بروایت زر بن حبیش)

خواب میں زنا کی سزا:

کبھی کبھی کوئی لغو مقدمہ پیش ہوتا تو آپ زندہ دلی کا ثبوت دیتے تھے۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کو یہ کہہ کر پیش کیا کہ اس نے خواب میں دیکھا ہے کہ یہ شخص میری ماں کی آبروریزی کر رہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ملزم کو دھوپ میں لے جا کر کھڑا کرو اور اس کے سایہ کو سو کوڑے مارو۔"

جانوروں کے بارے میں فیصلہ:

ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ دو آدمی لڑائی جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ ایک نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! میرا ایک گدھا تھا اس شخص کی گائے نے اس کو مار ڈالا ہے۔"

حاضرین میں سے ایک نے کہا:

"جانوروں کے فعل کا کیا کوئی ذمہ دار ہو سکتا ہے۔؟"

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا:

"ان کے درمیان فیصلہ کرو۔"

حضرت علی نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا:

"وہ دونوں جانور بندھے ہوئے تھے یا کھلے ہوئے تھے؟ یا ان میں سے ایک بندھا ہوا تھا۔؟"

گدھے کے مالک نے کہا:

"میرا گدھا بندھا ہوا تھا اور اس کی گائے کھلی ہوئی تھی اور یہ اس کے ساتھ کھڑا تھا۔"

گائے کے مالک نے اس بات کی تصدیق کی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''میرا یہ فیصلہ ہے کہ گائے کا مالک گدھے کے نقصان کا ذمہ دار ہے۔''

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''علی کا فیصلہ درست ہے۔''

چنانچہ وہی فیصلہ جاری کیا گیا۔

سوال و جواب:

ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا:

''مجھے بتایئے ہمارا رب کب سے ہے۔؟''

یہ سن کر آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا:

''وہ ایسی ذات نہیں کہ کبھی نہیں تھا اور پھر پیدا ہو گیا، بلکہ وہ ہمیشہ سے ہے، نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ اس کی انتہا ہے۔ تمام نہایتیں اس سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہیں اور وہ ہر انتہا کی انتہا ہے۔''

یہ سن کر وہ یہودی اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

ایک سوال اور دس جواب:

ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دس آدمی آئے اور انہوں نے کہا:

''ہمارا سوال ایک ہی ہے، لیکن ہم اس کا جواب الگ الگ چاہتے ہیں۔''

آپ نے فرمایا:

''پوچھو! کیا سوال ہے۔؟''

انہوں نے کہا:

''علم بہتر ہے یا مال؟''

آپ نے اس طرح جواب دینا شروع کیا:

1: علم افضل ہے اس لئے کہ مال کی تجھے حفاظت کرنی پڑتی ہے جبکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے۔

2: علم افضل ہے اس لئے کہ مال فرعون و ہامان کا ترکہ ہے اور علم انبیاء کی میراث ہے۔

3: علم اعلیٰ ہے مال سے کہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

4: علم اعلیٰ ہے کہ مال سے کیونکہ مال دیر تک رکھنے سے فرسودہ ہو جاتا ہے مگر علم کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔

5: علم بہتر ہے مال سے کہ مال کو ہر وقت چوری کا خطرہ ہے علم کو نہیں۔

6: علم بہتر ہے کہ صاحب مال کبھی کبھی بخیل کہلاتا ہے مگر صاحب علم کریم ہی کہلاتا ہے۔

7: علم افضل ہے کہ اس سے دل کو روشنی ملتی ہے اور مال سے دل تیرو تار ہو جاتا ہے۔

8: علم اعلیٰ ہے کہ مال سے بے شمار دشمن پیدا ہو جاتے ہیں مگر علم سے ہر دلعزیزی حاصل ہوتی ہے۔

9: علم بہتر ہے کہ یوم قیامت کو مال کا حساب ہوگا مگر علم پر کوئی حساب نہ ہوگا۔

10: علم افضل ہے مال سے کہ کثرت مال سے فرعون وغیرہ نے خدائی کا دعویٰ کیا مگر کثرت علم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکساری و عاجزی کا درجہ لیا۔

پانچ افراد پر مختلف حد:

((بالاسناد، عن الاصبغ بن نباته قال :اتي عمر بخمسة نفر اخذوا في الزنا، فامر ان يقام على كل واحد منهم الحد، وكان امير المومنين علي رضي الله عنه حاضرًا فقال : يا عمر !ليس هذا حكمهم؟ قال عمر :فاقم انت الحد عليهم، فقدم رضي الله عنه واحدا منهم فضرب عنقة، وقدم الآخر فرجمه، وقدم الثالث فضربه الحد، وقدم الرابع فضربه نصف الحد، وقدم الخامس فعزرة فتحير عمر وتعجب الناس من فعله، فقال عمر :يا ابا الحسن خمسة نفر في قصة واحدة ، اقمت عليهم خمسة حدود، ليس شيء منها يشبه الآخر؟ !فقال امير المومنين علي رضي الله عنه:اما الاول :فكان ذمياً فخرج عن ذمته لم يكن له حد الا السيف واما الثاني:فرجل محصن كان حده الرجم واما الثالث :فغير محصن حده الجلد، واما الرابع :فعبد ضربناه نصف الحد۔ واما الخامس :مجنون مغلوب علي عقله))

''اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ پانچ زانیوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر ایک پر حد جاری کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں پر موجود تھے۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس کا حکم اس طرح نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ان پر حد جاری کریں۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کی گردن اڑا دی، دوسرے کو سنگسار کیا، تیسرے کو کوڑے لگائے، چوتھے پر آدھی حد جاری کی اور پانچویں کو تنبیہ کی یعنی شرعی حد سے کم سزا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس حکم سے حیران ہو کر رہ گئے اور لوگوں نے بھی تعجب کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالحسن! آپ نے پانچوں افراد پر ایک ہی واقعہ میں مختلف حد جاری کی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: پہلا فرد اہل ذمہ تھا، وہ اپنے ذمہ سے خارج ہو چکا تھا، اس پر تلوار کے علاوہ کوئی اور حد نہیں تھی، دوسرا فرد شادی شدہ تھا اس کو سنگسار ہی ہونا تھا، تیسرا شخص کیونکہ غیر شادی شدہ تھا اس نے کوڑے کھائے، چوتھا فرد کیونکہ غلام تھا اس پر آدھی حد جاری کی گئی اور جو پانچواں شخص تھا وہ پاگل تھا اس لئے اس پر حد جاری نہیں کی گئی۔''

لڑکے اور لڑکی پر جھگڑے کا حل:

((عن جابر الجعفی عن تمیم بن خزام الاسدی :انه دفع الی عمر منازعة جاریتین تنازعتا فی ابن وبنت ، فقال :این ابوالحسن مفرج الکرب؟ فدعی له به فقص علیه القصة، فدعا بقارورتین فوزنهما، ثم امر کل واحدة فحلبت فی قارورة، ووزن القارورتین فرجحت احد اهما علی الاخری، فقال :الابن للتی لبنها ارجع ، والبنت للتی لبنها اخف، فقال عمر :من این قلت ذلک یا ابا الحسن ؟ فقال رضی الله عنه :لان الله جعل للذکر مثل حظ الانثیین))

''جابر بن جعفی نے تمیم بن اسدی سے نقل کیا کہ دو کنیزیں جو ایک لڑکی اور لڑکے پر آپس میں جھگڑا کر رہی تھیں انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے لایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہاں ہے ابوالحسن جو غم کو دور کرنے والے ہیں؟ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پورا واقعہ سنایا۔ حضرت علی نے دو شیشیاں منگوائیں اور ان کا وزن کیا، اس کے بعد ان دو کنیزوں سے کہا کہ ان شیشیوں میں اپنا دودھ نکال کر لے آئیں۔ اس کے بعد دودھ کا وزن کیا، ان میں سے ایک کا وزن بھاری تھا۔ فرمایا: لڑکا اس عورت کا ہے جس کا دودھ بھاری ہے اور لڑکی اس کی ہے جس کا دودھ ہلکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالحسن! اس کو کہاں سے بیان کر رہے ہیں؟ فرمایا: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کے حصے کو عورت کے حصہ سے دگنا قرار دیا ہے۔''

ایک لڑکے کے بارے میں فیصلہ:

((وروی انامراتین تنازعتا علی عهد عمر فی طفل ادعته کل واحدة منه ماولدالها بغیر بینة ولم ینازعه مافیه غیر هما، فالتبس الحکم فی ذلک علی عمر وفزع فیه الیه امیر المومنین رضی الله عنه ، فاستدعی امراتین وواعظهما و خوفهما، فاقامتا علی التنازع والاختلاف ، فقال رضی الله عنه عند تمد یهما فی النزاع :ایتونی بمنشار ، فقالت المراتان:ما تصنع ؟ فقال :اقده نصفین لکل واحدة منکما نصفه فسکتت احدی هما وقالت الاخری:الله الله یا ابا الحسن ان کان لا بد من ذلک فقد سمحت به لها فقال: الله اکبر هذا ابنك دونها، ولو کان ابنها لرقت علیه واشفقت فاعترفت المراة الاخری بان الحق مع صاحبتها والولد لهادونها، فسری عن عمر ودعا لامیر المومنین رضی الله عنه بما فرج عنه فی القضاء))

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دو عورتیں ایک بچے پر آپس میں لڑ رہی تھیں۔ ہر ایک عورت بغیر کسی گواہ کے یہ دعویٰ کر رہی تھی کہ بچہ میرا ہے۔ ان کے علاوہ کوئی اور دعوے دار نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں عورتوں کو طلب کیا، ان کو نصیحت کی اور انہیں سمجھایا، لیکن وہ ویسے ہی اپنے دعوے پر ڈٹی رہیں۔ حضرت علی نے جب دیکھا کہ دونوں کا جھگڑا ختم نہیں ہوگا تو فرمایا: میرے لئے ایک آری لے آئیں۔ عورتوں نے پوچھا کیا کرو گے؟ فرمایا: اس بچے کو دو حصے کرتا ہوں اور ہر ایک کو اس کا آدھا حصہ دوں گا۔ اس وقت ان دو عورتوں میں سے ایک عورت چپ رہی، لیکن دوسری نے (روکر) کہا: اے ابوالحسن! اگر ایسا کرنا چاہتے ہو تو میں یہ بچہ اس عورت کو بخش دیتی ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! یہ بچہ تمہارا بیٹا ہے، اس کا نہیں، اگر اس کا بیٹا ہوتا اس کا دل تڑپ جاتا اور اس پر رحم کھاتی۔ یہاں پر اس عورت نے اعتراف کیا کہ حق اس عورت کا ہے اور یہ بچہ بھی اس کا ہے۔ حضرت عمر اس فیصلے سے بہت خوش ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے دعا کی کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس فیصلے کے ذریعے ان کی پریشانی کو دور کر دیا تھا۔"

درھموں کا فیصلہ:

((بالاسناد، عن حنش بن المعتمر قال: ان رجلين اتيا امراة من قريش فاستودعاها مائة دينار وقال: لا تدفعيها الى احد منا دون صاحبه حتى نجتمع، فلبثا حولاً، ثم جاء احدهما اليها وقال: ان صاحبي قد مات فادفعي الى الدنانير فابت فثقل عليها باهلها، فلم يزالوابها حتى دفعتها اليه، ثم لبثت حولاً آخر فجاء الاخر فقال: ادفعي الى الدنانير فقالت: ان صاحبك جاء ني وزعم انك قدمت فدفعتها اليه، فاختصما الى عمر فاراد ان يقضي عليها وقال لها: ما اراك اله ضامنة، فقالت: انشدك الله ان تقضي بيننا وارفعنا الى علي بن ابي طالب فرفعها الى علي وعرف انهما قدمكرا بها، فقال: اليس قلتما لا تدفعيها الى واحد منا دون صاحبه؟ قال: بلى قال: فان مالك عندنا، اذهب فجيء بصاحبك حتى ندفعها اليكما فبلغ ذلك عمر فقال: لا ابقاني الله بعد ابن ابی طالب))

"حنش بن معتمر کہتا ہے کہ دو مردوں نے ایک سو دینار بطور امانت ایک قریشی عورت کے پاس رکھے اور اسے کہا: اس امانت کو اگر ہم میں سے کوئی ایک آئے تو نہ دینا جب تک ہم دونوں ساتھ نہ آئیں۔ ایک سال گزر جانے کے بعد ان میں سے ایک شخص اس عورت کے پاس آیا اور کہا: میرا دوست مر چکا ہے، دینار مجھے دے دو۔ اس عورت نے دینے سے انکار کیا۔ وہ شخص اس عورت کے خانوادہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اس عورت سے کہیں کہ میری امانت واپس کر دے۔ اس کے خانوادہ نے اس عورت کو اتنا مجبور کیا کہ اس نے لاچار ہو کر وہ دینار اس مرد کو دے دیئے۔ مزید ایک سال گزرنے کے بعد اس مرد کا دوست آیا اور اس عورت سے کہا: دینار مجھے دے دو۔ عورت نے کہا: ایک سال پہلے تمہارا دوست میرے پاس آیا اور

مجھے کہا کہ تم مر چکے ہو، میں نے تو دینار اسے واپس کر دیئے۔ اس فیصلے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اس عورت کے خلاف حکم صادر کریں۔ اس عورت سے کہا: تم ضامن ہو۔ عورت نے کہا: اللہ کے لئے میرا یہ فیصلہ آپ نہ کریں اسے علی پر چھوڑ دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ ان دو مردوں نے اس عورت کے ساتھ دھوکہ اور فریب کیا ہے۔ آپ نے اس آدمی سے کہا: کیا تم دونوں نے اس عورت سے نہیں کہا تھا کہ دینار تم میں سے ایک شخص کو نہ دے۔ اس شخص نے کہا: جی ہاں! ہم نے اسے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: آپ کا مال ہمارے پاس ہے۔ تم جاؤ اور اپنے دوسرے ساتھی کو ساتھ لے کر آؤ تا کہ تمہاری امانت واپس کی جائے۔ جب اس فیصلے کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے کہا: اے اللہ! مجھے ابوطالب کے بیٹے کے بعد زندہ نہ رکھنا۔"

حضرت علی اور ایک یہودی:

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ صفین میں شرکت کے لئے تیار ہوئے تو معلوم ہوا کہ آپ کی زرہ کھو گئی ہے۔ جب جنگ ختم ہو گئی اور آپ کوفہ واپس تشریف لائے تو ایک یہودی کے پاس آپ نے اپنی زرہ دیکھی۔ آپ نے اس سے فرمایا:

"زرہ تو میری ہے، نہ میں نے اس کو فروخت کیا ہے اور نہ ہبہ کیا ہے پھر یہ تیرے پاس کیسے آ گئی۔؟"

اس نے کہا:

"یہ زرہ میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔"

آپ نے فرمایا:

"میں قاضی کے پاس جاتا ہوں تا کہ وہ فیصلہ کر دے۔"

چنانچہ آپ قاضی شریح کے پاس آئے اور ان کے برابر بیٹھ گئے اور قاضی شریح سے کہا:

"اگر میرا مخالف یہودی نہ ہوتا تو میں اس کے برابر ہی عدالت میں مخصوص مقام پر کھڑا ہوتا، لیکن میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہود کو حقیر سمجھا ہے تو تم بھی ان کو حقیر سمجھو۔"

قاضی شریح نے کہا:

"آپ کا دعویٰ کیا ہے۔؟"

آپ نے فرمایا:

"یہ زرہ میری ہے، نہ میں نے اس کو فروخت کیا ہے، نہ ہی ہبہ۔"

قاضی شریح نے یہودی سے پوچھا:

"تمہارا کیا جواب ہے۔؟"

یہودی نے کہا:
''زرہ میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔''
قاضی شریح نے کہا:
''یا امیر المومنین! آپ کا کوئی گواہ بھی ہے۔؟''
آپ نے فرمایا:
''ہاں ہے! میرا ایک غلام قنبر اور میرا فرزند حسن۔''
قاضی شریح نے کہا:
''بیٹے کی گواہی باپ کے واسطے (مقدمہ میں) درست نہیں ہے۔''
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
''اہل جنت کی گواہی نا درست و ناجائز ہے؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین اہل جنت کے سردار ہیں۔''
بات یہاں تک ہی پہنچی تھی کہ اس یہودی نے باآواز بلند کہا:
''اے امیر المومنین! آپ مقدمہ کے تصفیہ کے لئے مجھے قاضی کے پاس لے آئے باوجودیکہ آپ امیر المومنین (صاحب اختیار) ہیں اور پھر قاضی نے آپ سے اس طرح جرح کی جس طرح عام لوگوں سے کی جاتی ہے۔ یہی آپ کے دین کی سچائی ہے۔ بیشک زرہ آپ ہی کی ملکیت ہے۔ میں مسلمان ہوتا ہوں۔''
یہ کہہ کر کلمہ پڑھ لیا۔

☆☆☆

فصل نمبر 35:

حزم علی رضی اللہ عنہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی استقامت

مخالفین حق کے ساتھ جنگ:

((عن علی رضی اللہ عنہ :ولعمری ما علی من قتال من خالف الحق و خابط الغی من ادھان و لا ایھان))
''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنی جان کی قسم! میں کبھی بھی حق کے مخالفین اور گمراہ لوگوں کے

ساتھ جنگ میں سستی نہیں کروں گا۔"

حضرت علی اللہ کے معاملے میں خوشامد نہیں کرتے:

((عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :لا تشكوا عليا، فوالله انه لا خشن فى ذات الله))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی سے کوئی شکایت نہ کرو، کیونکہ وہ اللہ کے بارے میں خوشامد نہیں کرتا۔"

حضرت علی دین کا ستون:

((وقال (النبی صلى الله عليه وآله وسلم) :على عمود الدين، وقال :هذا هو الذى يضرب الناس بالسيف على الحق بعدى))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی دین کا ستون ہے اور فرمایا: یہ وہ ہے جو حق کے دفاع کی خاطر تلوار اٹھا کر لوگوں سے لڑے گا۔"

☆☆☆

فصل نمبر 36:

من كرامات على:

کراماتِ علی المرتضیٰ

قبر والوں سے گفتگو:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں گئے تو آپ نے قبروں کے سامنے کھڑے ہو کر باآواز بلند فرمایا:

"اے قبر والو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ! کیا تم لوگ اپنی خبریں ہمیں سناؤ گے یا ہم تم لوگوں کو تمہاری خبریں سنائیں؟"

اس کے جواب میں قبروں سے آواز آئی:

"وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اے امیر المومنین! آپ ہی ہمیں سنایئے کہ ہماری موت کے بعد ہمارے گھروں میں کیا کیا معاملات ہوئے؟"

حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"قبر والو! تمہارے بعد تمہارے گھر والوں کی خبر یہ ہے کہ تمہاری بیویوں نے دوسرے لوگوں سے نکاح کر

لیا اور تمہارے مال و دولت کو تمہارے وارثوں نے آپس میں تقسیم کر لیا اور تمہارے چھوٹے بچے یتیم ہو کر در بدر پھر رہے ہیں اور تمہارے مضبوط اور اونچے اونچے محلوں میں تمہارے دشمن آرام اور چین کے ساتھ زندگی بسر کررر ہے ہیں۔"

اس کے جواب میں قبر والوں میں سے ایک مردہ کی یہ دردناک آواز آئی:

"اے امیر المومنین! ہماری خبر یہ ہے کہ ہمارے کفن پرانے ہو کر پھٹ چکے ہیں اور جو کچھ ہم نے دنیا میں خرچ کیا تھا اس کو ہم نے یہاں پا لیا ہے اور جو کچھ ہم دنیا میں چھوڑ آئے تھے اس میں ہمیں گھاٹا اٹھانا پڑا ہے۔"

(حجۃ اللہ علی العالمین، جلد 2، صفحہ 823)

اللہ پر توکل:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دیوار کے سائے میں ایک مقدمہ کا فیصلہ فرمانے کے لئے بیٹھ گئے۔ درمیان مقدمہ میں لوگوں نے شور مچایا:

"اے امیر المومنین! یہاں سے اٹھ جائیے یہ دیوار گر رہی ہے۔"

آپ نے نہایت سکون واطمینان کے ساتھ فرمایا:

"مقدمہ کی کاروائی جاری رکھو! اللہ تعالیٰ بہترین حافظ و ناصر و نگہبان ہے۔"

چنانچہ اطمینان کے ساتھ آپ اس مقدمہ کا فیصلہ فرما کر جب وہاں سے چل دیئے تو فوراً وہ دیوار گر گئی۔

قلعہ خیبر کا دروازہ:

جنگ خیبر میں جب گھسان کی جنگ ہونے لگی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ڈھال کٹ کر گر پڑی تو آپ نے جوش جہاد میں آگے بڑھ کر قلعہ خیبر کا پھاٹک اکھاڑ ڈالا اور اس کے ایک کواڑ کو ڈھال بنا کر اس پر دشمنوں کی تلواروں کو روکتے تھے۔ یہ کواڑ اتنا بھاری تھا کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد چالیس آدمی مل کر بھی اس کو نہ اٹھا سکے۔"

(زرقانی، جلد 2، صفحہ 230)

غلام کا کٹا ہاتھ:

ایک حبشی غلام امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتہائی مخلص محب تھا۔ شامت اعمال سے اس نے ایک مرتبہ چوری کر لی۔ لوگوں نے اس کو پکڑ کر دربار خلافت میں پیش کر دیا اور غلام نے اپنے جرم کا اقرار بھی کر لیا۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ جب وہ اپنے گھر کو روانہ ہوا تو راستہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن الکراء سے اس کی ملاقات ہوگئی۔ ابن الکراء نے پوچھا:

"تمہارا ہاتھ کس نے کاٹا ہے؟"

غلام نے کہا:

''امیر المومنین ویعسوب المسلمین دامادِ رسول وزوجِ بتول نے۔''

ابن الکراء نے کہا:

''علی نے تو تمہارا ہاتھ کاٹ دیا پھر بھی تم اس قدر اعزاز واکرام اور مدح وثناء کے ساتھ ان کا نام لیتے ہو؟''

غلام نے کہا:

''کیا ہوا؟ انہوں نے حق پر میرا ہاتھ کاٹا اور مجھے عذاب جہنم سے بچالیا۔''

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کی گفتگو سنی اور امیر المومنین سے اس کا تذکرہ کیا تو امیر المومنین نے اس غلام کو بلوا کر اس کا کٹا ہوا ہاتھ اس کی کلائی پر رکھ کر رومال سے چھپا دیا۔ پھر کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ اتنے میں ایک غیبی آواز آئی:

''رومال ہٹاؤ۔!''

جب لوگوں نے رومال ہٹایا تو غلام کا کٹا ہوا ہاتھ کلائی سے اس طرح جڑ گیا تھا کہ کہیں کٹنے کا نشان بھی نہیں تھا۔

(تفسیر کبیر، جلد 5، صفحہ 479)

نہر فرات کی طغیانی:

ایک مرتبہ نہر فرات میں ایسی خوفناک طغیانی آ گئی کہ سیلاب میں تمام کھیتیاں غرق ہو گئیں۔ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دربار گوہر بار میں فریاد کی۔ آپ فوراً ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جبہ مبارک وعمامہ زیب تن فرما کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور آدمیوں کی ایک جماعت جس میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، آپ کے ساتھ چل پڑی۔ آپ نے پل پر پہنچ کر اپنے عصاء سے نہر فرات کی طرف اشارہ کیا تو نہر کا پانی ایک گز کم ہو گیا۔ پھر دوسری مرتبہ اشارہ فرمایا تو مزید ایک گز کم ہو گیا۔ جب تیسری بار اشارہ کیا تو تین گز پانی اتر گیا اور سیلاب ختم ہو گیا۔ لوگوں نے شور مچا دیا:

''امیر المومنین! بس کیجئے! یہی کافی ہے۔''

آپ کو جھوٹا کہنے والا اندھا ہو گیا:

علی بن زازان کا بیان ہے کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ کوئی بات ارشاد فرمائی تو ایک بدنصیب نے نہایت ہی بے باکی کے ساتھ کہہ دیا:

''اے امیر المومنین! آپ جھوٹے ہیں۔''

آپ نے فرمایا:

''اے شخص! اگر میں سچا ہوں تو ضرور تو قہر الٰہی میں گرفتار ہو جائے گا۔''

اس گستاخ نے کہہ دیا:

''آپ میرے لئے بددعا کیجئے! مجھے اس کی پروانہیں ہے۔''

اس کے منہ سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ بالکل ہی اچانک وہ شخص دونوں آنکھوں سے اندھا ہو گیا اور ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔

فالج زدہ کا دعا سے صحت یاب ہونا:

علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''طبقات'' میں ذکر فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دونوں شاہزادگان امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حرم کعبہ میں حاضر تھے کہ درمیانی رات میں ناگہاں یہ سنا کہ ایک شخص بہت ہی گڑگڑا کر اپنی حاجت کے لئے دعا مانگ رہا ہے اور زار زار رو رہا ہے۔ آپ نے حکم دیا:

''اس شخص کو میرے پاس لاؤ۔''

وہ شخص اس حال میں حاضر ہوا کہ اس کے بدن کی ایک کروٹ فالج زدہ تھی اور وہ زمین پر گھسٹتا ہوا آپ کے سامنے آیا۔ آپ نے اس کا مقصد دریافت کیا تو اس نے عرض کیا:

''اے امیر المومنین! میں بہت ہی بے باکی کے ساتھ قسم قسم کے گناہوں میں دن رات منہمک رہتا تھا اور میرا باپ جو بہت ہی صالح اور پابند شریعت مسلمان تھا بار بار مجھ کو ٹوکتا اور اور گناہوں سے منع کرتا رہتا تھا۔ میں نے ایک دن اپنے باپ کی نصیحت سے ناراض ہو کر اس کو مارا اور میری مار کھا کر میرا باپ رنج و غم میں ڈوبا ہوا حرم کعبہ میں آیا اور میرے لئے بددعا کرنے لگا۔ ابھی اس کی دعا ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ بالکل اچانک میری ایک کرٹ پر فالج کا اثر ہو گیا اور میں زمین پر گھسٹ کر چلنے لگا۔ اسی غیبی سزا سے مجھے بڑی عبرت حاصل ہوئی اور میں نے رو رو کر اپنے باپ سے اپنے جرم کی معافی طلب کی۔ میرے باپ نے اپنی شفقت پدری سے مجبور ہر کر مجھ پر رحم کھایا، مجھے معاف کر دیا اور کہا: بیٹا! چل جہاں میں نے تیرے لئے بددعا کی تھی اسی جگہ اب میں تیرے لئے صحت و سلامتی کی دعا مانگوں گا۔ چنانچہ میں اپنے باپ کو اونٹنی پر سوار کر کے مکہ معظمہ لا رہا تھا کہ راستے میں بالکل ناگہاں اونٹنی ایک مقام پر بدک کر بھاگنے لگی اور میرا باپ اس کی پیٹھ پر سے گر کر دو چٹانوں کے درمیان ہلاک ہو گیا اور اب میں اکیلا ہی حرم کعبہ میں آ کر دن رات رو رو کر اللہ تعالیٰ سے اپنی تندرستی کے لئے دعائیں مانگتا رہتا ہوں۔''

امیر المومنین نے ساری سرگزشت سن کر فرمایا:

''اے شخص! اگر واقعی تیرا باپ تجھ سے خوش ہو گیا تھا تو اطمینان رکھ کہ اللہ کریم بھی تجھ سے خوش ہو گیا ہے۔''

اس نے کہا:

''اے امیر المومنین! میں بہ حلف شرعی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا باپ مجھ سے خوش ہو گیا تھا۔''

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کی حالت زار پر رحم کھا کر اس کو تسلی دی اور چند رکعت نماز پڑھ کر اس کی تندرستی کے لئے دعا مانگی۔ پھر فرمایا:

''اے شخص! اٹھ کھڑا ہو جا۔''

یہ سنتے ہی وہ شخص بلا تکلف کھڑا ہو گیا اور چلنے لگا۔ آپ نے فرمایا:

''اے شخص! اگر تو قسم کھا کر یہ نہ کہا ہوتا کہ تیرا باپ تجھ سے خوش ہو گیا تھا تو میں ہرگز تیرے لئے دعا نہ کرتا۔''

(حجۃ اللہ علی العالمین، جلد 2، صفحہ 863)

سابقہ باتوں سے باخبری:

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاشانہ خلافت سے کچھ دور ایک مسجد کے پہلو میں دو میاں بیوی رات بھر جھگڑا کرتے رہے۔ صبح کو امیر المومنین نے دونوں کو بلا کر جھگڑے کا سبب دریافت فرمایا۔ شوہر نے عرض کیا:

''اے امیر المومنین! میں کیا کروں نکاح کے بعد مجھے اس عورت سے بے انتہا نفرت ہو گئی۔ یہ دیکھ کر بیوی مجھ سے جھگڑا کرنے لگی۔ پھر بات بڑھ گئی اور رات بھر لڑائی ہوتی رہی۔''

آپ نے تمام حاضرین دربار کو باہر نکال دیا اور عورت سے فرمایا کہ دیکھ میں تجھ سے جو سوال کروں اس کا سچ سچ جواب دینا۔''

پھر آپ نے فرمایا:

''اے عورت! تیرا نام یہ ہے، تیرے باپ کا نام یہ ہے۔''

عورت نے کہا:

''بالکل ٹھیک آپ نے بتایا ہے۔''

پھر آپ نے فرمایا:

''اے عورت! یاد کر کہ تو زنا کاری سے حاملہ ہو گئی تھی اور ایک مدت تک تو اور تیری ماں اس حمل کو چھپاتی رہی۔ جب دردزہ شروع ہوا تو تیری ماں تجھے اس گھر سے باہر لے گئی اور جب بچہ پیدا ہوا تو اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر تو نے میدان میں ڈال دیا۔ اتفاق سے ایک کتا اس بچے کے پاس آیا، تیری ماں نے اس کتے کو پتھر مارا لیکن وہ پتھر بچے کو لگا اور اس کا سر پھٹ گیا۔ تیری ماں کو بچے پر رحم آ گیا اور اس نے بچے کے زخم پر پٹی باندھ دی۔ پھر تم دونوں وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئیں، اس کے بعد اس بچے کی تم دونوں کو کچھ بھی خبر نہیں ملی۔ کیا یہ واقعہ سچ ہے؟''

عورت نے کہا:

''ہاں اے امیر المومنین! یہ پورا واقعہ حرف بحرف صحیح ہے۔''

پھر آپ نے فرمایا:

'اے مرد تو اپنا سر کھول کر اس کو دکھا دے۔''

مرد نے سر کھولا تو اس زخم کا نشان موجود تھا۔ امیر المومنین نے فرمایا:

''اے عورت! یہ مرد تیرا شوہر نہیں ہے بلکہ تیرا بیٹا ہے۔ تم دونوں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم دونوں کو حرام کاری سے بچالیا۔ اب تو اپنے اس بیٹے کو لے کر اپنے گھر چلی جا۔''

چشمہ کا ظہور:

مقام صفین کو جاتے ہوئے حضرت علی کا لشکر ایک ایسے میدان سے گزرا جہاں پانی نایاب تھا۔ پورا لشکر پیاس کی شدت سے بے تاب ہو گیا۔ وہاں کے گرجا گھر میں ایک راہب رہتا تھا اس نے بتایا کہ یہاں سے دو کوس کے فاصلے پر پانی مل سکے گا۔ کچھ لوگوں نے اجازت طلب کی تا کہ وہاں سے جا کر پانی پئیں۔ یہ سن کر آپ اپنے خچر پر سوار گئے اور ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

''اس جگہ تم لوگ زمین کو کھودو۔''

چنانچہ لوگوں نے زمین کی کھدائی شروع کر دی تو ایک پتھر ظاہر ہوا۔ لوگوں نے اس پتھر کو نکالنے کی انتہائی کوشش کی لیکن تمام آلات بے کار ہو گئے اور وہ پتھر نہ نکل سکا۔ یہ دیکھ کر آپ کو جلال آ گیا اور آپ نے اپنی سواری سے اتر کر آستین چڑھائی اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اس پتھر کی دراڑ میں ڈال کر زور لگایا تو وہ پتھر نکل پڑا اور اس کے نیچے سے ایک نہایت ہی صاف شفاف اور شیریں پانی کا چشمہ ظاہر ہو گیا اور تمام لشکر اس پانی سے سیراب ہو گیا۔ لوگوں نے اپنے جانوروں کو بھی پانی پلایا اور لشکر کی تمام مشکوں کو بھی بھر لیا۔ پھر آپ نے اس پتھر کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ گرجا گھر کا عیسائی راہب آپ کی یہ کرامت دیکھ کر سامنے آیا اور آپ سے دریافت کیا:

''کیا آپ فرشتہ ہیں؟''

آپ نے کہا:

''نہیں۔''

اس نے پوچھا:

''کیا آپ نبی ہیں؟''

آپ نے فرمایا:

''نہیں۔''

اس نے کہا:

''پھر آپ کون ہیں؟''

آپ نے فرمایا:

"میں پیغمبر مرسل حضرت محمد بن عبداللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صحابی ہوں اور مجھ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چند باتوں کی وصیت بھی فرمائی ہے۔"

یہ سن کر وہ عیسائی راہب کلمہ شریف پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہوگیا۔ آپ نے فرمایا:

"تم نے اتنی مدت تک اسلام کیوں قبول نہ کیا تھا؟"

راہب نے کہا:

"ہماری کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اس گرجا گھر کے قریب جو ایک چشمہ پوشیدہ ہے اس چشمہ کو وہ شخص ظاہر کرے گا جو یا تو نبی ہوگا یا نبی کا صحابی ہوگا۔ چنانچہ میں اور مجھ سے پہلے بہت سے راہب اس گرجا گھر میں اسی انتظار میں مقیم رہے۔ اب آپ نے یہ چشمہ ظاہر کر دیا تو میری مراد بر آئی اس لئے میں نے آپ کے دین کو قبول کر لیا۔"

راہب کی تقریر سن کر آپ رو پڑے اور اس قدر روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"الحمدللہ! ان لوگوں کی کتابوں میں بھی میرا ذکر ہے۔"

یہ راہب مسلمان ہو کر آپ کے خادموں میں شامل ہوگیا اور آپ کے لشکر میں داخل ہو کر شامیوں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوگیا۔ آپ نے اس کو اپنے دست مبارک سے دفن کیا اور اس کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔

(شواہد النبوۃ، صفحہ 124)

☆☆☆

فصل نمبر 37:

شجاعة علي رضي الله عنه:

سیدنا علی کی شجاعت و بہادری

اسد اللہ:

شجاعت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی بے مثل تھی۔ اللہ نے آپ کو بازوئے خیبر شکن اور پنجہ شیر افگن عطا فرمایا۔ بارگاہ نبوت سے اسد اللہ کا لقب عطا ہوا۔ غزوۂ بدر سے شہادت تک قدم قدم پر فقید المثال شجاعت کا مظاہرہ کیا۔

ہمت واستقلال:

((وکان علیاً رضی الله عنه یقول :والله لو تظاهرت العرب علی قتالی لما ولیت عنها، ولو امکنت الفرص من رقابها، لسارعت الیها))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر (کفار) عرب جنگ میں پوری طاقت کے ساتھ میرے مقابلے میں کھڑے ہوجائیں تو میں کبھی بھی پیٹھ نہیں دکھاؤں گا اور اگر مجھے موقع ملا تو ان کی گردنیں اڑانے کیلئے ان پر حملہ کروں گا۔''

موت سے بھاگا نہیں جاسکتا:

((عن عبد الرحمن حاطب: کان علی رضی الله عنه اذا اراد القتال هلل و کبر ثم قال:

ای یـــوم مـــن الـــمـــوت افـــر

یـــوم مـــا قـــدر ام یـــوم قـــدر؟

''عبدالرحمٰن بن حاطب کہتے ہیں کہ جس وقت علی رضی اللہ عنہ جنگ کا ارادہ کرتے تھے تو لا الہ الا اللہ اور تکبیر کہتے تھے اور فرماتے تھے: کس دن میں موت سے بھاگ سکتا ہوں؟ آیا اس دن کہ میری موت مقدر نہیں ہوئی یا اس دن کہ میری موت مقدر بنی؟''

حضرت علی کو جرنیل بنا کر بھیجنا:

((عن عبد الله بن مسعود قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :ما بعثت علیا فی سریة الا رایت جبرئیل عن یمینه و میکائیل عن یساره والسحابة تظله حتی یرزقه الله الظفر))

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے کبھی بھی علی کو لشکر کا سردار بنا کر نہیں بھیجا مگر یہ کہ جبرائیل ان کی دائیں طرف اور میکائیل کو ان کی بائیں طرف دیکھتا تھا اور بادل ان پر سایہ کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ کامیابی ان کو نصیب کرتا۔''

تلوار ذوالفقار:

((بالاسناد، عن ابی عباس قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :اعطانی ربی ذاالفقار (ان الله تبارك و تعالیٰ اعطانی ذاالفقار) قال یا محمد، خذه واعطه خیر اهل الارض ، فقلت :من ذلك یا رب؟ قال :خلیفتی فی الارض علی بن ابی طالب رضی الله عنه))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے

مجھے ذوالفقار عطا کی اور فرمایا: اے محمد! اس کو لے لو اور زمین پر لوگوں میں سے بہترین فرد کو دے دو۔ میں نے کہا: پروردگار اس زمین پر لوگوں میں سے بہترین فرد کون ہے؟ فرمایا: علی بن ابی طالب جو اس زمین پر میرا جانشین ہے۔''

غزوۂ بدر اور اکیس کفار:

حق و باطل کے اس پہلے معرکہ میں جب قریش کی صف سے تین بہادر جو بڑے نامی تھے، نے نکل کر مسلمانوں کو مقابلہ کے لیے للکارا تو ان کی دعوت پر تین انصاریوں نے لبیک کہا۔ قریش کے بہادروں نے ان کا نام و نسب پوچھا جب معلوم ہوا کہ یہ مدینہ کے نوجوان ہیں تو لڑنے سے انکار کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا:

''اے محمد! ہمارے مقابلہ میں ہمارے ہمسر آدمی بھیجو۔''

اسی وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان سے تین عزیزوں کے نام لیے: حمزہ، علی اور عبیدہ۔ تینوں اپنے حریفوں کے سامنے میدان میں آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے حریف ولید کو ایک ہی وار میں تہ تیغ کر دیا، اس کے بعد جھپٹ کر حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد کی اور ان کے حریف شیبہ کو بھی قتل کر دیا۔ مشرکین نے طیش میں آ کر عام حملہ کر دیا۔ یہ دیکھ کر مجاہدین بھی نعرۂ تکبیر کے ساتھ کفار میں گھس گئے اور عام جنگ شروع ہو گئی۔ سید علی رضی اللہ عنہ نے صفیں کی صفیں اُلٹ دیں اور ذوالفقار حیدری نے بجلی کی طرح چمک چمک کر اعدائے اسلام کے جسموں کو جہنم کا ایندھن بنایا۔ اس پیکر شجاعت نے اس معرکہ میں 21 کفار کو جہنم واصل کیا۔

((قال جعفر بن محمد :نادى ملك من السماء يوم بدر يقال له رضوان :لا سيف الا ذوالفقار و لا فتى الا علي))

''امام جعفر بن محمد باقر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جنگ بدر میں ایک فرشتہ نے جس کا نام رضوان تھا آسمان سے صدا بلند کی: ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں اور علی کے علاوہ کوئی شجاع اور جوان مرد نہیں۔''

غزوۂ اُحد:

بدر میں ذلیل و خوار ہونے کے بعد مشرکین نے ارادہ کیا کہ اپنی تمام قوت کو یکجا کر کے مسلمانوں پر اس زور کا حملہ کیا جائے تا کہ وہ ختم ہو جائیں۔ عام لوگ شاید یہ خیال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اُحد میں شکست ہوئی، حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جس پہاڑ پر تعینات فرمایا تھا وہ وہاں سے یہ سمجھ کر آگے بڑھ گئے کہ کفار کو شکست ہو گئی ہے۔ جس مقام پر سے صحابہ نے جگہ چھوڑی اسی جگہ سے کفار نے حملہ کیا، جس کی وجہ سے کفار آگے بڑھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے اور سر مبارک پر بھی زخم آیا۔ کافی صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد گھیرا ڈال لیا تا کہ آپ کی حفاظت کی جائے۔ دوران حفاظت حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ یہ شکل و شباہت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ اس کے بعد علم (جھنڈا) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنبھالا۔ مشرکین کے علم بردار ابو سعد بن ابی طلحہ نے مقابلہ کے لئے للکارا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر ایسا حملہ کیا کہ وہ خاک وخون میں تڑپنے لگا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور معرکہ کے بعد آپ کو گھر لے آئے اور آپ کی تیمارداری میں لگ گئے۔

((وروی عن جعفر بن محمد عن ابیه عن علی بن الحسین عن ابیه قال :قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعلی بن ابی طالب رضی الله عنه :یا ابا الحسن! لواضع ایمان الخلائق واعمالهم فی کفة ووضع عملك یوم احد فی کفة اخری لرجع عملك علی جمیع الخلائق، والله تعالیٰ باهی بك یوم احد ملائکته المقربین، ورفع الحجاب من السماء، واشرقت بك الجنة وما فیها وابتهج بفعلك العالمون وان الله تعالیٰ یعوضك بذلك الیوم ما یغبطك به کل نبی ورسوله وصدیق و شهید)).

"جناب جعفر بن محمد باقر نے اپنے والد گرامی سے، انہوں نے اپنے والد علی بن حسین زین العابدین سے اور انہوں اپنے والد گرامی امام حسین رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالحسن! اگر تمام مخلوق کا ایمان اور اعمال کو ترازو کے ایک پلڑے میں اور جنگ اُحد میں تمہارے عمل کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو تمہارا عمل مخلوق کے تمام اعمال سے افضل ہوگا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب ملائکہ کے ساتھ جنگ اُحد میں آپ پر افتخار کیا ہے اور آسمان سے پردہ ہٹا دیا، بہشت اور اس میں تمام چیزوں کو تمہارے وسیلہ سے نورانی کر دیا، اور عقل مند تمہارے عمل سے خوشحال ہیں، اور اللہ اس دن کے بدلے میں تمہیں ایسی چیز عطا کرے گا کہ ہر پیغمبر اور رسول اور صدیق اور شہید اس کے آرزومند ہوں گے۔"

غزوۂ خندق:

غزوۂ خندق میں قریش اور دوسرے قبائل جن کی تعداد دس ہزار کے قریب تھی خندق کے قریب پہنچ چکے تھے۔ ان میں ایک دیو قامت شخص عمرو بن عبدود بھی تھا۔ جس کی دھاک اس کی جسامت کی وجہ سے دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ عمرو گھوڑے کو اپنے کندھوں پر اٹھا سکتا تھا اور پانچ آدمیوں پر بھاری تھا۔ عکرمہ بن ابوجہل نے جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا:

"جو آپ میں سے سب سے بہادر ہے اسے لاؤ۔ وہ میرے اس آدمی کا مقابلہ کر کے اگر اس کو گرا دے تو تم ہم سب کو قتل کر دینا۔"

مسلمانوں کی قیام گاہ میں کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بے قابو نہ ہونے دیا۔ عمرو بن عبدو نے کہا:

"قسم ہے ہبل اور عزیٰ کی! تم میں سے مجھے کوئی بھی نظر نہیں آتا جو میرا مقابلہ کر سکے۔"

اس موقع پر حیدر کرار جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی کھڑے تھے۔ کائنات کے اس عظیم شجاع نے سیاح لامکاں کی بے مثل آنکھوں کی طرف دیکھا جہاں سے اذن مل چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر اپنا عمامہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر باندھا اور دعا دی۔ حضرت علی عمرو کے مقابلہ میں گئے۔ وہ گھوڑے سے اُترا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس زور سے وار کیا کہ لوگ سمجھے کہ اس کی تلوار نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کام تمام کر دیا ہے، لیکن آپ وار بچا گئے۔ عمرو نے کئی وار کیے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غیر متوقع طور پر اپنے آپ کو بچایا اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس زور کا حملہ کیا کہ عمرو کی گردن کٹ گئی اور نخوت و گھمنڈ کا یہ پہاڑ ریت کے ذروں میں مل گیا اور جہنم واصل ہوا۔"

((عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :انہ قال:لضربة علی لعمرو تعادل عبادة الثقلین))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کا عمرو کو ایک ضرب لگانا جن و انس کی عبادت کے برابر ہے۔"

((لما دعا عمرو بن عبدو د الی البراز یوم الخندق ولم یجبه احد قال علی رضی اللہ عنہ :جعلت فداك یا رسول اللہ !تاذن لی؟ قال :انه عمرو بن عبدود، قال :انا علی بن ابی طالب، فخرج الیه فقتله))

"جس وقت جنگ خندق میں عمرو بن عبدود نے جنگ کا مطالبہ کیا تو کسی نے بھی اس کو جواب نہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: آیا مجھے اجازت دیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عمرو بن عبدود ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی علی بن ابی طالب ہوں۔ بس اس کی طرف بڑھے اور اس کو واصل جہنم کیا۔"

((وروی الطبرسی ایضا احادیث فی وقعة الخندق، وفیها :ان علیا رضی اللہ عنہ قتل عمرو ابن عبدود کان یعد بالف فارس بعد ما دعا له النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم، فقال :اللهم احفظه من بین یدیه ومن خلفه وعن یمینه وعن شماله ومن فوق راسه ومن تحت قدمیه))

"طبرسی نے خندق کے واقعہ کے بارے میں روایت نقل کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عمرو بن عبدود کو قتل کیا جو ایک ہزار سوار کے برابر تھا۔ یہ واقعہ جب پیش آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کی اور فرمایا: اے اللہ! اس کے آگے پیچھے دائیں اور بائیں سر سے لے کر قدموں تک اس کی حفاظت فرما۔"

((عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال :لما برز علی الی عمرو بن عبدود قال النبی صلی

اللہ علیہ وسلم :برز الایمان کلہ الی الشرک کلہ فلما قتلہ ، قال لہ ابشر یا علی فلووزن عملک الیوم بعمل امتی لرجع عملک بعملھم))

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے کہ جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ عمرو بن عبدود کے مقابلے کیلئے روانہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کُل ایمان کُل کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے۔ جس وقت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو واصل جہنم کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تمہیں مبارک ہو! تمہارے اس عمل کا امت کے اعمال سے وزن کیا جائے تو تمہارا عمل سب سے زیادہ بھاری ہوگا۔''

((ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لما اذن لعلی رضی اللہ عنہ فی لقاء عمرو بن عبدود و خرج الیہ قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :برز الایمان کلہ الی الشرک کلہ))

''جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو عمرو بن عبدود سے مقابلہ کرنے کی اجازت دی اور علی رضی اللہ عنہ اس کی طرف روانہ ہوئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پورا ایمان پورے شرک کے مقابلے میں ظاہر ہوگیا ہے۔''

((عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم : ضربۃ علی فی یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامۃ))

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ خندق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک ضرب قیامت تک میری امت کے تمام اعمال سے افضل ہے۔''

((عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہ قال :لمبارزۃ علی بن ابی طالب لعمرو بن عبدود یوم الخندق افضل من عمل امتی الی یوم القیامۃ))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب کا جنگ خندق میں عمرو بن عبدود سے جنگ کرنا قیامت تک میری امت کے تمام اعمال سے افضل ہے۔''

غزوۂ خیبر:

7 ہجری میں خیبر پر فوج کشی ہوئی۔ یہاں پر یہودیوں کے بڑے بڑے قلعے موجود تھے جن کا مفتوح ہونا آسان نہ تھا۔ پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی تسخیر پر مامور ہوئے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخر ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔''

جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہر ایک یہ آس لگائے بیٹھا تھا کہ جھنڈا اسے دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''علی کہاں ہیں؟''

لوگوں نے عرض کیا:

''ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔''

فرمایا:

''انہیں بلاؤ۔''

چنانچہ انہیں لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا۔ جناب علی ایسے اچھے ہو گئے گویا انہیں کوئی درد تھا ہی نہیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا عطا کیا۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

علم ملنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کی طرف بڑھے اُدھر سے یہودیوں کا سردار مرحب بڑے جوش و خروش کیساتھ یہ رجز پڑھتا ہو نکلا:

قد علمت خیبر انی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

اذ الحروب اقبلت تلهب

''خیبر مجھ کو جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، سلح پوش بہادر اور تجربہ کار ہوں جب کہ لڑائی کی آگ بھڑکتی ہے۔''

فاتح خیبر نے اس متکبرانہ رجز کا جواب دیا:

انا الذی سمتنی امی حیدره

کلیث غابات کریه المنظره

''میں وہ ہوں جس کا نام میری ماں نے حیدر رکھا۔''

یہ کہہ کر آپ آگے بڑھے اور جھپٹ کر ایک ہی وار میں اُس کا کام تمام کر دیا۔ اس کے بعد قوت حیدری نے حیر انگیز شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک ہاتھ سے ہی قلعہ کے دروازہ کو اُکھاڑ ڈالا اور دوران جنگ ایک ہاتھ میں تل اور ایک ہاتھ میں دروازہ تھامے ہوئے تھے اور بے مثال بہادری کا مظاہرہ کیا۔

اس دروازہ کو چالیس آدمی ہمت کر کے اُٹھا سکتے تھے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ قسم! اس دروازہ کو میں نے اپنی جسمانی قوت سے نہیں بلکہ ایمانی قوت کے ساتھ اُکھاڑا تھا۔"

((وروی ان امیر المومنین رضی الله عنه قال :فی رسالته الی سهل بن حنیف :والله ما قلعت باب خیبر بقوة جسدیة، ولا بحركة غذائية لكني ايدت بقوة ملكوتية، ونفس بنور ربها مضيئة، وانا من احمد كالضوء من الضوء، والله لو تظاهرت العرب على قتالي، لما وليت ولو امكنتني الفرصة من رقابها لما بقيت ، ومن لم يبال متى حتفه عليه ساقط فجنانه في الملمات رابط))

"امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو خط سہیل بن حنیف کو لکھا اس خط میں فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے دروازہ خیبر کو اپنی جسمانی طاقت سے نہیں اکھاڑا اور نہ ہی غذا کی طاقت سے، بلکہ عالم ملکوتی اور روحانی قوت سے اور اللہ کے نور (قرآن) سے میری تائید ہوئی ہے اور میری احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ایسے ہے جیسے روشنی کی روشنی سے۔ اللہ کی قسم! اگر عرب لوگ پوری طاقت سے میرے مقابلے کیلئے میدان جنگ میں آجائیں تو میں پیٹھ نہیں دکھاؤں گا اور اگر ان پر مسلط ہونے کی فرصت ملی تو ان میں سے کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑوں گا، ہاں اگر کسی کو یہ خوف نہ ہو کہ کس وقت موت آئے گی تو اس کا دل حالات اور واقعات سے مضبوط ہوتا ہے۔

((عن جابر بن عبد الله :ان علياً رضي الله عنه حمل الباب يوم خيبر حتى صعد المسلمون عليه ففتحوها))

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جنگ خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کے دروازے کو اپنے ہاتھ سے اٹھایا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ خیبر پر چڑھ گئے اور خیبر کو فتح کیا۔"

((عن ابن جرير الطبري صاحب المسترشد:انه رضي الله عنه حمل باب خيبر بشماله وهو اربعة اذرع في خمسة اشبار عمقا حجرًا صلدًا دون يمينه فاثر فيه اصابعه وحمله بغير مقبض يتترس به فضارب الاقرن بسيفه حتى هجم عليهم ثم زجه من ورائه اربعين ذراعاً))

"ابن جریر طبری صاحب مسترشد سے نقل ہوا ہے کہ خیبر کا دروازہ جو چار گز اور پانچ بالشت موٹا اور خالص پتھر سے بنا ہوا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے اس طرح اٹھایا کہ اس پر آپ کی انگلیوں کے نشان پڑ گئے اور وہ دروازہ جو بغیر کنڈے کے تھا اس کو اٹھا کر اپنی ڈھال بنایا اور دشمنوں پر وار کیے اس کے بعد دروازے کو اپنی پشت سے چار گز دور پھینک دیا۔"

((وفي رواية:انه كان طول الباب خمسة عشر ذراعاً، وعرض الخندق عشرة اذرع فوضع جانبا على طرف الخندق وضبط بيده جانباً حتى عبر عليه العسكر وكانوا

ثمانية آلاف وسبعمائة رجل وفيهم من كان يتردد ويحف عليه))

''خیبر کے دروازے کی لمبائی پندرہ گز تھی اور (خیبر میں کھودی گئی) خندق کی چوڑائی دس گز تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دروازے کے ایک حصے کو خندق پر رکھا اور دوسرے حصے کو ہاتھ پر اٹھایا یہاں تک کہ لشکر اس کے اوپر سے گزرا اور لشکر کی تعداد آٹھ ہزار سات سو افراد پر مشتمل تھی اور ان میں پیدل اور سوار بھی موجود تھے۔''

جنگ صفین:

کامل ابن اثیر میں ہے کہ لشکر امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے صرف بارہ جاں نثاروں کو ساتھ لے کر لشکر معاویہ پر حملہ کر دیا اور پورے لشکر کو چیرتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیمہ کے قریب پہنچ گئے اور پکار کر فرمایا:

''اے معاویہ! طرفین کے لوگ مفت میں مارے جائیں کیا فائدہ؟ آؤ! میرے مقابلہ میں نکلو! جو اپنے حریف کو مار دے وہی مستقل ہو جائے۔''

عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا:

''علی کی بات تو ٹھیک ہے۔''

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

''تم جانتے ہو کہ ان کا مقابلہ کرنے جو جاتا ہے وہ زندہ نہیں بچتا؟ میں تمہارا مطلب سمجھتا ہوں تم مجھے مروانا چاہتے ہو۔ مجھے معاف رکھو۔!''

☆☆☆

فصل نمبر 38:

علي صاحب اللواء:

حضرت علی صاحبِ علم

رسول اللہ کے علمبردار:

((قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :علي صاحب لوائي))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے علم بردار ہیں۔''

حمد و ثناء کے جھنڈے کے علمبردار:

((قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :علي صاحب لواء الحمد))

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی حمد وثنا کے علمدار ہیں۔‘‘

جنگ بدر کے دن:

((عن ابن عباس :ان رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم دفع الراية الى على رضى الله عنه يوم بدر وهو ابن عشرين سنة))

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں پرچم علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا جو اس وقت بیس سال کے تھے۔‘‘

مختلف غزوات میں علم:

((عن ابن عباس قال :كانت راية رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم مع على رضى الله عنه فى المواقف كلها يوم بدر ويوم احد ويوم حنين ويوم الاحزاب و يوم فتح مكة، و كانت راية الانصار مع سعد بن عبادة فى المواطن كلها، و يوم فتح مكة وراية المها جرين مع على رضى الله عنه))

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تمام جنگوں میں مثلا: جنگ احد، حنین، احزاب اور فتح مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا اور انصار کا پرچم ان تمام جنگوں میں اور فتح مکہ میں سعد بن عبادہ کے ہاتھ میں تھا اور مہاجرین کا پرچم بھی علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔‘‘

قیامت کے دن رسول اللہ کا جھنڈا:

((وفى حديث جابر بن سمرة قالوا :يا رسول الله من يحمل رايتك يوم القيامة؟ قال: من عسى ان يحملها يوم القيامة الا من كان يحملها فى الدنيا على بن ابى طالب))

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: قیامت کے دن آپ کا علم کون اپنے ہاتھ میں لے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب کے علاوہ جو اس دنیا میں میرے علمدار ہیں قیامت کے دن کون میرے پرچم کو اٹھائے گا۔؟‘‘

((عن جابر بن سمرة قال :قيل :يا رسول الله ، من صاحب لوائك فى الاخرة؟ قال : صاحب لوائى فى الاخرة صاحب لوائى فى الدنيا، على بن ابى طالب رضى الله عنه))

’’حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: قیامت کے دن آپ کے علمدار کون ہیں؟ فرمایا: آخرت میں میرے علمدار وہی ہیں جو اس دنیا میں میرے علمدار ہیں وہ علی بن ابی طالب ہیں۔‘‘

غزوۂ خیبر کا علم:

((عن سلمة بن عمرو بن الاكوع قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ابا بكر برايته وكانت بيضاء، فيما قال ابن هشام الى بعض حصون خيبر فقاتل فرجع ولم يك فتح وقد جهد، ثم بعث بعد الغد عمر بن الخطاب فقاتل ثم رجع ولم يك فتح وقد جهد، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: لا عطين الراية غدًا رجلًا يحب الله ورسوله يفتح الله على يديه ليس بفرار قال: يقول سلمة: فدعا رسول الله صلى الله عليه وآل وسلم عليا وهو ارمد فتفل في عينيه ثم قال: خذهذه الراية فامض بها حتى يفتح الله عليك))

''حضرت سلمہ بن عمرو بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو اپنے پرچم کے ساتھ جس کا رنگ سفید تھا، خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر بھیجا۔ ابوبکر نے جنگ کی اور واپس لوٹ آئے۔ کافی کوشش کرنے کے باوجود کامیاب نہ ہو سکے۔ اس کے دوسرے دن حضرت عمر بن خطاب کو بھیجا۔ انہوں نے بھی جنگ کی اور واپس لوٹ آئے۔ کوشش کے باوجود کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کل علم اس کو دوں گا جسے اللہ اور پیغمبر دوست رکھتے ہیں، وہ کبھی بھی بھاگنے والے نہیں اور اللہ نے بھی فتح اس کے ہاتھ میں قرار دی ہے۔ سلمہ کہتی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، اس وقت علی رضی اللہ عنہ آنکھ کے درد میں مبتلا تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن ان کی آنکھ میں ڈالا اور فرمایا: اس پرچم کو لے کر چلیں تا کہ اللہ کامیابی اور فتح کو آپ کے ہاتھ میں قرار دے۔''

((عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: لا عطين الراية غدًا رجلًا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله كرارا غير فرار يفتح الله عليه، جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره، فبات الناس متشوقين، فلما اصبح قال: اين علي؟ قالوا: يا رسول الله ما يبصر، قال: ائتوني به، فلما اتى به قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: ادن مني، فدنا منه، فتفل في عينيه ومسحها بيده فقام علي من بين يديه كانه لم يرمد))

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں علم ایک ایسے مرد کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور پیغمبر کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا پیغمبر بھی اس کو دوست رکھتے ہیں۔ وہ دشمن کا مقابلہ کرے گا اور ہرگز فرار بھی نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے کامیابی کو اس کے ہاتھ میں قرار دیا ہے۔ جبرائیل اس کی دائیں طرف اور میکائیل بائیں طرف ہوں

گے۔ پس لوگوں نے بڑے شوق اور اشتیاق کے ساتھ پوری رات گزاری۔ صبح سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ کہا گیا: یا رسول اللہ! علی کی آنکھ میں درد ہے۔ فرمایا: ان کو میرے پاس لے آئیں۔ جس وقت علی رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میرے قریب آؤ! حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن ان کی آنکھ میں ڈالا اور اس کو صاف کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایسی حالت میں اٹھے گویا کہ ان کی آنکھ میں درد ہی نہیں تھا۔"

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :لاعطين الراية غدارجلا كرارا غير فرار يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله يفتح الله على يديه))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں علم اس مرد کے ہاتھ میں دوں گا جو دشمن کا مقابلہ کرے گا اور میدان نہیں چھوڑے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اسے دوست رکھتے ہیں۔ اللہ کامیابی کو اس کے ہاتھ میں عطا کرے گا۔"

((فقال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :لا عطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله ، كرار غير فرار يا خذها عنوة وفي رواية:يا خذها بحقها، وفي رواية:لا يرجع حتى يفتح الله على يده البخاري و مسلم انه قال :لما قال النبي صلى الله عليه و آله وسلم حديث الراية بات الناس يذكرون ليلتهم ايهم يعطاها، فلما اصبح الصبح غدوا على رسول الله كلهم يرجو ان يعطاها، فقال: اين على بن ابى طالب؟ فقيل :هو يشتكى عينيه:فقال :فارسلوا اليه، فاتى به فتفل النبي صلى الله عليه و آله وسلم في عينيه ودعا له فبرء ، فاعطاه الراية))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں علم اس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اسے دوست رکھتے ہیں۔ وہ دشمن کا مقابلہ کرے گا اور ہرگز فرار نہیں کرے گا اور پرچم کو بڑے کمال اور فروتنی سے حاصل کرے گا۔ ایک اور روایت میں نقل ہوا ہے کہ علم کو حق سے لے گا اور دوسری روایت میں نقل ہوا ہے کہ اس وقت تک واپس نہیں آئے گا جب تک اللہ اس کے ذریعہ سے کامیابی حاصل نہیں کرے گا۔ بخاری اور مسلم میں بھی نقل ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے بعد لوگ اس فکر میں تھے کہ آیا کل یہ علم ہم میں سے کس کو دیا جائے گا۔ پوری رات بیدار رہے، صبح سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکے پاس آئے اور سب کی خواہش یہی تھی کہ علم ان کو دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ کہا گیا: ان کی آنکھوں میں درد ہے۔ فرمایا: کسی کو ان کو بلانے کیلئے بھیجیں۔ علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن

ان کی آنکھوں میں ڈالا اور دعا فرمائی۔ علی رضی اللہ عنہ شفایاب ہو گئے اس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے علم ان کو عطا کیا۔"

((عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہ قال یوم خیبر: لا عطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ، ویحبہ اللہ ورسولہ لیس بفرار، یفتح اللہ علی ھدیہ، ثم دعا بعلی وھو ارمد، فتفل فی عینیہ، واعطاہ الرایۃ))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر میں فرمایا: کل میں پرچم ایک ایسے مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اسے دوست رکھتے ہیں۔ وہ کبھی بھی فرار نہیں کرے گا اور اللہ اس کے وسیلے سے کامیابی اور فتح عطا کرے گا۔ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں درد ہو رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا اور علم ان کو عطا کیا۔"

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: لا عطین الرایۃ۔ غدًا رجلًا یحبہ اللہ ورسولہ۔ او قال: یحب اللہ ورسولہ یفتح اللہ علیہ فاذا نحن بعلی وما نرجوھم، فقالوا: ھذا علی، فاعطاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الرایۃ ففتح اللہ علیہ))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کل علم اس کو دوں گا (یا مجھ سے وہ علم لے گا) جسے اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتے ہیں (یا فرمایا: وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے) اور اللہ اسے کامیابی عطا کرے گا۔ حاضرین مجلس کہتے ہیں: دوسرے دن علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمیں ان کے آنے کی امید نہیں تھی۔ سب نے کہا: علی آئے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم ان کے سپرد کیا اور اللہ نے ان کو کامیابی عطا کی۔"

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: لا دفعن الرایۃ الی رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ ویفتح اللہ بیدہ۔ فاستشرف لھا اصحابہ فدفعھا الی علی))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں علم اسے سپرد کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول بھی اسے دوست رکھتے ہیں اور اللہ اس کو کامیابی عطا فرمائے گا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اصحاب نے سر اٹھا کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا۔"

☆☆☆

فصل نمبر 39:

عدد جراحات علي وحزن النبي له:

جناب علی کے زخم اوران پر رسول اللہ کا غمگین ہونا

زخموں کا ملنا:

((وعن انس قال :اتى النبى صلى الله عليه و آله وسلم بعلى رضى الله عنه يومئذ يعنى يوم احد، وعليه نيف وستون جراحة من طعنة وضربة ورمية فجعل رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يمسحها وهى تلتئم باذن الله كان لم تكن))

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: جنگ احد میں علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اس وقت انہیں ساٹھ کے لگ بھگ تیروں، تلواروں اور نیزوں کے زخم لگے ہوئے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زخموں پر ہاتھ پھیرا اور اللہ کے اذن سے زخم آپس میں مل گئے گویا کہ زخم تھے ہی نہیں۔''

رسول اللہ کا زخم علی دیکھ کر رونا:

((عن ابى الدنيا المعمر المغربى قال :سمعت امير المومنين على بن ابى طالب رضى الله عنه يقول :جرحت فى وقعة خيبر خمس و عشرين جراحة، فجئت الى النبى صلى الله عليه و آله وسلم فلما راى مابى بكى واخذ من دموع عينيه فجعلها على الجراحات فاسترحت من ساعتى))

''ابوالدنیا معمر مغربی کہتے ہیں کہ امیر المومنین جناب علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جنگ خیبر میں پچیس زخم کھائے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حالت دیکھی تو رو پڑے، اس وقت ان کی آنکھوں سے آنسو میرے زخموں پر گرے تو فوراً ہی مجھے سکون مل گیا۔''

ایک ہزار زخم:

((الاختصاص: ذكروا سبعين خصلة مجتمعة فى امير المومنين رضى الله عنه :ترك الشكاية فى موضع الم الجراحة وكتمان ماوجد فى جسده من اثر الجراحات من قرنه الى قدمه، وكانت الف جراحة فى سبيل الله، وقالوا :انصرف امير المومنين رضى الله

عنه من احدوبه ثمانون جراحة يدخل الفتايل من موضع و يخرج من موضع، فدخل عليه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عايداو هو مثل المضغة على نطع، فلما راه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بكى وشكتا المراتان، اى الجراحتان، الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما يلقي وقالتا :يا رسول الله قد خشينا عليه مما تدخل الفتايل فى موضع الجراحات من موضع الى موضع و كتمانه ومايجد من الالم، قال :فعدما به من اثر الجراحات عند خروجه من الدنيا فكانت الف جراحة من قرنه الى قدمه))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ستر خصلتوں میں سے ایک خصلت یہ بھی تھی کہ کبھی بھی اپنے زخموں کے درد کو محسوس نہ کیا اوران پر سر سے لے کر قدموں تک زخموں کے آثار تھے لیکن ان آثار کو چھپایا ہوا تھا۔ان کو راہ الٰہی میں ایک ہزار کے لگ بھگ زخم لگے تھے۔روایت میں نقل ہوا ہے کہ جس وقت امیر المومنین جناب علی المرتضیٰ جنگ اُحد سے واپس لوٹے تو اس وقت ان کے بدن پر اسی زخم تھے اور زخم اتنے گہرے اور عمیق تھے کہ جس وقت زخم پر پٹی باندھتے تھے تو دوسرے حصے سے زخم ظاہر ہو جاتا تھا۔رسول اللہ علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لائے، اس وقت علی رضی اللہ عنہ روندے ہوئے گوشت کی طرح ایک چمڑے پر سوئے ہوئے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ان پر پڑی تو رونے لگے۔دو کنیزیں جو علی رضی اللہ عنہ کے زخموں کی مرہم پٹی کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور شکایت کی اور کہا: یا رسول اللہ! ہمیں علی کے زخموں کا خوف ہے۔ہم جس جگہ پر بھی پٹی کرتی ہیں دوسری جگہ سے زخم ظاہر ہو جاتے ہیں اور انہوں نے درد کو چھپایا ہوا ہے۔علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد زخموں کے آثار کو گنا گیا تو سر سے لے کر قدموں تک ایک ہزار زخموں کے آثار موجود تھے۔''

غزوہ احد میں زخموں کی تعداد:

((عدد جراحات اميرالمومنين رضى الله عنه باحد على تسعون اربعون ، وست عشرة ضربة ، وسقط الى الارض فى اربع منهن، وثمانون))

''جنگ احد میں امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے زخموں کی تعداد نوے تھی۔بعض روایات میں ہے کہ حضرت علی کے زخموں کی تعداد چالیس تھی اور سولہ ضربیں لگی ہوئیں تھیں اور چار ضربوں کی وجہ سے زمین پر گر پڑے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 40:

ذکر قول النبی من سب علیاً فقد سبنی:

جس نے علی کو برا کہا پس اس نے مجھے (رسول اللہ کو) برا کہا

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا العباس بن محمد الدوری' قال: سمعت یحیی بن ابی بکیر' قال: اخبرنا اسرائیل' عن ابی عبداللہ الجدلی' قال: دخلت علی ام سلمة' فقالت: ایسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکم؟ فقلت: سبحان اللہ' او معاذ اللہ' قالت: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من سب علیا فقد سبنی))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 441 رقم 8422 وطبع آخر ج 5 ص 133 رقم 8476' مسند احمد ج 6 ص 323 رقم 27284' فضائل الصحابة ج 2 ص 736 رقم 1011' المستدرک للحاکم ج 3 ص 120 رقم 4673' 4674' 4676' 4677' شرف المصطفی ج 5 ص 502' اتحاف الخیرة المہرة ج 7 ص 202 رقم 6670' مجمع الزوائد ج 9 ص 130 رقم 14740' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 266' مختصر تاریخ دمشق ج 17 ص 366' الریاض النضرة ج 4 ص 106' سیر أعلام النبلاء للذھبی (سیرت) ص 624' البدایة والنھایة ج 5 ص 469 وطبع جدید ج 7 ص 584' مشکاة رقم 692' الجامع الصغیر رقم 8736' ازالة الخفاء ج 4 ص 450' مناقب علی والحسنین وامھما فاطمة الزہراء ص 32' السلسلة الصحیحة للالبانی ج 3 ص 288)

"حضرت ابوعبداللہ الجدلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: کیا تمہاری مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کیا جاتا ہے؟ میں نے کہا: سبحان اللہ یا معاذ اللہ! فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: جس شخص نے علی کو سب وشتم کیا تو اس نے مجھے سب وشتم کیا۔"

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا عبدالاعلی بن واصل بن عبدالاعلی الکوفی' قال: حدثنا جعفر بن عون' عن شقیق بن ابی عبداللہ' قال: حدثنا ابوبکر ابن خالد بن عرفطة' قال: رایت سعد ابن ابی وقاص بالمدینة' فقال: ذکرلی انکم تسبون علیا' قلت: قدفعلنا' قال: لعلک سببتہ؟ (قلت: معاذ اللہ' قال: لاتسبہ' فان وضع المنشار علی مفرقی علی ان اسب علیاً ماسببتہ بعد ماسمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما سمعت))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 441 رقم 8423 وطبع آخر ج 5 ص 133 رقم 8477' مسند ابی یعلی ج 1 ص 327 رقم 773' اتحاف الخیرۃ المہرۃ ج 7 ص 201 رقم 6669' کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص 590 رقم 1353' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 375 رقم 32113' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 412' مختصر تاریخ دمشق ج 18 ص 28' جمع الجوامع ج 13 ص 467 رقم 8349' المقصد العلی فی زوائد مسند ابی یعلی للموصلی رقم 1337' المطالب العالیۃ ج 4 ص 64 رقم 3967)

''حضرت ابوبکر بن خالد بن عرفطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن مالک بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ مقدسہ میں دیکھا تو آپ نے مجھے فرمایا: ہمیں ذکر کیا گیا ہے کہ تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہتے ہو؟ میں نے کہا: ہم نے ایسا کیا ہے۔ فرمایا: شاید تو نے بھی انہیں برا کہا ہے؟ میں نے کہا: معاذ اللہ۔ فرمایا: انہیں کبھی برامت کہنا! پس اگر میری چوٹی پر آری رکھ دی جائے تا کہ میں اُنہیں برا کہوں تو میں انہیں برا نہیں کہوں گا' بعد اس کے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سنا تھا جو سنا تھا۔''

☆☆☆

فصل نمبر 41:

الترغیب فی مولاۃ علی والترھیب من معاداتہ:

علی سے محبت کی ترغیب اور آپ سے عداوت پر ترہیب

حدیث نمبر 1:

((اخبرنی ھارون بن عبداللہ البغدادی الحمال' قال: حدثنا مصعب بن المقدام' قال: حدثنا فطر بن خلیفۃ عن ابی الطفیل واخبرنا ابو داود قال: حدثنا محمد بن سلیمان قال: حدثنا فطر عن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ قال: اجمع علی الناس فی الرحبۃ' فقال: انشد باللہ کل امریء سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم غدیر خم (ماسمع فقام اناس' فشھدوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم غدیر خم) الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسھم وھو قائم' ثم اخذ بید علی فقال: من کنت مولاہ فعلی مولاہ' اللھم وال من والاہ' وعاد من عاداہ قال ابو الطفیل: فخرجت وفی نفسی منہ شیء' فلقیت زید بن ارقم (فاخبرتہ' فقال: او ماتنکر؟) واخبرنا' فقال: تشک؟ انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی داود))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 130 رقم 8092 وص 437 رقم 8410 وص 443 رقم 8428 وطبع آخر ج 5 ص 45 رقم 8148 وص 130 رقم 8464 وص 134 رقم 8478 ' مسند احمد ج 1 ص 152 رقم 1311 ' مسند ابی یعلیٰ ج 1 ص 257 رقم 563 وج 5 ص 560 رقم 6392 ' تحفۃ الاخبار بترتیب شرح مشکل الآثار ج 9 ص 177 رقم 6586 ' 6487 ' 6490 ' 6491 ' 6492 ' 3942 ' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 371 رقم 32082 ' 32083 ' وص 375 رقم 32109 ' اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج 7 ص 211 ' 6684 ' 6688 ' 6690 ' 6691 ' مختصر زوائد البزار للعسقلانی ج 2 ص 302 رقم 900 ' 1901 ' 1902 تا 1907 ' المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ للعسقلانی ج 4 ص 60 رقم 3958 ' استجلاب ارتقاء الغرف ج 1 ص 347)

''حضرت فطر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو ایک کشادہ مقام پر جمع کیا' پھر فرمایا: میں تم سے ہر اُس شخص کو قسم دیتا ہوں جس نے ''غدیر خم'' کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا وہ بیان کرے۔ اس پر کچھ حضرات نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے ''غدیر خم'' کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں اہل ایمان کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ اور اس وقت آپ کھڑے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا: میں جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔ اے اللہ! جو اس سے محبت رکھے تو اس سے محبت کر اور جو اس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔ حضرت ابوالطفیل کہتے ہیں: میں باہر آیا اور میرے دل میں اس حدیث کے متعلق کچھ شک تھا' پس میری ملاقات حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں یہ حدیث سنائی۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم شک یا انکار کرتے ہو؟ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا تھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور یہ الفاظ ابوداود کے ہیں۔''

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا زکریا بن یحیی' قال: حدثنی محمد بن عبدالرحیم' قال: اخبرنا ابراھیم' قال: حدثنا معن قال: حدثنی موسی بن یعقوب' عن المھاجر بن مسمار' عن عائشۃ بنت سعد وعامر بن سعد (عن سعد) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب (الناس) فقال: امابعد' ایھا الناس! فانی ولیکم' قالوا: صدقت' ثم اخذ بید علی فرفعھا' ثم قال: ھذا ولیی والمودی عنیی' والی اللہ من والاہ وعادی من عاداہ))

(السنن الکبریٰ ج 7 ص 409 رقم 8340 وص 442 رقم 8425 وطبع آخر ج 5 ص 107 رقم 3897 وص 134 رقم 8479)

''حضرت مہاجر بن مسمار حضرت عائشہ بنت سعد اور عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! بیشک میں تمہارا ولی ہوں۔ سب نے عرض کیا: آپ نے حق فرمایا۔ پھر

آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بلند فرمایا' پھر ارشاد فرمایا: یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے ادا کرنے والا ہے۔ جو شخص اس کے ساتھ محبت کرے اللہ اُس سے محبت کرنے والا ہے اور جو اس سے دشمنی رکھے اللہ اس سے دشمنی رکھنے والا ہے۔''

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا احمد بن عثمان البصری ابوالجوزاء' قال (حدثنا ابن عشمة' قال: حدثنا موسیٰ بن یعقوب' عن المهاجرین مسمار) ابن عینیة بنت سعد عن سعد قال: اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بیدعلی' فخطب فحمداللہ واثنی علیه' ثم قال: الستم تعلمون الم تعلموا' انی اولی بکم من انفسکم؟ قالوا: نعم' صدقت یارسول اللہ' ثم اخذبیدعلی فرفعها' فقال: من کنت ولیه فهذاولیه' وان اللہ لیوالی من والاہ' ویعادی من عاداہ))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 442 رقم 8426 وطبع آخر ج 5 ص 134 رقم 8480)

''حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہاری جانوں سے بھی قریب تر ہوں۔ سب نے کہا: یارسول اللہ! بیشک آپ نے حق فرمایا۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ بلند کر کے فرمایا: میں جس کا ولی ہوں تو یہ بھی اس کا ولی ہے اور بے شک اللہ اس شخص سے محبت رکھتا ہے جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی رکھتا ہے جو اس سے دشمنی رکھے۔''

حدیث نمبر 4:

((اخبرنا زکریا بن یحیی' قال: حدثنا (محمد بن یحیی' قال: حدثنا) یعقوب بن جعفربن ابی کثیر الزمعی' عن مهاجربن مسمار' قال: أخبرتنی عائشة بنت سعد عن سعد قال: کنامع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بطریق مکة وهو متوجه (موجه) الیها' (فلما بلغ غدیرخم' وقف الناس' ثم ردمن مضی' ولحقه من تخلف) فلما اجتمع الناس الیه' قال: ایهاالناس (هل بلغت) قالوا نعم قال: اللهم اشهدثلاث مرات یقولها' ثم قال: ایهاالناس!) من ولیکم؟ قالوا: اللہ ورسوله۔ ثلاثا۔ ثم اخذبیدعلی فاقامه ثم قال: من کان اللہ ورسوله ولیه فهذاولیه' اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 443 رقم 8427 وطبع آخر ج 5 ص 135 رقم 8481)

''حضرت مہاجر بن مسمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عائشہ بنت سعد نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ ہم مکہ معظمہ کے راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور اس

وقت آپ مکۃ المکرمۃ کی طرف جا رہے تھے' جب آپ غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو لوگوں کو ٹھہرا دیا اور جو آگے نکل گئے تھے انہیں واپس بلالیا اور جو پیچھے تھے وہ آ پہنچے۔ سو جب تمام لوگ آپ کے قریب جمع ہوگئے تو آپ نے فرمایا: لوگو! کیا میں نے تبلیغ پوری کر دی؟ سب نے عرض کیا: جی ہاں' آپ نے تین مرتبہ عرض کیا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر فرمایا: اے لوگو تمہارا ولی کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول۔ یہ سوال و جواب تین مرتبہ ہوا۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں کھڑا کیا پھر فرمایا: جس شخص کا اللہ اور اس کا رسول ولی ہے تو یہ بھی اس کا ولی ہے۔ اے اللہ! اُس سے محبت فرما جو اس سے محبت کرے اور اس سے نفرت فرما جو اس سے عداوت رکھے۔''

حدیث نمبر 5:

((اخبرنا اسحق بن ابراهیم بن راهویة'قال: اخبرنا النضربن شمیل قال: اخبرنا الجلیل بن عطیة' قال: حدثنا عبدالله بن بریدة قال: حدثنی ابی' قال: لم اجدالناس ابغض علی (لم یکن احد من الناس ابغض الی) من علی بن ابی طالب حتی احببت رجلاً من قریش' ولا احبه الا علی بغض علی' فبعث ذلك الرجل علی خیل فصحبته'(و) مااصحبه الا علی بغض علی' قال: فاصبناسبیا' قال: فکتب الی النبی صلی الله علیه وسلم ان ابعث (ان یبعث) الینا من یخمسه' فبعث الینا علیا' وفی السبی وصیفة من افضل السبی' فلما خمسه صارت (الوصیفة) فی الخمس' ثم خمس فصارت فی اهل بیت النبی صلی الله علیه وسلم ثم خمس فصارت فی آل علی' فاتانا ورأسه یقطر' فقلنا: ماهذا؟ فقال: الم تروالی الوصیفة' فانهاصارت فی الخمس' ثم صارت فی اهل بیت النبی صلی الله علیه وسلم' ثم صارت فی آل علی' فوقعت علیها' فکتب وبعث' معنا مصدقاً للکتابة الی النبی صلی الله علیه وسلم' مصدقالما قال علی' فجعلت اقراعلیه ویقول صدقا (صدق) واقول: صدق' فامسك بیدی رسول الله صلی الله علیه وسلم' فقال: یابریدة! اتبغض علیاً؟ نعم' فقال: لاتبغضه'وان کنت تحبه فازددله حبا' فوالذی نفسی بیده لنصیب آل علی فی الخمس افضل من وصیفة فما کان احد من الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم احب الی من علی رضی الله عنه قال عبدالله بن بریدة: والله مافی الحدیث بینی وبین النبی صلی الله علیه وسلم غیر ابی))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7ص443رقم8428وطبع آخرج5ص135رقم8482' بخاری رقم4350 (مختصرا) مسند احمد ج5ص351رقم23355وص356 رقم 23400وص 359 رقم 23424' فضائل الصحابۃ ج2ص856 رقم 1175'1177'1179'1180' المستدرک للحاکم ج2ص129رقم2635وج3ص109رقم4635' تحفۃ الاخیار

بترتیب شرح مشکل الآثار ج 5 ص 496 رقم 3589 'السنن الکبریٰ للبیہقی ج 6 ص 342 رقم 12957 'معرفۃ السنن والآثار للبیہقی رقم 4001 'مختصر تاریخ دمشق ج 17 ص 348 '349 'الریاض النضرۃ ج 4 ص 111 '112 زاد المعاد ج 5 ص 637 'مجمع الزوائد ج 9 ص 127 رقم 14730 'مناقب علی والحسنین للفواد عبدالباقی ص 724)

''حضرت عبداللہ بن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد (بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر میرے نزدیک کوئی شخص ناپسندیدہ نہیں تھا حتی کہ ایک قریشی شخص سے میری دوستی ہوگئی اوراس کا سبب بھی بغض علی تھا۔ پس اس شخص کو ایک لشکر پر مقرر کیا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ ہوگیا اور میری اس سنگت کا سبب بھی بغض علی تھا۔ پس ہم نے کچھ لوگوں کو قیدی بنایا تو اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لکھ بھیجا کہ آپ ایسے شخص کو ہماری طرف روانہ فرمائیں جو ہمارے درمیان تقسیم کرے تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور قیدیوں میں ایک ''وصیفہ'' (نوعمر لڑکی) تھی جو تمام قیدیوں سے افضل تھی۔ پس جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حصے کیے تو وہ اہل بیت کے خمس میں آگئی' پھر حصہ کیے تو آل علی کے حصہ میں آئی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سامنے تشریف لائے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ہم نے کہا: یہ کیا؟ فرمایا: کیا تم نے اس وصیفہ کو نہیں دیکھا تھا؟ وہ خمس میں آگئی تھی' پھر اہل بیت کے حصہ میں چلی گئی تھی' پھر آل علی کے حصہ میں آئی تو میں نے اسے قربت بخشی۔ اس پر اُس (میرے ساتھی) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط لکھا اور مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اعتراف پر گواہ کے طور پر اس (پیغام رساں) شخص کے ساتھ بھیجا۔ پس میں نے خط سنانا شروع کیا اور وہ کہتا رہا: یہ سچ ہے۔ یہ سچ ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ کو پکڑ لیا اور فرمایا: اے بریدہ! کیا تو علی کے ساتھ بغض رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اُس سے بغض نہ رکھ اور اگر تو اُس سے محبت کرتا ہے تو محبت میں اضافہ کر۔ اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے' خمس میں آل کا حصہ اُس وصیفہ سے زیادہ ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ محبوب کوئی نہیں تھا۔ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس حدیث میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین میرے والد کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔''

حدیث نمبر 6:

((اخبرنا الحسین بن حریث المروزی' قال: اخبرنا الفضل بن موسی عن الاعمش' عن ابی اسحق' عن سعید بن وھب ' قال: قال علی کرم اللہ وجھہ فی الرحبۃ: انشد باللہ' من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یقول: ان اللہ ورسولہ ولی المومنین' ومن کنت ولیہ' فھذا ولیہ' اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ' وانصر من نصرہ؟ قال:

فقال سعید: قام الی جنبی ستة' وقال زید بن یثیع: قام عندی ستة وقال عمرو ذو مر: احب من احبه' وابغض من ابغضه' وساق الحدیث۔ رواه اسرائیل عن ابی اسحق عن عمرو ذی مر: احب))

(سنن الکبری للنسائی ج 7ص 439رقم 8419وص 444رقم 8429وص 466 رقم 8489وطبع آخرج 5ص 132رقم 8473وص136 رقم 8483وص154 رقم 8542)

''حضرت سعید بن وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کشادہ مقام میں (خطاب کے دوران) فرمایا: میں اُس شخص کو قسم دیتا ہوں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غدیرخم کے روز ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول مومنوں کا ولی ہے اور جس شخص کا میں ولی ہوں تو یہ بھی اُس کا ولی ہے۔ اے اللہ! اس شخص کا ولی ہوجا جواس کو ولی بنائے اور اس سے عداوت فرما جواس سے عداوت رکھے اوراس کی مدد فرما جواس کی مدد کرے۔ حضرت سعید بن وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میرے قریب سے چھ افراد کھڑے ہوئے اور حضرت زید بن یثیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک بھی چھ افراد کھڑے ہوئے (اور گواہی دی)۔ عمرو ذی مر نے یہ الفاظ بھی نقل کیے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اے اللہ! اُس سے محبت فرما جواس سے محبت کرے اوراس سے بغض فرما جواس سے بغض رکھے۔ آخر حدیث تک، ان الفاظ کو اسرائیل نے ابواسحاق شیبانی سے اورانہوں نے عمرو ذی مر سے روایت کیا ہے۔''

حدیث نمبر 7:

((اخبرنا علی بن محمد بن علی قال: حدثنا خلف (بن تمیم) قال: حدثنا اسرائیل' قال: حدثنا ابواسحق عن عمرو ذی مر' قال: شهدت علیا بالرحبة ینشد أصحاب محمد صلی الله علیه وسلم: ایکم سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم ماقال؟ فقام اناس فشهدوا أنهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من کنت مولاه فعلی مولاه' اللهم وال من والاه' وعاد من عاداه' وأحب من أحبه' وابغض من ابغضه' وانصر من نصره))

(السنن الکبری للنسائی ج 7ص 444رقم 4430وطبع آخرج 5ص 136 رقم 8484' مسند احمد ج1ص118رقم 950' 951' مسند البزار ج3ص35رقم 786' فیہ ما انتقاہ ابن مردویہ ص 101رقم 105)

''حضرت ابواسحاق عمرو ذی مر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک صحن میں دیکھا۔ آپ اصحاب محمد کو قسم دے کر دریافت کررہے تھے کہ تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غدیرخم کے روز بیان کرتے ہوئے سنا تھا: میں جس کا مولیٰ ہوں تو علی بھی اس کا

مولیٰ ہے۔ اے اللہ! جو شخص اس سے دوستی رکھے تو اُس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ اور جو اس سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ۔''

☆☆☆

فصل نمبر 42:

الفرق بين المومن والمنافق:

مومن اور منافق میں فرق

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا ابو كريب محمد بن العلاء الكوفي' قال: حدثنا ابومعاوية' عن الاعمش' عن عدى بن ثابت' عن زربن حبيش' عن على كرم الله وجهه' قال: والله الذى فلق الحبة برا النسمة أنه لعهد النبى الامى صلى الله عليه وسلم انه لايحبنى الا مومن ولايبغضنى الا منافق))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 312 رقم 8097 وص 445 رقم 8431 وطبع آخر ج 5 ص 47 رقم 8153 وص 731 رقم 8485' مسند احمد ج 1 ص 84 رقم 642 وص 95 731 وص 128 رقم 1062 و ج 6 ص 292 رقم 2704 ون سلمۃ' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 696 رقم 498 وص 704 رقم 961' صحیح مسلم رقم المسلسل 240 (78) سنن الترمذی ص 849 رقم 3736' سنن النسائی ج 8 ص 116 رقم 5033' سنن ابن ماجہ رقم 114' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 368 رقم 5033' 5037' مسند الحمیدی ج 1 ص 31 رقم 58' البحر الزخار المعروف بمسند البزار ج 2 ص 182 رقم 560' کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص 584 رقم 1325' مسند ابی یعلیٰ ج 1 ص 154 رقم 276 وص 217 رقم 441' کتاب الایمان لابن مندۃ ج 1 ص 415 رقم 261' معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص 180' البدایۃ والنھایۃ ج 5 ص 469' 470' الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج 9 ص 40 رقم 6885' مشکاۃ ج 2 ص 503 رقم 6088)

''حضرت زر بن حبیش حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اُس اللہ جل جلالہ کی قسم جس نے دانے کو چیرا اور جاندار کو پیدا فرمایا! بیشک نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم نے قطعیت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ مجھ (علی) سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور میرے ساتھ بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔''

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا واصل بن عبدالاعلى' قال: حدثنا وكيع' عن الاعمش' عن عدى بن ثابت' عن زرين حبيش' عن على رضى الله تعالىٰ عنه' قال: عهدلي (الى) النبى صلى الله عليه

وسلم انه لایحبنی الا مومن ولا یبغضنی الامنافق))
(السنن الکبری للنسائی ج7ص445رقم8432وطبع آخر ج5ص137 رقم 8486 ...المستقاۃ والغرائب الحسان للصوری ص38))

''حضرت زر بن حبیش حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عہد دیا کہ مجھ (علی) سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور میرے ساتھ بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔''

حدیث نمبر3:

((اخبرنا یوسف بن عیسی (قال) اخبرنا الفضل بن موسی' عن الاعمش' عن عدی (بن ثابت) عن زر قال:(قال) علی :انه لعهدالنبی (النبی) صلی اللہ علیه وسلم انه لا یحبك الا مومن ولا یبغضك الا منافق))

(السنن الکبری للنسائی ج7ص445رقم8433وطبع آخر ج5ص173رقم8487)

''حضرت عدی بن ثابت حضرت زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اے علی! تجھ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور تجھ سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔''

☆☆☆

فصل نمبر43:

ذکر المثل الذی ضربه رسول الله لعلی:

اس مثال کا ذکر جس کو رسول اللہ نے حضرت علی کے لیے بیان فرمایا

((اخبرنا ابوجعفرمحمد بن عبداللہ بن المبارك المخرمی' قال :حدثنا یحیی بن معین' قال :اخبرنا ابوحفص الابار' عن الحکم بن عبدالملك' عن الحارث بن حصیرة' عن ابی صادق' عن ربیعة بن ناجذ' عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یاعلی فیك مثل من مثل عیسی' ابغضة الیهود حتی بهتوا امه' واحبته النصاری حتی انزلوه المنزل الذی لیس به))

(السنن الکبری للنسائی ج7ص446وطبع آخر ج5ص137رقم8488' مسند احمد ج1ص 160 رقم1376' 1377'

فضائل الصحابۃ ج2 ص743 رقم 1025 وص 793 رقم 1087 وص 887 رقم 1221' 1222' البحر الزکار المعروف بمسند البزار ج3 ص11 رقم 758' زوائد المسند لعبداللہ بن احمد ص411 رقم 195 وص412 رقم 196' السنۃ لعبداللہ بن احمد ص233 رقم 1266' 1267' 1268' 1269' 1270' 1271' مسند ابی یعلی الموصلی ج1 ص247 رقم 530' المستدرک للحاکم ج3 ص122 رقم 4680' کشف الاستار ج3 ص202 رقم 2566' ذخائر العقبی ص11' 112' الریاض النضرۃ ج4 ص167' البدایۃ والنھایۃ ج5 ص470 وطبع آخر ج7 ص586' تاریخ دمشق لابن عساکر ج42 ص293' مختصر تاریخ دمشق ج17 ص737' 374' مجمع الزوائد ج9 ص133 رقم 14762' الفتح المبین فی فضل الخلفاء الراشدین ص249' مشکاۃ ج2 ص505 رقم 6102' الصواعق المحرقۃ 123' اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج7 ص205 رقم 6676)

''حضرت ربیعہ بن ناجذ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی تمہارے اندر عیسیٰ علیہ السلام کی مانند مثال موجود ہے۔ ان کے ساتھ یہود نے بغض رکھا حتی کہ ان کی والدہ پر تہمت لگادی اور عیسائیوں نے اُن سے محبت کی اور انہیں اس مرتبہ پر پہنچا دیا جس کے وہ مستحق نہیں تھے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 44:

ذکر منزلۃ علي وقربه من النبي:

حضرت علی کی منزلت اور نبی کریم سے ان کی قربت

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا اسماعیل بن مسعود البصری' قال: حدثنا (خالد' عن) شعبة عن ابی اسحق' عن العلاء بن عرار' سال رجل ابن عمر عن عثمان' قال: کان من الذین تولوا یوم التقه الجمعان' فتاب اللہ علیه ثم اصاب ذنباً فقتلوه' فساله عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه' فقال: لاتسال عنه' الاتری منزلة من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص446 رقم 8435 وطبع آخر ج5 ص137 رقم 8489' مصنف عبدالرزاق ج5 ص311' 312 رقم 9829' فضائل الصحابۃ ج2 ص736 رقم 1012' المعجم الاوسط ج2 ص38 رقم 1166' مجمع البحرین ج3 ص374' مجمع الزوائد ج9 ص115 رقم 14675' ازالۃ الخفاء ج4 ص458)

''حضرت علاء بن عرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے غزوۂ احد میں پسپائی دکھائی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا' پھر اُن سے کچھ بھول ہوئی تو لوگوں نے انہیں قتل کر دیا۔ پھر اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ان کے متعلق مت پوچھو! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اُن کا مرتبہ نہیں دیکھا؟۔"

حدیث نمبر 2:

((اخبرنی هلال بن العلاء بن هلال' قال: حدثنا حسین' قال: حدثنا زهیر عن ابی اسحاق' عن العلاء بن عرار' قال: سالت عبدالله بن عمر قلت: الاتحدثنیی عن علی وعثمان؟ قال: اما علی فهذا بیته من بیت (حب) رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا احدثك عنه بغیره' واما عثمان فانه اذنب یوم احد ذنباً عظیماً (فعفا) عفی الله عنه' واذنب فیکم ذنباً صغیرًا فقتلتموه))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 446 رقم 8436 وطبع آخر ج 5 ص 138 رقم 8490)

"حضرت علاء بن عرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ آپ مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کچھ نہیں بتاتے؟ فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان تو یہ ہے کہ ان کا گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں سے ایک محبوب گھر ہے اور میں تم کو ان کے متعلق اس کے سوا اور کچھ نہیں بتلاؤں گا۔ رہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اُن سے اُحد کے دن عظیم غلطی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا اور تمہارے درمیان اُن سے چھوٹی سی غلطی ہوئی تو تم نے ان کو قتل کر دیا۔"

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا احمدبن سلیمان الرهاوی' قال: حدثنا عبیدالله' قال: اخبرنا اسرائیل' عن ابی اسحق' عن العلاء بن عرار قال: سالت عن ذلك ابن عمر وهو فی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم (عن علی وعثمان) قال: (فقال اما علی: فلا تسلنی عنه' وانظر الی منزله من رسول الله صلی الله علیه وسلم' لیس) مافی المسجد بیت غیر بیته واما عثمان فانه اذنب ذنباً عظیما تولیٰ یوم التقی الجمعان فعفی الله عنه' وغفرله' واذنب فیکم ذنباً دون ذلك فقتلتموه))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 447 رقم 8437 وطبع آخر ج 5 ص 138 رقم 8491)

"حضرت علاء بن عرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سوال کیا اور اُس وقت وہ (ابن عمر) مسجد

نبوی میں تھے' تو فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق تو مجھ سے مت پوچھ۔ اُن کے گھر کی طرف دیکھ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں سے ایک ہے' مسجد میں اُن کے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہیں اور رہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اُن سے عظیم غلطی ہوئی تھی' وہ اُحد کے دن پشت پھیر کر بھاگے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا اور ان کی مغفرت کر دی اور تمہارے درمیان اُن سے اُس سے چھوٹی سی غلطی ہوئی تو تم نے اُنہیں قتل کر دیا۔"

حدیث نمبر 4:

((اخبرنا اسماعیل بن یعقوب بن اسماعیل' قال: حدثنی محمد ابن موسی بن اعین' قال: حدثنی ابی' عن عطاء عن سعد بن عبیدة' قال: جاء رجل الی ابن عمر فساله عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه' قال لا احدثك عنه' ولكن اُنظر الی بیته من بیوت رسول الله صلی الله علیه وسلم' قال: فانی ابغضه' قال: به ابغضك الله))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 447 وطبع آخر ج 5 ص 139 رقم 8492' بخاری رقم 3704)

"حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں ان کے متعلق کچھ نہیں بتاؤں گا' تم ان کے متعلق مت پوچھو' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے مابین ان کے گھر کی طرف دیکھو! اُس نے کہا: میں ان سے بغض رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اسی سبب سے اللہ تعالیٰ تم سے بغض رکھتا ہے۔"

حدیث نمبر 5:

((اخبرنی هلال بن العلاء بن هلال' قال: حدثنا ابی حسین' قال: حدثنا (زهیر) ابو اسحق' قال: سال عبدالرحمن بن خالد بن قثم بن العباس: من این ورث علی رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال: انه كان اولنا به لحوقاً' و اشدنا به لزوقاً خالفه زید بن ابی انیسة فی اسناده' فقال: عن خالد بن قثم))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 447 رقم 8439 وطبع آخر ج 5 ص 139 رقم 8439' المعجم الکبیر ج 19 ص 40' المستدرک للحاکم ج 3 ص 125 رقم 4690 مختصر تاریخ دمشق ج 18 ص 20' ازالۃ الخفاء ج 4 ص 465)

"ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمان بن خالد بن قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث بن گئے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ہم سب سے پہلے آپ کی قربت میں آئے اور ہم سب سے بڑھ کر آپ کے ساتھ وابستہ رہے۔ زید بن انیسہ نے اس سند میں اختلاف کیا اور کہا کہ یہ خالد بن قثم سے روایت ہے۔"

حدیث نمبر 6:

((اخبرنی هلال بن العلاء ' قال: حدثنی ابی' قال: حدثنا عبیدالله ' عن زید بن انیسة' عن ابی اسحق عن خالد بن قثم' انه قیل له: اعلی ورث رسول الله صلی الله علیه وسلم دون جدك وهو عمه؟ قال: ان علیاً اولنا به لحوقاً واشدنا به لزوقاً (لصوقاً))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 447 رقم 8440 وطبع آخر ج 5 ص 139 رقم 8494)

''ابو اسحاق کہتے ہیں کہ خالد بن قثم سے دریافت کیا گیا: آپ کے دادا (عباس بن عبدالمطلب) کو چھوڑ کر حضرت علی کیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث بن گئے' حالانکہ آپ کے دادا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں؟ انہوں نے کہا: بیشک علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور ہم سب سے بڑھ کر آپ کے ساتھ وابستہ رہے۔''

حدیث نمبر 7:

((اخبرنا عبدة بن عبدالرحیم المروزی' قال: اخبرنا عمرو بن محمد (العنقزی' قال: اخبرنا یونس بن ابی اسحق عن العیزاربن حریث' عن النعمان بن بشیر' قال: استاذن ابوبکر علی النبی صلی الله علیه وسلم فسمع صوت عائشة عالیاً وهی تقول: والله لقد علمت ان علیاً احب الیك منی' فاهوی الیها ابوبکر لیلطمها' وقال لها: یابنت فلانة' أراك ترفعین صوتك علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فامسکه رسول الله صلی الله علیه وسلم ' وخرج ابوبکرمغضبا' فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاعائشة کیف (رأیتنی أنقذتك) رأیت اهدبك من الرجل' ثم استاذن (ابوبکر) بعد ذلك' وقد اصطلح رسول الله صلی الله علیه وسلم وعائشة' فقال: ادخلانی فی السلم کما ادخلتمانی فی الحرب' فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: قد فعلنا))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 448 رقم 8441 وج 8 ص 256 رقم 9110 وطبع آخر ج 5 ص 139 رقم 8495 وص 365 رقم 9155' مسند احمد ج 4 ص 275 رقم 18611' مجمع الزوائد ج 9 ص 201' 202 رقم 15194)

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر کاشانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخلہ کی اجازت مانگی تو انہوں نے اندر سے حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بلند آواز سنی' وہ کہہ رہی تھیں: اللہ کی قسم! میں جانتی ہوں بیشک علی آپ کو مجھ سے زیادہ محبوب ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی طرف بڑھے تاکہ انہیں طمانچہ رسید کریں اور انہیں فرمایا: اے فلاں کی لڑکی: میں کیا دیکھ رہا ہوں' کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آواز بلند کرتی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روک لیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ غصہ کی حالت میں باہر چلے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم نے دیکھا کہ ہم نے تمہیں کیسے ایک شخص سے بچالیا؟ کچھ دیر بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر اندر آنے کی اجازت مانگی اور اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صلح ہو چکی تھی تو آپ نے عرض کیا: آپ مجھے اپنی صلح میں بھی اسی طرح شریک ہونے دیں جس طرح آپ نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہم نے شریک کر لیا۔"

حدیث نمبر 8:

((اخبرنی محمد بن آدم بن سلیمان المصیصی' قال: حدثنا ابن ابی غنیة' عن ابیه (عن ابی اسحاق) عن جمیع بن عمیر قال: دخلت مع امی علی عائشة وانا غلام' فذکرت لها علیاً رضی اللہ تعالیٰ عنه ' فقالت: مارأیت رجلاً احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم منه' ولا امراة احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من امرأته))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص448 رقم 8442 وطبع آخر ج5 ص139 رقم 8496' سنن الترمذی ص874 رقم 3874' تحفة الاخیار بترتیب شرح مشکل الآثار ج 9 ص 87 رقم 6394 وص 88 رقم 6395' المستدرک للحاکم ج3 ص153 رقم 4744 وص156 رقم 7498' تاریخ دمشق لابن عساکر ج42 ص260' 261' 262' مختصر تاریخ دمشق ج17 ص365' 366' مشکاۃ ج2 ص514 رقم 6155' ذخائر العقبیٰ ص48' الریاض النضرۃ ج3 ص100' الصواعق المحرقۃ ص121)

"حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی امی کے ساتھ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور اس وقت میں بچہ تھا۔ میری والدہ نے ان کے سامنے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے زیادہ کوئی شخص محبوب تھا اور نہ ہی ان کی اہلیہ (سیدۃ نساء اہل الجنۃ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے زیادہ کوئی خاتون محبوبہ تھیں۔"

حدیث نمبر 9:

((اخبرنا عمرو بن علی البصری' قال: حدثنا عبدالعزیز بن الخطاب (وثقه) قال: حدثنا محمد بن اسماعیل بن رجاء الزبیدی' عن ابی اسحق الشیبانی' عن جمیع بن عمیر' قال: دخلت مع (ابی) امی علی عائشة یسالها (فسمعتها تسالها) (من وراء الحجاب) عن علی رضی اللہ عنه' فقالت: تسالنی (تسالینی) عن رجل ماعلم احداً کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ولا احب الیه من امرأته))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص448 رقم 8443 وطبع آخر ج5 ص140 رقم 8497)

''حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی امی کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ انہوں نے آپ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سوال کیا تو میں نے پردہ کے پیچھے سے سنا' سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرما رہی تھیں: تم جس شخص کے متعلق مجھ سے سوال کر رہی ہو میں نہیں جانتی کہ ان سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی شخص محبوب تھا اور نہ ہی ان کی زوجہ (سیدہ فاطمہ) سے بڑھ کر کوئی خاتون محبوب تھی۔''

حدیث نمبر 10:

((اخبرني زكريا بن يحيى' قال: اخبرنا ابراهيم بن سعيد' قال: حدثنا شاذان' عن جعفر الاحمر' عن عبدالله بن عطاء' عن ابن بريدة: قال: جآء رجل الى ابي فساله: اى الناس كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: من النساء فاطمة' ومن الرجال على رضى الله تعالىٰ عنه))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 449 رقم 8444 وطبع آخر ج 5 ص 140 رقم 8498' سنن الترمذی ص 873 رقم 3868' المستدرک للحاکم ج 3 ص 154 رقم 4788' المعجم الاوسط ج 8 ص 130 رقم 17258' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 260' مختصر تاریخ دمشق ج 17 ص 365' ذخائر العقبیٰ ص 48))

''حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد سے کسی شخص نے آکر دریافت کیا: تمام لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: خواتین میں سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مردوں میں سے سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔''

حدیث نمبر 11:

((اخبرنا محمد بن وهب' قال: اخبرنا محمد بن سلمة' قال حدثني ابوعبدالرحيم' قال: حدثني زيد عن الحارث' عن ابي زرعة بن عمروبن جرير' عن عبدالله بن نجي سمع علياً رضى الله عنه' يقول: كنت ادخل على نبي الله صلى الله عليه وسلم كل ليلة فان كان يصلي سبح فدخلت' وان لم يكن يصلي اذن لي فدخلت))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 449 رقم 8445 وطبع آخر ج 5 ص 140 رقم 8499)

''حضرت عبداللہ بن نجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: میں ہر رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تھا' پس اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو سبحان اللہ فرماتے تو میں اندر داخل ہو جاتا اور اگر نماز میں نہ ہوتے تو اجازت مرحمت فرماتے اور میں داخل ہو جاتا۔''

حدیث نمبر 12:

((اخبرنا زكريا بن يحي قال: حدثنا (محمدبن عبيدو) ابو كامل ' قال: (قالا) حدثنا عبدالواحد بن زياد' قال: حدثنا عمارة بن القعقاع' عن الحارث العكلي عن ابي زرعة بن عمرو بن جرير' عن عبدالله بن نجيي' عن علي قال: كان لي ساعة من السحر أدخل فيها على رسول الله صلى الله عليه وسلم' فان كان في صلاته سبح وان لم يكن في صلاته اذن لي))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 2 ص 41 رقم 1135 و ج 7 ص 449 رقم 8446 وطبع آخر ج 1 ص 360 رقم 1134 و ج 5 ص 141 رقم 8500' مسند احمد ج 1 ص 77 رقم 570' مسند ابی یعلی ج 1 ص 265 رقم 588' البحر الزخار المعروف بمسند البزار ج 3 ص 100 رقم 882' السنن الصغریٰ للنسائی ج 3 ص 17 رقم 1210' السنن الکبریٰ للبیہقی ج 2 ص 247 رقم 3338' 3339' تلخیص الحبیر ج 1 ص 675' 676)

''حضرت عبداللہ بن نجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: وقت سحر (تہجد کے وقت) میرے لیے ایک مخصوص وقت تھا جس میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تھا' سو اگر آپ نماز میں ہوتے تو سبحان اللہ فرماتے اگر نماز میں نہ ہوتے تو اجازت مرحمت فرماتے۔''

حدیث نمبر 13:

((اخبرني محمد بن قدامة' قال: حدثنا جرير' عن المغيرة' عن الحارث' عن ابي زرعة بن عمروبن جرير' قال: حدثنا عبدالله بن نجي' عن علي رضي الله عنه' قال: كان لي من رسول الله صلى الله عليه وسلم من السحر ساعة آتيه فيها' واذاأتيته استاذنت' فان وجدته يصليي سبح' (فدخلت) وان وجدته فارغاً اذن لي))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 2 ص 41 رقم 1135 و ج 7 ص 450 رقم 8447 وطبع آخر ج 1 ص 360 رقم 1134 و ج ۵ ص 141 رقم 8501' السنن الصغریٰ للنسائی ج 2 ص 17 رقم 1210' زاد المعاد ج 1 ص 262)

''عمرو بن جریر کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن نجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے لیے وقت سحر ایک مخصوص ساعت تھی جس میں' میں حاضر ہوتا تھا اور جب میں آتا تو اجازت مانگتا' سو اگر میں آپ کو نماز میں پاتا تو آپ تسبیح کہتے تو میں داخل ہو جاتا اور اگر میں آپ کو فارغ پاتا تو آپ اجازت دیتے۔''

حدیث نمبر 14:

((اخبرني محمد بن عبيد بن محمد(الكوفي) قال: حدثنا ابن عياش عن المغيرة' عن

الحارث العكلي عن ابي نجي قال: قال علي رضي الله عنه: كان لي من النبي صلى الله عليه وسلم مدخلان' مدخل بالليل ومدخل بالنهار' (فكنت) اذا دخلت بالليل تنحنح لي خالفه شرجيل بن مدرك في اسناده' ووافقه على قوله: تنحنح))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 2 ص 41 رقم 1137 وج 7 ص 450 رقم 8448 وطبع آخر ج 1 ص 360 رقم 1136 وج 5 ص 141 رقم 8502' السنن الصغریٰ للنسائی ج 3 ص 17 رقم 1211' سنن ابن ماجہ ج 4 ص 206 رقم 3708' مسند احمد ج 1 ص 80 رقم 608 وص 107 رقم 845' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 5 ص 244 رقم 25667' سبیل الھدیٰ ج 1 ص 186' مناقب علی والحسنین ص 56' زاد المعاد ج 1 ص 262)

''حضرت حارث عکلی عبداللہ بن نجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے لئے دو مرتبہ داخلہ کا وقت تھا۔ ایک دن میں اور دوسرا رات میں۔ پس جب میں رات کو حاضر ہوتا تو آپ کھنکارتے۔ شرحبیل بن مدرک نے اس حدیث کی سند میں اختلاف کیا ہے اور ''تنحنح'' (کھنکارنا) کے لفظ موافقت کی ہے۔''

حدیث نمبر 15:

((اخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار' قال: حدثنا ابو اسامة' قال: حدثني شرجيل بن مدرك (الجعفي) قال: حدثني عبدالله بن نجي الحضرمي عن ابيه وكان صاحب مطهرة علي۔ قال: علي رضي الله عنه' كانت لي منزلة من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم تكن لاحد من الخلائق' فكنت آتيه كل سحر' فاقول (له): السلام عليك يا نبي الله' فان تنحنح انصرفت الى اهلي' والا دخلت عليه))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 2 ص 42 رقم 1138 وج 7 ص 450 رقم 8449 وطبع آخر ج 1 ص 360 رقم 1137 وج 5 ص 451 رقم 502' السنن الصغریٰ للنسائی ج 3 ص 17 رقم 1212' البحر الزخار المعروف بمسند البزار ج 3 ص 98 رقم 879' مشکاۃ ج 2 ص 506 رقم 6106' جمع الجوامع ج 13 ص 25 رقم 5494' مناقب علی والحسنین ص 56)

''شرحبیل بن مدرک الجعفی نے عبداللہ بن نجی الحضرمی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کراتے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک میرا ایسا مقام تھا جو مخلوق میں سے کسی ایک کو حاصل نہیں تھا۔ میں ہر روز تہجد کے وقت آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا تھا: السلام علیک یا نبی اللہ! پس اگر آپ کھنکارتے تو میں اپنے گھر لوٹ جاتا ورنہ اندر حاضر ہو جاتا۔''

حدیث نمبر 16:

((اخبرنا محمد بن بشار' قال: حدثنی ابو المساور' قال: حدثنا عوف' عن عبداللہ بن عمرو بن هند الجملی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه' قال: كنت اذا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اعطیت' واذا سكت ابتدانی))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 450 رقم 8450 وطبع آخر ج 5 ص 142 رقم 5804' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 803 رقم 1099' سنن الترمذی ص 847 رقم 3722 وص 848 رقم 3729' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 368 رقم 32060' 32061' اطراف الغرائب والافراد للدارقطنی ج 1 ص 108 رقم 402 المستدرک للحاکم ج 3 ص 124 رقم 3687' الاحادیث المختارۃ ج 2 ص 235 رقم 614' مشکاۃ ج 2 ص 504 رقم 6095' حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ج 4 ص 425 رقم 6083' الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج 2 ص 420' مختصر تاریخ دمشق ج 18 ص 16' الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ج 3 ص 165' ذخائر العقبیٰ ص 114' جمع الجوامع ج 13 ص 14 رقم 5423' الصواعق المحرقۃ ص 123' مناقب علی والحسنین ص 19))

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند الجملی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تھا تو آپ عطا فرماتے تھے اور جب خاموش رہتا تو آپ (اپنے کرم کی خود) ابتدا فرماتے تھے۔''

حدیث نمبر 17:

((اخبرنا محمد بن المثنی' قال: حدثنا ابو معاویة قال: حدثنا الاعمش' عن عمرو بن مرة عن ابی البختری' عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه: قال: كنت اذا سالت اعطیت' واذا سكت ابتدیت))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 451 رقم 8451 وطبع آخر ج 5 ص 142 رقم 8505)

''حضرت ابوالبختری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو مجھے عطا کیا جاتا اور جب میں خاموش رہتا تو مجھ پر از خود کرم کیا جاتا۔''

حدیث نمبر 18:

((اخبرنا یوسف بن سعید قال: اخبرنا حجاج عن ابن جریج' عن ابی حرب' عن ابی الاسود ورجل آخر' عن زاذانٍ قالا: قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه: كنت واللہ اذاسالت اعطیت واذاسكت ابتدیت))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 451 رقم 8452 وطبع آخر ج 5 ص 142 رقم 8506)

''حضرت زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو مجھے عطا کیا جاتا اور جب میں خاموش رہتا تو مجھ پر ازخود کرم کیا جاتا۔''

☆☆☆

فصل نمبر45:

ذکر ماخص به امیر المومنین علی من صعوده علی منکبی النبی:

نبی کریم کے کندھوں پر سوار ہونے میں حضرت علی کی فضیلت

((اخبرنا احمد بن حرب قال:حدثنا اسباط' عن نعیم بن لحکیم المدائنی' قال:اخبرنا ابومریم قال:قال علی رضی الله تعالیٰ عنه :انطلقت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اتینا الکعبة فصعد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی منکبی' فنهض به علی فلما رای رسول الله صلی الله علیه وسلم ضعفی قال لی:اجلس' فجلست' فنزل النبی صلی الله علیه وسلم وجلس لی' وقال:اصعدعلی منکبی' فصعدت علی منکبیه' فنهض بی' فقال:علی رضی الله تعالیٰ عنه :انه یخیل الی لوشئت لنلت افق السماء' فصعدت علی الکعبة وعلیها تمثال من صفراونحاص' فجعلت اعاجله لازیله یمیناً وشمالاً وقداماً' ومن بین یدیه ومن خلفه' حتی استمکنت منه' فقال:نبی الله صلی الله علیه وسلم' اقذفه' فقذفت به فکسرته کما یکسر (تکسر) القواریر' ثم نزلت فانطلقت انا رسول الله صلی الله علیه وسلم نستبق حتی توارینا بالبیوت خشیة ان یلقانا احد(من الناس))

(السنن الکبری للنسائی ج 7ص 451رقم 8453' وطبع آخرج5ص 142 رقم 850' مسند احمد ج1ص 84رقم 644 وص 151رقم 1302' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 7ص 404 رقم 36896' تہذیب الاثار لابن جریر الطبری ج1ص 449'450رقم 1833'1834'1835' مسند ابی یعلی ج1ص 155رقم 366رقم 3439وج 3ص 4 رقم 4324' المعجم الکبیر للطبرانی ج17ص 292' صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی ج1ص 163' اتحاف الخیرۃ المھرۃ بزوائد المسانید العشرۃ ج 5ص 200رقم 4524' ذخائر العقبی ص 103' مجمع الزوائد 6ص 23رقم 8936' الریاض النضرۃ ج 3ص 146'147' جمع الجوامع ج3ص 30رقم 5514' انسان العیون للحلبی ج 3ص 29' ازالۃ الخفاء ج4ص 411'

مناقب علی والحسنین ص 55)

”حضرت نعیم بن حکیم المدائنی کہتے ہیں: ہمیں ابومریم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا حتی کہ ہم کعبہ شریف میں پہنچے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کندھوں پر سوار کرلیا اور آپ کھڑے ہوگئے۔ سو مجھے یوں لگا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کے کناروں کو پکڑلوں، پھر میں کعبہ پر چڑھا اور اس پر پیتل یا تانبے کا ایک مجسمہ بنا ہوا تھا تو میں اُس کو دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے اُکھاڑنے لگا حتی کہ میں اُسے مکمل اُکھاڑنے میں کامیاب ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پھینک دو تو میں نے پھینک دیا۔ پھر میں نے اسے یوں ٹکڑے ٹکڑے کردیا جیسے شیشہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے۔ پھر میں اُتر آیا اور میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی چلنے لگے اور گھروں کی اوٹ لینے لگے تاکہ ہمارا کسی سے آمنا سامنا نہ ہو۔“

☆☆☆

فصل نمبر 46:

ذکر النجویٰ وما خفف بعلی عن هذه الامة:

سرگوشی کا ذکر اور حضرت علی کے طفیل امت مسلمہ پر آسانی

((اخبرنی محمد بن عبدالله بن عمار (الموصلی) قال: حدثنا القاسم بن یزید' الجرمی عن سفیان' عن عثمان بن المغیرة عن سالم' عن علی بن علقمة' عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال: لما نزلت (یاایها الذین اٰمنوا اذاناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقة) (المجادلة:12) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی رضی الله تعالیٰ عنه: مرهم ان یتصدقوا قال: بکم یارسول الله؟ قال: بدینار' قال: لایطیقون' قال: فبنصف دینار' قال: لایطیقون' قال: فبکم؟ قال: بشعیرة' فقال (له) رسول الله صلی الله علیه وسلم انك لزهیدٌ فانزل الله: (ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات) الآیة (المجادلة:13) وکان علی رضی الله تعالیٰ عنه یقول: خفف بی عن هذه الامة))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 464 رقم 8484 وطبع آخر ج 5 ص 152' 153 رقم 8537' سنن الترمذی ص 750 رقم 3300' صحیح ابن حبان ج 9 ص 47' 48 رقم 6902 وطبع آخر ج 15 ص 390 رقم 6941' البحر الزخار المعروف بمسند البزار ج 2 ص 258 رقم 668' مصنف ابن ابی شیبة ج 6 ص 376 رقم 32116' مسند ابی یعلی ج 1 ص 204 رقم 396' المستدرک للحاکم ج 2 ص 481 وطبع جدید ج 3 ص 295 رقم 3846' المطالب العالیة

ج 3 ص 383 رقم 3769' جمع الجوامع ج 13 ص 89 رقم 5868' تفسیر الطبری ج 14 ص 25' 26' تفسیر ابن کثیر ج 4 ص 349' 350' الدار المنثور ج 8 ص 83' 84' فتح البیان ج 14 ص 28' فتح القدیر ج 5 ص 228' لباب النقول للسیوطی ص 82' اسباب نزول القرآن الکریم للواحدی ص 432 رقم 797' الوسیط للواحدی ج 4 ص 266)

''حضرت علی بن علقمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب آیت (یاایھاالذین آمنوا اذاناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقة) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا: لوگوں کو حکم دو کہ وہ خیرات کریں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کتنا؟ فرمایا: ایک دینار۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: وہ طاقت نہیں رکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو آدھا دینا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر کتنا؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ایک جو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم زاھد ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ااشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میری وجہ سے اس امت پر تخفیف فرمائی گئی۔''

☆☆☆

فصل نمبر 47:

ذکر صلاة امیر المومنین علی ابن ابی طالب:

حضرت علی کی نماز کا ذکر

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا محمد بن المثنی' قال: انبانا عبدالرحمن (اعنیی ابن مھدی) قال: حدثنا شعبة' عن سلمة بن کھیل' قال: سمعت حبة العرنی' قال: سمعت علیا کرم اللہ وجھه یقول: انا اوّل من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 7' رقم 8332 طبع آخر ج 5 ص 105 رقم 8391' مسند احمد ج 1 ص 141 رقم 1191' 1192' فضائل الصحابة ج 2 ص 73 رقم 999' کتاب الاوائل لابن ابی عاصم ص 77 رقم 67' المصنف لابن ابی شیبة ج 6 ص 37 رقم 32.76' الاستیعاب ج 3 ص 200' اسد الغابة ج 4 ص 102' الاحاد والمثانی ج 1 ص 149' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 31' مختصر تاریخ دمشق، ج 17 ص 304' مجمع الزوائد ج 9 ص 103 رقم 14607)

'حضرت حبة العرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرماتے

ہوئے سنا کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔"

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا محمد بن المثنی' قال: حدثنا عبدالرحمن' قال: حدثنا شعبة' عن عمرو بن مرة' عن ابی حمزة' عن زیدبن ارقم قال: اول من صلی مع رسول الله ﷺ علی رضی اللہ عنہ))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 7' 3رقم 8081وص 7, 4رقم 8333وطبع آخرج 5 ص 43 رقم 8137وص 105رقام 8391' مسند احمد ج 4 ص 368رقم 19499وص 370رقم 19518' فضائل الصحابہ ج 2 ص 732رقم 1003' سنن الترمذی ص 849رقم 3743' مسند ابی داؤدالطیالسی ص 93رقم 678وطبع جدید ج 1 ص 371رقم 713' المستدرک للحاکم ج 3 ص 136' رقم 4718' الطبقات الکبری لابن سعد ج 3 ص 13' الاستیعاب ج 3 ص 201,200' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 37' مجمع الزوائد ج 9 ص 103رقم 14608' اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج 7 ص 206رقم 6679)

"حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی وہ (سیدنا) علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔"

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا محمد بن المثنی' قال: اخبرنا محمد بن جعفرغندرقال: حدثنا شعبة' عن عمروبن مرة' عن ابی حمزة' عن زید بن ارقم قال: اول من اسلم مع رسول الله ﷺ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 407رقم 8334وطبع آخرج 5 ص 105رقم 7392' کتاب الاوائل لابن ابی عاصم ص 78رقم 80' الاحادوالمثانی لابن ابی عاصم ج 1 ص 149رقم 180' المستدرک للحاکم ج 3 ص 135رقم 4718' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 373رقم 32097' ورواہ ایضاابن عباس: کتاب الاوائل لابن ابی عاصم ص 78رقم 71' الاحادوالمثانی لابن ابی عاصم ج 1 ص 151رقم 185' المعجم الکبیر للطبرانی ج 11 ص 25' مجمع الزوائد ج 9 ص 102رقم 14600)

"حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

حدیث نمبر 4:

((اخبرنا عبداللہ بن سعید' قال: حدثنا ابن ادریس' عن عمرو بن مرة' قال: سمعت اباحمزة مولی الانصار' قال: سمعت زید بن ارقم یقول: اول من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنی' وقال فی موضع آخر:

اسلم علی رضی اللہ عنہ))
(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 306 رقم 8137 و ص 408 رقم 8336 وطبع آخرج 5 ص 43 رقم 8137 و ص 106 رقم 8393)

''حضرت ابوحمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور دوسرے مقام پر آپ نے فرمایا: سب سے پہلے جو اسلام لائے وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔''

حدیث نمبر 5:

((اخبرنا محمد بن عبید بن محمدالکوفی' قال: حدثنا سعیدبن خثیم عن اسدبن عبداللہ (البجلی) بن یزید' عن ابی یحییی بن عفیف' عن ابیہ عن جدہ عفیف قال: جئت فی الجاھلیة الی مکة فنزلت علی العباس بن عبدالمطلب' وانااریدان ابتاع لاھلی من ثیابھا وعطرھا' فاتیت العباس بن عبدالمطلب' وکان رجلاً تاجرًا' فانا عندہ جالس' فلما ارتفعت الشمس' وحلقت فی السماء' وانظرالی الکعبة اذجآء شاب فرمی ببصرہ الی السمآء' ثم قام مستقبل الکعبة' فلم یلبث حتی جاء غلام فقام عن یمینہ' فلم یلبث حتی جاء ت امرأة فقامت خلفھما' فرکع الشاب' فرکع الغلام والمرأة' فرفع الشاب' فرفع الغلام والمرأة فخرالشاب ساجدًا فسجدامعہ' فقلت: یاعباس امرعظیم' فقال العباس: امرعظیم' فقال: اتدری من ھذا الشاب؟ فقلت: لا' فقال ھذامحمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب' ھذاابن اخیی' وقال اتدری من ھذاالغلام؟ فقلت: لا' قال: علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب' ھذا ابن اخیی' ھل تدری من ھذہ المرأة التی خلفھما؟ قلت: لا' قال: ھذہ خدیجة ابنة خویلدزوجة ابن اخی ھذا' ان ابن اخی اخبرنی ان ربہ رب السماء والارض' امرہ بھذاالدین الذی ھوعلیہ' ولا واللہ ماعلی ظھرالارض کلھا احدعلی ھذا الدین غیرھولاء الثلاثة))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 408 رقم 8337 وطبع آخرج 5 ص 106 رقم 8394' مسند احمد ج 1 ص 209' 210' مسند ابی یعلی ج 2 ص 75 رقم 1544' المقصد العلی رقم 1374' السیرة النبویة لابن اسحاق ص 182' المستدرک للحاکم ج 3 ص 182 رقم 4895' المعجم الکبیر ج 18 ص 100 101' دلائل النبوة للبیہقی ج 2 ص 162' الاشراف علی مناقب الاشراف لابن ابی الدنیا ص 49' معجم الصحابة لابن قانع البغدادی ج 2 ص 134' کتاب الضعفاء للعقیلی ج 1 ص 38' 54' الطبقات الکبری لابن سعد ج 8 ص 251' الوفا باحوال المصطفیٰ لابن الجوزی ص 163' 164' اسد الغابة ج 4 ص 54 تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 34' 35' مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج 17 ص 305' عیون الاثر ج 1 ص 181' السیرة

المنبوۃ لابن کثیر ج 1 ص 447 'البدایۃ والنھایۃ ج 2 ص 362 '363 'الریاض النضرۃ ج 4 ص 96 'ذخائر العقبیٰ ص 4 مجمع الزوائد ج 9 ص 103 رقم 14605 'جمع الجوامع ج 15 ص 310 رقم 13956 'سبل الھدیٰ ج 2 ص 297 'اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج 7 ص 207 رقم 6677 وص 246 '6778 'انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون رضی اللہ تعالیٰ عنہ ج 1 ص 436 'نساء اھل البیت ص 56 '57 'مناقب علی والحسنین وامھما فاطمۃ الزھراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ للفواد عبد الباقی ص 11)

''حضرت ابو یحییٰ بن عفیف اپنے والد عفیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکۃ المکرمہ آیا تاکہ اپنے اہل وعیال کے لیے کپڑے اور عطر وغیرہ خریدوں۔ پس میں حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور وہ ایک تاجر شخص تھے' میں اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آفتاب طلوع ہوا' اور اُس نے آسمان میں دائرہ بنایا' اور میں کعبہ کی جانب دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک نوجوان نمودار ہوا' پھر اُس نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھا' پھر اس نے قبلہ رو ہو کر قیام کیا' پھر تھوڑی دیر بعد ایک بچہ آیا تو وہ اس کی دائیں جانب کھڑا ہو گیا' پھر تھوڑی دیر بعد ایک خاتون آئی تو وہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ پھر نوجوان نے رکوع کیا تو اُس بچے اور خاتون نے بھی رکوع کیا' پھر اُس نوجوان نے سر اُٹھایا تو لڑکے اور خاتون نے بھی سر اُٹھایا' پھر نوجوان نے سجدہ میں سر جھکا دیا تو اُس لڑکے اور خاتون نے بھی سر جھکا دیئے۔ اس پر میں نے کہا: اے عباس! بڑی بات ہے۔ عباس نے بھی کہا: بڑی بات ہے۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ نوجوان کون ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ بتایا کہ یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے۔ یہ میرا بھتیجا ہے۔ پھر پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ بچہ کون ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: یہ علی بن ابو طالب بن عبد المطلب ہے۔ یہ بھی میرا بھتیجا ہے۔ پھر پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ خاتون کون ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: یہ خدیجہ بنت خویلد ہے۔ یہ میرے اس بھتیجے کی زوجہ ہے۔ میرے اس بھتیجے نے مجھے بتایا ہے کہ اس کا رب وہ ہے جو زمین وآسمان کا رب ہے' اُسی نے اس کو اس دین کا حکم دیا ہے جس پر یہ قائم ہے۔ اللہ کی قسم روئے زمین پر ان تین نفوس کے علاوہ اور کوئی انسان اس دین پر نہیں ہے۔''

حدیث نمبر 6:

((حدثنا احمد بن سلیمان الرھاوی' قال: حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ' قال: حدثنا العلاء بن صالح' عن المنھال بن عمرو' عن عباد بن عبد اللہ' قال: قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: انا عبد اللہ' واخو رسول اللہ' وانا الصدیق الاکبر' لایقولھا بعدی الاکاذب' امنت (صلیت) قبل الناس سبع (سبع) سنین))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 409 رقم 8338 وطبع آخر ج 5 ص 107 رقم 8396 'سنن ابن ماجہ رقم 120 'المستدرک للحاکم ج 3 ص 111 رقم 4641 'مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 370 رقم 32075 'کتاب السنۃ لابن ابی عاصم

ص5484رقم1324)

''حضرت عباد بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عبداللہ ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں۔ میرے بعد یہ دعویٰ نہیں کرے گا مگر جھوٹا شخص، میں تمام لوگوں سے سات برس پہلے ایمان لا چکا تھا۔''

حدیث نمبر 7:

((اخبرنا علی بن المنذر الکوفی' قال:اخبرنا ابن فضیل ' قال:اخبرنا الاجلح' عن عبداللہ بن ابی الھذیل' عن علی رضی اللہ عنہ' قال:ما اعرف احدا عبداللہ بعد نبینا غیری' عبدت اللہ قبل ان یعبدہ احد من ھذہ الامۃ تسع سنین))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7ص409رقم 339وطبع آخرج5ص107رقم 8396' المستدرک للحاکم ج3ص111رقم 4642)

''حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی شخص نے (مجھ سے پہلے) اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہو۔ میں نے اس امت کے ہر فرد سے نو سال پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔''

☆☆☆

فصل نمبر 48:

ذکر منزلۃ علی ابن ابی طالب من اللہ:

اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت علی کا مرتبہ

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا ھلال بن بشر البصری' قال :حدثنا محمد بن خالد' (وھو ابن عثمۃ) قال: حدثنی موسیٰ بن یعقوب' قال:حدثنا مھاجر بن مسمار' عن عائشۃ بنت سعد' قالت: سمعت ابی یقول:سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجحفۃ' فاخذ بید علیؓ فخطب ' وحمد اللہ واثنی علیہ' ثم قال:یاایھا الناس!انی ولیکم ' قالوا: صدقت یارسول اللہ' ثم اخذ ید علی فرفعھا' فقال:ھذا ولیی' ویودی عنی دینی' وانا موالی من والاہ' ومعادی من عاداہ))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7ص409رقم8340وطبع آخرج5ص107 رقم 8397' کتاب السنۃ لابن عاصم ص551رقم 1189)

''حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کے دن سنا: آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ کو پکڑا پھر خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی' پھر ارشاد فرمایا: لوگو! بیشک میں تمہارا ولی ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے حق فرمایا: پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ کو پکڑ کر بلند فرمایا: پھر ارشاد فرمایا: یہ میرا ولی (دوست) ہے اور یہ میری ذمہ داری پوری کرے گا' اور میں اُس شخص کو دوست رکھتا ہوں جو اس کو دوست رکھے اور اُس شخص سے عداوت رکھتا ہوں جو اس سے عداوت رکھے۔

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا قتيبة بن سعيد البلخي' وهشام بن عمار الدمشقي' قالا: حدثنا حاتم' عن بكير بن مسمار' عن عامر بن سعد بن ابي وقاص' عن ابيه' قال: امر معاوية سعدا' فقال: مايمنعك ان تسب اباتراب؟ فقال: انا ذكرت ثلاثا قالهن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فلن اسبه' لان تكون لي واحدة منها احب الي من حمر النعم: سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول له' وخلفه في بعض مغازيه' فقال له علي: يارسول الله اتخلفني مع النساء والصبيان؟ فقال (له) رسول الله صلى الله عليه وسلم: اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى' الا انه لانبوة بعدي؟ وسمعته يقول يوم خيبر: لاعطين الراية غداً رجلاً يحب الله ورسوله' ويحبه الله ورسوله' فتطاولنا اليها' فقال: ادعوا الي عليا' فاتي بي ارمد' فبصق في عينيه ودفع الراية اليه ولما نزلت: (انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرًا) دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا' وفاطمة' وحسنا وحسينا فقال: اللهم هولاء اهل بيتي))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 410 رقم 8382 وص 428 رقم 8385 وطبع آخر ج 5 ص 107 رقم 8399' 8439' مسـ... سعد بن ابی وقاص للدورقی ص 51 رقم 19' صحیح مسلم رقم 6220' مسند احمد 1 ص 185 رقم 1608' سنن الترمذ... ص 847 رقم 3724' 1120' السنن الکبریٰ للبیہقی ج 7 ص 63 رقم 13392' تاریخ دمشق لابن عسا... ج 42 ص 111' مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج 17 ص 332' البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر ج 5 ص 452 وطبع جد... ج 7 ص 564' سیر اعلام النبلاء للذھبی ص 619' الاصابۃ ج 4 ص 468' مناقب علی للفواد عبدالباقی ص 33' 60' 116' 117' الانوار الباھرۃ للتلیدی ص 41)

''حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں حضرت معاویہ نے امیر مقرر کیا' پھر ان سے پوچھا: ابوتراب (مولیٰ علی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو برا کہنے سے تمہیں کیا چیز مانع ہے؟ انہوں نے کہا: جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شان میں ارشاد فرمائی تھیں' میں انہیں ہرگز برا نہیں کہوں گا۔ اگر ان میں سے کوئی ایک بات بھی میرے اندر ہوتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ (پہلی خوبی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ پر جا رہے تھے اور حضرت علی کو مدینہ میں چھوڑا تھا، حضرت علی نے عرض کیا: کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تمہارے ساتھ میری وہی نسبت ہو جو ہارون کی موسیٰ کے ساتھ تھی ماسوائے نبوت کے؟ (دوسری خوبی) اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کے دن کہتے ہوئے سنا: میں کل جھنڈا اُسے دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک آرزو کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ اسے بلاؤ۔ پس جب وہ آئے تو ان کی آنکھوں میں بیماری تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن لگایا تو وہ بالکل درست ہوگئیں۔ پھر ان کو جھنڈا دیا گیا۔ (تیسری خوبی) اور جب یہ آیت نازل ہوئی: (**انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرًا**۔ بے شک اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اے اہل بیت اور تم کو خوب صاف ستھرا کردے۔) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ، اور حسن و حسین کو بلایا اور عرض کیا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔"

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا حرمی بن یونس بن محمد المودب ' قال: اخبرنا ابو غسان' قال: اخبرنا عبدالسلام عن موسیٰ الصغیر' عن عبدالرحمن بن سابط ' عن سعد (بن ابی وقاص) قال: کنت جالساً فتنقصوا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقلت: لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصال' لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم: سمعتہ یقول: انہ بمنزلۃ ھارون من موسیٰ' الا انہ لا نبی بعدی' وسمعتہ یقول: لاعطین الرایۃ غداً رجلاً یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ ' وسمعتہ یقول: من کنت مولاہ' فعلی مولاہ))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 411 رقم 8343 وطبع آخر ج 5 ص 108 رقم 8399 ' سنن ابن ماجہ ج 1 ص 86 رقم 121 ' وطبع آخر ج 1 ص 56 رقم 121 ' تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 115 ' 116)

"حضرت عبدالرحمان بن سابط حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ لوگ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص کرنے لگے تو میں نے کہا: بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے اندر تین صفات ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک صفت میرے اندر ہوتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ (پہلی خوبی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تمہارے ساتھ میری وہی نسبت ہو جو ہارون کی موسیٰ کے ساتھ تھی ماسوائے نبوت کے؟ (دوسری خوبی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: میں کل جھنڈا اُسے دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ (تیسری خوبی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی اس کے مولا ہیں۔"

حدیث نمبر 4:

((اخبرنا زکریا بن یحیی السجزی قال: اخبرنا نصربن علی' قال حدثنا عبداللہ بن داود' عن عبدالواحدبن ایمن' عن ابیہ' ان سعدا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لادفعن الرایۃ (غدا) الی رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ' ویفتح اللہ بیدہ' فاستشرف لھا اصحابہ' فدفعھا الی علی))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 411 رقم 8344 وطبع آخر ج 5 ص 108 رقم 8400)

"حضرت عبدالواحد بن ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں ایک ایسے شخص کو پرچم تھماؤں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے اور اُسے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبوب رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھوں سے فتح نصیب فرمائے گا۔ پس تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُس پرچم کی آرزو کرتے رہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پرچم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تھما دیا۔"

حدیث نمبر 5:

((اخبرنا زکریا بن یحیی' قال: حدثنا الحسن بن حماد' قال: اخبرنا مسھر بن عبدالملک' عن عیسی بن عمر' عن السدی' عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عندہ طائر فقال: اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی من (ھذا) ھذہ الطیر' فجاء ابوبکر فردہ' ثم جاء عمر فردہ' ثم جاء علی فاذن لہ))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 410 رقم 8341 وطبع آخر ج 5 ص 107 رقم 8398)

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ موجود تھا۔ آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! میرے پاس اُس شخص کو بھیج دے جو تجھے تیری مخلوق سے زیادہ محبوب ہو' تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ سے کھائے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے

تو انہوں نے انہیں واپس بھیج دیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہوں نے انہیں واپس بھیج دیا' پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہوں نے انہیں اجازت دی۔"

حدیث نمبر 6:

((اخبرنا احمد بن سليمان الرهاوی' حدثنا عبد(عبيد) الله' اخبرنا ابن ابی ليلی' عن الحكم' والمنهال' عن عبدالرحمن بن ابی ليلی' عن ابيه (انه) قال لعلی۔ وكان يسير معه: ان الناس قد انكروا من شيئا تخرج فی البرد بالملائتين وتخرج فی الحر فی الخشن والثوب الغليظ؟ فقال لم تكن (اولم تكن) معنا بخيبر؟ قال بلی' بعث رسول الله ﷺ (فان رسول الله بعث) ابابكر وعقدله لواء' فرجع وبعث عمرو عقدله لواء' فرجع (بالناس') فقال رسول الله ﷺ: لاعطين الراية رجلاً يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله' ليس بفرار' فارسل الی وانا ارمد' فتفل فی عينی فقال اللهم اكفه اذی الحر والبرد' قال: ماوجدت حرا بعد ذلك ولا بردا))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص411 رقم 8345 وطبع آخر ج5 ص108' 109 رقم 8401' مسند احمد ج1 ص99 رقم 778 وص133 رقم 1117' فضائل الصحابۃ ج2 ص697 رقم 950 وص 791 رقم 1084' سنن ابن ماجہ رقم 117' مصنف ابن ابی شیبۃ ج6 ص370 رقم 32071 وج7 ص394 رقم 36872' مسند البزار ج2 ص136 رقم 496' المعجم الاوسط ج3 ص151 رقم 2307 وج6 ص369 رقم 5785' شرف المصطفیٰ لابی سعید ج3 ص472 وج5 ص501' دلائل النبوۃ للبیہقی ج4 ص133' ذخائر العقبیٰ ص90' سیر اعلام النبلاء ص618' البدایۃ والنہایۃ ج5 ص452 وطبع جدید ج7 ص563' مجمع الزوائد ج9 ص123 رقم 14707' کشف الاستار ھیثمی ج3 ص192' 193 رقم 2546' مجمع البحرین ھیثمی ج3 ص377' 378 رقم 3692' اتحاف الخیرۃ المھرۃ للبوصیری ج7 ص185 رقم 6633' الانوار فی آیات النبی المختار للشعالبی ج3 ص840' مختصر زوائد البزار للعسقلانی ج2 ص314 رقم 1964' فتح الباری ج8 ص255' جمع الجوامع للسیوطی ج13 ص15 رقم 5425' الخصائص الکبریٰ للسیوطی ج1 ص418' 419' سبل الھدیٰ ج10 ص201' مناقب علی ص62' 67' 69' 70)

"حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا جبکہ وہ آپ کے ساتھ چل رہے تھے کہ لوگ آپ کی ایک عادت پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ موسم سرما میں نرم و ملائم لباس پہن کر نکلتے ہیں اور موسم گرما میں موٹا اور سخت لباس؟۔ آپ نے فرمایا: کیا تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور ان کے لئے ایک پرچم مقرر کیا لیکن وہ لوٹ آئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور ان کے لئے ایک پرچم باندھا تو وہ بھی لوگوں کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایسے شخص کو پرچم عطا

کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو محبوب رکھتے ہیں' وہ فرار ہونے والا نہیں ہے۔ پھر آپ نے میری طرف آدمی بھیجا اور میں آشوب چشم میں مبتلا تھا تو آپ نے میری آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا' پھر فرمایا: اے اللہ! اس کو گرمی اور سردی کی اذیت سے محفوظ فرما۔ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے کبھی گرمی اور سردی کو محسوس نہیں کیا۔''

حدیث نمبر 7:

((اخبرنا محمد بن علی بن حرب' (المروزی) قال: اخبرنا معاذبن خالد' عن الحسین بن واقد' عن عبداللہ بن بریدۃ' عن ابیہ قال حاصرنا خیبر' فاخذ أبوبکر الرایۃ' ولم یفتح لہ' فاخذھا من الغد عمر' فانصرف ولم یفتح لہ' واصاب الناس (یومئذ) شدۃ وجھد' فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انی دافع لوائی غدا الی رجل یحب اللہ ورسولہ 'ویحبہ اللہ ورسولہ' لایرجع حتی یفتح لہ' وبتناطیبۃ انفسنا' ان الفتح غدًا' فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الغداۃ' ثم جاء (قام) قائما' (ودعاباللواء) ورمی اللواء' والناس علی (مصافھم) افصافھم فمامنا انسان لہ منزلۃ عندالرسول صلی اللہ علیہ وسلم الا وھو یرجوان یکون صاحب اللواء' فدعا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' وھو ارمد' فتفل فی عینیہ' فدفع الیہ باللواء' وفتح اللہ علیہ' قالوا: اخبرنا بمن تطاول بھا' (قال وانافیمن تطاول لھا))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 412 رقم 8346 وج 8 ص 16 رقم 8547 وطبع آخر ج 5 ص 109 رقم 8402 وص 179 رقم 8601' السیرۃ النبوۃ لابن اسحاق ص 476' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 735' السیرۃ النبوۃ لابن ھشام ج 3 ص 293' دلائل النبوۃ للبیہقی ج 4 ص 2100209' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 93' مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج 17 ص 327' السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ج 3 ص 339' البدایۃ والنھایۃ ج 3 ص 359' مناقب علی والحسنین ص 121)

''حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پرچم تھاما اور اُن پر خیبر فتح نہ ہوا' پھر دوسرے روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پرچم تھاما تو وہ بھی لوٹ آئے اور ان پر خیبر فتح نہ ہوا' اور اس دن لوگوں کو بہت شدت اور مشکل کا سامنا کرنا پڑا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں اپنا پرچم ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو محبوب رکھتے ہیں' وہ فتح حاصل کیے بغیر واپس نہیں لوٹے گا۔ ہم

نے اطمینان سے رات بسر کی کہ کل ضرور فتح نصیب ہوگی۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح فرمائی تو نماز فجر پڑھائی' پھر آ کر قیام فرمایا اور پرچم اٹھایا اور لوگ اپنی صفوں میں تھے۔ پس ہم میں سے جس شخص کی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کچھ اہمیت تھی وہ امید کرتا رہا کہ وہی پرچم تھامنے والا ہوگا' لیکن آپ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا حالانکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے پھر آپ نے انہیں لعاب مبارک لگایا اور ان کی آنکھوں پر ہاتھ مبارک پھیرا' پھر پرچم تھمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں سے فتح عطا فرمائی اور میں بھی اُن لوگوں میں سے تھا جو پرچم کے امیدوار تھے۔"

حدیث نمبر 8:

((اخبرنا محمد بن بشار' بندارالبصری' اخبرنا محمد بن جعفر' قال :حدثنا عوف' عن میمون ابی عبداللہ' ان عبداللہبن بریدۃ' حدثہ عن بریدۃ الاسلمی قال: لماکان یوم خیبر' نزل رسول اللہصلی اللہعلیہ وسلم بحصن اھل خیبر' اعطی رسول اللہصلی اللہعلیہ وسلم اللواء عمر' فنحن (معہ) فیہ من نھض من الناس' فلقوااھل خیبر' فانکشف عمرواصحابہ' فرجعواالی رسول اللہ صلی اللہعلیہ وسلم فقال رسول اللہصلی اللہعلیہ وسلم لاعطین اللواء رجلا یحب اللہورسولہ' ویحبہ اللہورسولہ فلما کان من الغدتصادرابوبکروعمر' وھوارمد' فتفل فی عینیہ' ونھض معہ من الناس من نھض' فلقی اھل خیبر' فاذامرحب یرتجز (وھویقول):

قد علمت خیبر انی مرحب
شاکی السلاح بطل مجرب
اذا اللیوث اقبلت تلھب
اطعن احیانا وحینا اضرب

فاختلف ھوعلی ضربتین' فضربہ علی ھامتہ حتی (عض) مضی السیف منھا (ابیض راسہ) منتھی راسہ' وسمع اھل العسکر صوت ضربتہ' فما تتام آخرالناس مع علی' حتی فتح لاولھم (ففتح اللہلہ ولھم))

(السنن الکبری للنسائی ج 7ص 412رقم 8347 وج 8ص 16رقم 8546 وطبع آخر ج 5ص 109رقم 8403وص 178رقم 8600' مسند احمد ج 5ص 358رقم 23419' فضائل الصحابۃ ج 2ص 748رقم 1034' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 7ص 394رقم 3686' کتاب السنۃ لابن ابی عاصم رقم 1379' کشف الاستاررقم 1814' مجمع الزوائد ج 6ص 150رقم 10200' اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج 7ص 6636' الدررلابن عبدالبرص 146' تاریخ دمشق لابن عساکرج 42ص 93' مختصرتاریخ دمشق ج 17ص 326' مناقب علی ص 65' 121)

''حضرت بریدۃ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل قلعہ کے پاس اُترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پرچم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا' پس جن لوگوں نے تیار ہو کر اُن کے ساتھ جانا تھا وہ تیار ہو کر چلے گئے اور اہل خیبر سے اُن کا آمنا سامنا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے ساتھیوں پر معاملہ منکشف ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹ آئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کو پرچم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے اور اس کو اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبوب رکھتے ہیں' پھر جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے لیکن آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں تو آپ نے ان کی آنکھوں میں آب دہن لگایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کچھ لوگ تیار ہو کر گئے' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل خیبر کے سامنے ہوئے تو مرحب یہ اشعار پڑھتے ہوئے سامنے آیا:

اہل خیبر جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں!

ہتھیار بند' بہادر اور تجربہ کار ہوں'

جب میرے سامنے شیر آئیں تو غبار ہو جاتے ہیں'

کبھی میں زخمی کرتا ہوں اور کبھی گردن اُڑا دیتا ہوں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے درمیان دو دو ہاتھ ہوئے' پھر اچانک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر ایسا وار کیا کہ آپ کی تلوار نے اس کے سر کو چیر کر رکھ دیا اور اُس کے دماغ کی سفیدی ظاہر ہو گئی' اور پورے لشکر نے آپ کی ضرب کاری کی آواز سنی۔ پس ابھی آپ کے لشکر کی آخری صف کی نوبت بھی نہ آئی کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی ہی صف والوں کو فتح عطا فرما دی۔''

حدیث نمبر 9:

((اخبرنا قتيبة بن سعيد قال: حدثنا يعقوب بن عبدالرحمن' عن ابی حازم' قال: اخبرنی سهل بن سعد ان رسول اللهﷺ صلی الله علیه وسلم قال یوم خیبر: لاعطین هذه الرایة غداً رجلاً یفتح الله علیه' یحب الله ورسوله' ویحبه الله ورسوله' فلما اصبح الناس غدوا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم کلهم یرجوان یعطی' فقال: این علی بن ابی طالب؟ فقالوا: علی یارسول الله یشتکی عینیه' قال فارسلوا الیه' فاتی به' فبصق رسول الله صلی الله علیه وسلم فی عینیه' ودعا له فبرا' حتی کان لم یکن به وجع' فاعطاه الرایة: فقال علی: یارسول الله' اقاتلهم حتی یکونوا مثلنا؟ فقال: انفذ علی رسلك حتی تنزل بساحتهم' ثم ادعهم الی الاسلام' واخبرهم بمایحب علیهم (حق) الله' فوالله لان

یهدی اللہ بك رجلا واحد' خیر (لك) من ان یكون لك حمر النعم))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7ص413رقم 8348وطبع آخرج5ص110رقم 8403' بخاری رقم 2942' صحیح مسلم رقم 6222' مسند احمد ج5ص333رقم 23209' فضائل الصحابۃ ج2ص752رقم 1037' مسند ابن ابی شیبۃ ج1ص96رقم 114' سنن سعید بن منصور ج2ص178رقم 2472' 2473' صحیح ابن حبان ج15ص377رقم 6932وطبع آخرج9ص43رقم 6893' مسند ابی یعلی ج1ص184' المسند للرویانی ص124رقم 1023' دلائل النبوۃ للاصفهانی ج3ص1092' دلائل النبوۃ للبیہقی ج4ص205' السنن الکبریٰ للبیہقی ج9ص106رقم 1823' حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ج1ص101' شرح السنۃ ج8ص84رقم 3905' مصابیح السنۃ ج4ص171رقم 3764' مشکاۃ رقم 6089' اسنی المطالب لابن حجر مکی ص383)

''حضرت ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ غزوہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں ایک شخص کو جھنڈا دوں گا اللہ تعالیٰ اس پر فتح عطا فرمائے گا' وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اس کو اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبوب رکھتے ہیں۔ پس جب صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوگئے' ان میں سے ہر ایک کو امید تھی کہ پرچم اسے عطا کیا جائے گا' لیکن آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! علی کی آنکھیں شکایت کرتی ہیں' تو آپ نے فرمایا: انہیں لے آؤ! پس انہیں لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور دعا فرمائی تو وہ ایسی ٹھیک ہوگئیں گویا کہ انہیں کوئی تکلیف ہوئی ہی نہیں تھی۔ پھر آپ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اُن سے اُس وقت تک جہاد کروں گا یہاں تک کہ وہ ہماری مثل ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہو' جب تم اُن کے میدان میں اترو تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتلانا کہ اُن پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے کسی ایک شخص کو بھی اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کردے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

حدیث نمبر10:

((اخبرنا ابوالحسن احمد بن سلیمان الرهاوی' قال: حدثنا یعلی بن عبید' قال: حدثنا یزیدبن کیسان' عن ابی حازم' عن ابی هریرة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لادفعن الرایة الیوم الی رجل یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله' فتطاول القوم' فقال: این علی ابی طالب؟ فقالوا: یشتکی عینیه' قال: فبصق نبی اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی کفیه' ومسح بهما عینی علی' ودفع الیه الرایة' ففتح اللہ علی یدیه))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7ص311رقم 8095وص413رقم 8349وطبع آخرج5ص46رقم 8151وص110رقم

8404' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 7 ص 396 رقم 36884' مسند اسحاق بن راھویۃ ج 1 ص 253 رقم 291' الاحسان فی ترتیب صحیح ابن حبان ج 15 ص 379 رقم 6933 وطبع آخر ج 9 ص 43 رقم 6894' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 91)

''حضرت ابوحازم حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج میں ایک شخص کو پرچم سپرد کروں گا جو اللہ جلاجلالہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے' اوراس کو اللہ اوراس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبوب رکھتے ہیں۔ پس قوم امیدوار تھی' لیکن آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: انہیں آنکھوں کی شکایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: پس اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلیوں میں لعاب دہن پھینکا اور دونوں ہتھیلیوں کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں پر پھیرا' اوران کی طرف پرچم بڑھایا' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں پر فتح عنایت فرمائی۔''

حدیث نمبر 11:

((اخبرنا قتیبة بن سعید قال: اخبرنا یعقوب عن سهل بن ابی صالح عن ابیه' عن ابی هریرة ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال یوم خیبر: لاعطین الرایة رجلاً یحب اللّٰه ورسوله' (ویحبه اللّٰه و رسوله) یفتح اللّٰه علیه' قال عمر بن الخطاب: ماحببت الامارة الا یومئذ' فدعا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم علی بن ابی طالب 'فاعطاه ایاها' وقال امش ولاتلتفت حتی یفتح اللّٰه علیك' فسار علی' ثم وقف فصاح: یارسول اللّٰه! علی ماذا أقاتل الناس؟ قال: قاتلهم حتی یشهدوا ان لااله الااللّٰه' وان محمداً رسول اللّٰه' فاذا فعلوا ذلك فقد منعوا (منی) دماء هم واموالهم الابحقها' وحسابهم علی اللّٰه))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 414 رقم 8350 و ج 8 ص 17 رقم 8549 وطبع آخر ج 5 ص 111 رقم 8306 وص 179 رقم 8603' صحیح مسلم رقم المسلسل 6222 (2405)' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 7 ص 394 رقم 36871' دلائل النبوۃ للبیہقی ج 4 ص 206' تاریخ مدینۃ دمشق لاب ج 42 ص 85' مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج 17 ص 325' البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر ج 3 ص 358' السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ج 3 ص 338' سیر اعلام النبلاء (سیرۃ) ص 617)

''حضرت سہل بن ابوصالح اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں فرمایا: میں ایک شخص کو پرچم عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اوراس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے محبوب رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ اسے فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت پسند نہیں کی' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن

ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور اُن کو جھنڈا عطا کیا اور فرمایا: جاؤ اور ادھر اُدھر توجہ نہ کرنا حتی کہ اللہ جلا جلالہ تمہیں فتح عنایت فرمائے۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے' پھر رک گئے' پھر باآواز بلند عرض کیا: یارسول اللہ! میں کس بات پر لوگوں سے جنگ کروں؟ فرمایا: تم ان سے اُس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ وہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی گواہی نہ دیں۔ پس جب وہ یہ گواہی دے دیں تو انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے محفوظ کرلیا' مگر یہ کہ ان پر حق ہو اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔''

حدیث نمبر 12:

((اخبرنا اسحق بن ابراهیم بن راهویه قال: اخبرنا جریر' عن سهیل' عن ابیه' عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لاعطین الرایة غداً رجلًا یحب الله ورسوله' یفتح علیه وقال عمر: فمااحببت الامارة قط الا یومئذ' قال: فاستشرفت لها' فدعا علیاً فبعثه' ثم قال: اذهب فقاتل حتی یفتح الله علیك' ولاتلتفت' قال: فمشی ماشاء الله' ثم وقف ولم یلتفت' فقال: علام نقاتل الناس؟ قال: قاتلهم حتی یشهدوا ان لااله الاالله وان محمدا رسول الله' فاذافعلوا ذلك فقد منعوا دماء هم واموالهم الا بحقها' وحسابهم علی الله))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 414 رقم 8351 وطبع آخرج 5 ص 111 رقم 8406' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 746 رقم 1030 وص 746 رقم 1030 وص 756 رقم 1044' الاحسان فی ترتیب صحیح ابن حبان ج 15 ص 379 رقم 6934 وطبع آخرج 9 ص 43 رقم 6894' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 82'83'84'85' مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج 17 ص 325)

''حضرت سہیل اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں ایک شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر فتح کے دروازے کھول دے گا' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی امارت پسند نہیں کی' ماسوا اُس دن کے۔ پس میں اس دن امارت کے لئے للچاتا رہا' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا پھر انہیں کو بھیجا' فرمایا: جاؤ اور جنگ کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے' اور ادھر ادھر توجہ نہ کرنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا چلے' پھر رک گئے اور ادھر ادھر توجہ نہ کی' پھر کہا: ہم کس بات پر لوگوں سے جنگ کریں؟ فرمایا: تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو یہاں تک کہ وہ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے اور بے شک (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ یہ شہادت دے دیں تو انہوں نے

اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا' مگر یہ کہ ان پر کوئی حق ہو اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔"

حدیث نمبر 13:

((اخبرنا محمد بن عبداللہ بن المبارك المخرمی' قال: حدثنا ابو هشام المخزومی' قال: حدثنا وهيب قال: حدثنا سهيل بن ابی صالح عن ابيه ' عن ابی هريرة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم يوم خيبر: لادفعن الراية الى رجل يحب اللہ ورسوله ' ويفتح اللہ عليه ' قال عمر (بن الخطاب) فما احببت الامارة قط قبل يومئذ ' قد فعها الى علی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ولاتلتفت' فسار قريبا' قال: يارسول اللہ! علام نقاتل؟ قال: علی ان يشهدوا ان لااله الااللہ وان محمدارسول اللہ' فاذافعلواذلك (فقد) عصموادماء هم واموالهم الا بحقها وحسابهم علی اللہ تعالیٰ))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 415 رقم 8352 وطبع آخر ج 5 ص 111 رقم 8406' فضائل الصحابہ ج 2 ص 765 رقم 1056 وص 818 رقم 1122' الاحسان فی ترتیب صحیح ابن حبان ج 15 ص 379 رقم 6934 وطبع آخر ج 9 ص 43 رقم 6894' تاریخ دمشق لابن عساکر 42 ص 82' 83' 84' 85' مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج 17 ص 325' ذخائر العقبیٰ ص 90)

"حضرت سہیل بن ابی صالح اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: میں ایک شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ماسوا اس دن کے' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا سونپا اور فرمایا: ادھر ادھر توجہ نہ کرنا۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھوڑا سا چلے' پھر عرض کیا: ہم کس بات پر لوگوں سے جنگ کریں؟ فرمایا: تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے اور بیشک (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ یہ شہادت دے دیں تو انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا مگر یہ کہ ان پر کوئی حق ہو اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔"

حدیث نمبر 14:

((اخبرنا العباس بن عبدالعظيم العنبری البصری' قال: اخبرنا عمر بن عبدالوهاب قال: اخبرنا معتمربن سليمان' عن ابيه' عن منصور' عن ربعی' عن عمران بن حصين ان النبی صلی اللہ عليه وسلم قال: لاعطين الراية رجلاً يحب اللہ ورسوله (اوقال يحبه اللہ ورسوله) فدعا علياً وهوارمد' ففتح اللہ علی يديه))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 311 رقم 8094 وص 415 رقم 8352 وطبع آخر ج 5 ص 46 رقم 8150 وص 111 رقم

8406' المعجم الکبیر للطبرانی ج 18 ص 237' 238' مجمع الزوائد ج 9 ص 124 رقم 14716' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 103' مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج 17 ص 330' البدایۃ والنھایۃ ج 5 ص 451)

''حضرت منصور بن ربعی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک شخص کو پرچم عطا کروں گا' وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ (یا فرمایا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتے ہیں) پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا حالانکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔''

حدیث نمبر 15:

((اخبرنا اسحق بن ابراھیم بن راھویه' اخبرنا النضربن شمیل قال: اخبرنا یونس' عن ابی اسحق' عن هبیرة بن یریم قال: جمع الناس (خرج الینا) الحسن بن علی' وعلیه عمامة سوداء لما قتل ابوه' فقال: لقد کان قتلتم فیکم' بالامس رجلاً (رجل) ماسبقه الاولون ولایدرکه ورسوله ویحبه اللّٰه ورسوله' ویقاتل جبریل عن یمینه ومیکائیل عن یساره۔ ثم لا تردرایته حتی یفتح اللّٰه علیه' ماترك دینارا ولادرهماً الا تسعمائة (سبع مائة درهم) اخذهاعیاله (من عطائه) من عطاء کان ارادان یبتاع بها خادماً لاهله))

(السنن الکبری للنسائی 7 ص 416 رقم 8354 وطبع آخر ج 5 ص 112 رقم 8408 الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج 15 ص 383 رقم 6936 وطبع آخر ج 9 ص 45 رقم 6897' مسند احمد ج 1 ص 199 رقم 1719' 1720' کتاب الزھد للامام احمد ص 195 رقم 709' فضائل الصحابۃ ج 1 ص 674 رقم 922 ج 2 ص 737 رقم 1013' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 372 رقم 32085 وص 373 رقم 32096 وص 374 رقم 32101' مسند ابی یعلی ج 6 ص 25 رقم 6724' 6725' المستدرک للحاکم ج 3 ص 171 رقم 4855' تاریخ الطبری ج 3 ص 164' حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ج 1 ص 105' المجالسۃ وجواہر العلم للدینوری ص 181' صفۃ الصفوۃ ج 1 ص 165' الکامل فی التاریخ لابن اثیر الجذری ج 3 ص 401' 402' وطبع مجلد واحد ص 463' مختصر تاریخ دمشق ج 18 ص 97' 98' الریاض النضرۃ ج 7 ص 216 رقم 6695' مجمع البحرین ھیثمی ج 3 ص 392 رقم 3734' مجمع الزوائد ھیثمی ج 9 ص 136 رقم 14798' مختصر زوائد البزار للعسقلانی ج 2 ص 321 رقم 1937' المطالب العالیۃ ج 4 ص 324 رقم 4514' 4515' مناقب علی والحسنین وامھما فاطمۃ الزھراء ص 160)

''حضرت ہبیرہ بن یریم بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی تو سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اس وقت آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور فرمایا: تم نے کل ایک ایسے شخص کو قتل کیا ہے (السنن الکبریٰ للنسائی میں ہے: کل تمہارے درمیان ایک ایسا شخص تھا) جس کے رتبہ کو نہ اگلے پہنچ سکتے ہیں اور نہ پچھلے' اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کل میں ایک

ایسے شخص کو جھنڈا عطا کروں گا' جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو محبوب رکھتے ہیں' اور جبریل علیہ السلام نے ان کے دائیں اور میکائیل علیہ السلام نے ان کے بائیں رہ کر جہاد کیا' پھر انہوں نے جھنڈا انہیں رکھا یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ نے انہیں فتح عطا فرمائی۔ انہوں نے اپنے ترکہ میں کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا' ماسوا نو 900 (دوسری روایت کے مطابق 700) سو درہموں کے جو انہوں نے اپنا حصہ لیا تھا' اُن کا ارادہ تھا کہ وہ اُن پیسوں سے اپنے اہل بیت کے لئے خادم خریدیں گے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 49:

ذكر منزلة علي ابن ابي طالب وجهه من النبي:

رسول اللہ کے ہاں حضرت علی کا مرتبہ

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا بشربن هلال البصري قال: حدثنا جعفر وهوابن سليمان- قال: حدثنا حرب بن شداد عن قتادة' عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابي وقاص' قال: لماغزار رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك خلف عليا كرم الله وجهه في المدينة' قالوا فيه: مله وكره صحبة' فتبع علي رضي الله تعالىٰ عنه النبي صلى الله عليه وسلم حته لحقه في الطريق' قال: يارسول الله! خلفتني بالمدينة مع الذراري والنساء' حتى قالوا: مله وكره صحبته؟ فقال (له) النبي صلى الله عليه وسلم: ياعلي! انما خلفتك على اهلي' اماترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى غيرانه لا نبي بعدي))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 307 رقم 8084 وص 425 رقم 8375 وطبع آخر ج 5 ص 44 رقم 8138 وص 119 رقم 8429 ' مسند سعد بن ابی وقاص للدورقی ص 174 رقم 100' مسند ابی یعلی ج 1 ص 313 رقم 734' شرف المصطفیٰ ج 5 ص 500' شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ للالکائی ج 2 ص 308' تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 151' 106' مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج 17 ص 344)

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غزوہ تبوک کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ مقدسہ میں چھوڑا۔ لوگ کہنے لگے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو چھوڑ دیا اور اُس کی سنگت کو نہ پسند کیا۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آئے یہاں تک کہ آپ کو راستہ میں پالیا' عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے مجھے مدینہ

میں بچوں اور عورتوں میں چھوڑ دیا حتی کہ لوگ باتیں بنانے لگے کہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا اور اس کی سنگت کو نہ پسند کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: اے علی! میں نے آپ کو اپنے اہل وعیال میں چھوڑا ہے' کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسی ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے' بجز اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار الكوفي ' اخبرنا ابو نعيم قال: حدثنا عبدالسلام عن يحيى بن سعيد' عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابى وقاص ان النبى رضى الله عنه قال لعلى رضى الله تعالىٰ عنه ' انت منى بمنزلة هارون من موسى))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 465 رقم 8376 وطبع آخر ج 5 ص 120 رقم 8430' جامع الترمذی ص 849 رقم 3740' المعجم الصغیر ج 2 ص 84 رقم 824' حلیۃ الاولیاء ج 7 ص 229 رقم 10303' الفوائد المنتقاۃ والغرائب الحسان للصوری ص 57 رقم 14)

''حضرت سعید بن میتب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: آپ کی منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ۔''

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا زكريا بن يحيى' قال اخبرنا ابو مصعب ان الدراوردى حدثه عن هاشم' عن سعيد بن المسيب عن سعد قال: لما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى تبوك خرج على رضى الله تعالىٰ عنه ' فتبعه فشكا (يشعيه' فبكى) وقال: يارسول الله أتتركنى مع الخوالف؟ فقال النبى صلى الله عليه وسلم: ياعلى! أما ترضىٰ أن تكون منى بمنزلة هارون من موسىٰ الاالنبوة))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 425 رقم 8378 وطبع آخر ج 5 ص 120 رقم 8432)

''حضرت سعید بن میتب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی طرف تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے گئے اور شکایت کی (چند قدم مشایعت کی پھر روتے ہوئے) عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والے لوگوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی' ماسوا نبوت کے۔''

حدیث نمبر 4:

((اخبرنی اسحق بن موسیٰ بن عبداللہ (بن موسیٰ) ابن یزید الانصاری' قال: حدثنا داود بن کثیر الرقی' عن محمد بن المنکدر' عن سعید بن المسیب عن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی: أنت منی بمنزلة هارون من موسیٰ' الا انه لانبی بعدی))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 426 رقم 8379 وطبع آخر ج 5 ص 120 رقم 8433)

''حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا: تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام الا یہ کہ یہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

حدیث نمبر 5:

((اخبرنا صفوان بن عمرو قال: حدثنا احمد بن خالد قال: حدثنا عبدالعزیز بن ابی سلمة الماجشون' عن محمد بن المنکدر' عن سعید بن المسیب: اخبرنی ابراهیم بن سعد انه سمع اباه سعدا وهو یقول: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ' الا انه لا نبوة بعدی' قال سعید فلم ارض حتی اتیت سعدا فقلت: شیء حدثت به ابنك' فقال بما هو یا ابن اخی؟ فقلت: هل سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی کذا وکذا؟ قال: نعم' واشار الی اذنیه' والا فاستکتا' لقد سمعته یقول ذلك))

(لسنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 426 رقم 8380 وطبع آخر ج 5 ص 121 رقم 8434' فضائل الصحابة ج 2 ص 785 رقم 1079' کتاب السنة لابن ابی عاصم ص 587 رقم 1335' مسند ابی یعلی ج 1 ص 321 رقم 751)

''حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ابراہیم بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: لیکن میں اس پر مطمئن نہ ہوا حتی کہ میں خود حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے اپنے بیٹے کو کوئی چیز بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! وہ کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں اس طرح سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اور

اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر میں نے نہ سنا ہو تو یہ دونوں کان بہرے ہوجائیں۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا تھا۔

یوسف بن ماجشون نے یہ حدیث محمد بن منکدر از سعید از عامر بن سعد از والد خود روایت کی ہے' اور علی بن زید بن جدعان نے ان کی متابعت میں عامر بن سعد سے روایت کی ہے۔"

حدیث نمبر 6:

((اخبرنا زكريا بن يحيى قال: حدثنا ابن ابى الشوارب قال: حدثنا حماد بن زيد' عن علي بن زيد' عن سعيد بن المسيب' عن عامر بن سعد' عن سعدأن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي: أنت مني بمنزلة هارون من موسىٰ غير أنه لانبي بعدي' قال سعيد: فاحببت أن اشافه بذلك سعداً فاتيته' ماحديث حدثني به عنك عامر؟ فادخل اصبعيه في اذنيه' وقال: سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم والا فاستكتا قال النسائي: وقدروى هذاالحديث شعبة عن علي بن زيد فلم يذكر عامر بن سعد))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 307 رقم 8408 وص 426' 427 رقم 8381 طبع آخر ج 5 ص 44 رقم 8140 وص 121 رقم 8435' مسلم ص 1059 رقم 6217' مسند ابی یعلی ج 1 ص 313 رقم 735' الجامع اخلاق الراوی وآداب السامع ج 1 ص 120)

"حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون علیہ السلام سوائے اس کے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ حضرت سعید بن میتب کہتے ہیں: بعدازاں میں نے چاہا کہ یہ حدیث بالمشافہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنوں تو میں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا آپ نے یہ حدیث بیان کی ہے جو کہ آپ کے حوالے سے آپ کے بیٹے عامر نے مجھے بیان کی؟ تو آپ نے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال کر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اگر نہ سنی ہو تو میرے کان بند ہوجائیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت شعبہ نے یہ حدیث علی بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور اس کی سند میں عامر بن سعد کا ذکر نہیں کیا۔"

حدیث نمبر 7:

((اخبرنا محمد بن وهب الحراني' قال: اخبرنا مسكين بن بكير' قال بحدثنا شعبة' عن علي بن زيد قال: سمعت سعيد بن المسيب يحدث عن سعدان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي رضي الله تعالىٰ عنه الاترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من

موسیٰ؟ قال علی: بل رضیت' فسالته بعد ذلك فقال: بلیٰ بلیٰ قال ابو عبدالرحمن: ماعلمت احدتابع عبدالعزیز بن الماجشون علی روایته عن محمد بن المنکدر' عن سعید بن المسیب ' عن ابراهیم بن سعد علی ان ابراهیم بن سعد قدروی هذاالحدیث عن ابیه))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7ص 427رقم 8382وطبع آخر ج 5ص 122رقم 8436 ' مسند ابی یعلی ج1ص 301رقم705' مسند احمد ج1ص175وطبع آخر ج1ص 474رقم 1509' الفوائد المنتقاۃ والغرائب الحسان للصوری ص55رقم13' حلیۃ الاولیاء ج7ص229' تاریخ دمشق ج42ص145'مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج17ص 347'348)

''حضرت علی بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی؟ حضرت علی نے عرض کیا: بلکہ میں راضی ہوں' میں راضی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا تو انہوں نے عرض کیا: میں کیوں نہیں راضی' میں کیوں نہیں راضی!۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ محمد بن منکدر سے اس روایت پر کسی نے عبدالعزیز بن ماجشون کی از سعید بن میتب از ابراہیم بن سعد کی سند پر متابعت کی ہو کہ واقعی ابراہیم بن سعد نے اپنے والد (سعد) سے روایت کی۔''

حدیث نمبر 8:

((اخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد(یعنی ابن جعفر غندر قال: اخبرنا شعبة عن سعد بن ابراهیم (قال) سمعت ابراهیم بن سعد ابن ابی وقاص' یحدث' عن ابیه عن النبی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال لعلی رضی الله تعالیٰ عنه: اماترضیٰ ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی؟))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7ص 308رقم 8086وص 427رقم 8383وطبع آخر ج 5ص 44 رقم 8139وص122رقم8437' مسند سعد بن ابی وقاص للدورقی ص136رقم 75' مسند احمد ج1 ص 175وطبع آخر ج1ص 473'474رقم1505' بخاری ص625رقم3706' مسلم ص1059 1060رقم 6221' سنن ابن ماجہ ج1ص82رقم115' مسند ابی داؤد الطیالسی ص28رقم205وطبع آخر ج1ص116رقم210)

''حضرت شعبہ سعد بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہاری منزلت میرے ساتھ ایسی ہو جیسی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون

علیہ السلام کی۔؟"

حدیث نمبر 9:

((اخبرنا عبیداللہ (بن سعد بن ابراھیم بن سعد) البغدادی قال: (حدثنی عمی' قال) حدثنا ابی عن ابن اسحاق قال: حدثنی محمد بن طلحة بن زید بن رُکانة عن ابراھیم بن سعد ابن ابی وقاص عن ابیه انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنه: حین خلفه فی غزوة تبوك علیٰ اھله الاترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الاانه لانبی بعدی؟ قال ابوعبدالرحمن: وقدروی ھذاالحدیث عن عامر بن سعد عن ابیه من غیر حدیث سعید بن المسیب))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 427 رقم 8384 وطبع آخر ج 5 ص 122 رقم 8438' کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص 586 رقم 1332)

"حضرت ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: جب آپ نے انہیں غزوہ تبوک کے موقعہ پر اپنے اہل بیت میں چھوڑا تھا' کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہاری منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی' مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عامر بن سعد نے اپنے والد سے حضرت سعید بن میسب کے بغیر بھی روایت کی ہے۔"

حدیث نمبر 10:

((اخبرنا محمدبن المثنی قال: اخبرنا ابوبکر الحنفی' قال حدثنا بکیرین مسمارقال: (سمعت عامع بن سعد یقول: قال: معاویة لسعد بن ابی وقاص: مایمنعك ان تسب (علی) ابن ابی طالب؟ قال: لا اسبه ماذکرب ثلاثا قالھن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم' لان تکون لی واحدة منھن احب الی من حمر النعم لااسبه ماذکرت حین نزل علیه الوحی فاخذعلیا وابنیه وفاطمة فادخلھم تحت ثوبه ثم قال رب ھولاء اھل بیتی واھلی' ولااسبه ماذکرت حین خلفه فی غزوة غزاھا' قال علی: خلفتنی مع الصبیان والنساء؟ قال: اولا ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسیٰ' الا انه لا نبوة بعدی' وماسبه ماذکرت یوم خیبر حین قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لاعطین (ھذه) الرایة رجلا یحب اللہ ورسوله' ویفتح اللہ بیده فتطاولنا' فقال: این علی؟ فقالوا: ھوأرمد' قال: (فقال) ادعوه (فدعوه) فبصق فی عینیه ثم اعطاه الرایة ففتح اللہ علیه' فواللہ

ماذکره معاوية بحرف حتى خرج من المدينة))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 428 رقم 8385 وص 410 رقم 8342 وطبع آخر ج 5 ص 122 رقم 8439 وص 107 رقم 8399 ' 8439 ' مسند سعد بن ابی وقاص للدورقی ص 51 رقم 19 ' صحیح مسلم رقم 6220 ' مسند احمد ج 1 ص 185 رقم 1608 ' جامع الترمذی ص 675 رقم 2999 ' وص 847 رقم 3724 ' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 369 رقم 32069 ' المستدرک للحاکم ج 3 ص 108 رقم 6432 ' مسند البزار ج 3 ص 324 رقم 1120 ' السنن الکبری للبیہقی ج 7 ص 63 رقم 13392 ' تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 111 ' مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج 17 ص 332 ' شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ للالکائی ج 2 ص 308 ' البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر ج 5 ص 452 ' سیر اعلام النبلاء للذھبی ص 619 ' الاصابۃ ج 4 ص 468 ' مناقب علی والحسنین للفواد عبدالباقی ص 33 60 ' 116 ' 117 ' الانوار الباھرۃ علامتلیدی ص 41)

''حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت معاویہ نے پوچھا: علی ابن ابی طالب کو برا کہنے سے تمہیں کیا چیز مانع ہے؟ انہوں نے کہا: میں انہیں برا نہیں کہوں گا جب تک کہ مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شان میں فرمائی تھیں' اگر اُن میں سے کوئی ایک بات بھی میرے اندر ہوتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ 1: میں انہیں برا نہیں کہوں گا جب تک کہ مجھے وہ وقت یاد ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے اُن کے دونوں بیٹوں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چادر میں لے لیا' پھر عرض کیا: یہ میرے اہل بیت اور میرے گھر والے ہیں۔ 2: اور میں انہیں برا نہیں کہوں گا جب تک کہ مجھے وہ وقت یاد ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک غزوہ کے موقعہ پر پیچھے چھوڑا تھا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا تھا: آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ' مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ 3: اور میں انہیں برا نہیں کہوں گا جب تک کہ مجھے وہ وقت یاد ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا تھا: کل میں ایسے شخص کو پرچم عطا کروں گا جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا' پس ہم سب اُس پرچم کے امیدوار تھے کہ آپ نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ فرمایا: اس کو بلاؤ! انہوں نے بلایا تو آپ نے اُن کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا پھر پرچم اُن کے سپرد کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا فرمائی۔ اللہ کی قسم! ان فضائل کو سننے کے بعد حضرت معاویہ نے ایک حرف بھی نہ کہا حتیٰ کہ وہ مدینہ مقدسہ سے چلے گئے۔''

حدیث نمبر 11:

((اخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا محمد عن شعبة، عن الحكم، عن مصعب عن سعد قال: خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب في غزوة تبوك، فقال: يارسول الله! تخلفني بين النساء والصبيان؟ فقال: أماترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لانبي بعدى؟ (قال ابوعبدالرحمان) خالفه ليث فقال: (عن الحكم) عن عائشة بنت سعد))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 308 رقم 8085 وص 428 رقم 6387 وطبع آخر ج 5 ص 44 رقم 8141 وص 123 رقم 8441، بخاری ص 749 رقم 4416، صحیح مسلم ص 1059 رقم 6218، فضائل الصحابۃ ج 2 ص 703 رقم 960، مسند احمد ج 1 ص 182 رقم 1583، مسند سعد بن ابی وقاص للدورقی ص 103 رقم 49، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 369 رقم 32065، مسند ابی داؤد الطیالسی ص 29 رقم 209 وطبع جدید ج 1 ص 114 رقم 206، مسند البزار ج 3 ص 368 رقم 1170، مسند ابی یعلی ج 1 ص 178 رقم 339، دلائل النبوۃ للبیہقی ج 5 ص 220، الاعتقاد للبیہقی ص 550 وطبع آخر ص 480)

''حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ دیا؟ تو آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لیث نے اس حدیث کی سند میں اختلاف کیا اور کہا کہ از حکم از عائشہ بنت سعد روایت کی گئی ہے۔''

حدیث نمبر 12:

((اخبرنا الحسن بن اسماعيل (بن سليمان) المصيص المجالدى، قال: اخبرنا المطلب، عن ليث، عن الحكم، عن عائشة بنت سعد، عن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي رضي الله تعالىٰ عنه في غزوة تبوك: انت ياابن ابي طالب مني مكان هارون من موسىٰ الا انه لانبي بعدى۔

قال ابوعبدالرحمان: وشعبة أحفظ، وليث ضعيف الحديث، (والحديث) قدروته عائشة بنت سعد))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 429 رقم 8488 وطبع آخر ج 5 ص 123 رقم 8442)

''حضرت عائشہ بنت سعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقعہ پر فرمایا: اے ابن ابی طالب! تمہاری نسبت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور حضرت شعبہ زیادہ حافظ الحدیث ہیں اور لیث ضعیف ہے اور اس حدیث کو عائشہ بنت سعد نے روایت کیا ہے۔"

حدیث نمبر 13:

((اخبرنا زکریا بن یحیی قال: اخبرنا ابو مصعب عن الدراوردی عن الجعید بن عبدالرحمن، عن عائشة بنت سعد عن ابیها (ان علیامع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی جاء ثنیة الوادع، غزوة تبوك) انه قال رضی اللہ تعالیٰ عنه، خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتی ثنیة الوادع من غزوة تبوك، وعلی یشتکی، وهویقول: اتخلفنی مع الخوالف؟ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: أماترضی أن تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الاالنبوة))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص429 رقم 8389 وطبع آخر ج5 ص123، 124 رقم 8443، مسند احمد ج1 ص170 وطبع آخر ج2 ص464 رقم 1463، فضائل الصحابۃ ج2 ص732 رقم 1006، مسند البزار ج4 ص38 رقم 1200، تاریخ دمشق لابن عساکر ج42 ص162)

"حضرت عائشہ بنت سعد اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے، جب ثنیۃ الوداع کے مقام پر پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: آپ مجھے پیچھے رہنے والوں کے ساتھ چھوڑ رہے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ھارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ، ماسوا نبوت کے۔"

حدیث نمبر 14:

((اخبرنا الفضل بن سهل البغدادی قال: حدثنا ابو احمد الزبیری قال: حدثنا عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت، عن حمزة بن عبداللہ، عن ابیه، عن سعد قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة تبوك وخلف علیا، فقال: اتخلفنی؟ فقال (له): اماترضیٰ ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص429 رقم 8390 وطبع آخر ج5 ص124 رقم 8444، مسند احمد ج1 ص184 وطبع آخر ج1 ص496 رقم 1600، کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص586 رقم 1334)

"حضرت حمزہ بن عبداللہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا تو انہوں نے عرض کیا: آپ مجھے پیچھے چھوڑ رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

حدیث نمبر 15:

((اخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار الكوفي' قال: حدثنا ابو نعيم قال: حدثنا فطر' عن عبدالله بن شريك' عن عبدالله بن الرقيم الكناني عن سعد بن ابي وقاص' ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي: انت مني بمنزلة هارون من موسىٰ))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 429 رقم 8391 وطبع آخر ج 5 ص 124 رقم 8445' الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج 3 ص 15' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 165۔

"حضرت عبداللہ بن رقیم الکنانی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: آپ کی منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی۔"

حدیث نمبر 16:

((اخبرنا احمد بن يحيى الصوفي' قال: حدثنا علي بن قادم قال: حدثنا اسرائيل' عن عبدالله بن شريك' عن الحارث بن مالك عن سعد بن مالك' (قال سعد بن مالك) ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غزاعلى ناقته (الحمراء) الجدعاء' وخلف عليا' وجاء علي حتى تعدى الناقة' فقال: يارسول الله زعمت قريش انك انما خلفتني انك استثقلتني وكرهت صحبتي' وبكى علي رضي الله تعالىٰ عنه فنادى رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس: مامنكم احد الا وله (حامة؟) حاجة' ياابن ابي طالب اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لانبي بعدي' قال علي رضي الله تعالىٰ عنه' رضيت عن الله عزوجل وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 430 رقم 8392 وطبع آخر ج 5 ص 124 رقم 8446' جمع الجوامع ج 13 ص 479 رقم 8430)

"حضرت حارث بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سعد بن مالک (بن ابی وقاص) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے اپنی اونٹنی جدعاء (یا حمراء) پر سوار ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے چھوڑا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے حتیٰ کہ اونٹنی سے

آگے بڑھ گئے (اور اس کی مہار کو تھام لیا) پھر عرض کیا: یارسول اللہ! قریش نے گمان کیا ہے کہ آپ نے مجھے پیچھے چھوڑ دیا اور مجھے بوجھ سمجھا اور مجھے ساتھ رکھنے کو ناپسند کیا اور (یہ عرض کرتے ہوئے) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں ندا فرمائی! لوگو! کیا تم میں سے ہر شخص کا کوئی نہ کوئی مقرب نہیں ہے؟ اے ابو طالب کے فرزند! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے ایسی ہے جیسی موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام کی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوں۔"

حدیث نمبر 17:

((اخبرنا عمرو بن علی قال: حدثنا یحیی بن سعید قال: حدثنا موسیٰ الجهنی قال: دخلت علی فاطمة بنت علی' فقال لها رفیقی: هل عندك شیء عن والدك (مثبت؟) یرهب؟ قالت: حدثنی اسماء بنت عمیس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعلی: انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 430 رقم 8393 وطبع آخر ج 5 ص 124 رقم 8447' مسند احمد ج 6 ص 369 وطبع آخر ج 8 ص 744 رقم 27621' فضائل الصحابة ج 2 ص 740 رقم 1020' مصنف ابن ابی شیبة ج 6 ص 369 رقم 32067' کتاب السنة لابن ابی عاصم ص 588 رقم 1346' اتحاف الخیرة المهرة ج 7 ص 184 رقم 6631' تاریخ الثقات للعجلی ص 522 رقم الترجمة 2106' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 182 تا 185)

"حضرت موسیٰ الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوا تو میرے ایک ساتھی نے اُن سے عرض کیا: آپ کے پاس آپ کے والدِ گرامی کے متعلق کوئی حدیث ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھ سے اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: تمہاری نسبت مجھ سے ایسی ہے جیسی موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام کی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

حدیث نمبر 18:

((اخبرنا احمد بن سلیمان قال: حدثنا جعفر بن عون' عن موسیٰ الجهنی قال: ادرکتُ فاطمة بنت علی' وهی بنت ثمانین سنة' فقلت لها: تحفظین عن ابیك شیئاً قالت لا' ولکنی سمعت اسماء بنت عمیس: انها سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: یاعلی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لیس من بعد نبی))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 430 رقم 8394 وطبع آخر ج 5 ص 124 رقم 8448' فضائل الصحابة ج 2 ص 796 رقم

(1091

''حضرت جعفر بن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ موسیٰ الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا کہ میں نے حضرت فاطمہ بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پایا درآنحالیکہ ان کی عمر اسی برس تھی، میں نے انہیں عرض کیا: کیا آپ کو اپنے والد گرامی سے کوئی حدیث یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، لیکن میں نے اسماء بنت عمیس سے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے علی! تمہاری نسبت مجھ سے ایسی ہے جیسی ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے، الا یہ کہ میرے بعد نہیں ہوگا کوئی نبی۔''

حدیث نمبر 19:

((قال: حدثنا احمد بن عثمان بن حکیم (الاودی) قال: حدثنا ابونعیم، حدثنا الحسن۔ وهو ابن صالح۔ عن موسیٰ الجهنی، عن فاطمة بنت علی، عن اسماء بنت عمیس، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: یاعلی انك منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 431 رقم 8395 وطبع آخر ج 5 ص 125 رقم 8449)

''حضرت فاطمہ بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: تمہاری نسبت مجھ سے ایسی ہے جیسی موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام کی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

☆☆☆

فصل نمبر 50:

ذکر احدث الناس عهدا برسول الله:

رسول اللہ کی بارگاہ کے مقرب ترین کا تذکرہ

حدیث نمبر:

((اخبرنا ابوالحسن علی بن حجر المروزی، قال: حدثنا جریر، عن المغیرة، عن ام موسیٰ، عن ام سلمة (قالت ام سلمة) ان اقرب الناس عهدا برسول الله صلی الله علیه وسلم علی رضی الله تعالیٰ عنه))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 464 رقم 8486 وطبع آخر ج 5 ص 154 رقم 8539)

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: عہد (سرگوشی) کے لحاظ سے تمام لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔“

حدیث نمبر:

((اخبرنا محمد بن قدامة' قال: حدثنا جرير' عن مغيرة عن ام موسى' قالت: قالت ام سلمة: والذى تحلف بى ام سلمة ان اقرب الناس عهدابرسول الله صلى الله عليه وسلم على رضى الله عنه' قالت: لما كان غدوة قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فارسل اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم' قالت' واظنه كان بعثه فى حاجة' فجعل يقول: جاء على؟ ثلاث مرات' (قالت) فجاء قبل طلوع الشمس' فلما ان جاء عرفنا ان له اليه حاجة' فخرجنامن البيت' وكنا عند (عدنا) رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ فى بيت عائشة' وكنت فى آخر من خرج من البيت' ثم جلست من وراء الباب' فكنت ادناهم الى الباب' فاكب عليه على رضى الله تعالىٰ عنه فكان آخرالناس بى عهدا' فجعل يساره ويناجيه))

(سنن الکبری للنسائی ج7ص465' رقم848وطبع آخرج5ص154رقم8540' مصنف ابن ابی شیبۃ ج6ص368 رقم32057' مسند احمد ج6ص300رقم27100' مسند ابی یعلی ج6ص92رقم6898وص104رقم632' المستدرک للحاکم ج3ص138رقم3726' المعجم الکبیرج10ص108رقم19330' تاریخ مدینۃ دمشق ج42ص394' مختصر تاریخ دمشق ج18ص21)

”حضرت ام موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حلف اٹھا کر کہا کہ امانت اور وفا کے لحاظ سے تمام لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ترین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ فرماتی ہیں: جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا' اس کی علی الصبح آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی ضرورت کے تحت بھیجا تھا' پھر آپ نے پوچھنا شروع فرمادیا: علی آئے ہیں؟ یہ سوال (وقفہ وقفہ سے) تین مرتبہ فرمایا حتی کہ طلوع آفتاب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے۔ جب آپ پہنچے تو ہم پر واضح ہوا کہ آپ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کوئی ضروری کام ہے تو ہم گھر سے باہر نکل گئے اور اس دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کی خاطر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پر جمع تھے' اور میں سب سے آخر میں گھر سے باہر نکلی' پھر میں دروازے کے پیچھے بیٹھ گئی اور میں اُن سے بہت قریب تھی (میں نے دیکھا کہ) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سر جھکایا' پس آپ تمام لوگوں سے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد و پیمان کرنے والے' سرگوشی کرنے والے اور آخری محرم راز تھے۔“

فصل نمبر 51:

ذکر اخوۃ:

ذکرمواخات

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا محمد بن یحییٰ بن عبداللہ النیساپوری، واحمد بن عثمان بن حکیم الاودی۔ واللفظ لمحمد۔ قالا حدثنا عمرو بن طلحۃ، قال: حدثنا اسباط، عن سماك، عن عکرمۃ، عن ابن عباس: ان علیا کان یقول فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول: (افائن مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب) واللہ لاننقلب علی اعقابنا بعد اذھدانا اللہ، واللہ لئن مات اوقتل لاقاتلن علی ماقاتل علیہ حتی اموت، (مات) (ھدانا اللہ، اموت) واللہ انی لاخوہ وولیہ ووارثہ وابن عمہ، فمن احق بہ منی))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص431 رقم 8396 وطبع آخرج 5 ص 135 رقم 845، المعجم الکبیر ج 1 ص 66 رقم 174، المستدرک ج3 ص126 وطبع آخرج 4 ص95 رقم 4691، تفسیر ابن ابی حاتم ج 3 ص 777، مجمع الزوائد ج9 ص134 وطبع آخرج9 ص183 رقم 14765، الدرالمنثور ج2 ص338))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید کر دیے جائیں پھر جاؤ گے تم الٹے پاؤں) (آل عمران: 144) اللہ کی قسم! اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت سے بہرہ ور کیا ہم اُلٹے پاؤں نہیں پلٹیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا یا آپ کو شہید کر دیا گیا تو میں ضرور اس بات پر جہاد جاری رکھوں گا جس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تھا یہاں تک کہ میں شہید ہو جاؤں۔ اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی، آپ کا ولی اور وارث ہوں اور آپ کا چچازاد ہوں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقدار مجھ سے زیادہ کون ہے؟"

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا الفضل بن سھل، قال: حدثنی عفان بن مسلم، قال: حدثنا ابو عوانۃ، عن عثمان بن المغیرۃ، عن ابی صادق، عن ربیعۃ بن ناجذ: ان رجلًا قال لعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، یاامر المومنین! الم ورثت (ابن عمك) دون اعمامك؟ قال: جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اوقال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بنی عبدالمطلب فصنع لھم مدا من الطعام، فاکلوا، حتی شبعوا، وبقی الطعام کماھو، کانہ لم یمس، ثم

دعا بغمر فشربوا حتى رووا' وبقي الشراب كانه لم يمس' اولم يشرب' فقال: يابني عبدالمطلب انى بعثت اليكم خاصة' والى الناس عامة' وقد رأيتم من هذه الآية قدرأيتم' فايكم' يبايعني على ان يكون اخيى وصاحبى ووارثي؟ فلم يقم اليه احد' فقمت اليه' وكنت اصغرالقوم' فقال: اجلس' ثم قال: ثلاث مرات كل ذلك اقوم اليه' فيقول: اجلس' حتى كان فى الثالثة ضرب بيده على يدى' فبذلك ورثت ابن عمى دون عمى))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 432 رقم 8397 وطبع آخر ج 5 ص 126 رقم 8451' مسند احمد ج 1 ص 159 رقم 1371' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 807 رقم 1108 وص 871 رقم 1196 وص 887 رقم 1220' مسند البزار ج 2 ص 105 رقم 455' تفسیر ابن ابی حاتم ج 9 ص 2826' المعجم الاوسط ج 2 ص 1992' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 46' 47' مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج 17 ص 307 تا 312' تفسیر الطبری ج 19 (مجلد 11) ص 148' الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج 1 ص 89' 90' دلائل النبوۃ للبیہقی ج 2 ص 1795' 1800' الدرالمنثور ج 6 ص 327' سبل الہدیٰ ج 2 ص 324' حجۃ اللہ علی العالمین ص 433' 434)

''حضرت ربیعہ بن ناجذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المومنین آپ اپنے چچازاد (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے وارث اپنے چچاؤں کے بجائے کیونکر ہوئے؟ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کو جمع کیا' یا فرمایا کہ بلایا پھر ان کے لیے ایک مد طعام تیار کیا تو انہوں نے کھایا حتیٰ کہ وہ سب سیر ہوگئے اور کھانا جوں کا توں باقی رہ گیا' گویا کہ اس کو چھوا ہی نہیں گیا۔ پھر آپ نے ایک چھوٹے سے پیالہ میں پانی منگوایا جسے اُنہوں نے پیا حتیٰ کہ سیراب ہوگئے اور پانی یونہی باقی رہ گیا گویا کہ اسے چھوا' یا پیا ساہی نہیں گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے اولادِ عبدالمطلب! میں تمہاری طرف خصوصاً اور لوگوں کی طرف عموماً مبعوث کیا گیا ہوں' اور تم نے میرا یہ معجزہ اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ لہٰذا تم میں سے کون اس بات پر میری بیعت کرتا ہے کہ وہ میرا بھائی' میرا ساتھی اور میرا وارث ہو؟ لیکن کوئی بھی نہ اٹھا اور میں سب سے چھوٹا تھا' تو آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! پھر آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے تو ہر مرتبہ میں اٹھا اور آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ حتیٰ کہ تیسری مرتبہ آپ نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پس اس سبب سے میں اپنے چچاؤں کی بجائے اپنے چچازاد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وارث ٹھہرا۔''

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا زكريا بن يحيى' قال: (حدثنا عثمان) حدثنا عبدالله بن نمير قال: حدثنا مالك بن مغول' عن الحارث بن حصيرة' عن ابى سليمان الجهني' قال: سمعت علياً على

المنبریقول:انا عبداللہ واخو رسول اللہ' لایقوم بھا الا کذاب مفتر' (فقال رجل:انا عبداللہ واخورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم' فخنق فحمل))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7ص432رقم8398وطبع آخر ج5ص126رقم8452)

''حضرت ابوسلیمان الجھنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا: میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں' (میرے سوا) یہ دعویٰ نہیں کرے گا مگر جھوٹا اور بہتان تراش۔ پس ایک شخص کہنے لگا: میں بھی اللہ کا بندہ اور اُس کے رسول کا بھائی ہوں تو وہ خناق میں مبتلا ہو گیا حتیٰ کہ اُس کا جنازہ اُٹھایا گیا۔''

☆☆☆

فصل نمبر 52:

ذکر قول النبی فی علی ان اللہ جل ثناؤہ لایخزیہ ابداً:

حدیث کہ جناب علی کو اللہ کبھی شرمندہ نہیں کرے گا

((اخبرنا محمدبن المثنی حدثنا یحیی بن حماد' حدثنا الوضاع (وھو ابوعوانۃ) (قال حدثنا یحیی) حدثنا ابوبلج بن ابی سلیم قال:حدثنا عمرو بن میمون قال:انی لجالس الی ابن عباس اذأتاہ تسعۃ رھط' فقالوا:یاابن عباس!اما ان تقوم معنا واما ان تخلونا ھولاء' قال:فقال ابن عباس:بل اقوم معکم' قال وھو یومئذ صحیح قبل ان یعمی' قال: فابتدأوافتحدثوا فلاندری ماقالو' قال:فجاء وھو ینفض ثوبہ وھو یقول اف وتف (یقعون) وقعوافی رجل لہ عشر' لایخزیہ اللہ ابدا' قال فاستشرف لھا من استشرف' فقال :این (علی) ابن ابی طالب؟ قیل ھوفی الرحی یطحن' قال:وماکان احدکم لیطحن؟ قال فجاء (فدعاہ) وھوارمد' لایکاد یبصر' فتفل فی عینیہ' ثم ھز الرایۃ ثلاثا' فدفعھا الیہ' فجاء بصفیۃ بنت حیی وبعث ابابکر بسورۃ التوبۃ' وبعث علیا خلفہ فاخذھا منہ' فقال:لایذھب بھا الارجل (ھو) منی وانامنہ قال وقال لبنی عمہ:ایکم یوالینی فی الدنیا والآخرۃ؟ قال:وعلی:معہ جالس' فقال علی:انا اولیک فی الدنیاوالآخرۃ قال:وکان اول من اسلم من الناس بعد خدیجۃ (ودعارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین وعلیاوفاطمۃ' فمد علیھم ثوبافقال ھولاء اھل بیتی وخاصتی' فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قال:واخذرسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ثوبه فوضعه على علي وفاطمة وحسن وحسين۔فقال:(انمايريدالله‌ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا قال:وشرى علي نفسه:ليس ثوب النبي صلى الله‌عليه وسلم ثم نام مكانه قال:وكان المشركون يرمون رسول الله‌صلى الله عليه وسلم فجاء ابوبكر' وعلي نائم ' قال:ابوبكر يحسبه انه نبي الله۔قال فقال له علي :ان نبي الله‌صلى الله‌عليه وسلم قدانطلق نحوبئر ميمونة فادركه۔ قال:فانطلق ابوبكر فدخل معه الغار۔قال:وجعل علي يرمى بالحجارة كما كان يرمى نبي الله(وهويتضور۔ قال:لف رأسه في الثوب لايخرجه حتى اصبح' ثم كشف عن رأسه' فقالوا:انك للئتم' كان صاحبك نرميه فلايتضور' وانت تتضور' وقد استنكرناذلك قال وخرج بالناس في غزوة تبوك' قال:فقال له علي:اخرج معك؟ فقال له نبي الله:لا' فبكى علي' فقال له اما ترضى ان تكون منى منزلة هارون من موسى الا انك لست بنبي' انه لا ينبغي ان اذهب الا وانت خليفتي۔ (انت خليفتي-يعني-في كل مومن من بعدى قال وقال له رسول الله صلى الله‌عليه وسلم:انت وليبي في كل مومن بعدى قال:وسدأبواب المسجد غير باب علي قال:فقال:فيدخل المسجد جنبا' وهوطريقه' ليس له طريق غيره قال:وقال:من كنت مولاه فان مولاه علي قال (ابن عباس) :واخبرنا الله‌عزوجل في القرآن قد رضي عنهم (عن اصحاب الشجرة) فعلم مافي قلوبهم۔ (فهل) هل حدثنا انه سخط عليهم بعد؟! قال:وقال:نبي الله‌صلى الله‌عليه وسلم لعمرحين قال: ائذن لي فلاضرب عنقه' (يعني حاطبا) قال:اوكنت فاعلا' ومايدريك لعل الله‌قد اطلع على اهل بدر فقال:اعملوا ما شئتم ۔(فقد غفرت لكم))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 416 رقم 8355 وطبع آخر ج 5 ص 112 رقم 8409' مسند احمد ج 1 ص 331' رقم 3062 فضائل الصحابہ ج 2 ص 850 رقم 1168' المستدرک للحاکم ج 3 ص 132 رقم 4708' کتاب السنۃ لابن ابی عاصم رقم 351' المعجم الکبیر ج 12 ص 97 رقم 12593' المعجم الاوسط ج 3 ص 165 رقم 2715' مجمع البحرین فی زوائد المعجمین ج 3 ص 386 رقم 3716' مجمع الزوائد ج 9 ص 119 رقم 14696' اتحاف الخیرۃ المہرۃ للبوصیری ج 7 ص 195 رقم 6662' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 97 تا 102' مختصر تاریخ دمشق ج 17 ص 328' الریاض النضرۃ ج 4 ص 150' البدایۃ والنھایۃ ج 5 ص 450 وطبع جدید ج 7 ص 561' الاصابۃ ج 4 ص 466' ازالۃ الخفاء فی تاریخ الخلفاء ج 4 ص 445' مناقب علی والحسنین وامھما فاطمۃ الزہراء للفواد عبدالباقی ص 9' 27' 37' 42' 44' 63' 71)

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نو افراد پر مشتمل ایک وفد آیا۔وہ کہنے لگے:اے ابن عباس! آپ الگ ہو کر ہماری

بات سنیں یا ان لوگوں کو باہر بھیج دیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بلکہ میں علیحدہ ہو کر تمہاری بات سنوں گا۔ اس وقت تک آپ صحیح تھے اور نابینا نہیں ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کہو! انہوں نے گفتگو کی۔ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا کہا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فارغ ہو کر آئے تو اپنا دامن جھاڑتے ہوئے فرما رہے تھے: افسوس! یہ لوگ اُس ہستی کی برائی کرتے ہیں جس کو دس خصوصیات حاصل تھیں۔ 1: یہ اس شخص کی برائی کر رہے ہیں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں اس شخص کو (پرچم دے کر) بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ کبھی اس کو شرمندہ نہیں فرمائے گا۔ اُس پرچم کو حاصل کرنے کے لئے لوگ للچانے لگے' لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن ابوطالب کہاں ہیں؟ بتایا گیا وہ چکی میں گندم پیس رہے ہیں۔ فرمایا: تم میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو یہ کام کرتا؟ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور اُن کی آنکھوں میں شکایت تھی' وہ دیکھ نہیں سکتے تھے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا' پھر آپ نے تین مرتبہ جھنڈا لہرایا اور اُنہیں تھما دیا۔ پس وہ صفیہ بنت حیی کو (قیدی بنا کر) لائے۔ 2: ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورۃ التوبہ کے ساتھ بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کے پیچھے روانہ کیا' پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس سورۃ کو واپس لے لیا اور فرمایا: اس سورۃ کے ساتھ نہیں جا سکتا مگر وہ شخص جو مجھ سے ہو یا میں اُس سے ہوں۔ 3: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کی اولاد سے فرمایا: تم میں سے کون مجھ سے دنیا و آخرت میں موالات (باہمی نصرت و محبت) کرنا چاہتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے عرض کیا: میں آپ کے ساتھ دنیا و آخرت میں موالات کرتا ہوں۔ 4: ابن عباس نے فرمایا: آپ اول وہ شخص ہیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد اسلام لائے۔ 5: ابن عباس نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جان راہ الٰہی میں فروخت کر دی تھی' جب شب ہجرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اوڑھ کر آپ کے بستر پر لیٹ گئے تھے۔ مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر رہے تھے' دریں اثناء حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضور کے بستر پر) لیٹے ہوئے تھے' آپ نے گمان کیا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بئر میمونہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں' آپ ان کے پیچھے جائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو پا لیا اور آپ کے ساتھ غار میں داخل ہوئے۔ فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پتھر برسائے گئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر برسائے جاتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ درد سے پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ فرمایا: انہوں نے اپنا سر لحاف میں چھپائے رکھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی' پھر سر باہر

نکالا تو مشرکین کہنے لگے: تو ذلیل ہے۔ ہم تیرے صاحب پر پتھراؤ کرتے تھے تو وہ درد سے بے چین نہیں ہوتا تھا اور تو بے چین ہو رہا تھا اور ہمیں یہی بات کھٹک رہی تھی (کہ یہ محمد نہیں ہے)۔ 6: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ساتھ غزوہ تبوک کی طرف جانے لگے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے عرض کیا: کیا میں آپ کے ساتھ چلوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری منزلت میرے نزدیک ایسی ہے جیسی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ھارون علیہ السلام کی، مگر تم نبی نہیں ہو۔ پھر فرمایا: یہ درست نہیں ہے کہ میں چلا جاؤں اور آپ میرے نائب نہ ہوں۔ 7: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میرے بعد تم ہر مومن کے ولی (محبوب) ہو۔ 8: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے گئے ماسوا باب علی کے' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس راستے سے حالت جنابت میں داخل ہوتے تھے' اس کے علاوہ اُن کا اور کوئی راستہ نہیں تھا۔ 9: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس کا مولیٰ ہوں تو بیشک علی بھی اس کا مولیٰ ہیں۔ 10: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے آگاہ فرمایا کہ وہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راضی ہے' پس وہ جانتا ہے کچھ اُن کے دلوں میں ہے' تو کیا اس اعلان کے بعد اس نے دوبارہ اشارہ فرمایا کہ وہ اُن پر پھر ناراض ہو گیا؟ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا تھا: جب انہوں نے عرض کیا تھا کہ انہیں حاطب بن ابی بلتعہ کی گردن اڑانے کی اجازت دی جائے'' کہ کیا تم ایسا کرو گے؟ اور کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کا اہل بدر کے لئے ارشاد ہے کہ آج کے بعد تم جو چاہو کرو' بیشک میں نے تمہاری مغفرت کر دی؟''۔

☆☆☆

فصل نمبر 53:

ذکر قول النبی لعلی انک مغفور لک:

نبی کریم کا حضرت علی کو مغفور فرمانا

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا هارون بن عبدالله الحمال البغدادی' قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن الزبير الاسدی ' قال: حدثنا علی بن صالح' عن ابی اسحق' عن عمرو بن مرة' عن عبدالله بن

سلمة' عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الا اعلمك كلمات اذا قلتهن غفرلك مع انه مغفور لك ' تقول: لااله الااللہ (هو) الحليم الكريم' لااله الااللہ (هو) العلی العظيم' (سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش الكريم' الحمدللہ رب العالمين))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 131 رقم 7630' 7631 وطبع آخر ج 5 ص 114 رقم 8410' مسند احمد ج 1 ص 91 رقم 701 وص 92 رقم 712 وص 94 رقم 726' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 763' رقم 1053 وص 885' رقم 1216' صحیح ابن حبان ج 15 ص 372' رقم 6928 وطبع آخر ج 9 ص 41 رقم 6889' المستدرک للحاکم ج 3 ص 137 رقم 4725' کتاب السنۃ لابن ابی عاصم رقم 1314' 1315' 1316' مسند البزار ج 2 ص 231 رقم 627 ص 283' رقم 705)

''حضرت عبداللہ بن سلمہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلاؤں کہ جب تم ان کو پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے' اس کے باوجود کہ تم بخشے ہوئے ہو' تم یہ کلمات پڑھا کرو:

((لااله الااللہ الحليم الكريم لااله الااللہ العلی العظيم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش الكريم)' الحمدللہ رب العالمين))

''اللہ حلیم وکریم کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ علی وعظیم کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اللہ پاک ہے جو سات آسمانوں اور عرش کریم کا رب ہے۔ تمام خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا احمد بن عثمان بن حكيم الكوفی ' قال: حدثنا خالد (وهو ابن مخلد) قال: اخبرنا علی بن صالح (بن حی اخو حسن بن صالح)' عن ابی اسحق الهمدانی' عن عمرو بن مرة' عن عبداللہ بن سلمة' عن علی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: يا علی الا اعلمك كلمات الفرج: لااله الااللہ العلی العظيم' سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظيم' الحمدللہ رب العالمين))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 418 رقم 8357 وطبع آخر ج 5 ص 114 رقم 8411.)

''عبداللہ بن سلمہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں کشادگی والے کلمات نہ سکھاؤں؟ وہ کلمات یہ ہیں:

((لااله الااللہ العلی العظيم' سبحان اللہ رب السموات ورب العرش العظيم' الحمد للہ رب العالمين))

''اللہ علی وعظیم کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اللہ پاک ہے جو سات آسمانوں اور عرش کریم کا رب ہے۔ تمام خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا صفوان بن عمرو الحمصی' قال: حدثنا احمد بن خالد اخبرنا اسرائیل ' عن ابی اسحق' (عن عمرو بن مرۃ) عن عبدالرحمن بن ابی لیلی' عن علی رضی اللہ عنہ قال: کلمات الفرج ' (لاالہ الااللہ العلی العظیم ' لاالہ الااللہ الحلیم الکریم' سبحان اللہ رب السموات والسبع ورب العرش العظیم ' الحمدللہ رب العالمین))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص418 '8358' وطبع آخر ج5 ص114 رقم 8412)

''عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کشادگی والے کلمات یہ ہیں:

((لاالہ الااللہ العلی العظیم' سبحان اللہ رب السموات ورب العرش العظیم' الحمد للہ رب العالمین))

''اللہ حلیم وکریم کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ علی وعظیم کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اللہ پاک ہے جو سات آسمانوں اور عرش کریم کا رب ہے۔ تمام خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

حدیث نمبر 4:

((اخبرنا احمد بن عثمان بن حکیم قال: حدثنا ابوغسان قال اخبرنا اسرائیل' عن ابی اسحق' عن عبدالرحمن بن ابی لیلی' عن علی' عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ' یعنی نحو حدیث خالد))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص419 'رقم 8359 وطبع آخر ج5 ص115 رقم 8414)

''یہ حدیث خالد کی طرح ہے۔''

حدیث نمبر 5:

((اخبرنا علی بن محمد بن علی المصیصی' قال: اخبرنا خلف ابن تمیم قال: حدثنا اسرائیل حدثنا ابواسحق' عن عبدالرحمن بن ابی لیلی' عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الااعلمک کلمات اذاقلتھن غفرلک علی انہ مغفورلک: لاالہ الااللہ العلی العظیم' لاالہ الااللہ الحلیم الکریم' سبحان رب العرش العظیم' الحمدللہ رب العالمین))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص419 رقم 8360 وطبع آخر ج5 ص115 رقم 8415)

''حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے الفاظ نہ سکھاؤں کہ جب تم انہیں پڑھو تو تمہاری مغفرت کر دی جائے اس کے باوجود کہ تم بخشے ہوئے ہو:

لاالہ الااللہ العلی العظیم ' لاالہ الااللہ الحلیم الکریم ' سبحان رب العرش العظیم ' الحمدللہ رب العالمین

''اللہ حلیم وکریم کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ علی وعظیم کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اللہ پاک ہے جو سات آسمانوں اور عرش کریم کا رب ہے۔ تمام خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

حدیث نمبر 6:

((اخبرنا الحسین بن حریث' قال :اخبرنا الفضل بن موسی عن الحسین بن واقد' عن ابی اسحق' عن الحارث' عن علی کرم اللہ وجھہ قال :قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: الاعلمك دعاء اذا دعوت بہ غفرلك وان کنت مغفورا لك؟ قلت :بلی' قال: لاالہ الااللہ سبحان اللہ رب العرش العظیم)) ((قال ابوعبدالرحمن :لم یسمع ابواسحاق من الحارث الاربعۃ احادیث لیس ذامنھا وانما اخرجناہ لمخالفۃ الحسین بن واقدالاسرائیلی' ولعلی بن صالح' والحارث الاعورلیس بذلك فی الحدیث' وعاصم بن ضمرۃ أصلح منہ))

(سنن الکبری للنسائی ج 7 ص 419 رقم 8361 وطبع آخر ج 5 ص 115 رقم 8415)

''حارث الاعور حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: کیا میں تمہیں کچھ کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم ان سے دعا کرو تو تمہاری مغفرت کر دی جائے' اگرچہ تم بخشے ہوئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا:

((لاالہ الااللہ العلی العظیم' لاالہ الااللہ الحلیم الکریم' لاالہ الااللہ سبحان رب العرش العظیم))

''اللہ حلیم وکریم کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ علی وعظیم کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اللہ پاک ہے جو سات آسمانوں اور عرش کریم کا رب ہے۔ تمام خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

امام نسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابواسحاق نے حارث الاعور سے چار حدیثوں کے سوا کچھ نہیں سنا' اور یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے' اور ہم نے اس کو حسین بن واقد اسرائیل اور علی بن صالح کے اختلاف کے پیش نظر ذکر کیا ہے' اور حارث الاعور اس حدیث میں کچھ نہیں ہے' اور عاصم بن ضمرۃ اُس سے زیادہ معتبر ہے۔

☆☆☆

فصل نمبر 54:

ذکر قول النبی قد امتحن اللہ قلب علی للایمان:

حدیث کہ اللہ نے علی کے دل کو ایمان کے لیے آزمالیا ہے

((اخبرنا ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن المبارک المخرمی' قال: حدثنا الاسود بن عامر' قال: اخبرنا شریک' عن منصور' عن ربعی عن علی قال: جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناس من قریش' فقالوا: یامحمد! انا جیرانک وحلفائوک' وان (اناسا) من عبیدنا قداتوک لیس بھم رغبة فی الدین ولا رغبة فی الفقہ' انما فروا من ضیاعنا اوموالنا فردھم الینا' فقال لابی بکر: ماتقول؟ فقال: صدقوا' انھم لجیرانک وحلفائوک' فتغیر وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم' ثم قال لعمر: ماتقول؟ قال: صدقوا' انھم لجیرانک وحلفائوک' فتغیر وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم' ثم قال: یامعشر قریش واللہ لیبعثن اللہ علیکم رجلا منکم امتحن اللہ قلبہ للایمان' فیضربکم علی الدین (اویضرب بعضکم) قال ابوبکر: انا ھو یارسول اللہ؟ قال: لا' قال عمر: انا ھو یارسول اللہ؟ قال: لا' ولکن ذلک الذی یخصف النعل' وقد کان اعطی علیا نعلہ یخصفا))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 420 رقم 8362 وطبع آخر ج 5 ص 115 رقم 8416 سنن الترمذی رقم 3724' سنن ابی داؤد رقم 2700' مسند احمد ج 1 ص 155 رقم 1336' مصنف ابن ابی شیبة ج 6 ص 370 رقم 32072' جزء فیہ طرق حدیث "من کذب علی متعمدا" للامام الطبرانی ص 75 رقم 13' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 342' 342' مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج 17 ص 389' اتحاف الخیرة المھرة ج 7 ص 178 رقم 6634' الریاض النضرة ج 4 ص 135' جمع الجوامع ج 13 ص 51 رقم 5621 وص 73 رقم 5761' 5763 وص 419 رقم 7996)

"حضرت ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کے کچھ افراد آئے اور انہوں نے عرض کیا: اے محمد! بیشک ہم آپ کے ہمسائے اور حلیف (بااعتماد ساتھی) ہیں اور ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس ہیں آئے ہیں جنہیں دین اور فقہ میں کوئی رغبت نہیں' وہ ہماری جائیداد اور مال کی حفاظت سے فرار ہو کر آئے ہیں' آپ انہیں ہمارے سپرد کر دیں۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یہ سچ کہتے ہیں۔ بیشک یہ آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے

عرض کیا: وہ سچ کہتے ہیں بیشک وہ آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔اس پر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر نا گواری کے آثار ظاہر ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے جماعت قریش! اللہ کی قسم عنقریب میں تم پر ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لئے آزمالیا ہے۔ پس وہ دین کے بارے میں تمہارے ساتھ جہاد کرے گا (یا تمہارے بعضوں کو مارے گا) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: کیا وہ میں ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا: نہیں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ میں ہوں؟ فرمایا: نہیں! لیکن وہ وہ شخص ہے جو جوتی کی مرمت کر رہا ہے اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جوتی دی تھی جس کی وہ مرمت کر رہے تھے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 55:

ذکر قوله لعلي ان الله سيهدى قلبك ويثبت لسانك:

رسول اللہ کا حضرت علی سے فرمانا کہ اللہ تعالیٰ تیرے دل کو ہدایت دے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا ابوحفص عمرو بن على البصرى' قال حدثنا يحيى' قال حدثنا الاعمش' عن عمرو بن مرة عن ابى البخترى عن على قال: بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن وانا شاب حديث السنن' فقلت' يارسول الله! (انك' بعثنى) تبعثنى الى قوم يكون بينهم احداث وانا شاب حديث السن ' قال: ان الله سيهدى قلبك ويثبت لسانك' (قال: فماشككت فى (قضاء) حديث اقضى به بين اثنين))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 420 رقم 8363 وطبع آخر ج 5 ص 116 رقم 8417' سنن ابن ماجہ ج 3 ص 90 رقم 2310' مسند احمد ج 1 ص 73 رقم 636 وص 88 رقم 666 وص 136 رقم 1145 تحفۃ الاخیار بترتیب شرح مشکل الآثار ج 5 ص 8 رقم 3077 وص 9 رقم 3079' مسند البزار ج 2 ص 298 رقم 721 وج 3 ص 125 رقم 912' مسند ابی داود الطیالسی رقم 98 وطبع جدید ج 1 ص 166 رقم 100' مسند ابی یعلیٰ ج 1 ص 156 رقم 288 وص 166 رقم 113 وص 204 رقم 397' المستدرک للحاکم ج 3 ص 134 رقم 4714' السنن الکبریٰ للبیہقی ج 10 ص 86 رقم 20154' 20155' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 13 رقم 209089 ص 368 رقم 32059'

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج 2 ص 49)

''حضرت ابوالبختری مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف روانہ فرمایا اور میں کم عمر نوجوان تھا' تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے ایک قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جن میں واقعات رونما ہوں گے اور میں بالکل نوجوان ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: (اس کے بعد) میں کبھی دو (آدمیوں یا دو فریقوں) کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے شک میں مبتلا نہیں ہوا۔''

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا علی بن خشرم المروزی' قال: اخبرنا عیسی عن الاعمش عن عمرو بن مرة' عن ابی البختری عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن ' فقلت: انك تبعثنی الی قوم اسن منی ' فکیف القضاء عنهم؟ فقال: ان اللہ سیهدی قلبك ویثبت لسانك قال: لی' فماشککت فی حکومة بعد))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 421 رقم 8364 وطبع آخر ج 5 ص 116 رقم 8418)

''ابوالبختری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا: آپ مجھے ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے تو میں کیسے ان کے معاملات کا فیصلہ کروں گا؟ آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے قلب کو کشادہ کر دے گا اور تمہاری زبان کو سلامت رکھے گا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ اس کے بعد مجھے حکومت کرنے میں کبھی شک نہیں ہوا۔''

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا محمدبن المثنی قال: حدثنا ابومعاویة' قال: حدثنا الاعمش عن عمرو بن مرة' عن ابی البختری' عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اهل الیمن لاقضی بینهم' فقلت: یارسول اللہ لاعلم لی بالقضاء' فضرب بیده علی صدری' وقال: اللهم اهدقلبه وسددلسانه' فماشککت فی قضاء بین اثنین حین جلست فی مجلسی)) ((قال: ابوعبدالرحمن النسائی: هذا حدیث (رواه) شعبة' عن عمرو بن مرة' عن ابی البختری قال: اخبرنی من سمع علیا رضی اللہ تعالیٰ عنه قال ابوعبدالرحمن ابوالبختری لم یسمع من علی شیئا))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 421 رقم 8365 وطبع آخر ج 5 ص 116 رقم 8419)

"حضرت عمرو بن مرۃ حضرت ابوالبختری سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تاکہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں، تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس علم قضا نہیں، تو آپ نے میرے سینے پر تھپکی دی اور فرمایا: اے اللہ! اس کے قلب کو کھول دے اور اس کی زبان کو سلامت رکھ۔ پس تب سے اب تک جب بھی مسند قضا پر بیٹھا تو دو (شخصوں یا فریقین) کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے شک میں مبتلا نہیں ہوا۔ امام نسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حضرت شعبہ نے عمرو بن مرۃ سے ابوالبختری کی روایت سے ذکر کیا ہے۔ ابوالبختری نے کہا کہ مجھے اُس شخص نے یہ حدیث بیان کی جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خود سماعت کی۔ امام نسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ابوالبختری نے براہ راست حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ نہیں سنا۔"

حدیث نمبر 4:

((اخبرنا احمد بن سليمان الرهاوی ' قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: حدثنا شريك عن سماك بن حرب' عن حنش بن المعتمر' عن علی رضی الله تعالیٰ عنه 'قال: بعثنی رسول الله صلی الله عليه وسلم الی اليمن وانا شاب' فقلت: يارسول الله: تبعثنی وانا شاب الی قوم ذوی اسنان اقضی (لاقضی) بينهم ولا علم لی بالقضاء؟ فوضع يده علی صدری' ثم قال: ان الله سيهدی قلبك ويثبت لسانك' ياعلی! اذا جلس اليك الخصمان فلاتقض بينهما حتی تسمع من الآخر كما سمعت من الاول ' فانك اذا فعلت ذلك تبين لك القضاء' قال: علی رضی الله تعالیٰ عنه فما أشكل علی قضاء بعد ذلك))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 421 رقم 8366 وطبع آخر ج 5 ص 117 رقم 8420' مسند احمد ج 1 ص 90 رقم 690 وص 143 رقم 1211 وص 150 رقم 1280' 1281' 1282' 1385' مسند ابی داؤد الطیالسی طبع قدیم ص 19 رقم 125 وطبع جدید ج 1 ص 78 رقم 127' سنن ابی داؤد رقم 3582' سنن الترمذی ص 322 رقم 1331' المستدرک للحاکم ج 4 ص 92 رقم 7068' مصنف ابن ابی شیبۃ 6 ص 13 رقم 29088' تحفۃ الاخبار بترتیب شرح مشکل الآثار ج 5 ص 8 رقم 3078' 3080' مسند ابی یعلیٰ ج 1 ص 192 رقم 367' الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج 6 ص 420' السنن الکبریٰ للبیہقی ج 10 ص 86 رقم 20153 وص 140' 141 رقم 20486' 20487' مشکاۃ ج 2 ص 80' 81 رقم 3738)

"حضرت حنش بن المعتمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور میں نوجوان تھا، تو میں نے عرض کیا:

یارسول اللہ! آپ مجھے ایک معمر قوم میں بھیج رہے ہیں تاکہ میں اُن کے درمیان فیصلے کروں اور میں نوجواں ہوں اور میرے پاس قضا کا علم نہیں ہے؟ تو آپ نے میرے سینے پر اپنا دست اقدس رکھا پھر فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے سینے کو کھول دے گا اور تمہاری زبان کو استقامت بخشے گا۔ اے علی! جب تیرے پاس دو شخص اپنی اپنی شکایت لے کر آئیں تو تم اس وقت تک ان کا فیصلہ نہ کرنا جب تک کہ تم دوسرے شخص کا بیان اسی طرح توجہ سے نہ سن لو جیسا کہ پہلے کا سن چکے تھے۔ پس جب تم اس اصول پر عمل کرو گے تو تم پر فیصلے کی اصل حقیقت واضح ہو جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھ پر قضا کے معاملہ میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔"

حدیث نمبر 5:

((اخبرنا احمد بن سليمان قال: حدثنا يحيى بن آدم' قال: حدثنا اسرائيل' عن ابی اسحق ' عن هارثه مضرب' عن علی رضی الله تعالىٰ عنه قال: بعثنی رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن' فقلت: انك تبعثنی الى قوم هم اسن منی' لاقضی بينهم' فقال: ان الله سيهدی قلبك ' ويثبت لسانك))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 422 رقم 8367 وطبع آخر ج 5 ص 117 رقم 8421)

"حضرت حارثہ بن مضرب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا: آپ مجھے ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جو مجھ سے عمر میں بڑی ہے تاکہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو ہدایت سے بہرہ ور فرمائے گا اور تمہاری زبان کو استقامت بخشے گا۔"

حدیث نمبر 6:

((اخبرنی ابو عبدالرحمن ' زكريا بن يحی قال: حدثنا محمد بن العلاء قال: حدثنا معاوية بن هشام ' عن شيبان' عن ابی اسحق عن عمرو بن حبشی' عن علی كرم الله وجهه قال: بعثنی رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن' فقلت: يارسول الله! انك تبعثنی الى شيوخ ذوی اسنان ' انی اخاف ان لا اصيب؟ فقال: ان الله سيثبت لسانك ويهدی قلبك)

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 422 رقم 8369 وطبع آخر ج 5 ص 117 رقم 8422)

"حضرت عمرو بن حبشی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے معمر مشائخ کی طرف بھیج رہے ہیں' مجھے خدشہ ہے کہ میں درست فیصلے نہیں کر سکوں گا۔ آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری

زبان کا ثابت رکھے گا اور تمہارے دل کو ہدایت عطا فرمائے گا۔"

☆☆☆

فصل نمبر 56:

بغض علی رضی اللہ عنہ و آثارہ:

سیدنا علی سے بیزاری اور اس کے نتائج

دشمن علی یہودی ہے:

((وباسنادہ عن الحسن بن علی عن ابیہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: لا یبغضک من الانصار الا من کان اصلہ یھودیا))

"سیدنا حسن بن علی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار میں سے جو اصل میں یہودی ہو اس کے علاوہ اور کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔"

دشمن علی مومن نہیں:

((عن عبد اللہ بن مسعود قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول: من زعم انہ آمن بی وبما جئت بہ وھو مبغض علیاً فھو کاذب لیس بمومن))

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھ پر اور جو کچھ میں لایا ہوں اس پر ایمان رکھتا ہے لیکن علی سے دشمنی کرتا ہے وہ جھوٹا ہے، مومن نہیں ہے۔"

دشمن علی دشمن نبی ہے:

((قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: یاعلی! کذب من زعم انہ یحبنی ویبغضک۔ من احبک فقد احبنی، ومن احبنی فقد احبہ اللہ، ومن احبہ اللہ ادخلہ الجنة، ومن ابغضک فقد ابغضنی، ومن ابغضنی ابغضہ اللہ، ومن ابغضہ اللہ ادخلہ النّار))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا: اے علی! جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن تمہارا دشمن ہے۔ جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے اللہ کو دوست رکھا اور جس نے اللہ کو دوست رکھا اللہ اُسے بہشت میں داخل کرے گا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی اور جو اللہ کو دشمن رکھے اللہ اُسے دوزخ میں داخل کرے گا۔"

ولایت علی کو تسلیم نہ کرنے کا انجام:

((بالاسناد، عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه، عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم انه قال لعلی رضی الله عنه :یا علی !لوان عبدا عبد الله عزوجل مثل ما اقام نوح فی قومه، و کان له مثل (جبل) احد ذهبا فانفقه فی سبیل الله، ومدفی عمره حتی حج الف عام علی قدمیه، ثم قتل بین الصفا والمروة مظلوما ثم لم یوالك یا علی !لم یشم رائحة الجنة ولم یدخلها))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! اگر کوئی حضرت نوح کی طرح جس طرح انہوں نے اپنی قوم کے درمیان قیام کیا اللہ کی عبادت کرتا رہے اور اُحد کے پہاڑ کی مقدار میں سونا اللہ کے راہ میں خرچ کرے اور اس کی عمر اتنی طولانی ہو کہ وہ پیدل ایک ہزار حج بیت اللہ انجام دے اور آخر کار صفا اور مروہ کے درمیان مظلوم قتل ہو جائے، اگر وہ تمہاری ولایت (من کنت مولاہ فعلی مولاہ) پر یقین نہیں رکھتا تو وہ بہشت کی خوشبو سے محروم رہے گا اور اس میں داخل بھی نہیں ہوگا۔''

جناب علی کو گالی دینا اللہ کو گالی دینا ہے:

((روی بسند یرفعه الی ابن عباس قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :من سب علیا فقد سبنی، ومن سبنی فقد سب الله، ومن سب الله ادخله نار جهنم وله عذاب عظیم (مقیم))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی اور جس نے اللہ کو گالی دی اللہ اس کو دوزخ میں داخل کرے گا اور اس پر بہت بڑا عذاب ہوگا۔''

((فی حدیث :قال الحسن بن علی:قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :من سب علیا ، فقد سبنی ومن سبنی فقد سب الله ومن سب الله ادخله نار جهنم خالدًا فیها مخلدًا وله عذاب مقیم))

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی اور جس نے اللہ کو گالی دی اس کو دوزخ کی آگ میں داخل کرے گا۔ وہ ہمیشہ کیلئے اس آگ میں رہے گا اور ہمیشہ کیلئے اس پر عذاب ہوگا۔''

جناب علی سے جدا ہونا:

((قوله صلى الله عليه و آله وسلم :من فارق عليا فقد فارقني ومن فارقني فقد فارق الله عزوجل))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ اللہ سے جدا ہو گیا۔"

((بالاسناد عن علي رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :يا علي من فارقك فقد فارقني، ومن فارقني فقد فارق الله عزوجل))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! جو تم سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ اللہ سے جدا ہو گیا۔"

دشمن علی جاہلیت کی موت مرے گا:

((عن ابن عباس رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :من احبك ختم الله له بالامن والايمان، ومن ابغضك اماته الله ميته جاهلية))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جو تمہیں دوست رکھے گا اللہ اس کی زندگی کو امن اور ایمان سے ختم کرے گا اور جو تم سے دشمنی کرے گا اللہ اس کو جاہلیت کی موت مارے گا۔"

دشمن علی اور قیامت:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :من احب علياً كان طاهر الاصل ومن ابغضه ندم يوم الفصل))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو علی کو دوست رکھے گا اس کی اصلیت پاک ہے اور جو انہیں دشمن رکھے گا قیامت کے دن پریشان ہو گا۔"

علی کو ایذا دینا رسول اللہ کو ایذا دینا ہے:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم في حديث :من آذى علياً فقد آذاني ، ومن آذاني فقد آذى الله))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ کو ستایا۔"

((بالاسناد، قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :من آذى عليا فقد آذاني قالها

ثلاثا))

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے علی کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔''

((قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: من احب علياً فقد احبني ومن ابغض علياً فقد ابغضني ومن آذى علياً فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله عز وجل))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے انہیں دشمن رکھا اس نے مجھے دشمن رکھا اور جس نے علی کو دکھ پہنچایا اس نے مجھے دکھ پہنچایا اور جس نے مجھے دکھ پہنچایا اس نے اللہ کو دکھ پہنچایا۔''

((عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: من احبني فليحب عليا، ومن ابغض عليا فقد ابغضني، ومن ابغضني فقد ابغض الله عزوجل، ومن ابغض الله ادخله النار))

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اسے علی کو بھی دوست رکھنا چاہیے اور جس نے علی سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی ہے اور جو اللہ سے دشمنی کرے اللہ اس کو دوزخ میں ڈالے گا۔''

((عن سلمان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي! محبك محبي، ومبغضك مبغضي))

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تمہارا دوست میرا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے۔''

((عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي! كذب من زعم انه يحبني ويبغضك يا علي! من حاربك فقد حاربني ومن حاربني فقد حارب الله يا علي! من ابغضك فقد ابغضني ومن ابغضني فقد ابغض الله واتعس الله جده وادخله نار جهنم))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن تم سے دشمنی کرتا ہے۔ اے علی! جس نے تم سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی اس نے اللہ سے جنگ کی ہے۔ اے علی! جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی، اللہ اس کو ہلاک کرے گا اور دوزخ میں ڈالے گا۔''

علی سے جنگ رسول اللہ سے جنگ ہے:

((وقال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :حربك يا علي!حربي وسلمك سلمي))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم سے جنگ مجھ سے جنگ ہے اور تم سے صلح مجھ سے صلح ہے۔"

علی کی مدد نہ کرنے والا ذلیل وخوار:

((عن زيد بن صوحان، عن حذيفة بن اليمان قال :سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول :علي امير البررة، وقاتل الفجرة، منصور من نصره، مخذول من خذله، الا وان الحق معه (و) يتبعه، الا فميلوا معه))

"زید بن صوحان نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی نیک لوگوں کے حاکم اور برے لوگوں کے قاتل ہیں، جوان کی مدد کرے گا اس کی مدد ہوگی اور جوان کی مدد سے ہاتھ اٹھائے گا وہ ذلیل ہوگا۔ جان لو کہ حق ان کے پیچھے اور ان کے ساتھ ہے، پس ہمیشہ ان کے ساتھ رہو۔"

((عن القاسم بن عبد الغفار عنه سمعت النبي صلى الله عليه و آله وسلم :يقول اللهم انصر من نصر عليا، اللهم اكرم من اكرم عليا، اللهم اخذل من خذل عليا))

"حضرت قاسم بن عبدالغفار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اے اللہ! جو علی کی مدد کرتا ہے اس کی مدد کر! اے اللہ! جو علی کا احترام کرتا ہے اس کی عزت محفوظ رکھ! اے اللہ! جو علی کی مدد سے ہاتھ اٹھائے اس کو ذلیل اور خوار کر۔"

☆☆☆

فصل نمبر 57:

مباهاة الله ورسوله والملائكة بعلي رضي الله عنه:

حضرت علی پر اللہ، رسول اور فرشتوں کا فخر کرنا

مبارک اے علی!:

((عن جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله عنه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :ان الله عزوجل يباهي بعلي بن ابي طالب كل يوم على الملائكة المقربين حتى يقول :بخ بخ هنيئالك يا علي))

''حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر روز اپنے مقرب ملائکہ کے ساتھ علی بن ابی طالب پر افتخار کرتا ہے حتیٰ کہ فرماتا ہے: واہ واہ! علی! مبارک ہو تم کو۔''

سات آسمانوں پر رہنے والوں کا افتخار کرنا:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم لعلي رضي الله عنه :قد باهى الله بك اهل سبع سماواته))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ سات آسمانوں پر رہنے والوں کے ساتھ تم پر افتخار کرتا ہے۔''

رسول اللہ کا بروز قیامت افتخار:

((بالاسناد، قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :يفتخر يوم القيامة آدم بابنه شيث و افتخر انا بعلي بن ابي طالب))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت آدم اپنے بیٹے شیث پر افتخار کریں گے اور میں علی بن ابی طالب پر افتخار کروں گا۔''

حضرت علی کے آسمانی دوست:

((في حديث قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :ياعلي و ان الملائكة لتقرب الى الله تقدس ذكره بمحبتك و ولايتك ، والله ان اهل مودتك في السماء، لاكثر منهم في الارض))

''حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! فرشتے تیری محبت اور ولایت کے ذریعے اللہ سے تقرب حاصل کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! تمہارے زمین والے دوستوں سے آسمان والے دوست زیادہ ہیں۔''

حضرت علی کے کراماً کاتبین:

((ان النبي صلى الله عليه و آله و سلم قال: ان ملكي علي بن ابي طالب ليفتخران على سائر الاملاك ،لكونهما مع علي، لا نهما لم يصعدا الى الله منه قط بشيء يسخطه))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کے دو موکل فرشتے دوسرے ملائکہ پر افتخار کریں گے کیونکہ وہ علی کے ساتھ ہیں اور ان کے کسی ایسے کام کو جو اللہ کے غصہ کا موجب ہو اس کی طرف لے کر نہیں جاتے (کیونکہ حضرت علی کوئی ایسا کام کرتے ہی نہیں)۔''

فصل نمبر 58:

صعود علی علی منکب النبی لکسر الاصنام:

حضرت علی کا رسول اللہ کے کندھوں پر سوار ہو کر بتوں کو توڑنا

((بالاسناد عن ابی هريرة قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم لعلى بن ابى طالب يوم فتح مكة:اما ترى هذا الصنم باعلى الكعبة؟ قال :بلى يا رسول الله قال : فاحملك فتناوله ؟ فقال :بل انا احملك يا رسول الله ، فقال صلى الله عليه و آله وسلم :والله لو ان ربيعة ومضر جهدوا ان يحملوا منى بضعة وانا حى ما قدروا، ولكن نقف يا على فضرب رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم بيده الى ساقى على فوق القربوس ثم اقتلعه من الارض بيده فرفعه حتى تبين بياض ابطيه ثم قال له :ماترى يا على ؟ قال:ارى ان الله عزوجل قد شرفنى بك حتى انى لو اردت ان امس السماء لمسّتها، فقال لله:تناول الصنم يا على فتناوله ثم رمى به، ثم خرج رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم من تحت على وترك رجليه فسقط على الارض فضحك، فقال له :ما اضحكك يا على؟ فقال:سقطت من اعلى الكعبة فما اصابنى شىء فقال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :وكيف يصيبك شىء وانما حملك محمد، و انزلك جبريل))

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس بت کو خانہ کعبہ کی بلندی پر نہیں دیکھ رہے ہو؟ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو کندھے پر اٹھاتا ہوں تا کہ بت کو نیچے لے آؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں، بلکہ میں آپ کو کندھے پر اٹھاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر قبیلہ ربیعہ اور مضر تلاش و کوشش کریں کہ میرے زندہ ہوتے ہوئے میرے بدن کے ٹکڑے کو کندھے پر اٹھائیں تو اٹھا نہیں پائیں گے، لیکن اے علی! تم کھڑے ہو جاؤ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو زمین پر بلند کیا اور اتنا اوپر اٹھایا کہ آپ کے بغل کی سفیدی نمایاں ہوگئی۔ اس کے بعد ان سے فرمایا: اے علی! کیا دیکھ رہے ہو؟ عرض کیا: میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ نے آپ کے توسل سے مجھے اتنی شرافت عطا کی ہے کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کو چھو سکتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! بت کو اٹھا لو! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بت کو اٹھا کر زمین پر پھینک دیا۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قدموں کے نیچے سے ہٹ گئے۔

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ زمین پر گر پڑے اور مسکرانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! مسکراتے کیوں ہو؟ عرض کیا: کعبہ کی بلندی سے گرا ہوں اور کوئی تکلیف ہی نہیں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے چوٹ لگتی جبکہ محمد نے تم کو اٹھایا اور جبرئیل نے اتارا ہے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 59:

علي و ليلة المبيت:

شب ہجرت حضرت علی کا رسول اللہ کے بستر پر سونا

شب ہجرت جان کے فداکار:

((قال بعض اصحاب الحديث اوحى الله تعالىٰ الى جبريل و ميكائيل عليهما السلام ان انزلا الى علي واحرساه في هذه الليلة الى الصباح فنزلا اليه وهم يقولون :بخ بخ! من مثلك يا علي قد باهي الله بك ملائكته واورد الامام الغزالي في كتاب احياء العلوم :ان ليلة بات علي رضي الله عنه علي فراش رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اوحى الله تعالىٰ الى جبريل و ميكائيل اني آخيت بينكما و جعلت عمر احد كما اطول من عمر الآخر، فايكما يوثر صاحبه بالحياة؟ فاختار كلا هما الحياة واحبا ها فاوحى الله اليهما :افلا كنتما مثل علي بن ابي طالب آخيت بينه وبين محمد فبات علي فراشه يفديه بنفسه ويوثره بالحياة۔ اهبطا الارض فاحفظاه من عدوه، فكان جبريل عند راسه و ميكائيل عند رجليه ينادي و يقول :بخ بخ من مثلك يابن ابي طالب، يباهي الله بك الملائكة، فانزل الله عزوجل :ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله و الله رؤوف بالعباد))

"بعض محدثین نے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل اور میکائیل کو وحی کی کہ علی کے پاس جائیں اور رات سے لے کر صبح تک ان کی حفاظت کریں۔ پس جبرائیل اور میکائیل آسمان سے اترے اور کہا: واہ، واہ! اے علی! اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ساتھ تم پر افتخار کر رہا ہے۔ امام غزالی نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں نقل کیا ہے کہ جس رات علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سوئے تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل اور میکائیل کو وحی کی کہ میں نے تمہارے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر پر طولانی کیا ہے، تم میں سے کون اپنی زندگی کو دوسرے پر فدا کرے گا؟ ان دونوں نے اپنی زندگی کو

اہمیت دی اور اپنی زندگی سے انس اور محبت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو وحی کی: آیا تم علی بن ابی طالب کی طرح نہیں ہو کہ میں نے محمد اور ان کے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور وہ پیغمبر کے بستر پر سوئے اور ان کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دی اور اپنی جان کو ان پر فدا کر دیا۔ ابھی زمین پر اترو اور ان کی دشمنوں سے حفاظت کرو۔ پس جبرائیل ان کے سر کی طرف اور میکائیل قدموں کی طرف کھڑے ہو گئے اور دونوں کہنے لگے: واہ، واہ! ابو طالب کے فرزند پر جس پر اللہ اپنے فرشتوں کے ساتھ افتخار کرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کیا: بعض لوگ اللہ کی رضایت حاصل کرنے کیلئے اپنی جانوں کو فروخت کر دیتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔"

نبی کریم کی جان کو اپنی جان پر ترجیح دینا:

((بالاسناد، قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :اوحى الله الى جبرئيل و ميكائيل انى آخيت بينكما و جعلت عمر احد كما اطول من عمر صاحبه فايكما يوثر اخاه عمره؟ فكلا هما كرها الموت، فاوحى الله اليها :انى آخيت بين علىٍّ وليى و بين محمد نبيى فاثر على حياة النبى فرقد على فراش النبى يقيه بمحجته، اهبطا الى الارض واحفظاه من عدوه فهبطا، فجلس جبرئيل عند راسه و ميكائل عند رجليه وجعل جبرائيل يقول :بخ بخ امن مثلك يا ابن ابى طالب والله عزوجل يباهى بك الملائكة؟ فانزل الله :ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جبرائیل اور میکائیل پر وحی کی کہ میں نے تمہارے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر پر طولانی کیا ہے، تم میں سے کون اپنی عمر کو اپنے بھائی پر نثار کرے گا؟ دونوں نے موت سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی کی کہ میں نے اپنے ولی علی اور اپنے پیغمبر محمد کے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور علی نے پیغمبر کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دی ہے اور ان کے بستر پر سوئے اور اپنے خون سے ان کی حفاظت کی۔ ابھی زمین پر اتر جاؤ اور ان کی دشمنوں کے شر سے حفاظت کرو۔ پس وہ دونوں اترے، جبرائیل ان کے سرہانے اور میکائیل ان کے قدموں کی طرف بیٹھ گئے۔ جبرائیل نے کہا: واہ واہ! اے ابو طالب کے بیٹے! اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ساتھ تم پر افتخار کر رہا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کیا: "ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله" بعض لوگ اللہ کی رضایت حاصل کرنے کیلئے اپنی جانوں کو فروخت کر دیتے ہیں۔"

((روى ابو سعيد الخدرى قال :لما خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى الغار اوحى الله عزوجل الى جبرئيل و ميكائيل انى قد آخيت بينكما وجعلت عمر

احد کما اطول من عمر الآخر فایکما یوثر صاحبه بالحیاة فکلا هما اختارا حب الحیاة، فاوحی الله عزوجل الیهما :افلا کنتما مثل علی بن ابی طالب آخیت بینه و بین محمد صلی الله علیه و آله وسلم فبات علی فراشه یقیه (یفدیه) نفسه اهبطا الی الارض فاحفظاه من عدوه فکان جبرائیل عند راسه و میکائیل عند رجلیه و جبرائیل ینادی:من مثلك یا ابن ابی طالب یباهی الله بك الملائکة،وانزل الله عزوجل فی حقه: ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله روف بالعباد))

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا کی طرف روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل اور میکائیل پر وحی نازل کی کہ میں نے تمہارے درمیان بھائی چارہ برقرار کیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر پر طولانی کیا ہے۔تم میں سے کون اپنی حیات کو دوسرے پر ایثار کرے گا؟ دونوں نے زندگی کے ساتھ محبت کا انتخاب کیا۔اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی کی: آیا تم علی بن ابی طالب کی مثل نہیں ہو کہ میں نے ان کے اور محمد کے درمیان بھائی چارہ برقرار کیا۔علی پیغمبر کے بستر پر سوئے اور ان کی راہ میں فداکاری کی۔ابھی زمین پر اتر جاؤ اور ان کی ان کے دشمنوں کے شر سے حفاظت کرو۔پس جبرائیل ان کے سرہانے اور میکائیل ان کے قدموں کی طرف بیٹھ گئے،اور جبرائیل ندا دے رہے تھے: اے ابو طالب کے فرزند! تمہاری مثل کون ہے؟ اللہ اپنے فرشتوں کے ساتھ تم پر افتخار کر رہا ہے۔پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو علی کی شان میں نازل فرمایا:''**ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله روف بالعباد**''۔

(سورہ بقرہ آیت 207)''

''بعض لوگ اللہ کی رضایت حاصل کرنے کیلئے اپنی جانوں کو فروخت کر دیتے ہیں۔''

آیت رضاء کا نزول:

((عن حکیم بن جبیر عن علی بن الحسین فی قول الله عزوجل ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله قال:نزلت فی علی رضی الله عنه حین بات علی فراش رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم))

''حکیم بن جبیر کہتے ہیں کہ آیت کریمہ: کچھ لوگ اللہ کی خوشنودی طلب کرنے کی خاطر اپنی جان کو بیچ دیتے ہیں،کے بارے میں حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:یہ آیت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی جبکہ وہ ہجرت کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سوئے تھے۔''

عظیم آزمائش:

((بالاسناد ، عن انس بن مالك قال لما توجه رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم الی

الغار و معه ابوبكر امر النبی صلی الله علیه و آله وسلم علیارضی الله عنه ان ینام علی فراشه ویتغشی ببردته، فبات علی رضی الله عنه موطنا نفسه علی القتل، وجات رجال من قریش من بطونهایریدون قتل رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فلما ارادوا ان یضعوا علیه اسیافهم فهم لا یشکون انه محمد صلی الله علیه و آله وسلم فقالوا: ایقظوه لیجد الم القتل، ویری السیف یا خذه، فلما ایقظوه فراوه علیارضی الله عنه ترکوه و تفرقوا فی طلب رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فانزل الله عزوجل ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله روف بالعباد))

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ غار کی طرف روانہ ہوں تو اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ پوشاک اپنے اوپر ڈال کر میرے بستر پر سو جاؤ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ شہادت کیلئے تیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سو گئے۔قبیلہ قریش کے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کیلئے ان کے گھر میں داخل ہوئے۔تلوار نکالتے وقت ان کو یقین تھا کہ رسول اللہ بستر پر سو رہے ہیں، ایک دوسرے سے کہنے لگے: اس کو بیدار کریں تاکہ قتل ہونے کے درد کو محسوس کرے اور اپنے بدن پر تلوار کو چلتے دیکھے۔جب ان کو بیدار کیا، دیکھا تو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ان کو چھوڑ کر رسول اللہ کو ڈھونڈنے کی جستجو میں لگ گئے، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله روف بالعباد''

''بعض لوگ اللہ کی رضایت حاصل کرنے کیلئے اپنی جانوں کو فروخت کر دیتے ہیں۔''

☆☆☆

فصل نمبر 60:

علی فی المباهلة:

مباہلہ میں سیدنا علی المرتضیٰ کا مقام

((قضیة المباهلة تدل علی فضل تام وورع کامل لمولانا امیر المومنین رضی الله عنه ولولدیه وزوجته حیث استعان بهم رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فی الاسلام بعد الفتح و قوی سلطانه، وفد الی النبی صلی الله علیه و آله وسلم الوفود۔ منهم من اسلم و منهم من استامن لیعود الی قومه برایه (صلی الله علیه و آله وسلم) فیهم، وکان ممن وفد علیه ابو حارثة اسقف نجران فی ثلاثین رجلاً من النصاری، منهم العاقب

والسید وعبد المسیح، فقدموا المدینۃ عند صلاۃ العصر وعلیھم لباس الدیبا ج والصلب، فصار الیھم الیھود و تساء لوا (تساکوا) بینھم۔ فقالت النصاری لھم :لستم علی شیء وقالت الیھود:لستم علی شی کما حکی اللہ تعالیٰ عنھم۔ فلما صلی النبی العصر توجھوا الیہ، یقدمھم الاسقف، فقال:یا محمد ، ما تقول فی السید المسیح؟ فقال:عبد اللہ ، اصطفاہ وانتجبہ، فقال الا سقف :اتعرف لہ ابا؟ فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:لم یکن عن النکاح، فیکون لہ اب قال:فکیف قلت :انہ عبد مخلوق، وانت لم ترعبدا مخلوقا الا عن نکاح ولہ والد؟ فانزل اللہ تعالیٰ الایات من قولہ تعالیٰ :ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم الی قولہ:فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین فتلاھا علی النصاری، ودعاھم الی المباھلۃ، وقال:ان اللہ اخبرنی ان العذاب ینزل علی المبطل عقیب المباھلۃ، ویتبین الحق من الباطل، فاجتمع الاسقف واصحابہ وتشاوروا، فاتفق رایھم علی استنظارہ الی صبیحۃ غد۔ فلما رجعوا الی رحالھم (رجالھم) قال الاسقف:انظروا محمدا، فان غدا باھلہ وولدہ فاحذروا مباھلتہ، وان غدا باصحابہ فباھلوہ فانہ علی غیر شیء۔ وقال العاقب :واللہ ، لقد علمتم (عرفتم) ، یامعشر النصاری،ان محمدًا نبی مرسل ، ولقد جاء کم بالفصل من امر صاحبکم، واللہ، ما باھل قوم نبیا قط فعاش کبیر ھم ولا نبت صغیر ھم ، ولئن فعلتم لتھلکن۔ فان ابیتم الا الف دینکم والباقامۃ علی ما انتم علیہ، فوادعوا الرجل وانصرفوا الی بلاد کم۔ فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الغد، وقد جاء آخذا بید علی رضی اللہ عنہ والحسن والحسین یمشیان بین یدیہ وفاطمۃ تمشی خلفھم، فسال الا سقف عنھم۔ فقالوا:ھذا ابن عمہ وصحرہ وابو ولدہ واحب الخلق الیہ ؛ علی بن ابی طالب۔ وھذان الطفلان ابنا ابنتہ من علی وھما من احب الخلق الیہ، وھذہ الجاریۃ فاطمۃ ابنتہ، وھی اعزالناس عندہ واقربھم الی قلبہ فنظر الا سقف الی العاقب والسید وعبد المسیح،وقال لھم :انظروا، قد جاء بخاصتہ من ولدہ واھلہ لیباھل بھم واثقا بحقہ۔ واللہ ما جاء بھم وھو یتخوف الحجۃ علیہ فاحذرو اباھلتہ۔ واللہ لو لا مکانۃ قیصر لا سلمت لہ، ولکن صالحوہ علی ما یتفق بینکم (سبق نبیکم) وارجعوا الی بلاد کم وارتوا (ارتادوا)لا نفسکم یا معشر النصاری ، انی لاری (لاری واللہ) وجوھا لو شاء اللہ ان یزیل جبلا من مکانہ لا زالہ بھا، فلا تباھلوہ فتھلکوا ولا یبقی علی وجہ الارض نصرانی الی یوم القیامۃ))

''مباہلہ کا واقعہ امیر المومنین جناب علی رضی اللہ عنہ اوران کی شریک حیات اور دو فرزندوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت بیان کر رہا ہے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح اور کامیابی کے بعد اسلام کے پھیلانے کیلئے ان سے مدد لی۔ اس کے بعد لوگ گروہ کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور چند لوگ اسلام قبول کر لیتے تھے اوران میں سے چند لوگ پناہ لیتے تھے تا کہ وہ اپنی قوم کے پاس جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدبیر اور تجویز کو ان سے بیان کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والے لوگوں میں ابو حارثہ اسقف تھا جو نجران سے آیا تھا۔ اس کے ساتھ تیس عیسائی تھے جن میں عاقب، سید اور عبدالمسیح نامی لوگ شامل تھے۔ یہ وفد نماز عصر کے وقت مدینہ میں داخل ہوا۔ انہوں نے ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے اور صلیب بھی ان کے ہمراہ تھی۔ یہودی ان کے پاس آئے اور ان کے درمیان مسائل زیر بحث آئے۔ عیسائیوں نے کہا: تم کسی چیز پر کاربند نہیں ہو اور یہودیوں نے کہا: تم عیسائی کسی چیز پر کاربند نہیں ہو۔ اس مطلب کو اللہ تعالیٰ نے قرآن (کی سورت البقرة) میں بیان کیا ہے:

(قالت النصاریٰ لیست الیهود علی شیء وقالت الیهود لیست النصاریٰ علی شیء)۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی تو وہ لوگ آپ کے پاس آئے۔ پادری جو سب سے آگے تھا، نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد! مسیح کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسیح اللہ کا بندہ ہے اور اللہ نے اس کا انتخاب کیا ہے۔ پادری نے کہا: آیا آپ معتقد ہیں کہ اس کا باپ ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ازدواج کے ذریعہ متولد نہیں ہوئے کہ ان کا باپ ہو۔ پادری نے کہا: آپ کس طرح فرما رہے ہیں کہ وہ اللہ کی مخلوق اور بندہ ہے۔ حتیٰ کہ کوئی بندہ مخلوق نہیں ہے مگر یہ کہ وہ ازدواج کے ذریعہ پیدا ہوا ہو اور اس کا باپ بھی ہو؟ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل کیا: ''بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے......'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات پڑھ کر سنائیں اور انہیں مباہلہ کی دعوت دی اور فرمایا: اللہ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ مباہلہ کے بعد اہل باطل پر عذاب نازل ہوگا اور حق باطل سے جدا ہوگا۔ پادری اور اس کے ساتھی جمع ہوئے اور تبادلہ خیالات کیا۔ سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ کل صبح تک انتظار کیا جائے، جب اپنے مقام پر پہنچے تو حارثہ نے کہا: دیکھو! اگر کل محمد اپنے بچوں اور خاندان کے ساتھ آئیں تو مباہلہ نہ کرنا اور اگر اپنے اصحاب کے ساتھ آئیں تو بغیر کسی خوف کے مباہلہ کرنا۔ عاقب نے کہا: اے عیسائیوں کے گروہ! اللہ کی قسم! تم اچھی طرح جانتے ہو کہ محمد اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہے اور اس نے تمہارے پیغمبروں کے بارے میں آخری گفتگو کی ہے۔ اللہ کی قسم! آج تک کوئی ایسا نہیں ہے جس نے نبیوں کے ساتھ مباہلہ کیا ہو اور ان کے بزرگ اور بڑے باقی اور بچے سالم رہے ہوں! اگر تم نے مباہلہ کیا تو قطعاً ہلاک ہو جاؤ گے۔ اگر آپ اپنے دین پر ضد کر رہے ہیں اور اپنے عقیدے پر باقی ہیں تو اس شخص کو چھوڑ دیں اور اپنے شہر واپس چلے

جائیں۔ یہ لوگ دوسرے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سب سے آگے اور سیدہ فاطمہ سب سے پیچھے چل رہی تھیں۔ پادری نے ان کے بارے میں پوچھا۔ کہا گیا: یہ ان کے چچا کے بیٹے ان کے داماد اور ان کے بیٹوں کے باپ علی بن ابی طالب ہیں کہ ان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں اور یہ خاتون ان کی بیٹی ہے جو ان کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز ہے اور سب سے زیادہ ان کے دل میں مقام رکھتی ہے۔ پادری نے عاقب، سید اور عبدالمسیح کی طرف دیکھا اور ان سے کہا: دیکھیے وہ اپنے خاندان اور فرزندوں کو ساتھ لائے ہیں تاکہ ان کے وسیلہ سے مباہلہ کریں اور وہ اپنے حق پر مطمئن ہیں۔ اللہ کی قسم! وہ اس خوف سے ان کو ساتھ نہیں لائے کہ حجت ان کے خلاف میں تمام ہوگی، اس لیے ان کے ساتھ مباہلہ کرنے سے پرہیز کریں۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے قیصر کی منزلت اور مقام کی حرص نہ ہوتی تو میں اسلام لے آتا۔ ابھی آپ جس چیز پر متفق ہیں ان سے صلح کرلیں اور اپنے شہروں کو واپس چلے جائیں اور اپنے کاروبار میں مصروف ہو جائیں۔ اے عیسائیوں کے گروہ! میں ایسے نورانی چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر اللہ چاہے تو ان کی خاطر پہاڑوں کو اپنی جگہ سے حرکت دے سکتا ہے۔ پس ان کے ساتھ مباہلہ نہ کرنا ورنہ نابود ہو جاؤ گے اور قیامت تک اس زمین پر کوئی مسیح باقی نہیں رہے گا۔"

☆☆☆

فصل نمبر 61:

علي و حديث رد الشمس:

حضرت علی اور حدیث ردشمس

حضرت علی کے لیے سورج کا پلٹنا:

((روی عن اسماء بنت عمیس انها قالت :بینما رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نائم ذات یوم وراسه فی حجر علی رضی الله عنه ففاتته العصر حتی غابت الشمس فقال :اللهم ان علیاً فی طاعتك وطاعة رسولك فاردد علیه الشمس قالت اسماء : فرایتها والله غربت ثم طلعت بعد ماغربت ولم یبق جبل والارض الا طلعت علیه حتی قام علی رضی الله عنه و توضا وصلی ثم غربت))

"حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دامن میں رکھا ہوا تھا، اس وقت انہیں نیند آگئی اور علی رضی اللہ عنہ سے

نمازِ عصر قضاء ہوگئی، چونکہ سورج غروب ہو چکا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اے اللہ! علی ہمیشہ تیری اور تیرے پیغمبر کی اطاعت میں رہا ہے، سورج کو اس کیلئے واپس پلٹا دے۔ سیدہ اسماء کہتی ہیں: اللہ کی قسم! سورج غروب ہو چکا تھا۔ میں نے دیکھا دوبارہ طلوع ہوا اور کوئی ایسا پہاڑ اور زمین نہیں تھی جس پر اس کی روشنی نہ پڑی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے، وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس وقت پھر سورج غروب ہوگیا۔"

((بالاسناد، عن ابی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم العصر فجاء علی رضی اللہ عنہ ولم یکن صلاھا، فاوحی اللہ الی رسول اللہ عند ذلک فوضع راسہ فی حجر علی رضی اللہ عنہ: فقام رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ ولہ وسلم عن حجرہ وقد غربت الشمس فقال یا علی اما صلیت العصر؟ فقال: لا یا رسول اللہ فقال اللھم ان علیا کان فی طاعتک فاردد علیہ الشمس، فردت علیہ الشمس عند ذلک))

"امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ چکے تھے، اس وقت علی رضی اللہ عنہ نے نمازِ عصر نہیں پڑھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سرِ مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دامن میں رکھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دامن سے اٹھایا تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم نے عصر کی نماز نہیں پڑھی؟ عرض کیا: نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اے اللہ! علی ہمیشہ تیری اطاعت میں رہا ہے، سورج کو اس کیلئے واپس پلٹا دے۔ اس وقت سورج واپس لوٹ آیا۔"

☆☆☆

فصل نمبر 62:

سدالابواب الا باب علی:

جناب علی کے علاوہ تمام دروازے بند کرنا

جنابِ علی کے گھر کا دروازہ:

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: سدوا الابواب الشارعۃ فی المسجد الا باب علی))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد کے اندر جو بھی دروازے کھلے ہیں سب دروازے بند کیے جائیں لیکن علی کے گھر کا دروازہ کھلا رہے۔''

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :سدوا ابواب المسجد كلها الا باب على رضى الله عنه))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کے گھر کے دروازے کے علاوہ مسجد کے تمام دروازے بند کر دیں۔''

مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے دروازے:

((عن ابن عباس قال :امر رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم بابواب المسجد فسدت الاباب على))

''حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: مسجد کے تمام دروازے بند کر دینے کا سوائے علی بن ابی طالب کے گھر کے دروازے کے۔''

جناب موسیٰ اور خاتم النبیین کی مسجد:

((روى عن النبى صلى الله عليه و آله وسلم ان قال :انه الله تعالىٰ امر موسىٰ بن عمران ان يبنى مسجدًا ظاهرًا لا يسكنه الا هو وابنا هارون شبر و شبير وان الله تعالىٰ امرنى ان ابنى مسجدًا لا يسكنه الا انا وعلى والحسن والحسين، سدوا هذه الابواب الا باب على))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کو حکم دیا کہ ایک پاک مسجد بنائیں جس میں وہ خود اور ہارون کے دو بیٹے شبر اور شبیر رہائش کریں۔ ان کے علاوہ کوئی اور رہائش نہ کرے اور مجھے بھی حکم دیا گیا کہ میں بھی ایک مسجد بناؤں جس میں میرے اور علی اور حسن اور حسین کے علاوہ کوئی رہائش نہ کرے، ابھی سوائے علی کے گھر کے دروازے کے سب دروازے بند کریں۔''

تمام دروازے بند کرنے کا حکم سوائے علی کے گھر کے دروازہ کے:

((عن ناصح بن عبد الله، ان النبى صلى الله عليه و آله وسلم امر بسد الابواب كلها غير باب على))

''ناصح بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تمام دروازے بند کریں سوائے علی کے گھر کے دروازے کے۔''

اللہ کے حکم سے جناب علی کا دروازہ مسجد نبوی کی طرف کھلا رہا:

((عن زید بن ارقم قال: کان لنفر من اصحاب رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ابواب شارعة فی المسجد۔ فقال یوما: سدوا هذه الابواب الا باب علی، فتکلم فی ذلك اناس (الناس) قال: فقام رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فحمد الله واثنی علیه ثم قال: اما بعد! فانی امرت بسدهذه الابواب غیر باب علی، فقال فیه قائلكم، والله اما سددت شیئا ولافتحته ولكنی امرت بشیء فاتبعته))

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کے گھر کے دروازے مسجد کی طرف تھے، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کے گھر کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کر دیں۔ یہ بات لوگوں کے درمیان باعثِ گفتگو بنی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد وثناء الٰہی کرنے کے بعد فرمایا: میں نے حکم دیا ہے کہ علی کے گھر کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کیے جائیں اور یہ بات آپ کے درمیان باعث گفتگو بنی ہوئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے کسی کے دروازے کو نہ بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے، بلکہ میں نے اس حکم کی پیروی کی ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔''

((فی حدیث قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: ما انا سددت ابوابكم وفتحت باب علی، ولكن الله فتح باب علی وسدا بوابكم))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہ تمہارے گھروں کا دروازہ بند کیا ہے اور نہ ہی علی کے گھر کا دروازہ کھولا ہے، بلکہ اللہ نے علی کے گھر کا دروازہ کھولا ہے اور اسی نے تمہارے گھروں کے دروازے کو بند کیا ہے۔''

((اخبرنا محمد بن بشار بن درالبصری' قال: حدثنامحمدبن جعفر' قال: حدثنا عوف' عن میمون ابی عبدالله' عن زید بن ارقم' قال: کان لنفرمن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ابواب شارعة فی المسجد' فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: سدوا(هذه) الابواب الاباب علی' فتکلم فی ذلك اناس' فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فحمدالله واثنی علیه' ثم قال: اما بعد' فانی أمرت بسدهذه الابواب غیر باب علی' وقال فیه قائلكم' والله ماسددته ولافتحته' ولكنی امرت (بشیء) فاتبعته))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 422 رقم 8369 طبع آخر ج 5 ص 118 رقم 8423' مسند احمد ج 4 ص 369 رقم 19502' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 718' 780 رقم 985' المستدرک ج 3 ص 125 رقم 4688' مجمع الزوائد ج 9 ص 114' رقم 14671' البدایۃ والنھایۃ ج 5 ص 456' الحاوی للفتاوی ص 422' الریاض النضرۃ ج 4 ص 136)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی

اللہ تعالیٰ عنہ میں سے کچھ حضرات کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے تو آپ نے فرمایا: علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ کے علاوہ یہ تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ اس پر کچھ لوگوں نے تبصرہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا اور حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا: علی کے دروازے کے علاوہ تمام دروازوں کے بند کرنے کا مجھے حکم ہوا ہے' اور تم میں سے بعض لوگوں نے اس پر کلام کیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نہ از خود بند کرتا ہوں اور نہ از خود کھولتا ہوں لیکن مجھے جس چیز کا حکم ہوتا ہے میں اسی کی تعمیل کرتا ہوں۔"

☆☆☆

فصل نمبر 63:

ذکر قول النبی ما انا ادخلته و اخرجتکم بل الله ادخله و اخرجکم:

رسول اللہ کا ارشاد کہ میں نے علی کو داخل نہیں کیا اور نہ تم کو نکالا ہے بلکہ اللہ نے اسے داخل کیا اور تمہیں نکالا

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا محمدبن سلیمان' عن ابن عینیه' عن عمروبن دینار عن ابی جعفر محمد بن علی' عن ابراهیم بن سعد بن ابی وقاص' عن ابیه (ولم یقل مرة) عن ابیه قال: کنا عندالنبی صلی الله علیه وسلم (و) عنده قوم جلوس' فدخل علی کرم الله وجهه' فلما دخل خرجوا' فلما خرجوا تلاوموا' فقالوا: والله مااخرجنا اذا ادخله' فرجعوا فدخلوا' فقال والله ماانا ادخلته واخرجتکم بل الله ادخله واخرجکم' قال ابوعبدالرحمن :اولیٰ بالصواب))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص312 رقم 8096 ص 423 رقم 8370 طبع آخر ج 5 ص 36 رقم 8152 ص 118 رقم 8424' البحرالزخار ج 4 ص 34 رقم 1195' مختصر زوائد البزار ج 2 ص 310 رقم 1918' کشف الاستار ج3 ص198 رقم 2554' مجمع الزوائد ج9 ص115 رقم 14678' طبقات المحدثین لابی الشیخ رقم 165' تاریخ اصبهان لابی نعیم ج2 ص 177' تاریخ بغداد رقم 22821)

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے' جونہی آپ اندر آئے تو لوگ باہر چلے گئے' جب سب باہر نکل گئے تو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ کہنے

لگے: ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکالا اور اُسے داخل نہیں کیا۔ پھر وہ پلٹ کر اندر آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے اس کو داخل اور تمہیں خارج نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے داخل کیا اور تمہیں خارج کیا۔ امام نسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث زیادہ لائق اعتماد ہے۔''

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا احمد بن یحی الصوفی' قال: اخبرنا علی وهو ابن قادم' قال: اخبرنا اسرائیل' عن عبداللہ بن شریك' عن الحارث بن مالك قال: اتیت مکة فلقیت سعد ابی وقاص فقلت له: سمعت لعلی منقبة؟ قال: کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی المسجد فنودی فینا لیلا: لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و آل علی' قال: فخرجنا' فلما اصبح أتاه عمه' فقال: یارسول اللہ اخرجت اصحابك واعمامك واسکنت هذا الغلام؟ فقال رسول اللہ' ماانا امرت باخراجکم ولا باسکان هذاالغلام' ان اللہ هو امر به قال فطر: عن عبداللہ بن شریك' عن عبداللہ بن الرقیم' عن سعد: ان العباس اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال: سددت ابوابنا الا باب علی؟ فقال: ماانا فتحتها ولا اناسددتها (قال ابوعبدالرحمان: عبداللہ بن شریك لیس بذلك' والحارث بن مالك لااعرفه ولا عبداللہ بن الرقیم))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 423 رقم 8371 وطبع آخرج 5 ص 118 رقم 8425)

''حضرت حارث بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکۃ المکرمۃ آیا تو میری ملاقات سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی' میں نے عرض کیا: کیا آپ نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی فضیلت سماعت فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ رات کے وقت ندا کی گئی: آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ علی کے سوا تمام لوگ مسجد سے باہر نکل جائیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہم سب نکل گئے' پس جب صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے چچا حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ اور اپنے چچاؤں کو نکال دیا ہے اور اس لڑکے کو ٹھہرا لیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہ تمہارے نکلنے کا حکم کیا اور نہ اس لڑکے کے ٹھہرانے کا حکم کیا ہے' بیشک اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم فرمایا ہے۔

فطر نے عبداللہ بن شریک سے' انہوں نے عبداللہ بن رقیم سے اور انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ نے علی کے سوا ہم سب کے دروازے بند کر دیئے؟ آپ نے فرمایا: میں از خود

بند کرتا ہوں اور نہ از خود کھولتا ہوں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن شریک کچھ بھی نہیں اور میں حارث بن مالک اور عبداللہ بن رقیم کو نہیں جانتا۔''

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا زکریا بن یحیی السجزی' قال: حدثنا عبداللّٰہ بن عمر' (قال: حدثنا اسباط' عن فطر' عن عبداللّٰہ بن شریک' عن عبداللّٰہ بن الرقیم عن سعد نحوہ))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 424 رقم 8372 وطبع آخر 5 ص 119 رقم 8426)

''یہ حدیث اسی طرح از زکریا بن یحیی السجزی' از عبداللہ بن عمر' سے مروی ہے۔ اس کی ''السنن الکبری للنسائی'' میں آگے مکمل سند یوں ہے: از اسباط' از فطر' از عبداللہ بن شریک' از عبداللہ بن رقیم از سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔''

حدیث نمبر 4:

((اخبرنا محمد بن وهب بن ابی کریمة الحرانی' قال: اخبرنا مسکین' قال: حدثنا شعبة' عن ابی بلج' عن عمرو بن میمون' عن ابن عباس (وابوبلج: ھویحیی بن ابی سلیمان) قال امررسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بابواب المسجد فسدت' الاباب علی رضی اللّٰہ عنہ))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 424 رقم 8373 وطبع آخر ج 5 ص 119 رقم 8427)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے دروازوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا تو وہ بند کر دیے گئے ماسوا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ کے۔''

حدیث نمبر 5:

((اخبرنا محمد بن المثنی قال: حدثنا یحیی بن حمادقال: حدثنا الوضاح' قال: اخبرنا یحیی' ھدثنا عمرو بن میمون قال: قال ابن عباس: وسد ابواب المسجد غیر باب علی رضی اللّٰہ عنہ' فکان یدخل المسجد وھو جنب' وھو طریقه' لیس له طریق غیرہ))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 424 وطبع آخر ج 5 ص 119 رقم 8427)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: اور مسجد کے تمام دروازے بند کر دیے گئے ماسوا باب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ پس وہ جنبی حالت میں مسجد میں داخل ہوتے تھے اور ان کا راستہ وہی تھا اس کے علاوہ ان کا کوئی اور راستہ نہیں تھا۔

☆☆☆

فصل نمبر 64:

علي مثل سفينة نوح وسفينة النجاة:

حضرت علی سفینہ نوح کی طرح اور سفینۃ النجات ہیں

زبان نبوت کی گواہی:

((في حديث عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي امثلك في امتي كمثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تمہاری مثال میری امت میں کشتی نوح کی طرح ہے۔ جو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جس نے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا۔''

اولادِ علی کی مثال:

((وباسناده عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال لعلي رضي الله عنه: انت امام امتي مثلك ومثل ما من ولدك مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بعد میری امت کے پیشوا ہو۔ تمہاری اور تمہاری اولاد کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے جو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے دور رہا وہ غرق ہو گیا۔''

((في حديث) قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلي بن ابي طالب رضي الله عنه فكذب من زعم انه يحبني ويبغضك لانك مني وانا منكم، لحمك من لحمي، ودمك من دمي، وروحك من روحي، وسريرتك من سريرتي، وعلانيتك من علانيتي، سعد من اطاعك وشقي من عصاك وربح من تولاك وخسر من عاداك، وفاز من لزمك، وهلك من فارقك، مثلك ومثل ما من ولدك مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے جب کہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے

ہوں۔ تمہارا گوشت میرا گوشت، اور تمہارا خون میرا خون، اور تمہاری روح میری روح، تمہارا ظاہر اور باطن میرا ظاہر اور باطن ہے۔ جو تمہاری پیروی کرے گا وہ خوش قسمت اور جو تمہاری نافرمانی کرے گا وہ بدبخت ہوگا۔ جو تم سے محبت کرے گا اسے فائدہ ہوگا اور جو تم سے دشمنی کرے گا اسے نقصان پہنچے گا۔ تمہارا ساتھ دینے والے کامیاب ہوں گے اور تم سے روگردانی کرنے والے نابود ہو جائیں گے۔ تمہاری اور تمہاری اولاد کی مثال سفینہ نوح جیسی ہے جو بھی اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو سوار نہ ہوا وہ غرق ہو گیا۔"

کشتی نجات:

((بالاسناد عن الرضا علی بن موسیٰ عن ابیه عن آبائه عن امیر المومنین علی بن ابی طالب قال: قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: لکل امة صدیق و فاروق، و صدیق هذه الامة و فاروقها علی بن ابی طالب ان علیاً سفینة نجاتها))

"امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے، انہوں نے اپنے اجداد سے اور انہوں نے امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت میں صدیق اور فاروق ہوتے ہیں اور اس امت کے صدیق اور فاروق علی بن ابی طالب ہیں۔ علی امت کیلئے نجات کی کشتی ہیں۔"

حضرت علی نجات کی کشتی ہیں:

((بالاسناد عن علی بن موسی الرضا عن ابیه عن آبائه قال: قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: من احب ان یستمسك بدینی و یرکب سفینة النجاة بعدی فلیقتد بعلی بن ابی طالب، ولیعاد عدوه ولیوال ولیه))

"امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ میرے آئین کو مضبوطی سے تھامے رہے اور نجات کی کشتی پر سوار ہو اسے علی بن ابی طالب کی پیروی کرنی چاہیے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 65:

علی باب الله وباب الدین وباب الهدی وباب الایمان والامان:

حضرت علی دین، ہدایت، ایمان اور امن کا دروازہ ہیں

اللہ اور رسول کا دروازہ:

((بالاسناد،عن محمد بن الفرات عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر عن ابیه عن جده قال:قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :ان علی بن ابی طالب رضی الله عنه خلیفة الله وخلیفتی و حجة الله وحجتی و باب الله وبابی وصفی الله وصفیی و حبیب الله وحبیبی و خلیل الله و خلیلی و سیف الله وسیفی وهو اخی وصاحبی ووزیری و محبه محبی و مبغضه مبغضی وولیه ولیی وعدوه عدوی و حربه حربی وسلمه سلمی و قوله قولی و امره امری وزوجته ابنتی وولده ولدی وهو سید وخیر امتی اجمعین))

''محمد بن فرات نے امام باقر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے اپنے والدگرامی سے اور انہوں نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم اللہ کے اور میرے نائب ہو، اللہ کی حجت اور میری حجت ہو، اللہ کا دروازہ اور میرا دروازہ ہو، اللہ کے انتخاب کیے ہوئے اور میرے انتخاب کیے ہوئے ہو، اللہ کے دوست اور میرے دوست ہو، اللہ کے خلیل اور میرے خلیل ہو اور اللہ کی تلوار اور میری تلوار ہو۔ میرے بھائی، میرے ساتھی اور وزیر ہو۔ علی کو دوست رکھنے والا میرا دوست اور ان سے دشمنی رکھنے والا میرا دشمن ہے۔ ان کا ہم رائے میرا ہم رائے اور ان کا مخالف میرا مخالف ہے۔ ان کے ساتھ جنگ میرے ساتھ جنگ، ان کے ساتھ صلح میرے ساتھ صلح ہے۔ ان کا کلام میرا کلام، ان کا فرمان میرا فرمان ہے، ان کی شریک حیات میری بیٹی ہے اور ان کی اولاد میری اولاد ہے اور علی سردار اور میری امت کے بہترین فرد ہیں۔''

اللہ کی طرف جانے والا راستہ:

((بالاسناد، عن النعمان بن سعد، عن امیر المومنین رضی الله عنه قال :انا حجة الله وانا خلیفة الله وانا صراط الله وانا باب الله و انا خازن علم الله وانا الموتمن علی سر الله وانا امام البریة بعد خیر الخلیقة محمد نبی الرحمة صلی الله علیه وآله وسلم))

''نعمان بن سعد نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی حجت اور اس کا خلیفہ ہوں، میں اللہ کا راستہ، اس کا دروازہ اور اس کے علم کا خزانے دار ہوں۔ میں اللہ کے راز کا امین ہوں اور میں اللہ کی سب سے بہترین تخلیق محمد مصطفیٰ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں کا پیشوا ہوں۔''

بابُ اللہ:

((باسناده عن یاسر الخادم، عن الرضا، عن آبائه قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم لعلی رضی الله عنه :یا علی! انت حجة الله، و انت باب الله، و انت الطریق الی الله، و انت النبا العظیم، و انت الصراط المستقیم، و انت المثل الاعلی))

''یاسر خادم نے امام علی رضا رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے اپنے اجداد بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم اللہ کی حجت، اللہ کا دروازہ اور راہ الٰہی ہو۔ تم ایک عظیم خبر ہو اور تم راہ مستقیم ہو اور تم بہترین نمونہ ہو۔''

((بالاسناد، عن المفضل بن عمر قال :سمعت ابا عبد الله رضی الله عنه یقول :کان امیر المومنین رضی الله عنه باب الله الذی لا یوتی الا منه))

''مفضل بن عمر کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سنا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ اللہ کا دروازہ ہیں، صرف اسی دروازہ سے داخل ہونا چاہیے۔''

جانشینِ نبی:

((عن ابی الحسن علی بن موسی الرضا، عن ابیه عن آبائه، عن الحسین بن علی رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم لعلی رضی الله عنه: یا علی! انت حجة الله و انت باب اکل له و انت طریق الله و انت النبا العظیم و انت الصراط المستقیم و انت المثل الا علی، یا علی انت امام المسلمین و امیر المومنین و سید الصدیقین، یا علی! انت الفاروق الاعظم و انت الصدیق الاکبر یا علی! انت خلیفتی علی امتی و انت قاضی دینی و انت منجز عداتی))

''امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے اجداد سے، انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم اللہ کی حجت، اللہ کا دروازہ اور اللہ کا راستہ ہو۔ تم خبر عظیم، سیدھا راستہ اور بہترین نمونہ ہو۔ اے علی! تم مسلمانوں کے امیر المومنین اور سچوں کے سردار ہو۔ اے علی! تم فاروق اعظم اور صدیق اکبر ہو۔ اے علی! تم میری امت کے درمیان میرے جانشین ہو اور میرے قرض کو ادا کرو گے اور میرے وعدوں کو پورا کرو

گے۔"

باب الدین:

((عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: علي بن ابي طالب باب الدين))

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب دین کا دروازہ ہیں۔"

داعی الی اللہ:

((عن ابي عباس عن النبي صلى الله عليه و آله وسلم: ان عليا باب الهدى بعدي، والداعي الى ربي، وهو صالح المومنين ومن احسن قولا ممن دعا الى الله وعمل صالحا))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے بعد ہدایت کا دروازہ ہیں اور لوگوں کو میرے پروردگار کی طرف دعوت دیتے ہیں، وہ صالح ترین مومن ہیں۔ کون اپنی گفتار میں اس کے مقابلے میں ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے اور عمل صالح انجام دے۔؟"

دروازہ ہدایت:

((عن ابي هريرة قال: نظر رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم الى علي بن ابي طالب فقال: هذا باب الهدى الذي من دخله كان آمنا))

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: یہ وہی دروازہ ہدایت ہیں جو اس میں داخل ہوگا محفوظ رہے گا۔"

باب الہدیٰ:

((بالاسناد، عن محمد بن جعفر، عن ابيه رضي الله عنه قال: علي رضي الله عنه باب الهدى))

"محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہدایت کا دروازہ ہیں۔"

شہرِ ہدایت:

((عن الحسين بن علي رضي الله عنه قال: سمعت جدي صلى الله عليه و آله وسلم في خطبة (انه قال): ان عليا (هو) مدينة هدى، فمن دخلها نجا))

''حضرت حسین بن علی نے اپنے جدامجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انہوں نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: علی رضی اللہ عنہ ہدایت کا شہر ہیں جو اس میں داخل ہوگا نجات پائے گا۔''

اللہ کا کھولا ہوا دروازہ:

((عن ابی حمزة قال: سمعت ابا جعفر رضی الله عنه یقول: ان علیاً باب فتحه اللّٰه))

''ابوحمزہ کہتے ہیں: میں نے امام باقر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ دروازہ ہیں، جس کو اللہ نے کھولا ہے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 66:

علی رضی الله عنه خیر البشر:

علی بہترین انسان ہیں

بہترین انسان:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: علی خیر البشر))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بہترین انسان ہیں۔''

((بالاسناد، عن علی بن موسیٰ الرضا عن ابیه عن آبائه قال: قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم: (یا علی!) انت خیر البشر))

''جناب علی بن موسیٰ رضا نے اپنے والد گرامی سے، انہوں نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! تم بہترین انسان ہو۔''

((روی عن علی قال: قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: انت خیر البشر، ماشك فیها (فیه) الا منافق))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم بہترین انسان ہو۔ تمہاری پاکیزگی میں سوائے منافق کے کوئی شک نہیں کرے گا۔''

((قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم: یا علی انت خیر البشر))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم بہترین انسان ہو۔''

زمین پر چلنے والا بہترین شخص:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: خیر من یمشی علی وجه الارض بعدی

علی بن ابی طالب))
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد بہترین فرد جواس زمین پر چلے گا وہ علی بن ابی طالب ہے۔''

بہترین مخلوق:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على خير الخلق))
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی اللہ کی بہترین مخلوق ہے۔''

دنیاوآخرت میں بہترین شخصیت:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم لعلى رضى الله عنه :انت خير امتى فى الدنيا والآخرة))
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم اس دنیا اور آخرت میں میری امت کے بہترین فرد ہو۔''

بعدازرسول:

((عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على بن ابى طالب افضل من خلق الله تعالىٰ غيرى))
''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب میرے علاوہ اللہ کی مخلوقات پر افضل ہیں۔''
((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على خير من يصلى الى القبلة بعدى))
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی بہترین فرد ہیں جو قبلہ کی طرف نماز ادا کریں گے۔''

بہترین مرد:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على افضل رجال العالمين))
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی دنیا کے مردوں پر افضل ہیں۔''

اس امت کے بہترین فرد:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على افضل امتى عند الله))
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی اللہ کے نزدیک میری امت میں سے بہترین فرد ہیں۔''

فضیلت علی:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :ما اكتسب مكتسب مثل فضل على))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نے بھی علی کی طرح فضیلت حاصل نہیں کی۔''

لوگوں میں بہترین فرد:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :على خير الناس))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی لوگوں میں سے بہترین فرد ہیں۔''

امت مرحومہ کے بہترین فرد:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :عُلي خير الامة))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میری امت کے بہترین فرد ہیں۔''

☆☆☆

فصل نمبر 67:

ما تريدون من على على منى :

علی سے کیا چاہتے ہو علی مجھ سے ہے

ہر مومن کے مولا:

((عن عمران بن حصين رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم قال : ان عليا منى وانا منه وهو مولى (ولى) كل مومن بعدى))

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ وہ میرے بعد ہر مومن کے مولا ہیں۔''

میں علی سے اور علی مجھ سے:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :انا من على وعلى منى))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علی سے ہوں اور علی مجھ سے ہیں۔''

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :على منى و انا من على))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔''

دوست علی دوست رسول ہے:

((بالاسناد، عن ابى عبد الله جعفر بن محمد الصادق، عن آبائه قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم لعلى رضى الله عنه :يا على انت منى و انا منك وليك وليى

وولیی ولی الله، وعدوك عدوی، وعدوی عدو الله۔ یا علی !انا حرب لمن حاربك وسلم لمن سالمك))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ اے علی! جو تمہارے ساتھ جنگ کرے گا میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا اور جو تمہارے ساتھ صلح کرے گا میں بھی صلح کروں گا۔''

سیدنا عبدالرحمٰن ابن عوف کو نصیحت:

((عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلی الله علیه لَه وسلم لعبد الرحمن بن عوف : یا عبد الرحمن !انتم اصحابی ، وعلی بن ابی طالب منی وانا من علی ، فمن قاسه بغیره، فقد جفانی ومن جفانی (فقد) آذانی، ومن آزانی فعلیه لعنة ربی))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم میرے صحابی ہو، علی بن ابی طالب مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور جو علی کا مقابلہ کسی دوسرے سے کرے گا اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور جو مجھ پر ظلم کرے گا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور جو مجھے تکلیف پہنچائے گا اللہ کی لعنت اس پر ہوگی۔''

علی مجھ سے ہیں:

((فی حدیث) عن علی قال :قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :علی منی وانا منه،لحمه لحمی ودمه دمی))

''ایک حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اس کا گوشت میرا گوشت اور اس کا خون میرا خون ہے۔''

((قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم لعلی :انت منی وانا منك))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں۔''

علی مجھ سے ہیں:

((بالاسناد، ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال :ما تریدون من علی ؟ ماتریدون من علی ؟ ماتریدون من علی؟ ان علیاً منی (وانا منه) وهو ولی کل مومن بعدی))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: علی سے کیا چاہتے ہو؟ علی سے کیا چاہتے

ہو؟ علی سے کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، میرے بعد وہ ہر مومن کے سرپرست ہیں۔"

رسول اللہ سے قرب:

((بالاسناد عن موسی بن جعفر بن محمد عن آبائه عن النبی صلی الله علیه و آله و سلم قال (فی حدیث) :ان علیا منی وانا من علی، روحه من روحی وطینته من طینتی وهواخی وخلیفتی علی امتی فی حیاتی و بعد موتی، من اطاعه اطاعنی، ومن وافقه فقد وافقنی ، ومن خالفه فقد خالفنی))

"امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اس کی روح میری روح سے ہے اور اس کی مٹی میری مٹی سے ہے۔ وہ میری زندگی میں اور میرے بعد میرے بھائی ہیں اور میری امت میں سے میرے جانشین ہیں۔ جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی حمایت کی اس نے میری حمایت کی اور جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی۔"

((عن ام سلمة قالت :قال النبی صلی الله علیه و آله و سلم:علی منی وانا من علی حیث یکون اکون))

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ جس جگہ وہ ہوں گے میں بھی وہیں ہوں گا۔"

روح اور بدن کا تعلق:

((عن ابی مسعود رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :علی بن ابی طالب منی کروحی فی جسدی))

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے روح کی بدن سے۔"

علی کا گوشت وخون میرا گوشت وخون ہے:

((عن رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :یا علی انت منی وانا منك سیط لحمك بلحمی ودمك بدمی))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ تمہارا گوشت میرے گوشت سے اور تمہارا خون میرے خون سے ملا ہوا ہے۔"

رسول اللہ کی طرف سے ادائیگی:

((عن حبشی بن جنادہ قال :سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول :علی منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی))

''حبشی بن جنادہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ میری طرف سے ادائیگی نہیں کرے گا مگر میں یا علی۔''

ہر مومن کے سرپرست:

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :علی منی وانا منہ وھو ولی کل مومن بعدی))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، وہ میرے بعد ہر مومن کے سرپرست ہیں۔''

☆☆☆

فصل نمبر 68:

علی نفسی واخی وحبیبی:

علی میری روح، میرے بھائی اور میرے دوست ہیں

علی میری جان ہیں:

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :علی نفسی))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میری جان ہیں۔''

نسبت جان کی مانند:

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :علی منی کنفسی))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کی نسبت مجھ سے میری جان کی مانند ہے۔''

علی گھرانہ نبوت کی جڑ ہیں:

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :علی اصلی))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میری جڑ ہیں۔''

نسبت علی

((وقوله صلى الله عليه وآله وسلم :على منى كنفسى، طاعته طاعتى و معصيته معصيتى))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کی نسبت مجھ سے میری روح کی مانند ہے، اس کی پیروی میری پیروی اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔''

سر کی بدن سے نسبت جیسی نسبت:

((عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :على منى بمنزلة راسى (مثل راسى) من بدنى))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کی نسبت مجھ سے ایسی ہے جیسے میرے سر کی میرے بدن سے۔''

رسول اللہ کے وزیر:

((عن سلمان الفارسى انه سمع نبى الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول :ان اخى ووزيرى وخير من اخلفه بعدى على بن ابى طالب))

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میرے بھائی اور وزیر جو ایک بہترین فرد ہے جو میں اپنے بعد اپنا جانشین بناؤں گا وہ علی بن ابی طالب ہیں۔''

اہل نہر سے جہاد کرنے والے:

((عن زيد بن على عن ابيه عن الحسين بن على عن امير المومنين على رضى الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا على! انت منى وانا منك يا على لو لا انت لما قوتل اهل النهر۔ فقال: فقلت يا رسول الله !ومن اهل النهر ؟ قال قوم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية))

''حضرت زید بن علی نے اپنے والد سے، انہوں نے امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ اے علی! اگر تم نہ ہوتے تو ''اہل نہر'' قتل نہ ہوتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ''اہل نہر'' کون ہیں؟ فرمایا: ایک گروہ ہے جو اسلام سے خارج ہو گا اسی طرح جیسے تیر کمان سے خارج ہوتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ بھائی چارہ:

((بالاسناد عن ابی عباس قال :قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم :ان الله تبارك و تعالیٰ اخی بینی و بین علی بن ابی طالب و زوجه ابنتی من فوق سبع سماوات، واشهد علی ذلك مقربی ملائکته فعلی منی وانا منه محبه محبی و مبغضه مبغضی))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے اور علی کے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور ساتویں آسمان پر میری بیٹی کی اس کے ساتھ شادی ہوئی ہے اور مقرب فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس لئے علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اس کا دوست میرا دوست ہے اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے۔''

دنیا اور آخرت میں وزیر:

((بالاسناد، قال ابو عبد اللہ فی حدیث طویل یقول فی آخره:ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال لام سلمة:یا ام سلمة! اسمعی و اشهدی هذا علی بن ابی طالب وزیری فی الدنیا ووزیری فی الآخرة، یا ام سلمة! اسمعی و اشهدی هذا علی بن ابی طالب حامل لو ائی فی الدنیا و حامل لوائی فی الآخرة، یا ام سلمة !اسمعی و اشهدی هذا علی بن ابی طالب سید المسلمین ، وامام المتقین، وقائد الغر المحجلین))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے طولانی حدیث کے آخر میں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: غور سے سنو اور گواہ رہو کہ علی بن ابی طالب دنیا میں اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔ ام سلمہ! غور سے سنو اور شاہد رہو کہ علی بن ابی طالب اس دنیا اور آخرت میں میرے وزیر ہیں۔ ام سلمہ! غور سے سنو اور گواہ رہو کہ علی بن ابی طالب اس دنیا میں میرے پرچم بردار ہیں اور روز قیامت لوائے حمد کو کندھے پر اٹھائیں گے۔ ام سلمہ! غور سے سنو اور گواہ رہو کہ علی بن ابی طالب مسلمانوں کے سردار اور پرہیزگاروں کے پیشوا اور نورانی چہروں کے رہبر ہیں۔''

علی کا دوست خوش بخت ہے:

((عن الصادق جعفر بن محمد عن آبائه قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :یا علی !انت اخی وانا اخوك، یا علی !انت منی وانا منك، لقد سعدمن تولاك وشقی من عاداك))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے

علی! آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں۔ اے علی! آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں۔ درحقیقت جو آپ کو دوست رکھے گا وہ خوش بخت ہوگا اور جو آپ کو دشمن رکھے گا وہ بد بخت ہوگا۔"

نبی کریم کے اخ کریم:

((عن الحسين بن خالد، عن علي بن موسىٰ الرضا رضي الله عنه: عن ابيه عن آبائه، عن علي قال: قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: يا علي! انت اخي ووزيري وصاحب لوائي في الدنيا والآخرة وانت صاحب حوضي، من احبك احبني ومن ابغضك ابغضني))

"جناب حسین بن خالد نے امام علی رضا رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اجداد سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! آپ میرے بھائی اور میرے وزیر اور دنیا اور آخرت میں میرے پرچم دار ہیں۔ آپ میرے حوض کے مالک ہیں۔ جو آپ کو دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔"

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: ان اخي ووزيري علي بن ابي طالب رضي الله عنه))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب میرے بھائی اور وزیر ہیں۔"

((آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اصحابه فآخى بين ابي بكر و عمر و فلان و فلان فجاء علي رضي الله عنه فقال: آخيت بين اصحابك ولم تواخ بيني وبين احد، فقال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: انت اخي في الدنيا والآخرة))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان اخوت برقرار کی۔ حضرت عمر اور حضرت ابوبکر کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور اسی طرح دوسروں کے درمیان بھی اخوت برقرار کی۔ اسی دوران حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ نے اصحاب کے درمیان اخوت کو برقرار کیا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔"

((جابر بن عبد الله و سعيد بن المسيب قالا: ان رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم اخى بين اصحابه فبقي رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم و ابوبكر و عمر وعلي، فآخى بين ابي بكر و عمر، وقال لعلي: انت اخي وانا اخوك، فان ناكرك احد، فقل: انا عبد الله واخو رسول الله))

”حضرت جابر بن عبد اللہ اور سعید بن میسب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ اس وقت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم باقی رہ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر اور حضرت ابو بکر کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور حضرت علی سے فرمایا: آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں۔ اگر کوئی آپ کو جانتا نہ ہو تو کہہ دیجئے: میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ کا بھائی ہوں۔“

((عن مکحول ، عن ابی امامة قال :لما آخی النبی صلی الله علیه و آله و سلم بین الناس آخی بینه و بین علی))

”جناب مکحول نے حضرت ابو امامہ سے نقل کیا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان برادری اور اخوت برقرار کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی بنایا۔“

((بالاسناد ، قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم :ان اخی و وزیری و خلیفتی فی اهلی و خیر من اترك بعدی،یقضی دینی وینجز بوعدی علی بن ابی طالب))

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب میرے خاندان کے نگہبان، میرے بھائی، وزیر اور جانشین ہیں۔ وہ بہترین فرد ہیں جسے میں اپنا جانشین بنا رہا ہوں۔ وہ میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے وعدہ کو پورا کرے گا۔“

جنت میں مرقوم:

((عن جابر قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم:رایت مکتوباً علی باب الجنة :لا اله الا الله محمد رسول الله علی اخوه))

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی بن ابی طالب ان کے بھائی ہیں۔“

((علی النبی صلی الله علیه و آله وسلم قال لعلی :انت اخی و انا اخوك))

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں۔“

آسمانوں کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم :مکتوب علی باب الجنة محمد رسول الله علی اخو رسول الله قبل ان یخلق الله السماوات بالفی عام))

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمانوں کو خلق کرنے سے دو ہزار سال پہلے بہشت کے دروازے

پر لکھا ہوا تھا محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی رسول اللہ کے بھائی ہیں۔"

چچا کے بیٹے بھائی:

((بالاسناد، قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :علی اخی وصاحبی وابن عمی))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے بھائی، ہم نشین اور میرے چچا کے بیٹے ہیں۔"

((عن جعفر الصادق عن آبائه عن امير المومنين قال :قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :انت اخی ، محبك محبی و مبغضك مبغضی، یا علی !انا وانت ابوا هذه الامة))

"امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! آپ میرے بھائی ہیں۔ آپ کو دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور آپ کو دشمن رکھنے والا میرا دشمن ہے۔ اے علی آپ اور میں اس امت کے دو باپ ہیں۔"

جنت میں آمنے سامنے گھر:

((بالاسناد، عن زيد بن علي عن آبائه عن علي قال :كان لي عشر من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لم يعطهن احد قبلي ولا يعطاهن احد بعدي، قال لي :يا علي !انت اخي في الدنيا و اخي في الآخرة و انت اقرب الناس مني موقفاً يوم القيامة و منزلي و منزلك في الجنة متواجهان كمنزل الاخوين، وانت الولي وانت الوزير، عدوك عدوی و عدوی عدو الله ووليك وليي ووليي ولي الله عزوجل))

"حضرت زید بن علی نے اپنے اجداد سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے دس خصوصیات عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے بھی پاس نہیں تھیں اور نہ ہی میرے بعد کسی کے پاس ہوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! آپ اس دنیا میں اور آخرت میں میرے بھائی ہیں اور قیامت کے دن آپ لوگوں میں سے میرے قریب تر ہوں گے۔ آپ کا گھر اور میرا گھر بہشت میں ایسے ہوں گے جیسے دو بھائیوں کے گھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ آپ میرے ولی اور وزیر ہیں۔ آپ کا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور آپ کا دوست میرا دوست اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔"

رسول اللہ کے برادر:

((بالاسناد، عن جابر الجعفي ، قال سمعت جابر بن عبد الله الانصاري يقول :سمعت

رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم يقول لعلي بن ابي طالب رضي الله عنه: يا علي! انت اخي و خليفتي على امتي في حياتي و بعد وفاتي محبك محبي و مبغضك مبغضي و عدوك عدوي و وليك وليي))

''جناب جابر جعفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میری حیات میں اور میری رحلت کے بعد میری امت کے درمیان میرے بھائی اور جانشین ہو۔ تم کو دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے۔ جو تمہاری مخالفت کرے گا اس نے میری مخالفت کی اور جو تم سے محبت کرے گا اس نے مجھ سے محبت کی۔''

((بالاسناد، عن علي بن موسى الرضا رضي الله عنه عن ابيه عن آبائه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم: ياعلي! انت اخي و وزيري و صاحب لوائي في الدنيا والآخرة وانت صاحب حوضي من احبك احبني، و من ابغضك ابغضني))

''امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے، وہ اپنے اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی، وزیر اور علمدار ہو اور تم صاحب حوض ہو۔ جو تمہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جو تم سے دشمنی رکھے گا اس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔''

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم: علي اخي في الدنيا و الآخرة))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔''

خلیل واخی:

((عن ابي ذر، ان رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم قال: لكل نبي خليل وان خليلي واخي علي))

''حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پیغمبر کا کوئی دوست ہوتا ہے اور میرے دوست اور بھائی علی ہیں۔''

بھائی اور ہم نشین:

((عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم لعلي: انت اخي و صاحبي))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ میرے بھائی اور ہم نشین ہیں۔''

محبوب ترین بھائی

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علي احب اخوتي))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے بھائیوں میں سے محبوب ترین بھائی ہیں۔''

امت مسلمہ کے بہترین فرد:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :اما ترضى انك خير امتي في الدنيا والآخرة ، وانك اخي))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! آیا تم خوش نہیں کہ اس دنیا اور آخرت میں میری امت کے بہترین فرد اور میرے بھائی ہو۔''

بہترین بھائی:

((بالاسناد، قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :احب اخواني الي علي بن ابي طالب واحب اعمامي الي حمزة))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے بہترین بھائی اور حمزہ میرے بہترین چچا ہیں۔''

رسول اللہ کے حبیب:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علي حبيبي))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے دوست ہیں۔''

مرض الموت میں جناب علی کو بلانا:

((عن بشير الدهان، عن ابي عبد الله رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :في مرضه الذي توفي فيه:ادعوا لي خليلي ، فارسلتا الي ابويهما فلما نظر اليهما رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم اعرض عنهما، ثم قال:ادعوا لي خليلي، فارسل الي علي فلما نظر اليه اكب عليه يحدثة، فلما خرج لقياه فقالا له:ما حد ثك خليلك ؟ فقال:حدثني الف باب يفتح كل باب الف باب))

''بشیر دہان نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیماری میں وفات پائی اس میں فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں، سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں نے اپنے اپنے والد کو بلانے کیلئے آدمی بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ نہ فرمائی۔ پھر فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں۔ پھر ام المومنین سیدہ عائشہ وحفصہ رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلانے کیلئے آدمی بھیجا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ان پر پڑی تو آپ ان پر جھک گئے

اور باتیں کرنے لگے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خارج ہوئے تو سیدنا ابوبکر وعمر فاروق رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کیا کہا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لئے ہزار باب علم کے بیان فرمائے کہ ہر ایک باب سے ہزار باب نکلتے ہیں۔"

((عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه و آله سلم قال في مرضه:ادعوا لي اخي، فدعي له عمر فاعرض عنه ثم قال:ادعوا لي اخي، فدعي له ابو بكر فاعرض عنه ثم قال:ادعوالي اخي، فدعي له عثمان فاعرض عنه، ثم دعي علي بن ابي طالب رضي الله عنه فستره بثوبه واكب عليه فلما خرج من عنده، قيل له ما قال؟ قال:علمني الف باب كل باب (يفتح) الف باب))

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلائیں۔ پس حضرت عمر کو ان کے پاس بلایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف توجہ نہ فرمائی اور فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلائیں۔ پس حضرت ابوبکر کو بلایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف بھی توجہ نہ فرمائی اور پھر فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلائیں۔ پس حضرت عثمان غنی کو بلایا گیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف بھی توجہ نہ فرمائی۔ اس کے بعد حضرت علی بن ابی طالب کو بلایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لباس ان کو پہنایا اور خود کو ان پر گرا دیا۔ جب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہو کر واپس آئے تو ان سے پوچھا گیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا؟ فرمایا: مجھے علم کے ایک ہزار باب تعلیم کیے کہ ہر باب سے ہزار باب نکلتے ہیں۔"

بوقت رحلت سیدنا علی کو گلے سے لگانا:

((عن عائشة انها قالت:قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم وهو في بيتي لما حضره الموت :ادعوا الي حبيبي، فدعوت اليه ابابكر فنظر اليه الرسول فرضع راسه ثم قال:ادعوالي حبيبي،قلت:ويلكم ادعوا له علي بن ابي طالب رضي الله عنه،فوالله لا يريد غيره،فلما راه فرج الثوب الذي كان عليه ثم ادخله فيه))

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت کے وقت میرے گھر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے دوست سے کہیں آ جائے۔ میں نے حضرت ابو بکر سے آنے کو کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نگاہ کی اور اپنے سر کو جھکا لیا۔ پھر فرمایا: میرے دوست سے کہیں آ جائے۔ میں نے کہا: حیف ہو! علی بن ابی طالب کو بلائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بہت چاہتے ہیں۔ جب حضرت علی آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا

اور جو چادر آپ نے اوڑھی ہوئی تھی علی کو اس چادر کے نیچے جگہ دی اور ان کو اپنے گلے سے لگایا۔''

لوگوں میں سب سے محبوب ترین:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علی احب الناس))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے نزدیک لوگوں میں سے محبوب ترین فرد ہیں۔''

مردوں میں سب سے محبوب ترین

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علی احب الرجال الی))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے نزدیک مردوں میں سے محبوب ترین ہیں۔''

رسول اللہ کے نزدیک سب سے محبوب ترین شخصیت:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علی احب اهلی الی))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے نزدیک میرے خاندان میں سے محبوب ترین فرد ہیں۔

☆☆☆

فصل نمبر 69:

علی وحدیث الطیر المشوی:

حضرت علی اور مرغ بریاں کی حدیث

رسول اللہ کی دعا اور حضرت علی کا حاضر ہونا:

((حدثنی انس بن مالك قال: اهدت ام ایمن لرسول الله صلى الله عليه و آله وس
طیراً فقال اللهم ائتنی باحب خلقك الیك یاكل معی من هذا الطیر، فدخل علی بن
طالب فقال: اللهم و الی))

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل کی ہے کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہ نے بھ
مرغ بہ طور ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ا
اپنی محبوب ترین ہستی کو میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کو کھائے۔ اسی دوران حضرت
بن ابی طالب رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ان کو میرے
بھیج۔''

کی محبوب ترین شخصیت:

((عن انس ان النبی صلی الله علیه و آله و سلم انی بطیر فقال: اللهم ائتنی باحب خلقك الیك یاکل معی من هذا الطائر، قال: فجاء علی بن ابی طالب فقال: اللهم الی اللهم الی))

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھنا ہوا مرغ لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اپنی محبوب ترین ہستی کو میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کو کھائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اے اللہ! ان کو میرے پاس بھیج۔ اے اللہ! ان کو میرے پاس بھیج۔“

سول اللہ کے ساتھ مل کر کھانا کھانا:

((عن انس قال: اهدی الی النبی صلی الله علیه و آله و سلم طیر فقال: اللهم ائتنی باحب خلقك الیك، فجاء علی فاکل معه))

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرغ بریاں بہ طور ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اے اللہ! اپنی محبوب ترین ہستی کو میرے پاس بھیج۔ اس وقت علی رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا۔“

((بالاسناد، عن انس بن مالك: ان النبی صلی الله علیه و آله و سلم کان عنده طائر فقال: اللهم ائتنی باحب خلقك الیك یا کل معی من هذا الطیر، فجاء ابو بکر فردوه ثم جاء عمر فردوه ثم جاء علی فاذن له))

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مرغ بریاں رکھا ہوا تھا۔ آپ نے عرض کیا: اے اللہ! اپنی محبوب ترین ہستی کو میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس مرغ سے کھائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس لوٹا دیا، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی واپس لوٹا دیا، لیکن جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی۔“

☆☆☆

فصل نمبر 70:

وصفه بالسيادة:

حضرت علی کے قائدانہ اوصاف

مومنین کے سردار:

((قال (النبی) صلی الله علیه و آله وسلم :علی سید المومنین))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مومنین کے سردار ہیں۔''

سیدالاولیاء:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :علی سید الاولیاء))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی اولیاء کے سردار ہیں۔''

سردار عرب:

((ان النبی صلی الله علیه و آله وسلم قال :انا سید ولد آدم وعلی سید العرب))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں فرزندانِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔''

احترام علی:

((عن ابن ابی لیلی، عن الحسن بن علی قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :"ادعوا لی سید العرب" یعنی علی بن ابی طالب ، فقالت عائشة :الست سید العرب؟ فقال :"انا سید ولد آدم، وعلی سید العرب" فلما جاء ارسل الی الانصار فاتوه۔ فقال لهم :یا معشر الانصار !الا ادلکم علی ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعده ابدا؟ قالوا بلی یا رسول الله :هذا علی فاحبوه بحبی ، واکرموه بکرامتی فان جبرئیل امرنی بذلك، قلت لکم عن الله عزوجل))

''ابن ابی لیلیٰ نے امام حسن بن علی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرورِ عرب (علی بن ابی طالب) سے کہیں میرے پاس آئے۔ سیدہ عائشہ نے کہا: کیا آپ عرب نہیں ہیں؟ فرمایا: میں فرزندانِ آدم کا سرور ہوں اور علی عرب کے سرور ہیں۔ پس جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے ان کو انصار کے پاس بھیجا۔ انصار آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے انصار کے گروہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ایک چیز کی رہنمائی کروں کہ اگر اس سے تمسک کیا تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔

انہوں نے کہا: جی ہاں! اے رسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ علی ہیں۔ انہیں میری محبت کی خاطر دوست رکھیں اور میری کرامت کی خاطر ان کا احترام کریں، لہٰذا جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے آپ کو بتاؤں۔"

پرہیزگاروں کے امام:

((عن قال :نظر النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الی علی بن ابی طالب، فقال :ھذا خیر الاولین من اھل السموات والارضین، وسید الصدیقین وامام المتقین))

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر نگاہ کی اور فرمایا: یہ اہل آسمان اور زمین والوں میں سے بہترین رہنما ہیں، سچوں کے سردار اور پرہیزگاروں کے امام ہیں۔"

دنیا اور آخرت میں سردار:

((عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال :نظر النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الی علی بن ابی طالب فقال :سید فی الدنیا وسید فی الآخرۃ))

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ دنیا اور آخرت میں لوگوں کے سرور ہیں۔"

سیدنا ابن عباس کو حکم:

((عن ابن عباس قال :بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الی علی بن ابی طالب فقال :قل لہ:انت سید فی الدنیا وسید فی الآخرۃ، من احبک فقد احبنی ومن ابغضک فقد ابغضنی))

"حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: ان سے کہو: تم اس دنیا اور آخرت میں سردار ہو! جو تمہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا ہے اور جو تمہارے ساتھ دشمن کرے گا اس نے میرے ساتھ دشمنی کی ہے۔"

سید فی الدنیا والاخرۃ:

((قال ابن عباس :نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فقال :انت سید فی الدنیا وسید فی الآخرۃ، من احبک فقد احبنی، وحبیبی حبیب اللہ ومن ابغضک فقد ابغضنی وبغیضی بغیض اللہ، فالویل لمن ابغضک بعدی))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: آپ دنیا اور آخرت میں سرور ہیں، جو آپ کو دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے اور جو آپ سے دشمنی کرے گا اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ افسوس ہے ان پر جو میرے بعد آپ سے دشمنی کریں گے۔''

((عن ابن عباس قال: قال النبي صلى الله عليه و آله وسلم لعلي: يا علي انت سيد في الدنيا و سيد في الآخرة من احبك فقد احبني و من احبني فقد احب الله و من ابغضك فقد ابغضني و من ابغضني فقد ابغض الله عز و جل))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم اس دنیا اور آخرت میں سردار ہو، جو تمہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جو تم سے دشمنی کرے گا اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا اس نے اللہ کے ساتھ دشمنی کی ہے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 71:

دعاء النبي صلى الله عليه و آله وسلم لعلي:

حضرت علی کے حق میں رسول اللہ کی دعا

جناب علی کو دیکھنا:

((بالاسناد، ام عطية قالت: بعث النبي صلى الله عليه و آله وسلم جيشا فيهم علي، قالت فسمعت النبي صلى الله عليه و آله وسلم وهو رافع يديه يقول: اللهم لا تمتني حتى تريني علياً))

''ام عطیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو روانہ کیا جن کے درمیان حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کو طرف بلند کیا ہوا تھا اور عرض کر رہے تھے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک علی کو نہ دیکھ لوں۔''

سردی اور گرمی کے دور ہونے کی دعا:

((في حديث) قال (النبي صلى الله عليه و آله وسلم): اللهم اذهب عنه الحر والبرد قال

علي رضي الله عنه فما وجدت حرًا و لا بردًا بعد يومئذ))

''حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کی اور عرض کیا: اے اللہ! سردی اور گرمی کو اس سے دور کر۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دن کے بعد میں نے کبھی بھی گرمی اور سردی محسوس نہ کی۔''

☆☆☆

فصل نمبر 72:

علي الصديق الاكبر و فاروق هذه الامة:

حضرت علی اس امت کے سب سے زیادہ سچے اور حق وباطل کو الگ کرنے والے ہیں

حدیث نمبر 1:

((عن عباد بن عبد الله قال :سمعت عليا رضي الله عنه يقول :انا عبد الله واخو رسوله وانا الصديق الاكبر صليت قبل الناس سبع سنين))

''عباد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں۔ میں نے اوروں سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔''

حدیث نمبر 2:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علي الصديق الاكبر))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی سب سے زیادہ سچا ہے۔''

حدیث نمبر 3:

((عن ابی سخيلة قال: حججت انا وسلمان الفارسي فمررنا بالربذة وجلسنا الى ابی ذر الغفاری فقال لنا :انه ستكون بعدی فتنة و لا بد منها فعليكم بكتاب الله والشيخ علي بن ابی طالب رضي الله عنه فالزموهما، فاشهد علی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انی سمعته وهو يقول :علي اول من آمن بی واول من صدقنی واول من يصافحنی يوم القيامة ، وهو الصديق الاكبر، وهو فاروق هذه الامة يفرق بين الحق والباطل، وهو يعسوب المومنين والمال يعسوب المنافقين))

''ابوسخیلہ کہتے ہیں کہ میں اور سلمان حج پر گئے۔ جب مقام ربذہ پر پہنچے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ

عنہ کے پاس گئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ہم سے کہا: میرے بعد ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا اور اس کے علاوہ کوئی اور چارہ ہی نہیں، اس وقت آپ اللہ کی کتاب اور مرد بزرگ علی بن ابی طالب کے مدافع اور محافظ رہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ علی پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور پہلے فرد ہیں جس نے میری نبوت کا اقرار کیا اور پہلے فرد ہیں جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ وہ اس امت کے سب سے زیادہ سچے ہیں اور اس امت کے فاروق ہیں جو حق اور باطل کو جدا کریں گے اور وہ مومنین کے سرور ہیں اور منافقین کے سرور مال اور دولت ہیں۔"

حدیث نمبر 4:

((قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ستكون من بعدى فتنة فاذا كان ذلك فالزموا علي بن ابي طالب، فانه الفاروق بين الحق و الباطل))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا اس وقت علی بن ابی طالب کا ساتھ نہ چھوڑنا چونکہ وہ حق اور باطل کے درمیان جدائی ڈالیں گے۔"

حدیث نمبر 5:

((عن ابي ذر و سلمان رضي الله عنهما (قالا) :اخذ رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم بيد علي بن ابي طالب رضي الله عنه فقال :اول من آمن بي واول من يصافحني يوم القيامة وهو الصديق الاكبر و فاروق هذه الامة ويعسوب المومنين))

"حضرت ابوذر اور سلمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ وہ پہلے شخص ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور پہلے شخص ہیں جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ یہ اس امت کے صدیق اکبر اور فاروق ہیں اور مومنین کے سرور ہیں۔"

حدیث نمبر 6:

((بالاسناد ، انه سمع اباذر يقول :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي رضي الله عنه :انت اول من آمن بي وانت اول من يصافحني يوم القيامة، وانت الصديق الاكبر وانت الفاروق الاعظم تفرق بين الحق والباطل، وانت يعسوب المومنين والمال يعسوب الكافرين))

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے ہیں اور آپ پہلے فرد ہوں گے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ

کریں گے۔آپ صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں کہ حق اور باطل کو جدا کریں گے۔آپ مومنین کے سرور ہیں لیکن کافروں کا سردار مال اور دولت ہے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 73:

علی مع الحق والحق مع علی:

علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ

تجہیز و تکفین پیغمبر:

((عن ابی عباس عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال: علی مع الحق والحق معه، وهو الامام والخلیفة من بعدی، من تمسك به فاز ونجا، ومن تخلف عنه ضل وغوی، یلبی غسلی وتکفینی ویقضی دینی و ابو سبطی الحسن والحسین))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ہمیشہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہوگا۔جو بھی ان سے تمسک کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور رہائی پالے گا۔وہ میرے غسل اور کفن کو انجام دے گے اور میرے قرض کو ادا کریں گے۔وہ میرے دونواسوں حسن اور حسین کے باپ ہیں۔"

سچائی اور جناب علی کا قیامت کے دن حوض کوثر پر حاضر ہونا:

((عن ابی ذر عن ام سلمة قالت: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول: ان علیا مع الحق والحق معه، لن یزولا حتی یردا علی الحوض))

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے۔یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔"

باغیوں سے جہاد کرنے والے:

((عن عمار بن یاسر رضی الله عنه: ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: قال لعلی: یا علی! ستقاتلك الفئة الباغیة، وانت علی الحق، ومن لم ینصرك یومئذ فلیس منی))

"حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے

علی! جلد ہی باغیوں کا گروہ آپ کے ساتھ جنگ کرے گا، لیکن آپ حق پر ہیں۔ جو کوئی بھی اس دن آپ کی مدد نہیں کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔"

علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے:

((عن رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :علي مع الحق و الحق معه، لا يفترقان حتى يردا على الحوض))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔"

(سنن نسائی)

((وقال النبي صلى الله عليه و آله و سلم: الحق مع علي اينما مال))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی جدھر بھی جائیں حق ان کے ساتھ ہے۔"

علی جہاں ہیں سچائی وہیں ہے:

((قال النبي صلى الله عليه و آله و سلم :علي مع الحق، و الحق مع علي حيث كان))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ہے جس جگہ پر بھی ہوں۔"

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :الحق مع علي بن ابي طالب حيث دار))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی جہاں کہیں بھی جائیں حق ان کے ساتھ ہوگا۔"

((عن ام سلمة قالت :سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم يقول :ان الحق مع علي ، و علياً مع الحق لن يزولا حتى يردا على الحوض))

"سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملیں گے۔"

((مسند ابي يعلى عبد الرحمن بن ابي سعيد الخدري عن ابيه قال :مر علي بن ابي طالب رضي الله عنه فقال النبي صلى الله عليه و سلم :الحق مع ذا، الحق مع ذا))۔

"ابو یعلی عبد الرحمٰن بن ابی سعدی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق ان کے ساتھ ہے، حق ان کے ساتھ ہے۔"

جناب علی کے لیے دعا:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :رحم الله عليا، اللهم ادر الحق معه حيث دار))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو علی پر، وہ جس جگہ پر بھی ہوں اے اللہ! حق کو ان کے ساتھ قرار دے۔''

سیدہ ام سلمہ کا گریہ:

((عن ابى ثابت مولى ابى ذر قال: دخلت على ام سلمة، فرايتها تبكى وتذكر عليا وقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم يقول :على مع الحق و الحق مع على ولن تفترقا حتى يردا على الحوض يوم القيامة))

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا غلام ابو ثابت کہتا ہے کہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قریب سے گزرا۔ میں نے دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرما رہی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں کہ قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملیں گے۔''

علی کی زبان اور دل میں حقانیت ہے:

((عن على رضى الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :يا على ان الحق معك و الحق على لسانك و فى قلبك و بين عينيك))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! حق آپ کے ساتھ اور آپ کی زبان پر اور قلب اور دو آنکھوں کے درمیان ہے۔''

ہمیشہ حق کا ساتھی:

((فى حديث عن النبى صلى الله عليه و آله و سلم انه قال: الحق لن يزال مع على، وعلى مع الحق لن يختلفا ولن يفترقا))

''ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق ہمیشہ علی کے ساتھ ہے اور علی بھی حق کے ساتھ ہے۔ ان دونوں کا آپس میں اختلاف بھی نہیں ہے اور کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے۔''

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :الحق مع على، وعلى مع الحق يدور معه حيث مادار))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق علی کے ساتھ اور علی حق کے ساتھ ہے۔ جدھر بھی حق جائے گا علی

بھی اس کے ساتھ ساتھ ہوں گے۔"

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: علي مع الحق والحق مع علي رضي الله عنه))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ہے۔"

((بالاسناد۔ ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال لعلي: انت مع الحق والحق معك حيثما دار))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ حق کے ساتھ اور حق جدھر بھی جائے آپ کے ساتھ ہوگا۔"

((قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: (يعلي) انت مع الحق والحق معك))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ حق کے ساتھ ہیں اور حق بھی آپ کے ساتھ۔"

((في حديث عن ابي ذر اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: علي مع الحق، والحق معه وعلى لسانه، والحق يدور حيثما دار علي))

"ایک حدیث میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی حق کے ساتھ اور حق ان کی زبان پر اور ان کے ساتھ ہے اور جہاں کہیں بھی علی جاتے ہیں حق بھی ان کے ساتھ جاتا ہے۔"

((وعن سلمان وابي ذر والمقداد عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: ان عليا مع الحق والحق مع علي كيفما داربه، فانه اول من آمن بي واول من يصافحني يوم القيامة، وهو الصديق الاكبر و الفاروق الاعظم، يفرق بين الحق والباطل))

"حضرت سلمان، حضرت ابوذر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی حق کے ساتھ ہیں اور حق بھی ہر وقت ان کے ساتھ ہے، چونکہ علی پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور پہلے فرد ہوں گے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ وہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں جو حق اور باطل کے درمیان جدائی ڈالیں گے۔"

((عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم: علي مع الحق والحق مع علي والحق يدور حيثما دار علي))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ہے، جہاں کہیں بھی علی جاتے ہیں حق بھی ان کے ساتھ گھومتا ہے۔"

فصل نمبر 74:

علی مع القرآن والقرآن مع علی:

قرآن علی کے ساتھ ہے اور علی قرآن کے ساتھ

علی حق وقرآن کے ساتھ ہیں:

((فی حدیث ام سلمة قالت :والذی نفسی بیده لقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول :علی مع الحق والقرآن، والحق والقرآن مع علی ولن یفترقا، حتی یردا علی الحوض))

''ایک حدیث میں نقل ہوا ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی قرآن اور حق کے ساتھ ہیں اور حق اور قرآن علی کے ساتھ ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملیں گے۔''

علی قرآن اور قرآن علی کے ساتھ ہے:

((بالاسناد، عن ثابت مولی آل ابی ذر عن ام سلمة قالت: سمعت النبی صلی الله علیه وآله وسلم یقول :علی بن ابی طالب مع القرآن، والقرآن معه له یفترقان حتی یردا علی الحوض))

''حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے خاندان کے غلام ثابت نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملاقات کریں گے۔''

((قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :علی مع القرآن والقرآن مع علی))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن بھی ان کے ساتھ ہے۔''

دو جانشین:

((قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :انی تارك فیکم خلیفتین، کتاب الله وعلی بن ابی طالب))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آپ کے درمیان دو جانشین چھوڑے جا رہا ہوں اللہ کی کتاب اور علی۔''

((عن زيد بن ثابت قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :انى تارك فيكم خليفتين :كتاب الله و على بن ابى طالب))

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آپ کے درمیان دو جانشین چھوڑے جا رہا ہوں: ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسرے علی بن ابی طالب ہیں۔''

☆☆☆

فصل نمبر 75:

نزول الماء من السماء لعلی:

حضرت علی کے لیے آسمان سے پانی نازل ہونا

((روى الخوارزمى با سناده الى انس بن مالك قال:قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :لابى بكر و عمر:امضيا الى على۔رضى الله عنه۔ حتى يحدثكما بما كان منه فى ليلته، وانا على اثر كما، قال انس:فمضيا و مضيت معهما، فاستاذن ابو بكر و عمر على على۔رضى الله عنه۔ فخرج اليهما فقال:يا ابا بكر !احدث شىء ؟ قال :(لا) وما حدث الا خير ۔ قال :(قال) لى رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم۔ ولعمر :امضيا الى على حتى يحدث كما بما كان منه فى ليلته۔ وجاء النبى صلى الله عليه وآله وسلم فقال :يا على احد ثكما ما كان منك فى ليلتك۔ فقال:استحيى، يا رسول الله، فقال:حدثهما، فان الله لا يستحيى من الحق، فقال على :اردت الماء للطهارة واصبحت وخفت ان تفوتنى الصلاة، فوجهت الحسن فى طريق والحسين فى طريق فى طلب الماء فابطيا على فاحزننى ذلك، فرايت السقف قدانشق ونزل على منه سطل مغطى بمنديل۔ فلما صار فى الارض نحيت المنديل عنه واذا فيه ماء فتطهرت للصلاة واغتسلت وصليت، ثم ارتفع السطل والمنديل والتام السقف))

''خوارزمی اپنی سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے فرمایا: علی کے پاس جاؤ تا کہ کل رات جوان کے ساتھ واقعہ پیش آیا تمہارے لئے بیان کریں، میں بھی تمہارے پیچھے آ رہا ہوں۔ حضرت ابوبکر

وعمر رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے اور میں (انس بن مالک) بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا۔ جس وقت علی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے ان سے داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آیا کوئی واقعہ پیش آیا ہے۔؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں خیر اور خیریت کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور عمر سے فرمایا: علی کے پاس جاؤ تاکہ کل رات جو واقعہ ان ساتھ پیش آیا تمہارے لئے بیان کریں۔ اسی دوران رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے اور علی سے فرمایا: جو واقعہ کل آپ کے ساتھ پیش آیا ان کیلئے بیان کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیان کرنے سے مجھے شرم محسوس ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کیلئے بیان کرو کیونکہ اللہ بھی حق کو بیان کرنے سے شرم و عار نہیں کرتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں صبح سویرے اٹھ کر طہارت کیلئے گیا تو پانی موجود نہیں تھا۔ میں خوفزدہ ہوگیا کہ نماز قضا نہ ہو جائے، اس لیے حسن اور حسین کو علیحدہ پانی لانے کیلئے بھیجا۔ انہوں نے دیر کی، غم اور خوف نے میرے پورے بدن کو لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ کمرے کی چھت میں سوراخ ہوا اور پانی کی بالٹی جو تولیہ میں لپٹی ہوئی تھی میرے لئے اتری۔ جب بالٹی زمین پر پہنچی تو میں نے تولیہ ہٹایا دیکھا کہ بالٹی میں پانی ہے۔ میں نے اپنے جسم کو دھویا، غسل کیا اور نماز ادا کی۔ اس کے بعد بالٹی اور تولیہ آسمان کی طرف واپس ہوئے اور کمرے کی چھت آپس میں مل گئی۔"

☆☆☆

فصل نمبر 76:

علي كفو لفاطمة:

حضرت علی ہی سیدہ فاطمہ کے کفو تھے

جناب صدیق اکبر و عمر کا جناب علی کو مشورہ:

((عن الضحاك بن مزاحم قال: سمعت علي بن ابي طالب رضي الله عنه يقول: اتاني ابو بكر و عمر فقالا: لو اتيت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فذكرت له فاطمة: قال فاتيته فلما رآني رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم ضحك ثم قال: ما جاء بك يا ابا الحسن وما حاجتك؟ قال: فذكرت له قرابتي وقدمي في الاسلام و نصرتي له وجهادي، فقال يا علي! صدقت فانت افضل مما تذكر فقلت: يا رسول الله! فاطمة تزوجنيها؟ فقال: يا علي انه قد ذكرها قبلك رجال فذكرت ذلك لها فرايت الكراهة

في وجهها، ولكن على رسلك حتى اخرج اليك، فدخل عليها فقامت اليه فاخذت رداء ه ونزعت نعليه واتته بالوضوء، فوضاته بيدها وغسلت رجليه ثم قعدت فقال لها :يا فاطمة !فقالت :لبيك حاجتك يا رسول الله؟ قال :ان علي بن ابي طالب من قد عرفت قرابته وفضله واسلامه، واني قد سالت ربي ان يزوجك خير خلقه واحبهم اليه، قد ذكرت من امرك شيئا فماترين؟ فسكتت ولم تول وجهها ولم يرفيه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كراهته فقام وهو يقول :الله اكبر !سكوتها اقرارها، فاتاه جبرئيل فقال :يا محمد اتزوجها علي بن ابي طالب، فان الله قد رضيها له ورضيه لها۔ قال علي رضي الله عنه :فزوجني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :ثم اتاني فاخذ بيدي فقال :قم بسم الله وقل:على بركة الله وماشاء الله لا قوة الا بالله توكلت على الله ثم جاء ني حين اقعدني عندها ثم قال:اللهم انهما احب خلقك الي فاحبهما وبارك في ذريتهما واجعل عليهما منك حافظ، واني اعيذهما وذريتهما بك من الشيطان الرحيم))

''جناب ضحاک بن مزاحم کہتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت ابوبکر اور عمر میرے پاس آئے اور کہا: اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں تو بہتر ہوگا ان سے فاطمہ کی شادی کے بارے میں بات چیت کرنا۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے فرمایا: اے علی! کس لئے آئے ہو اور کیا کہنا چاہتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر اپنے خاندان کے بارے میں اسلام قبول کرنے اور پیغمبر کی مدد کرنے اور جہاد میں دوسرے لوگوں سے سبقت لینے جیسے امور پر ان سے گفتگو ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! سچ کہہ رہے ہو۔ آپ جو کچھ بھی یہاں کہہ رہے ہیں برتر ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آیا فاطمہ کی شادی میرے ساتھ کریں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! آپ سے پہلے کچھ لوگ خواستگاری اور رشتے کیلئے آئے ہیں اس بارے میں فاطمہ سے بات کی لیکن ان کے چہرے پر میں نے ناگواری کے آثار دیکھے، کچھ دیر انتظار کریں، میں واپس آرہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ کے پاس آئے، سیدہ فاطمہ ان کے احترام میں کھڑی ہوگئیں، ان سے عبا لی اور ان کے جوتے اتارے اور ان کے لئے پانی حاضر کیا اور خود اپنے ہاتھ سے ان کے پاؤں دھوئے اور بیٹھ گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! سیدہ فاطمہ نے عرض کیا: لبیک یارسول اللہ! آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب وہ ہیں کہ جن کے خاندان اور فضیلت اور اسلام کو تم جانتی ہو، میں نے پروردگار سے التجا کی ہے

کہ اپنی مخلوق میں سے بہترین فرد کو تمہاری ہمسری کیلئے انتخاب کرے۔علی نے تم سے شادی کرنے کی تجویز پیش کی ہے،تمہارا کیا خیال ہے؟سیدہ فاطمہ خاموش ہوگئیں اور رخ پھیر لیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر شرم کے آثار دیکھے تو کھڑے ہوکر فرمایا: اللہ اکبر!اس کی خاموشی رضامندی کی علامت ہے۔اسی دوران جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یا محمد!اس کی شادی علی کے ساتھ کر دو،کیونکہ اللہ تعالیٰ اس پر خوش ہے کہ فاطمہ علی کیلئے ہو اور علی فاطمہ کے لئے۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا عقد فاطمہ کے ساتھ کر دیا۔میرے قریب آئے اور میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: بسم اللہ کھڑے ہو جاؤ اور کہو: ((علی برکة الله وماشاء الله لا قوة الا بالله توکلت علی الله)) اس کے بعد مجھے سیدہ کے قریب بٹھایا اور عرض کیا: اے اللہ! یہ تیری مخلوق کے دو فرد میرے نزدیک محبوب ترین ہیں تو ان دونوں کو دوست رکھ اور ان کی نسل میں برکت عطا فرما اور ان کو اپنی حفاظت میں رکھ۔میں ان دونوں اور ان کی نسل کو شیطان رجیم کے شر سے تیری پناہ میں قرار دے رہا ہوں۔"

سیدہ فاطمہ کا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر کیا:

((اخبرنی ابی عن جدی عن ابیه قال: کنا مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم جلوساً بباب داره واذا بفاطمة قد اقبلت وهی حاملة الحسن وهو تبکی بکاءً شدیدًا فاستقبلها رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وقال: مایبکیك لا ابکی الله عینك؟ ثم تناول الحسن من یدها فقالت: یا ابة ان نساء قریش عیرننی وقلن زوجك ابوك من فقیر لا مال له،فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم: ما زوجتك اناولکن الله تعالیٰ زوجك من السماء وشهد بذلك جبرئیل و میکائیل و اسرافیل،اعلمی یا فاطمة ان الله تعالیٰ اطلع الی الارض اطلاعةً فاختار منها اباك فبعثه نبیاً ثم اطلع ثانیة فاختار منها من الخلائق علیاً بعلك، ثم زوجك به من فوق السماوات السبع وامرنی ان ازوجك به واتخذه وزیرًا، فعلی اشجع الناس قلباً واعلم الناس علماً واحکم الناس حکماً و اقدم الناس ایماناً واسمحهم کفاواً حسنهم خلقاً))

"راوی کہتا ہے کہ میرے باپ نے اپنے والد سے اس نے اپنے اجداد سے خبر دی ہے کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک سیدہ فاطمہ کا وہاں سے گزر ہوا۔اس وقت انہوں نے حضرت حسن کو اٹھایا ہوا تھا اور وہ شدید رو رہے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا استقبال کیا اور فرمایا: اللہ آپ کو نہ رلائے، کیوں رو رہی ہو؟ اس کے بعد جناب حسن کو ان سے لیا۔سیدہ فاطمہ نے عرض کیا: بابا جان! قریش کی عورتیں مجھے ملامت کرتی ہیں اور

کہتی ہیں: تمہارے باپ نے تمہاری شادی ایک ایسے شخص سے کی ہے جو فقیر اور محتاج ہے، اس کے پاس کوئی دولت وغیرہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارا عقد اس کے ساتھ نہیں کیا ہے بلکہ اللہ نے آسمان پر اس کو تمہارا شوہر منتخب کیا ہے اور اس کے گواہ جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل ہیں۔ اے فاطمہ! جان لو کہ اللہ نے اس زمین پر ایک خاص لطف کیا ہے اور تمہارے والد کا اس زمین پر انتخاب کیا اور اسے پیغمبر مبعوث کیا، اس کے بعد ایک اور عنایت فرمائی، لوگوں میں سے علی کو جو کہ تمہارے شوہر ہیں (ولایت کے لیے) انتخاب کیا۔ اس کے بعد سات آسمانوں کی بلندی پر تمہیں ان کیلئے شریک حیات انتخاب کیا اور مجھے حکم دیا کہ تمہاری شادی اس سے کر دوں اور ان کو اپنا وزیر بناؤں۔ علی لوگوں میں سے شجاع ترین، عقل مند اور سمجھ دار ہیں اور سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔ وہ سب سے زیادہ مہربان اور با اخلاص ہیں۔"

سیدنا علی ہی سیدہ فاطمہ کے کفو تھے:

((بالاسناد، عن یونس بن طبیان، عن ابی عبد الله رضی الله عنه قال :سمعته یقول : لولا ان الله تبارك و تعالیٰ خلق امیر المومنین رضی الله عنه لفاطمة، ما كان له كفو علی ظهر الارض من آدم ومن دونه))

"یونس بن ظبیان کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سنا کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فاطمہ کیلئے خلق نہ کرتا تو حضرت آدم سے لے کر دوسرے لوگوں تک زمین پر سیدہ فاطمہ کیلئے کوئی شوہر اور کفو پیدا نہ ہوتا۔"

نکاح طوبیٰ کے درخت کے کنارے:

((وروی بسنده عن جابر بن عبد الله قال:لما زوج النبی صلی الله علیه و آله وسلم علیا من فاطمة اتت قریش فقالوا:یا رسول الله ازوجت فاطمة علیاً بمهر خسیس ؟ فقال النبی صلی الله علیه و آله وسلم :مازوجت فاطمة من علی ولكن الله زوجها عند شجرة طوبی و حضر تزویجها الملائكة وامر اله شجرة طوبی لتنشرین ما علیك من الثمار۔ فنثرت الدر والیا قوت والزبرجدالا خضر))

"حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کی تو قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: فاطمہ کی شادی تھوڑا سا مہر لے کر علی سے کر دی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے فاطمہ کی شادی علی سے نہیں کی بلکہ اللہ نے طوبیٰ کے درخت کے کنارے علی سے ان کا عقد کیا اور ملائکہ بھی رسم ازدواج میں شریک تھے۔ اللہ نے طوبیٰ کے درخت کو حکم دیا کہ وہ پھل اور میوے نچھاور کرے۔ طوبیٰ

کے درخت نے دراور یاقوت اور زبرجد نچھاور کیے۔''

بیٹی کے شوہر:

((عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معاشر الناس :ان علیاً منی وولدہ ولدی۔ وھو زوج حبیبتی امرۃ امری ونھیہ نھیی))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! علی اور ان کے فرزند مجھ سے ہیں، علی میری پیاری بیٹی کے شوہر ہیں۔ان کا فرمان میرا فرمان اور ان کا انکار میرا انکار ہے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 77:

ذکر ماخص بہ علی دون الاولین والاخرین من فاطمہ بنت رسول اللہ :

سیدہ فاطمہ کے حوالے سے حضرت علی کی اولین وآخرین میں خصوصیت

حضرت علی کا نکاح:

((اخبرنا حسین بن حریث' قال:اخبرنا الفضل بن موسیٰ' عن الحسین بن واقد' عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ' قال: خطب ابوبکر وعمرفاطمۃ' فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا صغیرۃ' فخطب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فزوجھامنہ))

(السنن الکبری للنسائی ج5 ص153 رقم 5310 وج7 ص452 رقم 8454 'وطبع آخر ج5 ص143 رقم 5808 'السنن الصغری للنسائی ج6 ص62 رقم 3221 'فضائل الصحابۃ ج2 ص61 رقم 1051' صحیح ابن حبان ج9 ص51 رقم 6909' المستدرک للحاکم ج2 ص167 رقم 2753 'الریاض النضرۃ ج3 ص124)

''حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ چھوٹی ہے۔پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی تو آپ نے ان کے ساتھ اُن کا نکاح کر دیا۔''

((اخبرنا اسماعیل بن مسعود قال:حدثنا حاتم بن وردان' قال:حدثنا ایوب السختیانی عن ابی یزید المذنی عن اسماء بنت عمیس' قالت: کنت فی زفاف فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحنا جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضرب الباب' ففتحت لہ ام ایمن الباب' فقال: یاام ایمن ادعی لی اخی' قالت: ھو اخوك وتنکحہ؟ قال: نعم یاام ایمن' وسمعن النساء صوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتحین' قالت:

واختبات انافی ناحیة' قالت: فجاء علی فدعاله رسول الله صلی الله علیه وسلم ونضح علیه من الماء' ثم قال: ادعوالی فاطمة' فجاء ت خرقة من الحیاء' فقال لها: قدیعنی انکحتك احب اهل بیتی الی' ودعالها' ونضح علیها من الماء' فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فرأی سوادا' فقال: من هذا؟ قلت: اسماء' قال: ابنة عمیس؟ قلت: نعم' قال: کنت فی زفاف فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم تکرمینه؟ (تکرمینها) قلت: نعم' قالت: قد عالی خالفه سعید بن ابی عروبة' فرواه عن ایوب' عن عکرمة عن ابن عباس))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص452 رقم 8455 وطبع آخر ج 5 ص 143 رقم 8509' فضائل الصحابة ج 2 ص 954 رقم 1342' المستدرک للحاکم ج 3 ص 158 رقم 4806' المعجم الکبیر ج 24 ص 36' تاریخ دمشق ج 42 ص 133' مختصر تاریخ دمشق ج 17 ص 341)

''حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زفاف (رخصتی کی سنت) میں شریک تھی۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دروازے پر دستک دی۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دروازہ کھولا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام ایمن! ہمارے بھائی کو بلاؤ۔ انہوں نے عرض کیا: وہ آپ کے بھائی ہیں اور آپ ان کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر رہے ہیں؟ فرمایا: ہاں اُم ایمن' اور دوسری خواتین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی تو وہ ایک طرف ہوگئیں۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں بھی ایک کونہ میں ہوگئی۔ فرماتی ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعائے خیر فرمائی اور ان پر پانی کے چھینٹے مارے۔ پھر فرمایا: فاطمہ کو بلاؤ! تو وہ شرماتی ہوئی آئیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: میں نے آپ کا نکاح اپنے اہل بیت کی محبوب ترین شخصیت سے کیا ہے اور سیدہ کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور اُن پر پانی چھڑکا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو ایک سیاہ عورت کو دیکھا، فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: اسماء ہوں۔ فرمایا: بنت عمیس؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا کیا تم فاطمہ بنت رسول کی رخصتی میں شریک ہوئی ہوتا کہ ان کی تعظیم بجالاؤ؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرماتی ہیں: اس پر آپ نے میرے حق میں دعائے خیر فرمائی۔''

((اخبرنا زکریا بن یحییٰ' قال: حدثنا محمدبن ابراهیم بن صدران' قال: حدثنا سهیل بن خلاد العبدی' قال: حدثنا محمد ابن سواء عن سعید بن ابی عروبة' عن ایوب السختیانی عن عکرمة' عن ابن عباس' قال: لمازوج رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة رضی الله عنها' من علی رضی الله تعالیٰ عنه 'کان فیمااهدی معها سریر

مشروط، ووسادة من (ادم) اديم حوهاليف، وقربة، وقال: وجاء (وجاء وا) ببطحاء (من) الرمل، فبسطوه في البيت، وقال لعلي رضي الله تعالىٰ عنه ' اذااتيت بهافلا تقربها حتى اتيك، فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فدق الباب، فخرجت، اليه ام ايمن، فقال: اعلم (ثم) اخيى؟ قالت: (فقالت) وكيف يكون اخاك وقدزوجته ابنتك؟ قال: انه اخى، ثم اقبل (على الباب ورأى سوادا، فقال: من هذا؟ قالت: اسماء بنت عميس، فاقبل، عليها، فقال لها: جئت تكرمين ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ (فدعالها، وقال لهاخيرا، قال: ثم دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال؛) وكان اليهود يوجدون الرجل (يوخذون الرجل عن) من امرأته اذادخل بها، قال: فدعارسول الله صلى الله عليه وسلم ببدر (بتور) من ماء فتفل فيه وعوذ فيه، ثم دعا عليا صلى الله عليه وسلم، فرش من ذلك الماء على وجهه وصدره، وذراعيه، ثم دعا فاطمة فاقبلت تعثرفي ثوبها حياء من رسول الله صلى الله عليه وسلم ففعل بها مثل ذلك، ثم قال لها مثل ذلك، ثم قال لها: يا ابنتي، والله ماردت ان ازوجك الاخيراهلى ' ثم قام وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 453 رقم 8456 وطبع آخرج 5 ص 144 رقم 5810، الطبقات الکبری لابن سعد ج 8 ص 254، مصنف عبدالرزاق ج 5 ص 337 رقم (2732) 9844، فضائل الصحابۃ ج 2 ص 702 رقم 958)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شادی کی تو جو چیزیں سیدہ کو ہدیہ کیں ان میں ایک بنی ہوئی چارپائی، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور پانی کا ایک مشکیزہ تھا۔ ابن عباس نے فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطحاء کی ریت لاکر گھر میں بچھادی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: جب تم اپنی اہلیہ کے پاس آؤ تو میرے آنے تک ان کے قریب نہ ہونا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر دروازہ پر دستک دی تو ام ایمن نے دروازہ کھولا۔ آپ نے انہیں فرمایا: میرا بھائی یہیں ہے؟ ام ایمن نے عرض کیا: وہ آپ کے بھائی کیسے ہوئے حالانکہ آپ نے اپنی بیٹی ان کے عقد میں دی ہے؟ فرمایا: وہ میرا بھائی ہے۔ پھر آپ نے حضرت ام ایمن کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: تم رسول اللہ کی تعظیم کے لیے آئی ہو؟ پھر آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی اور ان کے لئے بہترین کلمات ارشاد فرمائے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: اور یہودی لوگ شوہر کو اس کی بیوی سے موخر رکھتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک کٹورا منگوایا، اُس میں دم فرمایا اور اُس

میں استعاذہ کے الفاظ دم کیے' پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر ان کے چہرے' سینے اور بازوؤں میں لڑکھڑاتے ہوئے آئیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بھی وہی کیا اور وہی فرمایا: پھر فرمایا: بیٹی! میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے آپ کا نکاح اپنے اہل بیت کے بہترین شخص سے کیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے گئے۔"

(اخبرني عمران بن بكار بن راشد' قال: حدثنا احمد بن خالد' قال: حدثنا محمد عن عبدالله بن ابي نجيح' عن ابيه عن معاوية: ذكر علي بن ابي طالب رضي الله تعالىٰ عنه' فقال سعد بن ابي وقاص: والله لان يكون لي واحدة من خلال ثلاث احب الي من ان يكون لي ماطلعت عليه الشمس: ان يكون قال لي ماقال له حين رده من تبوك: اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى' الا انه لانبي بعدي' احب الي من اين يكون لي ماطلعت عليه الشمس' ولان يكون قال لي ماقال (له) (في) يوم خيبر: لاعطين الراية رجلاً يحب الله ورسوله' يفتح الله على يديه' ليس بفرار' احب الي من ان يكون لي ماطلعت عليه الشمس' ولان يكون لي ابنته ولي منها من الولد ماله: احب الي من ان يكون لي ماطلعت عليه الشمس))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 454 رقم 8458 وطبع آخر ج 5 ص 144 رقم 8511' مختصر تاریخ دمشق ج 17 ص 335 البدایۃ والنھایۃ ج 5 ص 453 وطبع جدید ج 7 ص 565)

"حضرت عبداللہ بن نجیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے حضرت علی المرتضیٰ کا ذکر کیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر مجھے حضرت علی کی تین خوبیوں میں سے کوئی ایک خوبی حاصل ہوتی تو وہ مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

1: اگر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہوتا جو انہیں غزوہ تبوک پر نہ لیجانے کے وقت فرمایا تھا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا' تو وہ مجھے ان تمام اشیاء سے زیادہ محبوب ہوتا جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔

2: اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں وہ ارشاد فرمایا ہوتا جو ان کے لیے خیبر کے دن فرمایا تھا: میں عنقریب ایسے شخص کو پرچم عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں فتح عنایت فرمائے گا' وہ بھاگنے والا نہیں ہے' تو وہ مجھے اُن تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتا جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔

3: اگر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سسرالی رشتہ حاصل ہوتا اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی عطا ہوئی ہوتی اور اس سے میری اولاد ہوتی تو یہ چیز مجھے اُن تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔''

جنتی خواتین کی سردار:

((اخبرنا محمد بن بشار' اخبرنا عبدالوهاب' اخبرنا محمد بن عمرو' عن ابی سلمة' عن عائشة' قالت: مرض رسول الله صلی الله علیه وسلم فجاء ت فاطمة رضی الله عنها' فبکت (فاکبت) علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسارها فبکت ' ثم أکبت (علیه) فسارها فضحکت فلما توفی النبی صلی الله علیه وسلم سالتها فقالت: لما اکببت علیه' اخبرنی انه میت من وجعه ذلك' فبکیت' ثم اکببت علیه فاخبرنی: انی اسرع اهل بیته (بیتی) به ذلك فبکیت ثم اکببت علیه' فاخبرنی: انی أسرع اهل بیته (بیتی) به لحوقا وانی سیدة نساء اهل الجنة الامریم بنت عمران' فرفعت رأسی فضحکت))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص392 رقم 8308 وص454 رقم 8459 وطبع آخر ج 5 ص 95 رقم 8366 وص 145 رقم 8512' مصنف ابن ابی شیبۃ ج6 ص391 رقم 32260' صحیح ابن حبان ج9 ص52 رقم 6013)

''ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے سرگوشی فرمائی تو وہ رو پڑیں' پھر جھکیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ) سرگوشی فرمائی تو ہنس پڑیں۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو میں نے اُن سے (ہنسنے اور رونے کے متعلق) سوال کیا تو انہوں نے کہا: جب پہلی مرتبہ آپ پر جھکی تو آپ نے مجھے بتایا تھا کہ آپ اسی بیماری میں وصال فرمائیں گے تو میں رو پڑی تھی' پھر میں دوبارہ آپ پر جھکی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ میں آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے آپ کے پاس پہنچوں گی اور یہ کہ میں جنتی خواتین کی سردار ہوں ماسوا مریم بنت عمران کے تو میں اپنا سر اٹھا کر ہنس پڑی تھی۔''

((اخبرنا هلال بن بشر قال: حدثنا محمد بن خالد' قال: قال (حدثنا) لی موسیٰ بن یعقوب ' (قال) حدثنی هاشم بن هاشم' عن عبد الله بن وهب: ان ام سلمة اخبرته بان رسول الله صلی الله علیه وسلم دعا فاطمة رضی الله عنها فناجاها فبکت' ثم حدثها فضحکت' قالت ام سلمة: فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم سالتها عن بکائها وضحکها فقالت: اخبرنی (رسول الله صلی الله علیه وسلم انه یموت' ثم اخبرنی

رسول الله صلى الله عليه وسلم) انى سيدة نساء اهل الجنة بعد مريم ابنة عمران فضحكت))

(السنن الکبری للنسائی ج 7ص 455رقم 8460وطبع آخر ج 5ص 145 رقم 8513' سنن الترمذی ص 874رقم 3873وص 877رقم 3893مناقب علی والحسنین للمفواد ص 194)

''حضرت عبداللہ بن وھب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ رو پڑیں' پھر دوبارہ ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میں نے ان سے رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی کہ عنقریب آپ وصال فرمانے والے ہیں' پھر دوسری مرتبہ آپ نے مجھے اطلاع دی کہ میں مریم بنت عمران کے بعد تمام جنتی عورتوں کی سردارہ ہوں تو میں ہنس پڑی۔''

((اخبرنا اسحق بن ابراهيم بن مخلد بن راهوية' قال: اخبرنا جرير عن يزيد بن ابى زياد' عن عبدالرحمن بن ابى نعم عن ابى سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحسن والحسين سيد اشباب اهل الجنة' وفاطمة سيدة نساء اهل الجنة' الا ماكان من مريم بنت عمران))

(السنن الکبری للنسائی ج 7ص 455رقم 8461وطبع آخر ج 5ص 145 رقم 8514' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6ص 381رقم 32167' مسند احمد ج 3ص 3رقم 11102وص 62رقم 11616وص 64رقم 11641وص 80رقم 11778)

''حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ جنتی عورتوں کی سردارہ ہے' ماسوا اس کے جو مریم بنت عمران سے تھا۔''

((اخبرنا محمد بن منصور الطوسى' قال حدثنا ابواحمد الزبيرى محمد بن عبدالله قال: اخبرنى ابوجعفر (واسمه) محمد بن مروان قال: حدثنى ابوحازم' عن ابى هريرة قال: ابطاعلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوماً صبوة النهار' فلما كان العشى قال له قائلنا: يارسول الله قد شق علينا' لم نرك اليوم؟ قال: ان ملكاً من السماء لم يكن زرانى' فاستاذن الله فى زيادتى' فاخبرنى وبشرنى ان فاطمة بنتى سيدة نساء امتى وان حسناً وحسيناً سيد اشباب اهل الجنة))

(سنن الکبری للنسائی ج 7ص 755رقم 8462وطبع آخر ج 5ص 146رقم 8515۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ہاں جلوہ افروز ہونے میں تاخیر فرمائی۔ پس جب شام کا وقت ہوا تو ہم میں سے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم پر یہ بات بہت گراں گزری کہ آج ہم آپ کی زیارت سے محروم رہے۔ فرمایا: آسمان کے ایک فرشتہ نے ہماری زیارت نہیں کی تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے ہماری زیارت کے لیے اجازت مانگی۔ پھر اس نے مجھے خبر دی اور خوشخبری سنائی کہ میری بیٹی فاطمہ میری امت کی خواتین کی سیدہ ہیں اور حسن اور حسین نوجوانان اہل جنت کے سید ہیں۔''

((اخبرنا احمد بن سليمان' قال: اخبرنا ابونعيم الفضل بن دكين' قال: اخبرنا زكريا' عن فراس' عن الشعبي' عن مسروق' عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها' قال: اقبلت فاطمة رضي الله تعالىٰ عنها' تمشي كان مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرحبا يابنتي' ثم اجلسها عن يمينه (اوعن شماله) ثم اسراليها حديثا' فبكت' (فقلت لها: استخصك رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديثه' وتبكين؟) ثم انه اسراليها حديثاً' فضحكت' فقلت لها: مارأيت مثل اليوم فرحاً اقرب من حزن؟ وسالتها عما قال' فقالت: ماكنت لافشيي سررسول الله صلى الله عليه وسلم' حتى اذاقبض سالتها' فقالت: انه اسرالي' فقال ان جبريل كان يعارضني بالقرآن في كل سنة مرة' وانه عارضي به العام مرتين' وما اراني الا قد حضراجلي' وانك اول اهل بيتي لحوقاً (بي) ونعم السلف انالك' قالت: فبكيت لذلك: ثم قال: اماترضين ان تكوني سيدة نساء هذه الامة' اونساء المؤمنين' قالت: فضحكت))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 6 ص 380 رقم 7041 وج 7 ص 456 رقم 8463 وطبع آخر ج 4 ص 251 رقم 7087 وج 5 ص 146 رقم 8516' بخاری رقم 6285' 3624' صحیح مسلم رقم المسلسل 6313' 6314' مسند احمد ج 6 ص 282 رقم 26945' دلائل النبوۃ للبیہقی ج 6 ص 364)

''ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں' وہ ایسا چلتی تھیں گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی کو خوش آمدید! پھر آپ نے ان کو دائیں یا بائیں جانب بٹھایا۔ پھر ان سے رازدارانہ طرز پر بات فرمائی تو وہ رونے لگیں' پھر ان سے دوسری مرتبہ رازدارانہ طرز پر کچھ فرمایا تو وہ ہنس پڑیں۔ اس پر میں نے کہا: آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے قریب نہیں دیکھا' اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ انہیں کیا کہا گیا؟ تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہیں کرسکتی۔ حتیٰ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: بیشک آپ نے میرے ساتھ سرگوشی

کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ ہر سال قرآن کریم کا ایک دور کرتے تھے' اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا' اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات میرے وصال کے قرب پر دلالت کرتی ہے' اور بیشک تم میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھے ملو گی' اور میں پہلے جا کر تمہارا بہترین مددگار ہوں گا۔ فرمایا تو میں اس پر رو پڑی۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس امت کی خواتین کی یا تمام مومنین کی خواتین کی سیدہ ہو؟ فرمایا: تو میں ہنس پڑی۔''

((اخبرنا محمد بن معمر البحراني' قال: حدثنا ابو دائود'. (قال) حدثنا ابو عوانة' عن فراس' عن الشعبي' عن مسروق قال: اخبرتني عائشة' قالت: كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا' ماتغادر (يغادر) مناواحدة' فجاءت فاطمة رضى الله عنها' تمشي' ولا والله ان تخطيء مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم' حتى انتهت اليه' فقال: مرحبا بابنتي' فاقعدها عن يمينه او عن يساره' ثم سارها بشيء فبكت بكاءً شديدًا ثم سارها بشيء فضحكت' تبكين؟ اخبريني ماقال لك؟ قالت: ماكنت لافشي على رسول الله صلى الله عليه وسلم سره' فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت لها: اسالك بالذى لى عليك من الحق: ماسارك به رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت لها: اسالك بالذى لى عليك من الحق: ما سارك به رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقالت: اماالان فنعم سارني (امامرته) في المرة الاولى' فقال: ان جبريل عليه السلام' كان يعارضني بالقرآن في كل سنة مرة' وانه عارضني (به) العام مرتين' ولاارى الاجل الا قد اقترب' فاتقى الله واصبرى' ثم قال لي: يافاطمة! اماترضين ان تكوني (انك) سيدة نساء هذه الامة' وسيدة نساء العالمين فضحكت))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 456 رقم 8464 وطبع آخر ج 5 ص 146 رقم 8517 مسند ابی داود الطیالسی ص 196 رقم 1373 وطبع جدید ج 2 ص 150 رقم 1470' سنن ابن ماجہ ج 6 ص 281 رقم 1621' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 955 رقم 1343' الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج 8 ص 256' دلائل النبوۃ بیہقی ج 7 ص 165 مشکوۃ ج 2 ص 511 رقم 6138)

''حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ مجھے ام المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں' ہم میں سے کوئی ایک پیچھے نہیں رہی تھی کہ اچانک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں' اور اللہ کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے جدا نہ تھی' یہاں تک کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئیں تو آپ نے فرمایا: ہماری بیٹی کو مرحبا' پھر آپ نے ان کو دائیں یا بائیں بٹھایا' پھر انہیں راز کے طور پر کوئی بات فرمائی تو وہ بہت سخت روئیں' پھر اور کوئی بات فرمائی تو

ہنسنے لگیں۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے گئے تو میں نے ان سے کہا: ہمارے درمیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو راز کے لئے مخصوص فرمایا اور آپ رو پڑیں؟ بتلایئے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہیں کرتی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو میں نے ان سے کہا: میں آپ کو اس حق کا واسطہ دے کر پوچھتی ہوں جو میرا آپ پر ہے' آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بات فرمائی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں اب بتلاتی ہوں۔ پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے وصال کا وقت آپہنچا ہے' پس تم صبر کرنا اور تقویٰ پر قائم رہنا۔ دوسری مرتبہ فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس امت کی خواتین کی اور تمام جہانوں کی خواتین کی سیدہ ہو' تو میں ہنس پڑی تھی۔''

جگر گوشہ رسول:

((اخبرنا قرتیبة' (بن سعید) قال: حدثنا اللیث عن ابن ابی ملیكة' عن المسور بن مخرمة قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی المنبر یقول: ان بنی هاشم بن المغیرة استاذنونی ان ینكحوا ابنتهم علی بن ابی طالب رضی الله عنه' فلا اذن' ثم لا اذن' الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتیی وینكح ابنتهم' فانما هی بضعة منی' یرینی ماارابها ویوذینی ماآذاها' ومن آذی رسول الله فقد حبط عمله))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص394 رقم 8312 وص457 رقم 8465 وطبع آخر ج5 ص97 رقم 8370 وص147 رقم 8518' بخاری رقم 3714' 3729' 3767' 5230' صحیح مسلم رقم المسلسل 6307' 6308' 6310' سنن الترمذی ص873 رقم 3867' 3869' سنن ابن ابی داود رقم 2069' 2070' سنن ابن ابی ماجہ رقم 1998' 1999' فضائل الصحابۃ ج2 ص945 رقم 1323' 1324' وص946 رقم 1326' 327' 1328' 1329' 1330' وص950 رقم 1333 1334' وص951 رقم 1335 وص959 رقم 1347' صحیح ابن حبان ج9 ص54 رقم 6917' 6918' طبع محقق ج15 ص405 رقم 6955)

''حضرت مسور بن مخرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بیشک بنو ھاشم بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کریں تو میں اجازت نہیں دیتا' پھر اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ ابن ابو طالب میری بیٹی کو طلاق دے دے اور اُن کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ بیشک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے مجھے وہ چیز بے قرار کرتی ہے جو اُسے بے قرار کرتی ہے اور مجھے وہ چیز اذیت پہنچاتی ہے جو اُسے اذیت

پہنچاتی ہے اور جو شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائے تو اس کے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔"

((اخبرنا احمدبن سليمان قال: حدثنا يحي بن آدم' قال: حدثنا بشر بن السرى' قال: حدثنا الليث بن سعد قال: سمعت ابن ابى مليكة يقول: سمعت المسوربن مخرمة يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة يقول وهو على المنبر: ان بنى هاشم بن المغيرة' استاذنونى فى ان ينكحوا ابنتهم عليا' وانى لاآذن (ثم لاآذن) الا ان يريد ابن ابى طالب ان يفارق ابنتى وان ينكح ابنتهم' ثم قال: ان فاطمة (مضغة او بضعة منى' يوذينى ما آذاها' ويريبنى ماارابها' وماكان لابن ابى طالب رضى الله عنه' ان يجمع بين بنت عدوالله وبين بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 394 رقم 8313 وص 457 رقم 8466 وطبع آخر ج 5 ص 97 رقم 8371 وص 147 رقم 8519)

"حضرت مسور بن مخرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکۃ المکرمۃ میں (ہجرت کے بعد) منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا: بیشک مجھ سے بنو ہاشم بن مغیرہ نے اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی سے کریں اور بلاشبہ میں اجازت نہیں دیتا' پھر اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ ابن ابی طالب میری بیٹی کو فارغ کر دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ پھر فرمایا: بیشک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے' مجھے وہ چیز اذیت پہنچاتی ہے جو اس کو اذیت پہنچاتی ہے اور مجھے وہ چیز بے قرار کرتی ہے جو اس کو بے قرار کرتی ہے۔ ابن ابی طالب کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ بنت عدو اللہ (اللہ کے دشمن کی بیٹی) اور بنت نبی اللہ (اللہ کے نبی کی بیٹی) کو ایک ساتھ رکھے۔"

((حدثنا الحارث بن مسكين قراءة عليه وانا اسمع عن سفيان' عن عمرو' عن ابن مليكة عن المسوربن مخرمة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: ان فاطمة بضعة منى من اغضبها اغضبنى))

(سنن الکبری للنسائی ج 7 ص 458 رقم 8467 وطبع آخر ج 5 ص 148 رقم 8520)

"حضرت عمرو بن دینار ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو اسے غضب ناک کرتا ہے وہ مجھے غضب ناک کرتا ہے۔"

((اخبرنا محمد بن خالد بن خلى' قال: حدثنا بشر بن شعيب' عن ابيه' عن الزهرى' قال: اخبرنى على بن الحسين: ان المسور بن محرمة اخبره ان رسول الله صلى الله

علیه وسلم قال: ان فاطمة لمضغة او بضعة منى))
(سنن الکبریٰ للنسائی ج7ص394 رقم 8314وص458رقم 8469وطبع آخر ج5ص97 رقم8372وص 148 رقم 8522)

''امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی بن الحسین (زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔''

((اخبرنا عبیداللہ بن سعد بن ابراهیم (بن سعد' قال حدثنا عمی) قال: اخبرنا یعقوب بن ابراهیم ' اخبرنا ابی' عن الولید بن کثیر' عن محمد بن عمرو بن حلحلة انه حدثه ان ابن شهاب حدثه ان علی بن الحسین حدثه ان المسور بن مخرمة قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی منبرة هذاوانا یومئذ محتلم فقال: ان فاطمة بضعة منی))
(سنن الکبریٰ للنسائی ج7ص394 رقم 8314وص 458رقم 8469 وطبع آخر ج5ص97 رقم8372 وص 148 رقم8522)

''امام علی بن حسین (سیدالساجدین زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا اور میں اس وقت عاقل بالغ تھا' آپ نے فرمایا: بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔''

حضرت فاطمہ کا گھرانہ اہل بیت ہے:

((عن انس بن مالك رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم كان یمر بباب فاطة ستة اذا خرج الی صلاة الفجر، یقول: الصلاة! یا اهل البیت ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا))

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ ماہ تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ کے روازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو۔ (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے:) اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کردے اور تم کو خوب پاک وصاف کردے۔''

1: ترمذی، الجامع الصحیح، 5:352، رقم3206:2: احمد بن حنبل، المسند، 3:259، 2853:احمد بن حنبل فضائل الصحابہ، 2:761، رقم1340، 13414:ابن ابی شیبہ، المصنف 6:388، رقم:322725:شیبانی، الآحاد والمثانی، 5:360، قم29536:عبد بن حمید، المسند: 367، رقم12237:حاکم، المستدرک، 3:172، رقم 47488:طبرانی، المعجم الکبیر، 3:56، رقم26719:بخاری نے ''الکنیٰ'' (ص:25، رقم205) میں ابوالحمراء سے حدیث روایت کی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کی مدت نو ماہ بیان کی گئی ہے۔10:عبد بن حمید نے المسند (ص 173، رقم475) میں امام

بخاری کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے۔ 11: ابن حیان نے، طبقات المحدثین باصبہان (148:4) میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت میں آٹھ ماہ کا ذکر کیا ہے۔ 12: ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، 218:713: ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 134:214: مزی، تہذیب الکمال، 35، 250، 25115: ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 483:316: سیوطی نے، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (613:5) میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ 17: سیوطی نے، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (607:6) میں حضرت ابو الحمراء سے روایت کی ہے۔ 18: شوکانی، فتح القدیر، 280:4

((عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه فی قوله: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ قال: نزلت فی خمسة: فی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی، فاطمه، والحسن، والحسین رضی الله عنهم))

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارکہ: اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔''

1: طبرانی، المعجم الاوسط، 380:3، رقم: 34562: طبرانی، المعجم الصغیر، 231:1، رقم 3753: ابن حیان، طبقات المحدثین باصبہان: 384:34: خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 278:105: طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، 6:22

گھرانہ اہل کساء:

((عن صفية بنت شيبة، قالت: قالت عائشة رضی الله عنها: خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود۔ فجاء الحسن بن علی رضی الله عنهما فادخله، ثم جاء الحسين رضی اله عنه فدخل معه، ثم جاءت فاطمة رضی الله عنها فادخلها، ثم جاء علی رضی الله عنه فادخله، ثم قال: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا))

''صفیہ بنت شیبہ روایت کرتی ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون کے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ پس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ نے اُنہیں چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو

خوب پاک وصاف کردے۔"

((عن عمر بن ابی سلمة ربیب النبی ﷺ، قال: لما نزلت ھذہ الآیة علی النبی ﷺ ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا﴾ فی بیت ام سلمة، فدعا فاطمة و حسناً و حسیناً رضی اللہ عنھم فجللھم بکساء، وعلی رضی اللہ عنھم خلف ظھرہ فجللہ بکساء، ثم قال: اللھم! ھؤلاء اھل بیت، فاذھب عنھم الرجس و طھرھم تطھیراً))

"حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ: "اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کردے اور تم کو خوب پاک وصاف کردے۔" نازل ہوئی: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن، اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر عرض کیا: الٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے نجاست دور کر اور ان کو خوب پاک وصاف کردے۔"

سیدہ فاطمہ سب جہانوں کی سردار ہیں:

((عن عائشة رضی اللہ عنھا، ان النبی ﷺ قال و ھو فی مرضہ الذی توفی فیہ: یا فاطمة! الا ترضین ان تکونی سیدة نساء العالمین ویسدة نساء ھذہ الامة و سیدة نساء المؤمنین))

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس اُمت کی تمام عورتوں اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔"

((عن عائشة رضی اللہ عنھا قالت: اقبلت فاطمة تمشی کان مشیتھا مشی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مرحبا بابنتی ثم اجلسھا عن یمینہ او عن شمالہ، ثم اسر الیھا حدیثاً فبکت، فقلت لھا: لھا تبکین؟ ثم اسر الیھا حدیثا فضحکت، فقلت ما رایت کالیوم فرحاً اقرب من حزن، فسالتھا عما قال، فقالت: ما کنت لافشی سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان جبریل کان یعارضنی القرآن کل سنة مرة، وانہ عارضنی العام مرتین، ولا اراہ الا حضر اجلی، وانك اول اھل بیتی لحاقا بی، فبکیت فقال: اما ترضین، ان تکونی سیدة نساء اھل الجنة، او نساء المؤمنین! فضحکت لذلك))

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء آئیں اور اُن کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پس میں نے اُن سے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے پوچھا:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے اُن سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملو گی۔ اس بات نے مجھے رلایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو؟ پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔"

((عن مسروق: حدیثتنی عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها، قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا فاطمة! الا ترضین ان تکونی سیدة نساء المؤمنین۔ او سیدة نساء هذه الامة))

"حضرت مسروق روایت کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہو کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو!"

((عن ابی هریرة رضی الله عنه، ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: ان ملکاً من السماء لم یکن زارنی، فاستاذن الله فی زیارتی، فبشرنی او اخبرنی ان فاطمة سیدة نساء امتی))

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہیں۔"

سیدہ فاطمہ جنتی عورتوں کی اور آپ کے شہزادے جنتی جوانوں کے سردار ہیں:

((عن حذیفة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان هذا

ملك لم ينزل الارض قط قبل هذه الليلة استاذن ربه ان يسلم علي ويبشرني بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة، وان الحسن و الحسين سيدا شباب اهل الجنة))

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا۔ اُس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے: فاطمہ! اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔''

((عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه و سلم قال لفاطمة رضي الله عنها: الا ترضين ان تكوني سيدة نساء اهل الجنة۔ و ابناكِ سيدا شباب اهل الجنة))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر خوشی نہیں کہ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرے دونوں بیٹے جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔''

((عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: خط رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في الارض اربعة خطوط۔ قال: تدرون ما هذا؟ فقالوا: الله و رسوله اعلم۔ فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: افضل نساء اهل الجنة: خديجة بنت خويلد، و فاطمة بنت محمد، و آسية بنت مزاحم امراة فرعون، ومريم ابنة عمران))

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ جنت کی تمام عورتوں سے افضل ترین (چار) ہیں۔ خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران۔''

((عن صالح قال: قالت عائشة لفاطمة بنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا ابشرك ان سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: سيدات اهل الجنة اربع مريم بن عمران و فاطمة بن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و خديجة بنت خويلد، و آسية امراة فرعون))

''حضرت صالح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں! (وہ یہ کہ) میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اہلِ جنت کی عورتوں کی سردار صرف چار خواتین ہیں: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت رسول اللہ، خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔''

اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور آلِ فاطمہ پر جہنم کی آگ حرام کردی:

((عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لفاطمة رضی الله عنها: ان الله غیر معذبك و لا ولدك))

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔''

((عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان فاطمة حصنت فرجها فحرمها الله و ذریتها علی النار))

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرمادیا ہے۔''

((عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انما سمیت بنتی فاطمة لان الله فطمها و فطم محبیها عن النار))

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ تھلک کردیا ہے۔''

سیدہ فاطمہ کی والدہ افضل النساء ہیں:

((عن عبدالله بن جعفر قال: سمعت علی بن ابی طالب رضی الله عنه یقول: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: خیر نسائها خدیجة بنت خویلد، و خیر نسائها مریم بن عمران))

''حضرت عبداللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں، اور (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل مریم بن عمران ہیں۔''

((عن عبدالله بن جعفر، سمعت علیاً بالکوفة، یقول: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: خیر نسائها مریم بنت عمران، و خیر نسائها خدیجة بنت خویلد

قال ابو کریب: واشار وکیع الی السماء والارض))

''حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں یہ

فرماتے ہوئے سنا کہ مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد زمین و آسمان میں سب عورتوں سے بہتر ہیں۔ (راوی) ابوکریب کہتے ہیں کہ وکیع نے (یہ حدیث بیان کرتے ہوئے) زمین و آسمان کی طرف اشارہ کیا۔"

فاطمہ! میرے ماں باپ تجھ پر قربان:

((عن ابن عمر رضی الله عنهما: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم کان اذا سافر کان آخر الناس عهدا به فاطمة و اذا قدم من سفر کان اول الناس به عهدا فاطمة رضی الله عنها۔ فقال لها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم فداك ابی و امی))

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ ہوتیں۔ اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ ہی ہوتیں۔ اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ سے فرماتے: (فاطمہ) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔"

((عن عمرا بن الخطاب رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه و سلم قال لفاطمة فداك ابی و امی))

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (بھی) مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔"

لختِ جگرِ مصطفیٰ:

((عن المسور بن مخرمة: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم قال: فاطمة بضعة منی، فمن اغضبها اغضبنی))

"حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔"

((عن محمد بن علی قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم انما فاطمة بضعة منی، فمن اغضبها اغضبنی))

"محمد بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔"

((عن علی رضی الله عنه انه کان عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم فقال: ای شیء خیر للمراة؟ فسکتوا، فلما رجعت قلت لفاطمة! ای شیء خیر للنساء؟ قالت: الا یراهن الرجال۔ فذکرت ذلك للنبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم، فقال انما فاطمة

بضعة منی))۔
''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: عورت کے لئے کونسی شے بہتر ہے؟ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ جب میں گھر لوٹا تو میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: بتاؤ! عورت کے لئے کونسی شے بہتر ہے؟ سیدہ فاطمہ نے جواب دیا۔ عورت کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ اُسے غیر مرد نہ دیکھے۔ میں نے اس چیز کا تذکرہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔''

سیدہ فاطمہ کی آمد پر نبی کریم کا عمل:

((عن عائشة ام المؤمنين رضی الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رآها قد اقبلت رحب بها، ثم قام اليها فقبلها، ثم اخذ بيدها فجاء بها حتى يجلسها في مكانه۔ وكانت اذا رات النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رحبت به، ثم قامت اليه فقبلته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم))
''ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سیدہ فاطمہ کو آتے ہوئے دیکھتے تو خوش آمدید کہتے۔ پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، اُنہیں بوسہ دیتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور اُنہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں، پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتیں۔''
((عن ام المؤمنين عائشة رضی الله عنها انها قالت: كانت (فاطمة) اذا دخلت عليه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رحب بها و قام اليها فاخذ بيدها فقبلها و اجلسها فی مجلسه))
''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر اُن کا استقبال کرتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتے اور اُنہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔''
((عن ام المؤمنين عائشة رضی الله عنها انها قالت: كانت (فاطمة) اذا دخلت عليه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قام اليها فقبلها ورحب بها واخذ بيدها۔ فاجلسها فی مجلسه وكانت هی اذا دخل عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم قامت اليه مستقبلة وبلت يده))

''ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اُن کا استقبال فرماتے، اُنہیں بوسہ دیتے، خوش آمدید کہتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر اٹھا لیتے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس کو بوسہ دیتیں۔''

حضور سیدہ کی نشست کے لئے اپنی کملی مبارک بچھادیتے:

((عن علی انه دخل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقد بسط شملة، فجلس علیها هو وفاطمة و علی والحسن و الحسین، ثم اخذ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمجامعه فعقد علیهم، ثم قال: اللهم ارض عنهم کما انا عنهم راض))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، درآں حالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اُس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین بیٹھ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس چادر کے کنارے پکڑے اور اُن پر ڈال کر اُس میں گرہ لگا دی۔ پھر عرض کیا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔''

سفرِ مصطفیٰ کی ابتدا اور انتہا بیتِ فاطمہ سے ہوتی:

((عن ثوبان مولی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا سافر کان آخر عهده بانسان من اهله فاطمة، و اول من یدخل علیها اذا قدم فاطمة))

''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ ہوتیں، اور سفر سے واپس پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ ہوتیں۔''

((عن ابن عمر رضی الله عنهما: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا سافر کان آخر الناس عهدا به فاطمة، و اذا قدم من سفر کان اول الناس به عهدا فاطمة رضی الله عنها۔ فقال لها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فداك ابی و امی))

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ

ہوتی اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ ہی ہوتیں اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔''

((عن ابن عباس قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا قدم من سفر قبل ابنته فاطمة))

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیتے۔''

رُوئے زمین پر حضور کی محبت کا مرکزِ خاص:

((عن جميع بن عمير التيمي، قال دخلت مع عمتي على عائشة فسئلت اى الناس كان احب الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم؟ قالت: فاطمة، فقيل: من الرجال؟ قالت: زوجها ان كان ما علمت صوامًا قوامًا))

''حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ فرمایا: اُن کے شوہر، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔''

((عن ابن بريدة، عن ابيه، قال: كان احب النساء الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاطمة ومن الرجال على))

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں میں سے زیادہ محبت حضرت فاطمۃ الزہراء سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔''

((عن ابى سلمة بن عبدالرحمن، قال: اخبرنى اسامة بن زيد، قال: كنت جالساً اذا جاء على والعباس رضى الله عنهما يستاذنان، فقالا: يا اسامة استاذن لنا على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت يا رسول الله! على والعباس يستاذنان، فقال: أتدرى، ما جاء بهما؟ قلت: لا، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لكنى ادرى، ائذن لهما، فدخلا فقالا يا رسول الله جئناك اىّ اهلك احب اليك؟ قال: فاطمة بنت محمد))

''حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے

مجھے بتایا کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے کہا: اُسامہ! ہمارے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما (حاضری کی) اجازت مانگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا: میں جانتا ہوں انہیں آنے دو۔ چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم یہ بات جاننے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اہلِ بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد۔"

((عن ابی هريرة رضی الله عنه، قال: قال علی بن ابی طالب رضی الله عنه يا رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ايما احب اليك: انا ام فاطمة؟ قال: فاطمة احب الی منك، وانت اعز الی منها))

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو میرے اور فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم میرے نزدیک اُس سے زیادہ عزیز ہو۔"

((عن ابن ابی نجيح عن ابيه، قال: اخبرنی من سمع علياً علی منبر الكوفة يقول: دخل علينا رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فجلس عند رؤوسنا فدعا باناء فيه ماء فاتی به فدعا فيه بالبركة ثم رشه علينا، فقلت: يا رسول الله! انا احب اليك ام هی؟ قال: هی احب الی منك وانت اعز علی منها))

"ابن ابی نجیح نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے منبر کوفہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے سرہانے بیٹھ کر پانی کا برتن منگوایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں برکت کی دعا فرمائی اور ہم پر اس کے چھینٹے مارے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا فاطمہ سے؟ فرمایا: مجھے یہ تم سے زیادہ پیاری ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔"

عادات واطوار میں شبیہ رسول:

((عن عائشة ام المؤمنين رضی الله عنها، قالت: ما رايت احدا اشبه سمتا و دلا وهديا برسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فی قيامها و قعودها من فاطمة بنت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم))

"ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

صاحبزادی سیدہ فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو عادات واطوار، سیرت وکردار اور نشست وبرخاست میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔''

((عن عائشة ام المؤمنين رضی الله عنها قالت: ما رايت احدا من الناس كان اشبه بالنبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كلاماً ولا حديثاً ولا جلسةً من فاطمة))

''ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اندازِ گفتگو میں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔''

((عن انس بن مالك رضی الله عنه قال لم يكن احد اشبه برسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم من الحسن بن علی، و فاطمة صلوات الله عليهم اجمعين))

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔''

((عن عائشة رضی الله عنها قالت اجتمع نساء النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فلم يغادر منهن امراة، فجاء ت فاطمة تمشی كان مشيتها مشية رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقال: مرحبا بابنتی۔ فاجلسها عن يمينه او عن شماله))

''ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں جن کی چال ہو بہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرحبا (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر اُنہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔''

((عن مسروق: حدثتنی عائشة ام المؤمنين رضی الله عنها قالت: انا كنا ازواج النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عنده جميعاً لم تغادر منا واحدة، فاقبلت فاطمة تمشی، ولا والله ما تخفی مشيتها من مشية رسول الله ﷺ))

''حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں آگئیں، پس اللہ کی قسم! اُن کا چلنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے سے ذرہ بھر مختلف نہ تھا۔''

سیدہ فاطمہ کی رضا و ناراضگی:

((عن المسور بن مخرمة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم انما فاطمة شجنة منی يبسطنی ما يبسطها و يقبضنی ما يقبضها))

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخِ ثمربار ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔''

((عن سعيد بن ابان القرشي، قال: دخل عبد الله بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علی عمر بن عبدالعزيز، وهو حدث السن وله وفرة، فرفع عمر مجلسه وابقل عليه، وقضى حوائجه، ثم اخذ عكنة من عكنه، فغمزها حتى اوجعه، وقال: اذكرها عندك للشفاعة۔ فلما خرج لامه قومه وقالوا: فعلت هذا بغلام حدث! فقال: ان الشقة حدثني حتى كاني اسمعه من في رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم انما فاطمة بضعة من، يسرني ما يسرها وانا اعلم ان فاطمة رضي الله عنها لو كانت حية، لسرها ما فعلت بابنها۔ قالوا: فما معنى غمزك بطنه، وقولك ما قلت؟ قال: انه ليس احد من بني هاشم الا وله شفاعة، فرجوت ان اكون في شفاعة هذا))

''سعید بن ابان قرشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب جو کہ ابھی نو عمر تھے، اپنے ایک کام کے سلسلے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے۔ پس (اُن کے آنے پر) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی مجلس برخاست کر دی اور اُن کا استقبال کیا اور ان کی ضرورت پوری کی۔ پھر اُن کو پیٹ کے بل کا اس قدر دبایا کہ انہیں درد محسوس ہوئی، اور فرمایا یہ بات (قیامت کے دن) شفاعت کے وقت یاد رکھنا۔ جب وہ سید چلے گئے تو لوگوں نے انہیں ملامت کی اور کہا: آپ نے ایک نوعمر لڑکے کی اتنی آؤ بھگت کی؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے ایک ثقہ راوی سے حدیث مبارکہ اس طرح سنی ہے کہ گویا میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رہا ہوں (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں:) بے شک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو اسے خوش کرتا ہے وہ مجھے خوش کرتا ہے۔ (پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں جانتا ہوں کہ اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حیات ہوتیں تو وہ اس عمل سے ضرور خوش ہوتیں جو میں نے ان کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کا ان کے پیٹ میں کچوکے لگانے کا کیا مطلب ہے اور جو کچھ آپ نے فرمایا اس سے کیا مراد ہے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنی ہاشم میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جسے شفاعت کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو۔ پس میں نے چاہا کہ میں اس لڑکے کی شفاعت کا حق دار بنوں۔''

((عن المسور بن مخرمة: ان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم قال: فاطمة بضعة مني، فمن اغضبها اغضبني))

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ

میرے جسم کا ٹکڑا ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔"

((عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لفاطمۃ: ان اللہ یغضب لغضبک، ویرضی لرضاک))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔"

((عن المسور بن مخرمۃ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی، یؤذینی ما آذاھا))

"حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم نے فرمایا: فاطمہ تو بس میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔"

((عن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی، یؤذینی ما آذاھا، وینصبنی ما انصبھا))

"حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے۔ اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے، اور اسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔"

سیدہ کے گھرانے کا دُشمن:

((عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لعلی و فاطمۃ و الحسن و الحسین رضی اللہ عنھم: انا حرب لمن حاربتم، وسلم لمن سالمتم))

"حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں اُس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے، اور جس سے تم صلح کرو گے میں اُس سے صلح کروں گا۔"

((عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لفاطمۃ والحسن و الحسین انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم))

"حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اُس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا۔"

((عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: نظر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی علی و

فاطمة و الحسن و الحسين، فقال انا حرب لمن حاربكم وسلم لمن سالمكم))

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کی طرف نظر التفات کی اور ارشاد فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا (جو تمہارا دشمن وہ میرا دشمن اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے۔)''

((عن ابی سعيد الخدری رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم من ابغضنا اهل البيت فهو منافق))

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم اہل بیت سے بغض رکھا تو وہ منافق ہے۔''

((عن زر قال: قال علی رضی الله عنه: لا يحبنا منافق و لا يبغضنا مؤمن))

''حضرت زر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: منافق شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ محبت نہیں کرتا اور مؤمن شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ بغض نہیں رکھتا۔''

((عن جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله عنهما قال: خطبنا رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم وهو يقول: ايها الناس! من ابغضنا اهل البيت حشره الله يوم القيامة يهودياً فقلت: يا رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم وان صام وصلی؟ قال: وان صام وصلی))

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جس نے ہم اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا روزِ قیامت اُس کا حشر یہودیوں کے ساتھ ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ اگرچہ وہ روزہ رکھنے اور نماز (بھی) پڑھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے (اس کے باوجود دشمن اہل بیت ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کی عبادات کو رد فرما کر اُسے یہودیوں کے ساتھ اُٹھائے گا۔)''

((عن ابی سعيد الخدری رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم والذی نفسی بيده! لا يبغضنا اهل البيت احد الا ادخله الله النار))

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہلِ بیت سے بغض رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ جہنم میں نہ ڈالے۔''

((عن ابن عباس رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لو ان

رجلاً صف بين الركن والمقام، فصلى و صام، ثم لقى الله وهو مبغض لاهل بيت محمد دخل النار))

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص کعبۃ اللہ کے پاس رُکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزہ (بھی) رکھے اور پھر وہ اس حال میں مرے کہ اہل بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ شخص جہنم میں جائے گا۔''

((عن معاوية بن حديج، عن الحسن بن على رضى الله عنهما، انه قال له: يا معاوية بن حُديج! اياك و بغضنا فان رسول الله ﷺ قال لا يبغضنا و لا يحسدنا احد الا ذيد عن الحوض يوم القيامة بسياط من نار))

''حضرت معاویہ بن حدیج نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اے معاویہ بن حدیج! ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچے رہنا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ اقدس ہے: ہمارے ساتھ بغض و حسد رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے قیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے ذرے سے دُھتکارا نہ جائے۔''

سیدہ رازدارِ مصطفیٰ:

((عن عائشة رضى الله عنها قالت: اجتمع نساء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فلم يغادر منهن امراة، فجاء ت فاطمة تمشى كان مشيتها مشية رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: مرحبا بابنتى۔ فاجلسها عن يمينه او عن شماله، ثم انه اسر اليها حديثاً فبكت فاطمة، ثم انه سارها فضحكت ايضا، فقلت لها: ما يبكيك؟ فقالت: ما كنت لافشى سر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔ فقلت: ما رايت كاليوم فرحا اقرب من حزن۔ فقلت لها حين بكت اخصك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بحديثه دوننا ثم تبكين؟ وسالتها عما قال، فقالت ما كنت لافشى سر رسول الله ﷺ۔ حتى اذا قبض سالتها، فقالت: انه كان حديثىٰ ان جبريل كان يعارضه بالقرآن كل عام مرة، وانه عارضه به فى العام مرتين، ولا ارانى الا قد حضر اجلى، وانك اول اهلى لحوقاً بى، ونعم السلف انا لك۔ فبكيت لذلك ثم انه سارنى، فقال: الا ترضين ان تكونى سيدة نساء المؤمنين، او سيدة نساء هذه الامة۔ فضحكت لذلك))

''ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں آ گئیں جن کی چال بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرحبا، (خوش

آمدید) میری بیٹی! پھر اُنہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ پھر چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کس وجہ سے روئیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہیں کروں گی۔ میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کوئی خوشی غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی۔ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے بغیر خصوصیت کے ساتھ آپ سے کوئی بات کی ہے۔ پھر بھی آپ رو رہی ہیں۔ اور میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ تو اُنہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشاء نہیں کروں گی حتیٰ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے پھر پوچھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلی بار) یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل نے مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن مجید کا دور کیا ہے لیکن اس سال دو مرتبہ دورہ کیا اور اور مجھے یقین ہے کہ اب میرا وصال کا وقت آ گیا ہے، اور میرے بعد میرے اہل میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی اور میں تمہارے لئے بہترین پیش رو ہوں۔ تب میں رونے لگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تم تمام مومن عورتوں کی سردار ہو، یا میری اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہو! تو میں اس وجہ سے ہنس پڑی۔‘‘

((عن عائشة رضی الله عنها قالت: دعا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاطمة ابنته فی شکواه الذی قبض فیها، فسارها بشئ فبکت، ثم دعاها فسارها فضحکت، قالت: فسالتها عن ذلك، فقالت: سارنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاخبرنی: انه یقبض فی وجعه الذی توفی فیه، فبکیت، ثم سارنی فاخبرنی: انی اول اهلِ بیته اتبعه، فضحکت))

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور پھر اُن سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر اُنہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ فاطمہ سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہلِ بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔‘‘

((عن عائشة رضی الله عنها قالت: بینما انا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

في بيت بلاعبني و الاعبه اذ دخلت علينا فاطمة، فاخذ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيدها فاقعدها خلفه و تاجاها بشئيم لا ادرى ماهو، فنظرت الى فاطمة تبكى، ثم اقبل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فحدثني ولا عبني، ثم اقبل عليها فلا عبها و تاجاها بشى، فنظرت الى فاطمة و اذا هي تضحك فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فخرج، فقلت لفاطمة: ماالذى ناجاك به رسول الله ﷺ قالت: ليس كلاما اسر الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اخبرك به، قلت: اذكرك الله والرحم، قالت: اخبرني: انه مقبوض قد حضر اجله، فبكيت لفراق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثما اقبل الى فناجانني: اني اول من لحق به من اهل بيته، فضحكت للقاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم))

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گھر میں تھی، ہم آپس میں مزاح کررہے تھے۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پیچھے بٹھالیا اور کچھ سرگوشی فرمائی۔ مجھے اس کا علم نہیں کہ کیا سرگوشی تھی۔ پھر میں نے سیدہ فاطمہ کی طرف دیکھا تو وہ رو رہی تھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے۔ مجھ سے بات چیت کی۔ پھر اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے مزاح فرمایا اور سرگوشی کی۔ میں نے دیکھا کہ فاطمہ ہنس رہی ہیں۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر باہر تشریف لے گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ سے پوچھا: آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سرگوشی فرمائی؟ وہ بولیں: جو بات آپ نے مجھے چپکے سے بتائی، میں آپ کو نہیں بتاؤں گی۔ میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور قرابت داری کا واسطہ دیتی ہوں۔ وہ بولیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی وفات کا بتایا کہ آپ کا وقت آپہنچا ہے۔ پس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی پر رو پڑی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے چپکے سے بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کی (آس میں) ہنس پڑی۔''

شجرِ رسالت کی شاخِ ثمربار:

((عن المسور قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاطمة شجنة منى يبسطني ما بسطها ويقبضني ما قبضها))

''حضور مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری شاخِ ثمربار ہے، اس کی خوشی مجھے خوش کرتی ہے اور اُس کی پریشانی مجھے پریشان کردیتی ہے۔''

((عن ابن عباس رضي الله عنها رفعه: انا شجرة، و فاطمة حملها، و على لقاحها،

والحسن والحسين ثمرتها، والمحبون اهل البيت ورقها، من الجنة حقا حقا))

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں درخت ہوں، فاطمہ اُس کی ٹہنی ہے۔ علی اُس کا شگوفہ اور حسن وحسین اُس کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اُس کے پتے ہیں۔ یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے یہ حق ہے۔''

عصمتِ فاطمہ کے گواہ خود محمد مصطفیٰ:

((عن عبدالله قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان فاطمة احصنت فرجها، فحرم الله ذريتها على النار))

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی اولاد پر آگ حرام کر دی ہے۔''

((عن عبدالله قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان فاطمة حصنت فرجها و ان الله عزوجل ادخلها با حصان فرجها و ذريتها الجنة))

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی عصمتِ مطہرہ کے طفیل اُسے اور اُس کی اولاد کو جنت میں داخل فرما دیا۔''

علی سے سیدہ کا نکاح:

((عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما، عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، قال ان الله امرني ان ازوج فاطمة من علي))

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔''

((قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا انس! اتدري ما جاء ني به جبريل من صاحب العرش؟ قال: ان الله امرني ان ازوج فاطمة من علي))

''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ جبرئیل میرے پاس صاحبِ عرش کا کیا پیغام لائے ہیں؟ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔''

((عن انس رضي الله عنه قال: بينما رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في المسجد، اذ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لعلي: هذا جبريل يخبرني ان الله عزوجل زوجك فاطمة، و اشهد على تزويجك اربعين الف ملك، و اوحى الى شجرة طوبى ان

انثری علیهم الدر و الیاقوت، فنشرت علیهم الدر و الیاقوت، فابتدرت الیه الحور العین یلتقطن من الطباق الدر و الیاقوت، فهم یتها دو نه بینهم الی یوم القیامة))

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبریل ہے جو مجھے یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا گیا، اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو۔ پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیں گے۔''

((عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم اتانی ملك، فقال: یا محمد! ان الله تعالیٰ یقرا علیك السلام ، ویقول لك: انی قد زوجت فاطمة ابنتك من علی بن ابی طالب فی الملا الاعلیٰ، فزوجها منه فی الارض))

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتے نے آ کر کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔''

سیدہ اور آپ کی نسل مبارک کے حق میں حضور کی دعائے برکت:

((عن انس بن مالك رضی الله عنه قال: دعا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم لفاطمة اللهم! انی اعیذها بك و ذریتها من الشیطان الرجیم))

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: باری تعالیٰ میں (اپنی) اس (بیٹی) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

((عن بریدة رضی الله عنه، قال: فلما کان لیله النباء قال: یا علی! لا تحدث شیئا حتی تلقانی، فدعا النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم بماء فتوضا منه ثم افرغه علی علی، فقال: اللهم! بارك فیهما و بارك علیهما و بارك لهما فی شبلهما۔ و فی روایة عنه: و بارك لهما فی نسلهما))

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، اُس سے وضو کیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال کر فرمایا:

اے اللہ! ان دونوں کے حق میں برکت اور ان دونوں پر برکت نازل فرما، ان دونوں کے لئے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔''

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ان دونوں کے لئے ان کی نسل میں بھی برکت مقدر فرمادے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 78:

ذکر ماخص به علي من الحسن والحسين:

حضرت حسن وحسین کے والد ہونے کے حوالے سے خصوصیت علی المرتضیٰ

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا احمد بن بكر الحراني قال: اخبرنا محمد بن سلمة' عن ابن اسحق' عن يزيد بن عبدالله بن قسيط' عن محمد بن اسامة بن زيد' عن ابيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: امانت ياعلي فختني وابو ولدي' وانت مني وانا منك))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص459 رقم 8470 وطبع آخر ج5 ص148 رقم 8523' مسند احمد ج5 ص204 رقم 22120' المعجم الکبیر ج1 ص123' المستدرک للحاکم ج3 ص216 رقم 5010' جمع الجوامع ج13 ص557 رقم 8845)

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ اے علی! تم میرے داماد ہو اور میری اولاد کے باپ ہو اور تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔''

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار' قال: حدثناخالد بن مخلد قال: حدثنا موسى بن يعقوب الزمعي بن عبدالله بن ابى بكر بن زيد بن المهاجر' قال: اخبرني مسلم بن ابى سهل النبال' قال: اخبرنا الحسن بن اسامة بن زيد بن حارثة' قال: اخبرني اسامة بن زيد بن حارثة قال: طرقت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة لبعض الحاجة' فخرج وهومشتمل على شيء لاادرى ماهو' فلما فرغت من حاجتي قلت: ماهذاالذى انت مشتمل عليه؟ فكشفه' فاذاهو الحسن والحسين على وركيه' فقال: هذان ابناى وابنابنتي' اللهم انك تعلم اني احبهمافاحبهما۔ (اللهم انك تعلم انى احبهما

فاحبهما))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص459 رقم 8471 وطبع آخر ج5 ص149 رقم 8524 ' سنن الترمذی ص856 رقم 3769
صحیح ابن حبان ج9 ص57 ' 58 رقم 6928 ' وطبع آخر ج15 ص423 رقم 2967 ' مشکاۃ رقم 6165 ' مصابیح السنۃ
ج4 ص194 رقم 4829 ' مصنف ابن ابی شیبۃ ج6 ص381 رقم 32173)

''حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات کو میں نے اپنی کسی ضرورت کے تحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر دستک دی تو آپ اس حال میں باہر تشریف لائے کہ کوئی چیز اٹھائے ہوئے تھے' میں نہ جان سکا کہ وہ کیا چیز ہے؟ پھر جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو عرض کیا: یہ کیا ہے جو آپ نے اٹھا رکھا ہے؟ اس پر آپ نے کپڑا ہٹایا تو حسن اور حسین آپ کے دونوں پہلوؤں پر موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! بیشک تو جانتا ہے کہ میں ان دونوں کو محبوب رکھتا ہوں لہٰذا تو بھی ان کو محبوب رکھ۔''

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا عمرو بن منصور قال: حدثنا ابو نعیم قال: حدثنا یزید ابن ابی زیاد' عن عبدالرحمن بن ابی نعم' عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین سید اشباب اهل المدینة))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص460 رقم 8472 وطبع آخر ج5 ص149 رقم 8525)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانانِ جنت کے سید ہیں۔''

حدیث نمبر 4:

((اخبرنا احمد بن حرب قال اخبرنا ابن فضیل' عن یزید عن عبدالرحمن بن ابی نعم' عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان حسنا وحسینا سیدا شباب اهل الجنة (ما استثنی من ذلك))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص460 رقم 8437 وطبع آخر ج5 ص149 رقم 8526 ' مسند احمد ج3 ص3 رقم 11012
62 رقم 11616 ' وص65 رقم 11641 وص72 رقم 11799 ' سنن الترمذی ص856 رقم 3768 ' مصنف ابن ابی
ج6 ص381 رقم 32167 ' حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ج5 ص83 رقم 6409 ' مصابیح السنۃ ج4 ص193 رقم 4828 ' مش
ج2 ص515 رقم 6163)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بیشک حسن اور حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔''

حدیث نمبر 5:

((اخبرنا يعقوب بن ابراهيم ومحمد بن آدم' عن مروان' عن الحكم بن عبدالرحمن وهو ابن ابى نعم عن ابيه ' عن ابى سعيد الخدرى' قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:الحسن و الحسين سيد اشباب اهل الجنة الاابنى الخالة عيسى بن مريم ويحيى بن زكريا))

(سنن الکبری للنسائی ج 7 ص 318 رقم 8113 وص 460 رقم 8475 وطبع آخر ج 5 ص 50 رقم 8169 وص 150 رقم 8528' صحیح ابن حبان ج 9 ص 55 رقم 6920 وطبع محقق ج 15 ص 412 رقم 6959' تحفۃ الاخیار بترتیب شرح مشکل الآثار ج 9 ص 121 رقم 6421' المستدرک للحاکم ج 3 ص 166 رقم 4831' حلیۃ الاولیاء ج 5 ص 83 رقم 6408' مجمع الزوائد ج 9 ص 183 رقم 15083' الجامع الصغیر رقم 3822)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سید ہیں' ماسوا دو خالہ زاد بھائیوں حضرت عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے۔''

حدیث نمبر 6:

((اخبرنا محمد بن عبدالاعلى الصنعانى' قال :اخبرنا خالد قال :قال لى اشعث' عن الحسن' عن بعض اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم يعنى انس بن مالك قال : دخلنا وربنا قال: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم والحسن و الحسين ينقلبان على بطنه' ويقول :ريحانتى من هذه الامة))

(سنن الکبری للنسائی ج 7 ص 317 رقم 8111 وص 460 رقم 8476 وطبع آخر ج 5 ص 49 رقم 8167 وص 150 رقم 8529)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا یا فرمایا کہ میں بسا اوقات حاضر ہوتا تو حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے شکم اطہر پر کھیل رہے ہوتے اور آپ فرماتے: یہ اس امت میں میرے پھول ہیں۔''

حدیث نمبر 7:

((اخبرنا ابراهيم بن يعقوب الجوز جانى' قال :قال لى وهب بن جرير ان اباه حدثه قال :سمعت محمد بن عبدالله بن ابى يعقوب عن عبدالرحمان بن ابى نعم قال : كنت عند ابن عمرفاتاه رجل فساله عن دم البعوض تكون (يكون) فى ثوبه ويصلى فيه' فقال ابن عمر: فممن انت؟ قال :من اهل العراق' فقال ابن عمر :انظر و اهذا يسالنى عن دم

البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فيه وفي اخيه هما ريحانتي من الدنيا))

(سنن الکبری للنسائی ج 7 ص 461 رقم 8477 وطبع آخر ج 5 ص 150 رقم 8530' بخاری رقم 3753' 5494' سنن الترمذی ص 856 رقم 3770' مسند احمد ج 2 ص 85 رقم 5568 وص 93 رقم 5678 وص 114 رقم 5940 وص 153 رقم 6406' مسند ابی داود الطیالسی ص 260 رقم 1927 وطبع جدید ج 2 ص 435 رقم 2039' الادب المفرد للبخاری ج 1 ص 48 رقم 85' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 382 رقم 32180' شرح السنۃ ج 8 ص 104 رقم 3034)

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابونعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص نے آ کر مسئلہ دریافت کیا کہ اگر مچھر کا خون کپڑے پر لگ جائے تو اس کپڑے سے نماز جائز ہے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم کہاں کے باشندے ہو؟ اس نے کہا: میں اہل عراق سے ہوں' تو آپ نے فرمایا: لوگو! اس شخص کو دیکھو یہ مجھ سے مچھر کے خون کے متعلق دریافت کرتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو شہید کر دیا ہے' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ آپ نے حضرت حسین کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بھائی کے متعلق ارشاد فرمایا: وہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔

☆☆☆

فصل نمبر 79:

ذكر قول النبي لعلي انت اعز من فاطمة وفاطمة احب الى منك:

رسول اللہ کا حضرت علی سے فرمانا کہ تو مجھے فاطمہ سے زیادہ محبوب ہو اور فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے

((اخبرنا زكريا بن يحيىٰ عن ابن ابى عمر قال: حدثنا سفيان عن ابن ابى نجيح' عن رجل قال: سمعت علياً على المنبر الكوفة يقول: خطبت الى رسول الله فاطمة فزوجنى' فقلت يارسول الله! انا احب اليك ام هى؟ قال (فقال) هى احب الى منك وانت اعز على منها))

(سنن الکبری للنسائی ج 7 ص 461 رقم 8478 وطبع آخر ج 5 ص 150 رقم 8531' سنن سعید بن منصور 1 ص 167' 168 رقم 600' مسند الحمیدی ج 1 ص 22' 23' رقم 38' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 783 رقم 1076' جمع الجوامع ج 13 ص 25)

"حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد اور ایک دوسرے شخص سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فاطمہ کے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ نے میرے ساتھ نکاح کر دیا پھر (ایک مرتبہ) میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کو زیادہ محبوب ہوں یا وہ؟ فرمایا: وہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک اُس سے زیادہ معزز ہو۔"

☆☆☆

صل نمبر 80:

کر قول النبي لعلي كرم الله وجهه ماسالت لنفسي شيئا الا قد سالته لك:

رسول اللہ کا ارشاد کہ اے علی جو کچھ میں نے اپنے لیے مانگا تیرے لیے بھی مانگا

حدیث نمبر 1:

((حدثنا عدالاعلي بن واصل بن عبدالاعلي قال: قال لي علي ابن ثابت' اخبرنا منصور بن ابي الاسود' عن يزيد بن ابي زياده' عن سليمان ابن عبدالله بن الحارث عن جده عن علي قال: مرضت فعادني رسول الله صلى الله عليه وسلم' فدخل علي وانا مضطجع فاتكاالي جنبي ثم سجاني بثوبه' فلما رآني قد برئت قام الى المسجد يصلي فلما قضى صلاته' جاء فرفع الثوب (عني) وقال: قم ياعلي! (فقد برئت) فقمت وقدبرئت' كانمالم اشك شياقبل ذلك :فقال: ماسالت ربي شيافي صلاتي الااعطاني' وماسلت شيا الا سالت لك خالفه جعفرالاحمر' فقال: عن يزيد بن ابي زياد' عن عبدالله بن الحارث عن علي))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 462 رقم 8479 وطبع آخر ج 5 ص 151 '8532' مختصر تاریخ دمشق ج 17 ص 377)

"حضرت سلیمان بن عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں بیمار ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی' جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں لیٹا ہوا تھا آپ میرے پہلو میں بیٹھے' پھر مجھے کپڑے سے ڈھانپ دیا' پھر جب دیکھا کہ مجھے شفاء ہو گئی تو مسجد میں جا کر نماز پڑھی۔ جب نماز پوری فرمائی تو واپس آ کر کپڑا اٹھایا اور ارشاد فرمایا: اے علی! کھڑے ہو جاؤ! بیشک تم بیماری سے آزاد ہو گئے۔ میں اٹھا تو بیماری سے یوں آزاد ہو چکا تھا گویا کہ اس سے قبل کوئی شکایت تھی ہی نہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی نماز میں اپنے رب سے جو مانگا اس نے مجھے وہی عطا کیا اور جو کچھ میں نے اپنے لئے مانگا تمہارے لیے بھی مانگا۔

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار حدثنا علي بن قادم عن جعفر الاحمرعن يزيد بن ابي زياد عن عبدالله بن الحارث عن علي قال: وجعت وجعافاتيت (النبي صلى الله عليه وسلم) فاقامني في مكانه وقام يصليي' والقى على طرف ثوبه' ثم قال: قم ياعلي! قدبرئت' لاباس عليك' ومادعوت لنفسي بشيء الا قد دعوت لك بمثله ومادعوت بشيء الا استجيب لي' اوقال: اعطيت' الا انه قيل لي: لانبي بعدي))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 462 رقم 848 وطبع آخر ج 5 ص 151 رقم 8533' کتاب السنۃ لابن ابی عا[صم] ص 852 رقم 1313' المعجم الاوسط ج 8 ص 47 رقم 7913' تاریخ دمشق لابن عساکر ج 42 ص 310' 311' مختصر تار[یخ] دمشق ج 17 ص 377' مجمع البحرین ج 3 ص 376 رقم 3689' مجمع الزوائد ج 9 ص 110 وطبع آخر ج 9 ص 140' [1]41 رقم 14649' جمع الجوامع ج 13 ص 112 رقم 6012)

''حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں شدید درد میں مبتلا ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اپنی جگہ پر بٹھایا اور اپنے کپڑے کا ایک کونہ مجھ پر ڈال دیا اور نماز پڑھنے لگے۔ پھر فرمایا: اے علی! اٹھو یقیناً تم بیماری سے بری ہو گئے' اور تمہیں کوئی تکلیف نہیں رہی' اور میں نے اپنے لیے جو مانگا اسی کی مثل تمہارے لیے بھی مانگا' اور میں نے جو دعا مانگی وہ قبول کی گئی' یا فرمایا: میں نے جو بھی مانگا وہ مجھے عطا کیا گیا' مگر یہ کہ مجھے کہا گیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

☆☆☆

فصل نمبر 81:

ذكر ماخص به علي من صرف اذى الحر والبرد عنه:

سردی اور گرمی کی اذیت کو حضرت علی سے پھیر دینے میں آپ کی خصوصیت

((اخبرنا محمد بن يحي بن ايوب بن ابراهيم ' قال: حدثنا هاشم بن مخلد الثقفي ' قال: حدثنا عمي ايوب بن ابراهيم ' قال: محمد بن يحيى: وهو جدي' عن ابراهيم الصائغ' عن ابي اسحق الهمداني ' عن عبدالرحمن بن ابي ليلى ان عليا رضي الله تعالىٰ عنه ' خرج علينا في حرشديد وعليه ثياب الشتاء' وخرج علينا في الشتاء وعليه ثياب الصيف ' ثم دعا بماء فشرب ' ثم مسح العرق عن جبينة' فلما رجع الى بيته قال: ياابتاه ارايت ماصنع اميرالمومنين رضي الله تعالىٰ عنه ' خرج علينا في الثناء وعليه ثياب

الصيف وخرج علينا في الصيف وعليه ثياب الشتاء! فقال: ابوليلى: مافطنت؟ وأخذ بيدابنه عبدالرحمن فاتى عليا رضى الله تعالىٰ عنه ' فقال له الذى صنع فقال له على رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم كان بعث الى وانا ارمد شديد الرماد' فبزق فى عينيى' ثم قال: افتح عينيك! ففتحتها' فما استكيتهما حتى الساعة' ودعالى فقال: اللهم اذهب عنه الحر والبرد' فماوجدت حراً و(لا) برداً حتى يومى هذا))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص411 رقم834 وص463 رقم8483 وطبع آخر ج 5 ص 108 رقم 8401 وص 152 رقم8536' تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر ج42 ص108' 109' مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج17 ص330' 331' البدایۃ والنھایۃ ج7 ص563 وطبع آخر ج5 ص452)

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس سخت گرمی میں تشریف لائے اور آپ نے سردیوں والا لباس زیب تن فرما رکھا تھا اور آپ ہمارے پاس سخت سردی میں تشریف لائے تو آپ کے جسم اقدس پر لباس گرمیوں والا تھا۔ پھر آپ نے پانی طلب کیا اور پیا' پھر (اُس سرد موسم میں) اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا' پھر جب آپ اپنے گھر کی طرف لوٹ گئے تو میں نے کہا: ابا جی! آپ نے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا انہوں نے کیا کر رکھا تھا؟ وہ ہمارے پاس سردی میں تشریف لائے تو کپڑے گرمیوں کے پہن رکھے تھے اور گرمی میں تشریف لائے تو کپڑے سردیوں کے پہن رکھے تھے۔ (میرے ابا) ابولیلیٰ نے فرمایا: کیا تم نے غور سے دیکھا؟ پھر اپنے بیٹے عبدالرحمان کو ہاتھ سے پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی بارگاہ میں آپ کی طرز لباس کے متعلق دریافت کیا تو مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور میں شدید آشوب چشم میں مبتلا تھا تو آپ نے میری آنکھوں میں لعاب دہن لگایا پھر فرمایا: آنکھیں کھولو! میں نے کھولیں تو آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی۔ پھر اللہ کے بارگاہ میں عرض کیا: اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کو لے جا! پس میں نے آج تک گرمی اور سردی کو محسوس نہیں کیا۔''

☆☆☆

فصل نمبر 82:

علی و الجنة:

حضرت علی اور جنت

حلقہ جنت:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :على بن ابى طالب حلقه معلقة بباب الجنة من تعلق بهاد خل الجنة))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب بہشت کے دروازے پر لگا ہوا حلقہ ہیں، جو بھی اس کو پکڑے گا وہ بہشت میں جائے گا۔''

حلقہ بہشت کی آواز:

((روى من طريق الخطيب فى المناقب قال النبى صلى الله عليه و آله وسلم :انه حلقة باب الجنة من ياقوة حمراء على صفايح الذهب فاذا دقت الحلقة على الباب: طنت وقالت: على يا على!))

''مناقب میں خطیب کے ذریعہ سے نقل ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہشت کے دروازہ کا حلقہ سرخ یاقوت سے بنا ہوا ہے جو سونے کے تختوں پر نصب ہے، جس وقت دروازے پر دستک دیتے ہیں تو اس سے آواز بلند ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے: اے علی اے علی!''

دروازہ جنت:

((عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه و آله وسلم قال :انا مدينة الجنة وعلى بابها فمن اراد الجنة فلياتها من بابها))

''حضرت سعید بن جبیر نے ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بہشت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ جو بہشت میں جانا چاہتا ہے تو اس کو اس دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔''

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :انا مدينة الجنة وانت بابها، يا على! كذب من زعم انه يدخلها من غير بابها))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بہشت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اس دروازے کے بغیر بہشت میں جائے گا۔''

آخرت میں پرچم دار:

((عن الحسين بن علي عن ابيه علي بن ابي طالب قال:قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :انت اول من يدخل الجنة، فقلت يا رسول الله!اذخلها قبلك؟ قال :نعم انك صاحب لوائي في الآخرة كما انك صاحب لوائي في الدنيا وحامل اللواء هو المتقدم))

''امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم پہلے فرد ہو گے جو جنت میں جاؤ گے، تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آیا آپ سے پہلے میں جاؤں گا؟ فرمایا: ہاں! جس طرح تم اس دنیا میں میرے علمدار ہو آخرت میں بھی علمدار ہو گے، اور پرچم دار ہمیشہ سب سے آگے ہوتا ہے۔''

حضرت علی اور ان کے محبین:

((قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :لعلي رضي الله عنه يا علي !انت واصحابك في الجنة، انت واتباعك يا علي في الجنة))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم اور تمہارے مددگار بہشت میں ہوں گے۔ تم اور تمہارے پیروکار بھی بہشت میں ہوں گے۔''

رسول اللہ کے ساتھ بروز قیامت:

((قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :اذا كان يوم القيامة ضربت لي قبة من ياقوته حمراء على يمين العرش، وضربت لابراهيم قبة خضراء على يسار العرش، وضربت فيما بيننا لعلي ابن ابي طالب قبه من لؤلوة بيضاء، فما ظنكم بحبيب بين خليلين))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن آپہنچے گا تو عرش کی دائیں طرف میرے لئے سرخ یاقوت کا ایک خیمہ نصب کیا جائے گا اور عرش کی بائیں طرف حضرت ابراہیم کیلئے ایک سبز خیمہ نصب کیا جائے گا، اور ہمارے درمیان علی کیلئے سفید موتیوں کا ایک خیمہ لگایا جائے گا، آپ دو دوستوں کے درمیان ان کی دوستی پر کیا گمان کرتے ہیں۔؟''

محلِ رسول محلِ علی:

((بالاسناد، قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلي رضي الله عنه :يا علي ! انت معي في قصري في الجنة مع فاطمة بنتي وهي زوجتك في الدنيا والآخرة وانت

رفیقی ، ثم تلا رسول الله اخوانا علی سرر متقابلین المتحابین فی الله ینظر بعضهم الی بعض))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم اور میری بیٹی فاطمہ جو اس دنیا اور آخرت میں تمہاری زوجہ ہیں، بہشت میں میرے محل میں میرے ساتھ ہو گے اور تم میرے دوست ہو گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: اور یہ باہم ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر اس طرح بیٹھے ہوں گے جیسے بھائی بھائی۔ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں گے اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔"

آمنے سامنے محل:

((ان النبی صلی الله علیه و آله وسلم قال لعلی :ان بیتك مقابل بیتی فی الجنة))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بہشت میں تمہارا گھر میرے گھر کے آمنے سامنے ہوگا۔"

((فاخذ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بید علی فقال :یا علی !اما ترضی ان یکون منزلك فی الجنة مقابل منزلی؟ فقال :بلی بابی انت وامی یا رسول الله، قال :فان منزلك فی الجنة مائل منزلی))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے علی! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ بہشت میں تمہارا گھر میرے گھر کے آمنے سامنے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہشت میں تمہارا گھر میرے گھر کے سامنے ہے۔"

جنتی فرد:

((بالاسناد ، عن زینب بنت علی عن فاطمة بنت محمد صلی الله علیه و آله وسلم قالت :نظر رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم الی علی فقال :هذا فی الجنة))

"حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: یہ بہشت میں ہوں گے۔"

((عن ابن عمر قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :یا علی !انت فی الجنة))

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم بہشت میں ہو گے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 83:

انا و انت ابوا هذه الامة:

حضرت علی امت مسلمہ کے باپ کے مقام پر

اس امت کے دو باپ:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :انا و علی ابوا هذه الامة))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی اس امت کے دو باپ ہیں۔''

((قال علی بن ابی طالب رضی الله عنه :سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول :انا وعلی بن ابی طالب ابوا هذه الامة))

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میں اور علی بن ابی طالب اس امت کے دو باپ ہیں۔''

((بالاسناد ، عن معلی بن خنيس قال:سمعت ابا عبد الله رضی الله عنه يقول :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :انا احد الوالدين ، وعلی بن ابی طالب الآخر))

''معلی بن خنیس کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دو باپ میں سے ایک باپ ہوں اور علی بن ابی طالب دوسرے باپ ہیں۔''

سیدنا علی کا حق:

((بالاسناد، عن علی رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم : حق علی علی الناس، حق الوالد علی ولده))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کا حق لوگوں پر ایسے ہے جیسے باپ کا اپنی اولاد پر۔''

جناب علی کا مسلمانوں پر حق:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :حق علی علی المسلمين كحق الوالد على ولده))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کا حق مسلمانوں پر ایسے ہے جیسے والد کا اپنے فرزند پر۔''

((عن جابر الانصاری قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :حق علی علی هذه الامة كحق الوالد على الولد))

''حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کا حق اس امت پر ایسے ہے جیسے باپ کا بیٹے پر۔''

امام محمد باقر بن علی:

((وقال محمد بن علي: من اراد ان يعلم كيف قدره عند الله، فلينظر كيف قدرابويه الافضلين عنده: محمد وعلي))

''محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو اللہ کے نزدیک اپنے مقام کو جاننا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ جو اس کے بہترین باپ ہیں، ان کے نزدیک دیکھے کہ اس کا مقام کیسے ہے۔''

رسول اللہ سرورانبیاء ہیں:

((بالاسناد، عن ابی الحسن علي بن موسى الرضا عن آبائه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: انا سيد من خلق الله عزوجل وانا خير من جبرئيل و ميكائيل و اسرافيل و حملة العرش و جميع ملائكة الله المقربين وانبياء الله المرسلين، وانا صاحب الشفاعة والحوض الشريف، وانا وعلي ابوا هذه الامة))

''حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کی مخلوق کا سرور ہوں۔ جبرائیل ومیکائیل، اسرافیل، عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور اللہ کے تمام مقرب ملائکہ اور مرسل پیغمبروں میں سے میں ہی سب سے افضل ہوں۔ میں شفاعت اور حوض کوثر کا مالک ہوں۔ میں اور علی اس امت کے دو باپ ہیں۔''

سیدہ فاطمہ کا قول:

((وقالت فاطمة: ابوا هذه الامة محمد وعلي))

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ اور علی اس امت کے دو باپ ہیں۔''

احسان اور شکر کے لائق:

((روی: افضل والديكم واحقهما بشكر كم! محمد وعلي))

''مروی ہے کہ تم لوگوں کے بہترین والدین اور احسان وشکر گزاری کے لائق محمد اور علی ہیں۔''

قول سیدنا حسن ابن علی:

((قال الحسن بن علي: محمد وعلي ابوا هذه الائمة))

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: محمد رسول اللہ اور علی اس امت کے دو باپ ہیں۔''

روایت علی:

((عن الاصبغ بن نباتة عن علی رضی الله عنه (فی حدیث) قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم :یا علی !انا و انت ابوا هذه الامة))

"اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں، ایک حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! میں اور تم اس امت کے دو باپ ہیں۔"

☆☆☆

فصل نمبر 84:

من خصائص علی رضی الله عنه:

حضرت علی کی چند خصوصیات

بہت زیادہ دعائیں:

((اخبرنا احمد بن حرب قال اخبرنا قاسم بن یزید عن سفیان' عن ابی اسحق' عن ناجیة بن کعب عن علی رضی الله عنه:انه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم' قال:ان عمك الشیخ الضال قدمات' فمن یواریه؟ قال :اذهب فوارأباك ولاتحدث حتی تاتینی' فواریته ثم اتیته فامرنی ان اغتسل' "فاغتسلت) ودعا(الی) بدعوات' مایسرنی ماعلی الارض بشیء منهن))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص472 رقم 8481 وطبع آخر ج5 ص152 رقم 8535' مسند احمد ج1 ص 131 رقم 1093 وص 103 رقم 807' مسند ابی یعلی ج1 ص 211 رقم 420 دلائل النبوۃ للبیہقی ج2 ص 349' السنن الکبریٰ للبیہقی ج1 ص304 رقم 1452' 1453)

"حضرت ناجیہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ کا چچا الشیخ الضال (بوڑھا گمراہ) انتقال کر چکا ہے تو کون اُس کو مٹی میں چھپائے گا؟ آپ نے فرمایا: تم جاؤ اپنے ابا کو چھپاؤ اور کوئی بات نہیں کرنا یہاں تک کہ میرے پاس آؤ۔ پس میں نے انہیں چھپا دیا' پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا تو میں نے غسل کیا اور آپ نے مجھے متعدد دعائیں دیں۔ روئے زمین پر ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو مجھے ان دعاؤں سے زیادہ خوش کرے۔"

((اخبرنا محمد بن المثنی' عن ابی داوٗد قال:لی شعبة اخبرنی فضیل ابومعاذ عن الشعبی' عن علی رضی الله عنه قال:لمارجعت الی النبی صلی الله علیه وسلم قال لی

كلمة ما احب ان لي بها الدنيا))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 463 رقم 8482 وطبع آخر ج 5 ص 152 رقم 8535 ' مسند ابی داؤد الطیالسی ص 19 رقم 121 وطبع جدید ج 1 ص 76 رقم 123 ' الکامل فی ضعفاء الرجال ج 5 ص 266)

''حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابو معاذ فضیل نے شعبی کے حوالہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب میں (اپنے والد کو دفن کر کے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹا تو آپ نے مجھے ایسی بات فرمائی جو مجھے پوری دنیا کے مقابلہ میں زیادہ محبوب ہے۔''

رسول اللہ اٹھنے کے لیے علی کا ہاتھ پکڑتے:

((ومنها ما رواه عباد بن يعقوب ويحيى بن عبد الحميد الحماني قالا: حدثنا علي ابن هاشم، عن محمد بن عبد الله، عن ابيه عبيد الله بن رافع، عن جده ابي رافع قال: ان رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم كان اذا جلس ثم اراد ان يقوم لا ياخذه بيده غير علي رضى الله عنه وان اصحاب النبي كانوا يعرفون ذلك له فلا يا خذ بيد رسول الله صلى الله عليه و آله احد غيره))

''عباد بن یعقوب اور یحییٰ بن عبد الحمید کہتے ہیں کہ علی بن ہاشم نے محمد بن عبد اللہ اس نے اپنے والد عبید اللہ بن رافع اس نے اپنے جد ابو رافع رضی اللہ عنہ سے ہمارے لئے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیٹھنے اور اٹھنے کا ارادہ کرتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی ان کے ہاتھ کو نہیں پکڑتا تھا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اصحاب جانتے تھے اسی وجہ سے علی کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو نہیں پکڑتے تھے۔''

اٹھتے بیٹھتے جناب علی کا سہارا لینا:

((وقال الحماني: كان اذا جلس اتكا على علي واذا قام وضع يده على علي رضى الله عنه))

''حمانی کہتے ہیں: جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سہارا لیتے تھے اور جس وقت اٹھتے تھے تب بھی علی رضی اللہ عنہ کا سہارا لیتے تھے۔''

بوقت وفات سر پیغمبر:

((لما مات رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم كان راسه في حجر علي))

''روایت میں نقل ہوا ہے کہ رحلت کے وقت رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک علی رضی اللہ عنہ کے دامن میں تھا (اکثر روایات میں ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا)۔''

☆☆☆

فصل نمبر 85:

تولی تجهیز النبی:

رسول اللہ کی تجہیز و تکفین اور سیدنا علی المرتضیٰ

رسول اللہ کے بدن کو دیکھنے کی خصوصیت:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم : لا یحل لرجل ان یرانی مجردا الا علی))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کے علاوہ کسی پر گوارا نہیں کہ وہ میرے بدن کو دیکھے۔"

حضرت علی کا غسل دینا:

((عن یزید بن بلال، سمعت علیا یقول: اوصی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ان لا یغسله احد غیری، فانه لایری احد عورتی الا طمست عیناه، قال علی رضی الله عنه: فکان العباس واسامة یناولانی الماء من وراء الستر۔ قال علی: فما تناولت عضوا الا کانه یقلبه معی ثلاثون رجلا حتی فرغت من غسله))

"یزید بن بلال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ میرے (علی کے) علاوہ کوئی اور ان کو غسل نہ دے اور فرمایا: جو میری پردہ گاہ کو دیکھے گا وہ دونوں آنکھوں سے نابینا ہو جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتے وقت عباس اور اسامہ میرے ہاتھ میں پانی پکڑاتے رہے اور میں کپڑے کے نیچے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کو غسل دیتا رہا اور بدن کے جس حصہ کو بھی دھویا گیا کہ تیس مرد بدن کو حرکت دینے میں میری مدد کرتے رہے، یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے سے فارغ ہوا۔"

حضرت علی کو واضح فرمان:

((قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم : یا علی انت تغسل جثتی وتودی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی، وانت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرة))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم میرے بدن کو غسل دو گے اور میرا قرض ادا کرو گے اور مجھے قبر میں داخل کرو گے اور جو کچھ میرے ذمہ ہے اس کی وفا کرو گے، تم اس دنیا اور آخرت میں میرے پرچم دار ہو۔"

غسل میں اللہ کی طرف سے مدد:

((عن حسين بن علي عن ابيه عن جده قال :اوصى النبي صلى الله عليه وآله وسلم عليا رضي الله عنه ان يغسله، فقال علي رضي الله عنه :يا رسول الله !اخشى ان لا اطيق ذلك قال :انك ستعان عليه قال :فقال علي رضي الله عنه:فوالله ما اردت ان اقلب من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عضوا الا قلب لي))

''حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد اور اپنے اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصیت کی کہ ان کو غسل دیں۔ حضرت علی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس کام پر قدرت نہ رکھنے کا خوف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری مدد کی جائے گی۔ اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کے جس حصہ کو بھی حرکت دینا چاہتا تھا وہ خود بخود گھوم جاتا تھا۔''

☆☆☆

فصل نمبر 86:

علي و حديث المنزلة:

حضرت علی اور حدیث منزلت

حضرت ام سلمہ سے خطاب:

((عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :لام سلمة هذا علي بن ابي طالب لحمه لحمي ودمه دمي فهو (وهو) مني بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لا نبي بعدي))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہیں کہ ان کا گوشت میرا گوشت اور ان کا خون میرا خون ہے اور ان کی مجھ سے نسبت ایسے ہے جیسے ہارون کی نسبت موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔''

کیا تم خوش نہیں کہ:

((عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال لعلي :الا ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسىٰ))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم خوش نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ

سے ایسے ہو، جیسے ہارون کی نسبت موسیٰ سے؟"

غزوہ تبوک پر جاتے ہوئے:

((عن مصعب بن سعد عن ابیه قال :ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم خرج الی تبوك واستخلف علیا قال :اتخلفنی فی الصبیان والنساء ؟ فقال :الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لیس نبی بعدی))

"جناب مصعب بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی طرف روانہ ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان اپنا جانشین بنا رہے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون کی نسبت موسیٰ سے تھی؟ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔"

((عن سعید بن المسیب عن علی رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی غزوة تبوك :خلفتك ان تکون خلیفتی فی اهلی ، قلت :اتخلف بعدك یا نبی الله ؟ قال :الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی))

"حضرت سعید بن میسب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک میں فرمایا: میں نے تمہیں اپنے خاندان کے درمیان بہ عنوان جانشین مقرر کیا ہے۔ حضرت علی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آیا اپنے بعد جانشین مقرر کریں گے؟ فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون کی نسبت موسیٰ سے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے؟"

جناب علی کی نسبت نبی کریم سے:

((عن ابن عباس :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم:هذا علی بن ابی طالب، لحمه من لحمی ودمه من دمی،وهو منی بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انه لانبی بعدی))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہیں۔ کہ ان کا گوشت میرا گوشت، ان کا خون میرا خون ہے، ان کی مجھ سے نسبت ایسے ہے جیسے ہارون کی موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔"

حضرت ہارون کی حضرت موسیٰ سے نسبت جیسی نسبت:

((عن جابر بن عبد الله قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم لعلی رضی الله

عنه :انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی))

''حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ہارون کی موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔''

حضرت علی کی نسبت:

((بالاسناد، عن الصادق جعفر بن محمد عن ابیه عن آبائه قال :قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعلی بن ابی طالب رضی الله عنه :یا علی انت منی بمنزلة هبة الله من آدم و بمنزلة سام من نوح و بمنزلة اسحاق من ابراهیم و بمنزلة هارون من موسی و بمنزلة شمعون من عیسی الا انه لا نبی بعدی))

''امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ہبۃ اللہ (حضرت شیث) کی نسبت آدم سے اور سام کی نسبت نوح سے اور اسحاق کی نسبت ابراہیم سے اور ہارون کی نسبت موسیٰ سے اور شمعون (حواری) کی نسبت عیسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔''

((قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :علی منی بمنزلة هارون من موسیٰ))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ہارون کی نسبت موسیٰ سے۔''

☆☆☆

فصل نمبر 87:

طاعة علي:

اطاعت علی

اطاعت علی اطاعت نبی ہے:

((عن ابی ذر رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعلی بن ابی طالب رضی الله عنه :من اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصانی، فقد عصی الله، ومن اطاعك فقد اطاعنی، ومن عصاك، فقد عصانی))

''حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی

طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جو ہماری اطاعت کرے گا اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جو ہماری نافرمانی کرے گا اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔''

اللہ کا قرب:

((فی حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :اذا اردت ان تلقی اللہ وھو عنک راض، فاسلک طریق علی و مل معہ حیث مال و ارض بہ امامہ و عاد من عاداہ ووال من والاہ، ولا ید خلک فیہ شک))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت اللہ سے ملاقات کرنا چاہو اور وہ تم سے راضی ہو تو علی کے راستہ پر چلو اور ہر جگہ ان کے ساتھ رہو اور انہیں اپنا رہبر تسلیم کرو اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمن اور ان کے دوستوں کے ساتھ دوست رہو اور ان کے بارے میں اپنے اندر کوئی شک وشبہ ایجاد نہ کرو۔''

حضرت علی کے بارے میں سیدنا عمار بن یاسر کو نصیحت:

((عن ابی ایوب الانصاری قال :سمعت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول لعمار بن یاسر :تقتلک الفئۃ الباغیۃ وانت مع الحق والحق معک ، یا عمار !اذا رایت علیاً سلک وادیاً وسلک الناس وادیاً غیرہ، فاسلک مع علی ودع الناس، انہ لن یدلیک فی ردی ولن یخرجک من الھدی))

''حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ایک ستمگر گروہ تم کو قتل کرے گا۔ جب کہ تم حق پر ہو اور حق تمہارے ساتھ ہے۔ اے عمار! جس وقت تم یہ دیکھو کہ علی ایک راستے پر چل رہے ہیں اور لوگ دوسرے راستے پر چل رہے ہیں تو علی کے راستہ کو اختیار کرو، لوگوں کے راستے کو چھوڑ دو، اس لئے کہ وہ تم کو نابودی کی طرف نہیں لے جائے گا اور ہدایت کے راستہ سے خارج نہیں کرے گا۔''

سیدنا علی کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن ماننا:

((فی حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم):یا بن عباس !اذا اردت ان تلقی اللہ وھو عنک راض !فاسلک طریقۃ علی بن ابی طالب و مل معہ حیث مال، وعاد من عاداہ، ووال والاہ))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس سے فرمایا: اے عباس کے بیٹے! جس وقت اللہ سے ملاقات کرنا چاہو اور وہ تم سے راضی ہو تو علی بن ابی طالب کے طریقہ پر چلو اور جس چیز پر وہ توجہ رکھتے ہیں

توجہ رکھو اور ان کے دشمنوں کو دشمن اور دوستوں کو دوست رکھو۔"

حضرت علی کا فرمان:

((فی حدیث عن علی رضی اللہ عنہ :حربی حرب اللہ، وسلمی سلم اللہ، وطاعتی طاعة اللہ، وولایتی ولایة اللہ، واتباعی اولیاء اللہ، وانصاری انصار اللہ))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ساتھ جنگ اللہ کے ساتھ جنگ اور میرے ساتھ صلح اللہ کے ساتھ صلح اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت اور میرے ساتھ دوستی اللہ کے ساتھ دوستی ہے، میرے پیروکار اللہ کے دوست اور میرے دوست اللہ کے دوست ہیں۔"

حضرت علی اور رسول اللہ کی فرمانبرداری اللہ کی فرمانبرداری ہے:

((بالاسناد ، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، قال :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :من اطاعنی فقد اطاع اللہ، ومن عصانی، فقد عصی اللہ،ومن اطاع علیا فقد اطاعنی، ومن عصی علیا فقد عصانی))

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے علی کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔"

((عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ ، قال :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم : لعلی :من اطاعك فقد اطاعنی، ومن عصاك فقد عصانی))

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔"

رسول اللہ کی دوستی کا دعویدار ے جھوٹا ہے جب تک علی سے محبت نہ کرے:

((بالاسناد، عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر رضی اللہ عنہ قال :سمعت جابر بن عبد اللہ الانصاری یقول :ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کان ذات یوم فی منزل ام ابراهیم وعندہ نفر من اصحابه اذا اقبل علی بن ابی طالب ، فلما بصربه النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :یا معشر الناس !اقبل الیکم خیر للناس بعدی، وھو مولیکم ، طاعته مفروضة کطاعتی ومعصیته محرمة کمعصیتی، معشر الناس !انا دار

الحكمة وعلى مفتاحها، ولن يوصل الى الدار الا بالمفتاح، وكذب من زعم انه يحبني ويبغض عليا))

''حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم کی والدہ (سیدہ ماریہ قبطیہ) کے گھر میں تھے اور چند اصحاب بھی آپ کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ اس وقت علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے، جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ حضرت علی پر پڑی تو فرمایا: اے لوگو! تمہارے سامنے وہ شخص ظاہر ہوا ہے کہ جو میرے بعد لوگوں میں سے بہترین فرد ہے۔ وہ تمہارے سرپرست ہیں، جس طرح میری اطاعت واجب ہے ان کی اطاعت بھی واجب ہے اور میری نافرمانی کی طرح ان کی نافرمانی بھی حرام ہے۔ اے لوگو! میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کی چابی ہیں اور چابی کے علاوہ کوئی گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے اور علی سے دشمنی کرتا ہے۔''

علی المرتضیٰ کی فرمانبرداری:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :علي طاعته طاعتي ومعصيته معصيتي))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔''

((عن ابی ذر قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم:من اطاعني فقد اطاع الله، ومن عصاني فقد عصى الله ومن اطاع عليا فقد اطاعني، ومن عصى عليا فقد عصاني))

''حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی ہے اور جس نے علی کی پیروی کی اس نے میری پیروی کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔''

بہترین فرد:

((قال صلى الله عليه و آله وسلم :علي خير من اترك بعدي فمن اطاعه فقد اطاعني، ومن عصاه فقد عصاني))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ایک بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔''

حضرت علی کی دوستی ایمان اور دشمنی کفر ہے:

((عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال :حب علي ايمان و بغضه كفر، انا واياه آبو اهذه الامة))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی سے دوستی ایمان ہے اور ان سے دشمنی کفر ہے۔ میں اور وہ اس امت کے دو باپ ہیں۔"

امام باقر کا قول:

((قال الصادق رضي الله عنه: ولايتي لعلي بن ابي طالب رضي الله عنه احب الي من ولادتي منه، لان ولايتي لعلي بن ابي طالب فرض ، وولادتي منه فضل))

"امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ولایت میرے نزدیک محبوب تر ہے اس سے کہ میں ان کے صلب سے پیدا ہوا ہوں۔ اس لئے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ولایت مجھ پر واجب ہے، لیکن میری ان سے ولادت بس ایک فضیلت ہے۔"

جناب علی کی مخالفت:

((وفي رواية ابن عمر :قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم:يا علي !من خالفك فقد خالفني ومن خالفني فقد خالف الله))

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! جس نے تمہاری مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی اور جس نے میری مخالفت کی اس نے اللہ کی مخالفت کی۔"

((قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :عادى اللهمن عادى عليا))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی۔"

☆☆☆

فصل نمبر 88:

ذكر قول النبي علي مني وانا منه:

رسول اللہ کا یہ فرمانا کہ میں علی سے ہوں اور وہ مجھ سے

حدیث نمبر 1:

((حدثنا بشر بن هلال، عن جعفر بن سليمان ، عن يزيد الرشك ، عن مطرف بن عبدالله، عن عمران بن حصين قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ان علياً مني

وانامنه' وولی کل مومن بعدی))
(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 309 رقم 8090 وص 432 رقم 8399 وطبع آخر ج 5 ص 45 رقم 8146 وص 126 رقم 8453' مسند احمد ج 4 ص 437' 438 رقم 20170 فضائل الصحابۃ ج 2 ص 749 رقم 1035 وص 468 رقم 1060 وص 805 رقم 1104' جامع الترمذی ص 845 رقم 3712' صحیح ابن حبان ج 9 ص 41 رقم 6890 وطبع آخر ج 15 ص 374 رقم 6929' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 375 رقم 32112' مسند البزار ج 9 ص 40 رقم 3558' مسند ابی یعلیٰ ج 1 ص 184 رقم 350' مسند الصحابۃ للرویانی ص 62 رقم 119' مسند ابی داوٗد الطیالسی ص 111 رقم 829 وطبع آخر ج 1 ص 444 رقم 868' المستدرک للحاکم ج 3 ص 110 رقم 4636' الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم ج 4 ص 321' المعجم الکبیر ج 18 ص 128' حلیۃ الاولیاء ج 6 ص 321' تاریخ دمشق لابن منظور ج 17 ص 348 تا 350' سیر أعلام النبلاء (سیرۃ) ص 622' مشکوٰۃ رقم 6090' اسد الغابۃ ج 4 ص 116' 117' الریاض النضرۃ ج 4 ص 111' الاصابۃ ج 4 ص 468)

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی (محبوب) ہے۔''

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا احمد بن سلیمان قال: (حدثنا زید بن حباب' قال: حدثنا شریك) اخبرنا یحیی بن آدم اسرائیل عن ابی اسحق قال: حدثنی حبشیی بن جنادة السلولی قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول: علی منی وانا منه۔ (فقلت لابی اسحاق: این سمعته؟ قال: وقف علی رضی اللہ تعالیٰ عنه ھھنا فحدثنیی' رواه اسرائیل' فقال: عن ابی اسحاق' عن البراء))
(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 310 رقم 8091 وص 433 رقم 8400 وطبع آخر ج 5 ص 45 رقم 8147 وص 127 رقم 8454' سنن ابن ماجہ رقم 119' جامع الترمذی ص 846 رقم 3719' مسند احمد ج 4 ص 165 رقم 17645' 17651' 17652' 17653' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 725 رقم 1010 وص 742 رقم 1032' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 369 رقم 32063' کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص 585 رقم 3120' مشکوٰۃ رقم 6092)

''حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں۔ ''السنن الکبریٰ للنسائی'' میں اسرائیل کا قول ہے کہ میں نے ابو اسحاق سے پوچھا: آپ نے یہ حدیث کہاں سے سنی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ حبشی بن جنادہ نے یہاں کھڑے ہو کر یہ حدیث بیان کی تھی۔''

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا احمد بن سلیمان' قال: حدثنا اسرائیل' عن ابی اسحق' عن البراء بن عازب قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لعلی: انت منی وانامنك (ورواه القاسم بن

یزیدالجرمی عن اسرائیل' عن ابی اسحق' عن هبیرة بن یریم' وهانی بن هانی' عن علی رضی اللہ عنه))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج7ص433رقم8401وطبع آخر ج5ص127رقم8455' بخاری رقم2699' 4251' مصنف عبدالرزاق ج10ص221رقم4845' مصنف ابن ابی شیبۃ ج6ص371رقم32081' دلائل النبوۃ للبیہقی ج4ص338' السنن الکبریٰ للبیہقی ج8ص5رقم15768ورقم15770' شرح السنۃ ج8ص105رقم3936)

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے۔ (اور اس کو روایت کیا قاسم بن یزید جرمی نے از اسرائیل' از ابو اسحاق' از هبیرہ بن یریم' از هانی بن هانی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے)۔''

حدیث نمبر 4:

((اخبرنا احمد بن حرب قال: حدثنا القاسم الجرمی قال حدثنا اسرائیل' عن ابی اسحاق عن هبیرة بن یریم' وهانیء بن هانی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لماصدرنا من مکة اذاابنة حمزة تنادی: یاعم' یاعم' فتناولها علی رضی اللہ تعالیٰ عنه 'واخذهافقال لصاحبته فاطمة: دونك ابنة عمك' فحملتها فاختصم فیها علی وزیدوجعفر' فقال علی: انا اخذتها وهی ابنة عمی' وقال جعفر: ابنة عمی وخالتها تحتی' وقال زید ابنة اخی' فقضی بها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لخالتها' وقال: الخالة بمنزلة الام' وقال لعلی: انت منی (بمنزلة هارون) وانامنك' وقال لجعفر' اشبهت خلقی وخلقی' وقال لزید: یازید انت اخوناومولانا))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7ص433رقم8402وطبع آخر ج5ص167 رقم 8457' مسند احمد ج1ص99رقم770 ورقم109ورقم857 وص115رقم931' تحفۃ الاخیار بترتیب شرح مشکل الاثار ج4ص68رقم2318وص70رقم 2321' المستدرک للحاکم ج3ص120رقم4672' مشکاۃ رقم3377' السنن الکبریٰ للبیہقی ج10ص226رقم 21027)

''حضرت ھانی بن ھانی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم (عمرۃ القضاء کے موقعہ پر) مکۃ المکرمۃ سے جانے لگے تو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی پکارتی ہوئی آئی: اے میرے چچا! اے میرے چچا! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا ہاتھ تھام لیا' پھر اپنی زوجہ (سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے فرمایا: اس کو سنبھالیے! یہ آپ کے چچا کی بیٹی ہے تو انہوں نے اسے اٹھالیا۔ پھر اُس بچی کی کفالت کے معاملہ میں حضرت علی' حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین تنازع پیدا ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس بچی کو لینے کا زیادہ حقدار

میں ہوں کیونکہ یہ میری چچازاد ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ بچی میری بھی چچازاد ہے اور اس کی خالہ میری زوجہ ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے (کیونکہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مواخات ہوئی تھی) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اس کی خالہ کے سپرد کیا اور فرمایا: خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: تم صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہو اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: اے زید! تم ہمارے بھائی اور دوست ہو۔"

☆☆☆

فصل نمبر 89:

ذکر قول النبی علی کنفسی:

رسول اللہ کا یہ فرمانا کہ علی میری جان کی مانند ہے

((اخبرنا العباس بن محمد الدوری 'قال بحدثنا الاحوص بن جواب'قال: حدثنا یونس بن ابی اسحق' عن زید ابن یبثع' (یثیع) عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتھن بنوربیعۃ (ولیعۃ) او لا بعثن علیھم لاکنفسی' ینفذفیھم امری' فیقتل المقاتلۃ' ویسبی الذریۃ فماراعنی الا وکف عمر فی حجزتی من خلفی: من یعنی؟ قلت ایاك یعنی وصاحبك' (فقلت: ما ایاك یعنی ولا صاحبك) قال: فمن یعنی؟ قال: قلت: خاصف النعل' قال: وعلی یخصف النعل))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 434 رقم 8403 وطبع آخر ج 5 ص 127 رقم 8457' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 706 رقم 966 وص 733 رقم 1008' مصنف عبدالرزاق ج 10 ص 220 رقم 20557 مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 371 رقم 32077 ورقم 32084' مسند البزار ج 3 ص 259 رقم 1050' مسند ابی یعلی ج 1 ص 354 رقم 856' مجمع الزوائد ج 9 ص 124 رقم 14766 وص 163 رقم 14960' کشف الاستار ج 3 ص 223' 224 رقم 261' الریاض النضرۃ ج 4 ص 103' ازالۃ الخفاء ج 4 ص 425)

"حضرت زید بن یثیع حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنو ولیعہ کو چاہیے کہ باز آجائیں ورنہ میں اُن پر ایسے شخص کو بھیجوں گا جو میری جان کی طرح ہے وہ ان پر میرا حکم نافذ کرے گا اور لڑنے والوں سے جنگ کرے گا' اور ان کی اولاد کو باندی بنائے گا۔ پس

میں نے ابھی حرکت نہیں کی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے دامن سے پکڑ کر پوچھا: اس سے کون مراد ہے؟ میں نے کہا: اس سے نہ تم مراد ہو اور نہ ہی تمہارا ساتھی' کہا: پھر کون مراد ہے؟ میں نے کہا: جوتی مرمت کرنے والا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: اور اس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوتی کی مرمت کر رہے تھے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 90:

ذکر قول النبی لعلی انت صفیی وامینی:

رسول اللہ کا فرمان: اے علی آپ میری صفی اور امین ہیں

((اخبرنا زکریا بن یحیی' قال: حدثنا ابن ابی عمر (وابو مروان' قالا) قال: حدثنا عبدالعزیز' عن یزید بن عبداللہ بن اسامة بن الھاد' عن محمد بن نافع بن عجیر' عن ابیه ' عن علی رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: اما انت یاعلی: انت صفیی وامینی))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 434 رقم 8404 وطبع آخر ج 5 ص 128 رقم 8458' کتاب السنة لابن ابی عاصم رقم 1330' تحفة الاخیار بترتیب شرح مشکل الآثار ج 4 ص 70 رقم 2321' البحر الزخار المعروف بمسند البزار ج 3 ص 106 رقم 891' جمع الجوامع ج 3 ص 66 رقم 5722).

"حضرت نافع بن عجیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم میرے صفی اور میرے امین ہو۔"

☆☆☆

فصل نمبر 91:

ذکر قوله لایؤدی عنی الا انا وعلی:

حدیث کہ میری ذمہ داری ادا نہیں کرے گا مگر میں خود یا علی

((اخبرنا احمد بن سلیمان' (قال) حدثنا یحیی بن آدم (حدثنا) عن اسرائیل عن ابی اسحق' عن حبشیی بن جنادة السلولی' قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی منی وانا منه' فلایؤدی عنیی الا انا اوعلی))

(السنن الکبری للنسائی ج 7 ص 434 رقم 8405 وطبع آخر ج 5 ص 128 رقم 8459' مسند بن ابی شیبۃ ج 2 ص 342 رقم 844' مختصر تاریخ دمشق ج 18 ص 5'6'7)

''حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں۔ پس میری ذمہ داری ادا نہیں کرے گا مگر میں خود یا علی المرتضیٰ۔''

☆☆☆

فصل نمبر 92:

ذکر توجیہ النبی ببراء ۃ مع علی:

سورۃ توبہ کے ساتھ حضرت علی کو بھیجنے میں رسول اللہ کی توجیہ

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا محمد بن بشار' حدثنا عفان ' وعبدالصمد قالا: حدثنا حماد بن سلمۃ' عن سماك بن حرب' عن انس' قال: بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببراء ۃ مع ابی بکر' ثم دعاہ فقال: لاینبغی ان یبلغ ھذا الا رجل من اھلی' فدعا علیاً فاعطاہ اباھا))

(سنن الکبری للنسائی ج 7 ص 435 رقم 8406 وطبع آخر ج 5 ص 128 رقم 8460' جامع الترمذی ص 696 رقم 3090' مسند احمد ج 3 ص 212 رقم 13246 وص 283 رقم 14064' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 694 رقم 946 وص 895 رقم 1090' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 377 رقم 32126' مختصر تاریخ دمشق ج 18 ص 6)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ براۃ کیساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا پھر انہیں بلایا اور فرمایا: مناسب نہیں کہ اس کام کے لیے میرے اہل بیت کے سوا کوئی اور شخص بھیجا جائے' پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ سورۃ عطا فرمائی۔''

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا العباس بن محمد الدوری' قال: حدثنا ابو نوح (واسمہ عبدالرحمان بن غزوان) قرادعن یونس بن ابی اسحق' عن ابی اسحق' عن زید بن یثیع' عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ببراء ۃ الی اھل مکۃ مع ابی بکر' ثم اتبعہ بعلی' فقال لہ: خذالکتاب' فامض بہ الی اھل مکۃ قال: فلحقہ' فاخذالکتاب منہ' فانصرف ابوبکر وھو کئیب' فقال لرسول اللہ (یارسول اللہ!) صلی اللہ علیہ وسلم

أنزل في شيء؟ قال: لا‘ (الا‘ انی امرت ان ابلغه انااورجل من اهل بیتی))
(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 435 رقم 8407 وطبع آخر ج 5 ص 128 رقم 846 8‘ مسند احمد ج 1 ص 3 رقم 4 وص 151 رقم 1297‘ فضائل الصحابۃ ج 2 ص 876 رقم 1203‘ مسند ابی یعلی ج 1 ص 64 رقم 99‘ السیرۃ النبویۃ لابن اسحاق ص 623‘ مجمع الزوائد ج 7 ص 29 رقم 11039‘ الریاض النضرۃ ج 4 ص 114)

”حضرت زید بن یثیع حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورۃ براۃ دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا‘ پھر ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ کیا اور فرمایا: تم وہ مکتوب ان سے لے لو اور اہل مکہ کی طرف چلے جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچ گئے اور ان سے مکتوب لے لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین حالت میں واپس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرے خلاف کوئی وحی اتری ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں‘ مگر مجھے حکم کیا گیا ہے کہ یہ ذمہ داری میں خود نبھاؤں یا میرے اہل بیت کا کوئی شخص نبھائے۔“

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا زکریا بن یحیی‘ قال: حدثنا عبداللّٰہ بن عمر قال: حدثنا اسباط‘ عن فطر‘ عن عبداللّٰہ بن شریك‘ عن عبداللّٰہ بن الرقیم عن سعد قال بعث رسول اللّٰہ ابابکر ببراۃ‘ حتی اذاکان ببعض الطریق ارسل علیاً رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه‘ فاخذهامنه‘ ثم سار بها‘ فوجدابوبکر فی نفسه‘ فقال: رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: لایؤدی عنی الا انا اورجل منی))
(السنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 435 رقم 8408 وطبع آخر ج 5 ص 129 رقم 8462)

”حضرت عبداللہ بن رقیم حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورۃ البراءت کے ساتھ روانہ کیا حتیٰ کہ جب وہ کچھ منزلیں طے کر چکے تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ان کے پیچھے) روانہ کیا تو انہوں نے اُن سے وہ سورۃ واپس لے لی اور آگے روانہ ہو گئے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دل میں کچھ محسوس کیا تو شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: مجھ سے متعلق حقوق ادا نہیں کرے گا مگر میں خود یا مجھ ہی سے ایک شخص۔“

حدیث نمبر 4:

((اخبرنا اسحق بن ابراهیم بن راهویه‘ قال: قرات علی ابی قرۃ موسیٰ بن طارق‘ عن ابن جریج: حدثنی عبداللّٰہ (بن عثمان) بن خثیم‘ عن ابی الزبیر‘ عن جابر ان النبی

صلی الله عليه وسلم حين رجع من عمرة الجعرانة بعث ابابكر على الحج، فاقبلنا معه، حتى اذا كنا بالعرج ثوب بالصبح، فلما استوىٰ للتكبير سمع الرغوة خلف ظهره، فوقف عن التكبير، فقال هذه رغوة ناقة رسول الله صلى الله عليه وسلم الجدعاء، لقد بدالرسول الله صلى الله عليه وسلم في الحج، فلعله ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم فنصلي معه، فاذا على رضي الله تعالىٰ عنه عليها، فقال له ابوبكر: امير ام رسول؟ قال: لا، بل رسول، ارسلنيى رسول الله صلى الله عليه وسلم (ببراءة) أقرئوها على الناس في مواقف الحج، فقد منامكة، فلما كان قبل التروية بيوم، قام ابوبكر فخطب الناس فحدثهم عن مناسكهم، حتى اذافرغ، قام على رضي الله تعالىٰ عنه، فقرأ على الناس براءة حتى ختمها، ثم خرجنامعه حتى اذاكان يوم عرفة، قام ابوبكر فخطب الناس فحدثهم عن مناسكهم، حتى اذا فرغ، قام على رضي الله تعالىٰ عنه، فقرأ على الناس براءة حتى ختمها، فلما كان النفر الاول قام ابوبكر فخطب الناس فحدثهم كيف ينفرون او كيف يرمون، فعلمهم مناسكهم، فلما فرغ قام على رضي الله تعالىٰ عنه فقرأ على الناس براءة حتى ختمها))

(السنن الکبریٰ للنسائی ج5 ص129 رقم 8463 وطبع آخر ج4 ص147 رقم 3970 وج7 ص435 رقم 8409، سنن الدارمی ج2 ص57 رقم 1915، صحیح ابن خزیمہ ج2 ص1396 رقم 2974، صحیح ابن حبان ج8 ص222 رقم 6611، دلائل النبوۃ للبیہقی ج5 ص297، 298)

''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرۃ الجعرانہ سے واپس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حج کا امیر بنا کر بھیجا تو ہم سب آپ کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب ہم مقام عرج پر پہنچے تو فجر کی اذان کہی گئی پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر تحریمہ کہنے کے لیے تیار ہوئے تو انہوں نے پیچھے سے اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی تو تکبیر موقوف کر دی، پھر فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ''جدعاء'' کے بلبلانے کی آواز ہے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حج کے معاملہ میں کوئی نئی بات نازل ہوئی ہے لہٰذا ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہوں تو ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھیں گے پس جب دیکھا گیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس اونٹنی پر سوار تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ امیر ہیں یا قاصد؟ انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ میں بھیجا ہوا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورہ براۃ کے ساتھ بھیجا ہے میں اس کو لوگوں کے سامنے حج کے مقامات میں پڑھوں گا۔ پس ہم مکۃ المکرمہ پہنچ گئے تو آٹھ ذی الحج سے ایک روز پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے پھر لوگوں کو خطبہ دیا، انہیں مناسک حج

بتلائے حتیٰ کہ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور لوگوں کے سامنے سورۃ براۃ کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ اسے ختم کر دیا' پھر ہم چل پڑے حتیٰ کہ عرفۃ کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر خطبہ دیا اور لوگوں کو حج کے مسائل بتلائے یہاں تک کہ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُٹھ کر لوگوں کے سامنے سورۃ براۃ تلاوت فرمائی حتیٰ کہ اسے ختم کر دیا۔ پھر جب منیٰ کا میدان آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں بتایا کہ وہ کیسے رمی کریں اور کیسے کوچ کریں' پھر انہیں مناسک سکھائے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر سورۃ براۃ کی تلاوت فرمائی حتیٰ کہ اسے ختم کر دیا۔"

☆☆☆

فصل نمبر 93:

ذکر اشقی الناس:

سب سے بڑے بدبخت کا ذکر

((اخبرنا محمد بن وهب (عبداللہ بن سماك بن ابی كريمة الحرانی) قال: حدثنا محمد بن سلمة قال: حدثنا ابن اسحق' عن يزيد بن محمد بن خثيم' عن محمد بن كعب القرظی' عن محمد بن خثيم' عن عمار بن ياسر' قال: كنت انا وعلی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه رفيقين فی غزوة العشيرة من بطن ينبع' فلما نزلها رسول الله صلی الله عليه وسلم اقام بها شهرا' فصالح فيها بنی مدلج وحلفاء هم من ضمرة فوادعهم' (رأينا أناسا من بنی مدلج يعملون فی عين لهم' اوفی نخل) فقال لی علی رضی الله تعالیٰ عنه هل لك يا ابا اليقظان' ان ناتی هولاء' (نفر من بنی مدلج يعملون فی عين لهم) هل لك يا ابا اليقظان ' ان ناتی هولاء' (نفر من بنی مدلج يعملون فی عين لهم) فننظر كيف يعملون؟ قال: قلت ان شئت فجئناهم فنظرنا الی اعمالهم ساعة' ثم غشينا النوم' فانطلقت انا وعلی حتی اضطجعنا فی ظل صور من النخل' وفی دقعاء من التراب' فنما نبهنا الله ماأهبنا (انبهنا) الا رسول الله صلی الله عليه وسلم يحركنا برجله وقد تربنا من تلك الدقعاء التی نمنا فيها' فيومئذ قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لعلی رضی الله تعالیٰ عنه بمالك يا ابا تراب؟ لما يری عليه من التراب ثم قال: الا احدثك ما باشقی الناس رجلين؟ قلنا: بلی يا رسول الله! قال: احيمر ثمود الذی عقر الناقة' والذی يضربك (ياعلی) علی هذه ' ووضع يده علی قرنه' حتی يبل منها هذه' واخذ بلحيته))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص464 رقم 485 وطبع آخر ج5 ص153 رقم 8538' مسند احمد ج4 ص263 رقم 18511' فضائل الصحابہ للامام احمد ج2 ص854 رقم 1172' المستدرک للحاکم ج3 ص140 رقم 4734' الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم ج1 ص147 رقم 175' تحفۃ الاخیار بترتیب شرح مشکل الآثار ج9 ص236 رقم 6560' دلائل النبوۃ لابی نعیم ص552 رقم 490' دلائل النبوۃ للبیہقی ج3 ص12' 13' السیرۃ النبوۃ لابن ھشام ج2 ص190' 191' البدایۃ والنھایۃ ج2 ص248' 249' السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ج2 ص319' تاریخ مدینۃ دمشق ج42 ص549' مختصر تاریخ دمشق ج18 ص86' 87)

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۃ العشیرۃ میں بطن ینبع کے مقام پر ایک دوسرے کے ساتھی تھے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے اور ایک ماہ قیام فرمایا۔ پھر بنو مدلج اور ان کے حلیف بنو ضمرۃ نے آپ کے ساتھ صلح کر لی اور باہم معاہدہ طے پا گیا تو ہم نے وہاں کچھ لوگوں کو دیکھا جو ایک کنویں یا کھجوروں کے درختوں میں کام کاج میں مشغول تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا: اے ابو الیقظان! کیا خیال ہے؟ کیا ہم بنو مدلج کے لوگوں کے پاس جا کر نہ دیکھیں کہ وہ کس طرح کام کرتے ہیں؟ میں نے کہا: جیسے آپ کی مرضی۔ پھر ہم چل پڑے اور کچھ دیر تک ان کا کام دیکھتے رہے' پھر ہم پر نیند طاری ہونے لگی تو میں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے حتی کہ کھجوروں کے سایہ میں مٹی پر جا کر سو گئے۔ پس ہم محو خواب تھے۔ اللہ کی قسم! ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نے بیدار نہیں کیا' آپ نے ہمیں پاؤں کی حرکت سے جگایا' ہم مٹی پر سوئے ہوئے تھے اور مٹی ہمیں لگ چکی تھی' اس لئے اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: اے ابو تراب تمہیں کیا ہوا؟ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمام لوگوں سے بڑھ کر دو بدبخت شخصوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا: قوم ثمود کا احیمر نامی شخص جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور (دوسرا وہ شخص) جو تجھے یہاں (کنپٹی) مارے گا' یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر رکھا' یہاں تک کہ اس ضرب سے جاری ہونے والے خون سے یہ تر ہو جائے گی' یہ فرماتے ہوئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگایا۔''

☆☆☆

فصل نمبر 94:

الترغیب فی نصرۃ علی:

حضرت علی کی مدد کرنے کی ترغیب

((اخبرنا یوسف بن عیسی قال: اخبرنا الفضل بن موسیٰ قال: حدثنا الاعمش، عن ابی اسحاق، عن سعید بن وهب قال: قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه فی الرحبة انشدباللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوم غدیرخم یقول: اللہ ولیی وانا ولی المومنین، ومن کنت ولیه فهذاولیه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه، وانصرمن نصره، فقال سعید: الی جنبی ستة، وقال حارثة بن نصر: قام ستة، وقال زید بن یثیع: قام عندی ستة، وقال عمرو ذومر: أحب من أحبه وابغض من ابغضه))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7ص466رقم8489وطبع آخرج5ص155رقم8542)

''حضرت سعید بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کھلے مقام میں خطبہ دیا، فرمایا: میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں غدیرخم کے دن کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا: میرا ولی (محبوب، مددگار اور وارث) اللہ ہے، اور میں تمام مومنین کا ولی (محبوب، مددگار اور وارث) ہوں، اور میں جس کا ولی ہوں تو یہ (علی) بھی اس کا ولی ہے۔ اے اللہ! تو اس سے محبت فرما جو علی سے محبت کرے، اور اس سے دشمنی فرما جو علی سے دشمنی رکھے، اور اس کی مدد فرما جو علی کی مدد کرے۔ سعید بن وہب کہتے ہیں: اس پر میرے پہلو میں چھ افراد کھڑے ہوئے۔ حارثہ بن نصر نے کہا: چھ آدمی کھڑے ہوئے، زید بن یثیع نے کہا: میرے نزدیک بھی چھ آدمی کھڑے ہوئے۔ حضرت عمرو ذی مر کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں: اے اللہ! تو اُس شخص کو محبوب رکھ جو علی کو محبوب رکھے اور اُس کو مبغوض رکھ جو علی سے بغض رکھے۔''

☆☆☆

فصل نمبر95:

في حب علي:

محبت علی کا بیان

جنابِ علی کی دوستی:

عن سعيد بن طريف قال :قال ابو جعفر رضي الله عنه :قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :الا ان جبرئيل اتاني فقال :يا محمد ! ربك يا مرك بحب علي بن ابي طالب و يامرك بولايته))

"سعید بن طریف سے نقل ہوا ہے کہ حضرت ابو جعفر محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لیں کہ جبرائیل مجھ پر نازل ہوئے اور کہا: اے محمد! آپ کا پروردگار آپ کو علی سے دوستی اور ولایت کا حکم دے رہا ہے۔"

علی کو دوست رکھو:

((قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم :ايها الناس !احبوا عليا فان الله يحبه))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! علی کو دوست رکھو کیونکہ اللہ انہیں دوست رکھتا ہے۔"

حضرت علی اللہ اور رسول کے اطاعت گزار:

((بالاسناد، قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :ان عليا وليكم بعدي، فاحب عليا فانه يفعل مايومر))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی تمہارے سرپرست ہیں، پس انہیں دوست رکھیں اس لئے کہ علی نے جو فرمان حاصل کیا ہے اس کی اطاعت کرتا ہے۔"

وصیت پیغمبر:

((عن ابي سعيد الخدري قال :قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :احبوا عليا فان لحمه من لحمي ودمه من دمي لعن الله اقواما ضيعوا فيه عهدي ونسوا فيه وصيتي مالهم عند الله من خلاق))

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کو دوست رکھو اس لئے کہ ان کا گوشت میرا گوشت اور ان کا خون میرا خون ہے۔ اللہ کی لعنت ہو اس گروہ پر جس نے ان کے حق میں میرے پیمان کو ضائع کیا اور ان کے بارے میں میری وصیت کو بھول گئے ان کا اللہ کے

نزدیک کوئی اجر نہیں۔"

حضرت علی سے دوستی:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم في حديث الا من احب عليا فقد احبني ، ومن احبني رضي الله عنه،و من رضي الله عنه كافاه بالجنة))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں کہ جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اللہ اس سے راضی ہے اور جس سے اللہ راضی ہو اس کا انعام بہشت ہوگی۔"

دشمنی علی علامت نفاق:

((بالاسناد، عن ابي جعفر رضي الله عنه قال: حب علي رضي الله عنه ايمان و بغضه نفاق))

"حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی سے محبت ایمان کی علامت اور دشمنی نفاق کی علامت ہے۔"

((قال: لا يحبك والذي نفسي بيده الا مومن قد امتحن الله قلبه الايمان ولا يبغضك الا منافق او كافر))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! فقط وہ مومن تمہیں دوست رکھتا ہے جس کے دل کو اللہ نے ایمان کیلئے آزمایا ہے اور منافق یا کافر کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرے گا۔"

((قال النبي صلى الله عليه و آله وسلم :يا علي ! لا يحبك الا مومن تقي، ولا يبغضك الا منافق شقي))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! متقی اور مومن کے علاوہ کوئی تمہیں دوست نہیں رکھتا اور منافق و بدبخت کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔"

((عن ام سلمة قالت :سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول :لا يحب عليا الا مومن ولا يبغضه الا منافق))

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی منافق علی کو دوست نہیں رکھتا اور کوئی بھی مومن علی سے دشمنی نہیں کرتا۔"

((عن ام سلمة (رضي الله عنها) قالت :كان رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول :لا يحب عليا منافق ولا يبغضه مومن))

"سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے علاوہ کوئی علی کو دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں کرتا۔"

((قال النبی صلی الله علیه و آله و سلم :ایها الناس !او صیکم بحب ذی القربی اخی و ابن عمی علی بن ابی طالب ، لایحبه الا مومن و لا یبغضه الا منافق، من احبه فقد احبنی، و من ابغضه فقد ابغضنی، و من ابغضنی عذبه الله بالنار))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اپنے اہل بیت سے کہ میرے بھائی اور چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب بھی ان میں سے ہیں، دوستی کی سفارش کرتا ہوں۔ مومن کے علاوہ انہیں کوئی دوست نہیں رکھے گا اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں کرے گا۔ جس نے انہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اللہ اس کو دوزخ کی آگ میں عذاب دے گا۔"

((قال النبی صلی الله علیه و آله و سلم فی خطبته :او صیکم بحب ذی قربیها اخی و ابن عمی علی ابن ابی طالب، لایحبه الا مومن و لا یبغضه الا منافق))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا: میں تمہیں اپنے اہل بیت، اپنے بھائی اور اپنے چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب سے دوستی کی سفارش کرتا ہوں کیونکہ مومن کے علاوہ کوئی انہیں دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمن نہیں کرتا۔"

((کان علی یقول :والله لا یحبنی الا مومن ، و لا یبغضنی الا منافق))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مومن کے علاوہ مجھے کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ مجھ سے کوئی دشمنی نہیں کرتا۔"

((عن سوید بن غفلة قال :سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم :یا علی ! لا یحبك الا مومن و لا یبغضك الا منافق))

"سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! مومن کے علاوہ کوئی تمہیں دوست نہیں رکھتا، اور منافق کے علاوہ کوئی آپ سے دشمنی نہیں کرتا۔"

((وعن ابن عباس قال:نظر رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم الی علی فقال :لا یحبك الا مومن و لا یبغضك الا منافق،من احبك فقد احبنی و من ابغضك فقد ابغضنی ، وحبیبی حبیب الله و بغیضی بغیض الله، ویل لمن ابغضك بعدی))

"حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمہیں مومن کے علاوہ کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا، جس نے تمہیں

دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے۔ میرا دوست اللہ کا دوست اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ افسوس ہے اس پر جو میرے بعد تم سے دشمنی کرے گا۔"

((عن علی رضی اللہ عنہ قال :قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :لا یحب علیا الا مومن و لا یبغضہ الا منافق))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے علاوہ علی کو کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں رکھتا۔"

((قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) یا علی! انت اول ھذہ الامة ایمانا باللہ ورسولہ واولھم ھجرة الی اللہ ورسولہ لا یحبك والذی نفسی بیدہ۔ الا مومن قد امتحن اللہ قلبہ الایمان، ولا یبغضك الا منافق او کافر))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم میری امت میں سے پہلے فرد ہو جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پہلے فرد ہو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی۔ مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس مومن کے علاوہ جس کے دل کو اللہ نے ایمان سے آزمایا ہے تمہیں کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق اور کافر کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔"

سعادت مند اور بدبخت:

((قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :یا علی اطوبی لمن احبك، والویل لمن ابغضك))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! خوش نصیب ہے وہ شخص جو تمہیں دوست رکھے اور بدبخت ہے وہ شخص جو تم سے دشمنی کرے۔"

((قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :طوبی لمن احب علیا، والویل لمن ابغضہ))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعادت مند اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو علی کو دوست رکھتا ہے اور بدبخت ہے وہ شخص جو ان سے دشمنی کرتا ہے۔"

((عن عبد اللہ بن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :یا علی من احبك ووالاك احببتہ وو الیتہ، ومن ابغضك وعاداك ابغضتہ وعادیتہ لانك منی وانا منك))

"حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! جو تمہیں دوست رکھے گا اور تم سے محبت کرے گا میں اسے دوست رکھوں گا اور اس سے محبت کروں گا اور جو تم سے دشمنی کرے گا اور تمہاری مخالفت کرے گا میں اس سے دشمنی رکھوں گا اور اس کی مخالفت کروں گا اس لئے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔"

یوم قیامت اور جناب علی کی زیارت:

((عن الحارث عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال :من احبنی رانی یوم القیامة حیث یحب ، و من ابغضنی رآنی یوم القیامة حیث یکره))

''حارث نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھے گا قیامت کے دن مجھے اسی طرح دیکھے گا جس طرح وہ پسند کرتا ہے اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا قیامت کے دن مجھے اس طرح دیکھے گا جیسے وہ پسند نہیں کرتا۔''

حضرت علی سے دوستی کے فوائد:

((عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم :الا و من احب علیاً کتب الله له براء ة من النار و برائة من النفاق و جوازا علی الصراط و اماناً من العذاب))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی علی کو دوست رکھے تو اللہ اس کیلئے آگ سے دوری، نفاق سے دوری، پل صراط سے عبور کرنا، عذاب سے امان لکھے گا۔''

چہرہ چودہویں رات کے چاند جیسا:

((عن النبی صلی الله علیه وسلم :الا و من احب علیاً جاء یوم القیامة و وجهه کالقمر لیلة البدر))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لیں جو بھی علی کو دوست رکھے گا قیامت کے دن وہ اس طرح حشر میں وارد ہوگا کہ اس کا چہرہ چودہویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔''

فرشتوں کا مصافحہ کرنا:

((عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم :الاو من احب علیا و مات علی حبه، صافحته الملائکة))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی کو دوست رکھے اور ان کی محبت میں مر جائے ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے۔''

زندگی اور موت میں جناب علی کی دوستی:

((عن یحیی بن عبد الرحمن الانصاری سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یقول :احب علیا فی حیاته و مماته کتب له الامن و الایمان))

''حضرت یحییٰ بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو علی کو زندگی اور موت میں دوست رکھے گا تو اس کیلئے آرام اور سکون مقرر کیا جائے گا۔''

رسول اللہ کی دوستی کے لیے حضرت علی کی دوستی لازمی ہے:

((عن ابن عباس رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم :علی اقضی امتی فمن احبنی فلیحبه فان العبد لا ینال و لایتی الا بحب علی))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قضاوت میں علی میری امت میں سے دانا ترین فرد ہیں، جو مجھے دوست رکھے تو اسے علی کو بھی دوست رکھنا چاہیے، اس لئے کہ کوئی بندہ بھی علی کی محبت کے بغیر میری دوستی تک نہیں پہنچے گا۔''

((وروی عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم :من احب علیا فقدا حبنی، ومن احبنی فقد احب الله))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے اللہ کو دوست رکھا۔''

اہل بیت سے محبت:

((عن سلمان رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :لایومن رجل حتی یحب اهل بیتی بحبی، فقال عمر بن الخطاب:واما علامة حب اهل بیتك ؟ قال :هذا ، وضرب بیده علی علی))

''حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی مومن نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ میری محبت کی خاطر میرے اہل بیت کو دوست رکھتا ہو۔ حضرت عمر بن خطاب نے کہا: آپ کے اہل بیت سے محبت کرنے کی علامت کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: یہ ہیں محبت کی نشانی۔''

سیدنا سلمان فارسی کی روایت:

((وروی عن سلمان الفارسی قال :رایت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ضرب فخد علی بن ابی طالب و صدره، وسمعته یقول :محبك محبی ومحبی محب الله، مبغضك مبغضی، ومبغضی مبغض الله))

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زانو اور سینہ پر ہاتھ مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: تمہیں دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔''

اسیر محبت الٰہی کا لقب:

((عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :الا و من احب علیا سمی فی السماوات والارض اسیر اللہ))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لیں جو علی کو دوست رکھے گا تو وہ آسمان اور زمین پر اسیر محبت الٰہی کے نام سے پکارا جائے گا۔"

امین اللہ:

((عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :الا و من احب علیا سمی امین اللہ فی الارض))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو علی کو دوست رکھے گا تو وہ زمین پر امین اللہ کے نام سے پکارا جائے گا۔"

حضرت علی سے دوستی عبادت ہے:

((وقال (النبی) صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :حب علی عبادۃ))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی سے دوستی عبادت ہے۔"

حضرت امام جعفر صادق کا قول

((فی حدیث الحسن بن صالح بن حی یقول :سمعت جعفر بن محمد یقول :حب علی عبادۃ ، وخیر العبادۃ ما کتمت))

"حسن بن صالح بن حی کہتے ہیں کہ میں نے جعفر بن محمد باقر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت علی سے دوستی عبادت ہے اور بہترین عبادت وہ عبادت ہے جو چھپی ہوئی ہو۔"

حضرت علی کے دوستوں کے فضائل:

((عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال :کنت ذات یوم عند النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا قبل بوجھہ علی علی بن ابی طالب فقال :الا ابشرك یا ابا الحسن !قال :بلی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ قال :ھذا جبرئیل رضی اللہ عنہ یخبرنی عن اللہ تعالیٰ انہ قد اعطی محبیك سبع خصال، الرفق عند الموت والانس عند الوحشۃ والنور عند الظلمۃ والامن عند الفزع والقسط عند المیزان والجواز عند الصراط ودخول الجنۃ قبل الناس "نور ھم یسعی بین ایدیھم وبائمانھم))

"حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: اے ابوالحسن! آیا میں تمہیں بشارت نہ

دوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! اے اللہ کے رسول! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل نے مجھے اللہ کی طرف سے خبر دی ہے کہ اللہ نے تمہارے دو بہنوں کو سات خصلتیں عطا کی ہیں: موت کے وقت سانس میں آسانی کرنا، وحشت کے وقت دوستی اور انس، تاریکی کے وقت نور، خوف کے وقت امان، میزان میں عدالت، پل صراط سے عبور کرنا اور تمام لوگوں سے پہلے بہشت میں جانا اور اس وقت ان کا نور ان کے چہرے کے سامنے اور ان کی دائیں طرف حرکت میں ہوگا۔"

عنوان صحیفہ مومن:

قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :عنوان صحيفة المومن حب على بن ابى طالب))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب سے دوستی عنوان صحیفہ مومن ہے۔"

جناب علی سفینۃ النجاۃ:

((عن ابى الحسن على بن موسىٰ الرضا عن ابيه عن آبائه قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :من احب ان يركب سفينة النجاة ويتمسك بالعروة الوثقى ويعتصم بحبل الله المتين فليوال علياً بعدى وليعاد عدوه))

"ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نجات کی کشتی پر سوار ہونا اور مضبوط ترین سہارے پر بھروسا کرنا اور اللہ کی مضبوط رسی کو تھامنا پسند کرتا ہے، اسے میرے بعد علی سے دوستی رکھنی چاہیے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی کرے۔"

العروۃ الوثقیٰ:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :من احب على بن ابى طالب فقد استمسك بالعروة الوثقى))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی سے محبت کی اس نے مضبوط ترین رسی کو تھاما ہے۔"

جناب علی اور اہل بیت سے محبت:

((عن الرضا عن آبائه قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :من احب ان يتمسك بالعروة الوثقى فليتمسك بحب على و اهل بيتى))

"امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ مضبوط سہارے کو تھام لے اسے چاہیے کہ علی اور میرے اہل بیت کا دامن تھام لے۔"

دعاؤں کی قبولیت کا ایک ذریعہ

((عن ابن عمر قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :الاو من احب عليا قبل الله عنه صلاته وصيامه وقيامه و استجاب دعاءه))

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لیں جو بھی علی کو دوست رکھے گا تو اللہ اس کے روزے، نماز اور قیام کو قبول کرے گا اور اس کی دعاؤں کو مستجاب کرے گا۔''

جنت کے دروازوں کا کھلنا:

((وروى من احب عليا استغفرت له الملائكة وفتحت له ابواب الجنة الثمانية يدخلها من اى باب شاء بغير حساب))

''مروی ہے کہ جو بھی علی کو دوست رکھے گا ملائکہ اس کے لئے مغفرت طلب کریں گے اور اس کیلئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے تا کہ جس بھی دروازے سے چاہے بغیر حساب کے داخل ہو جائے۔''

حضرت علی کے چہرہ کی نورانیت سے:

((وروى خلق الله من نور وجه على بن ابى طالب رضى الله عنه سبعين الملائكة يستغفرون له ولمحبيه الى يوم القيامة))

''مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے چہرے کے نور سے ستر ہزار ملائکہ خلق کیے ہیں۔ وہ قیامت تک ان کیلئے اور ان کے دوستوں کیلئے مغفرت طلب کریں گے۔''

حضرت علی کی دوستی گناہوں کی بخشش کا سبب:

((وروى حب على بن ابى طالب يحرق الذنوب كما تحرق النار الحطب))

''مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی دوستی گناہوں کو جلا دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے۔''

((قال ابن عباس:حب على بن ابى طالب يا كل السيئات كما تاكل النار الحطب))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: علی بن ابی طالب کی دوستی برائیوں کو کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔''

حضرت ابوذر کی محبت علی:

((روى جابر بن عبد الله الانصارى، عن ابى ذر قال :كنت جالساً عند النبى صلى الله عليه وآله وسلم فى المسجد :اذا اقبل على رضى الله عنه ، فلما راه مقبلا قال :يا

اباذر ! من هذا المقبل ؟ فقلت :علي ، يا رسول الله۔ فقال :يا ابا ذر! اتحبه؟ فقلت :اى والله :يا رسول الله، انى لاحبه، واحب من يحبه))

''حضرت جابر بن عبداللہ انصاری نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: ہم مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ علی داخل ہوئے۔ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا: اے ابوذر! یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ علی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! کیا انہیں دوست رکھتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! اللہ کی قسم میں انہیں دوست رکھتا ہوں، جو انہیں دوست رکھتے ہیں میں ان کو بھی دوست رکھتا ہوں۔''

اللہ کا حاجات پوری کرنا:

((عن النبى صلى الله عليه و آله وسلم :الا ومن احب عليا صافحته الملائكة وقضى الله له كل حاجة))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی کو دوست رکھے گا، ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے اور اللہ اس کی حاجات کو پورا کرے گا۔''

فرشتوں کی سیدنا علی سے دوستی اور محبت:

((وروى :اول من اتخذ على بن ابى طالب اخاً من اهل السماء اسرافيل ثم ميكائيل ثم جبرئيل ، واول من احبه من اهل السماء حملة العرش ثم رضوان خازن الجنة، ثم ملك الموت))

''مروی ہے کہ اہل آسمان میں سے سب سے پہلے جس نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی بنایا وہ اسرافیل تھے، اس کے بعد میکائیل اور اس کے بعد جبرائیل نے انہیں اپنا بھائی بنایا۔ اہل آسمان میں سے سب سے پہلے جنہوں نے ان سے محبت کی وہ عرش کو اٹھانے والے ملائکہ تھے، اس کے بعد ''رضوان'' یعنی بہشت کے خزانہ دار اور اس کے بعد ملک الموت نے ان سے محبت کی۔''

قبر کا جنت کا باغ بننا:

((وروى ومن احب عليا (هون الله) يهون الله عليه سكرات الموت وجعل قبره روضة من رياض الجنة))

''مروی ہے کہ جو بھی علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھے گا تو اللہ موت کی سختیوں کو اس کیلئے آسان کرے گا اور اس کی قبر کو بہشت کے باغات میں سے ایک باغ قرار دے گا۔''

پل صراط سے گزرنا:

((عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم :الا ومن احب علیا جاز علی الصراط کالبرق الخاطف))

''مروی ہے کہ جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھے گا تو وہ تیز بجلی کی طرح پل صراط سے عبور کرے گا۔''

((وروی من احب علیا مرعلی الصراط کالبرق الخاطف ولم یر صعوبة))

''مروی ہے کہ جو بھی علی کو دوست رکھے گا تو وہ تیز بجلی کی طرح پل سے عبور کرے گا اور اسے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔''

جناب علی کے محبت کا اعمالنامہ:

((وروی من احب علیا، کتب لہ براءۃ من النار وجواز علی الصراط وامان من العذاب، ولم ینشرلہ دیوان ولم ینصب لہ میزان، وقیل لہ :ادخل الجنة بلا حساب))

''روایت ہے کہ جس نے علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھا تو اس کیلئے آگ سے دوری اور پل صراط سے عبور اور عذاب سے محفوظ لکھا جائے گا، اس کے عمل نامہ کو کھولا نہیں جائے گا اور اس کیلئے میزان نصب نہیں کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: بغیر کسی حساب کے بہشت میں داخل ہو جا۔''

رحمت کے دروازوں کا کھلنا:

((وروی من احب علیا انبت اللہ (اثبت اللہ) الحکمة فی قلبہ واخری علی لسانہ الصواب وفتح اللہ لہ ابواب الرحمة))

''مروی ہے کہ جس نے علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھا تو اللہ اس کے دل میں حکمت پیدا کرے گا اور اس کے زبان پر سچے کلمات جاری کرے گا اور اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔''

محبِ علی اور جنت:

((قل لمن احب علیا یتھیا لدخول الجنة))

''جو علی کو دوست رکھتا ہے اسے کہو بہشت میں جانے کیلئے تیار ہو جائے۔''

کرامت کا تاج:

((وروی من احب علیا وضع اللہ علی راسہ تاج الکرامة والبسہ خلة السلامة (العزة))

''مروی ہے کہ جو بھی حضرت علی کو دوست رکھے گا اللہ اس کے سر پر کرامت کا تاج رکھے گا اور اس کو سلامتی کا جامہ پہنائے گا۔''

((من احب عليا وضع على راسه تاج الكرامة))

''روایت ہے کہ جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھے گا اس کے سر پر کرامت کا تاج رکھا جائے گا۔''

کرامت کا لباس:

((وروى من احب عليا وضع على راسه تاج الملك، والبس حلة الكرامة))

''مروی ہے کہ جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھے گا، اس کے سر پر سلطنت کا تاج رکھا جائے گا اور اس کو کرامت کا لباس پہنایا جائے گا۔''

رسول اللہ اور جناب علی کے ساتھ محشور ہونا:

((قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم :من احب عليا كان معي ومعه))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو علی کو دوست رکھے گا وہ میرے اور ان کے ساتھ محشور ہوگا۔''

محبت و نفرت:

((وروى حب علي بن ابي طالب شجرة اصلها في الجنة واغصانها في الدنيا، فمن تعلق بها في الدنيا اوردته الى النار))

''مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے دوستی ایک ایسا درخت ہے کہ جس کی جڑ بہشت میں اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں، جس نے ان شاخوں میں سے کسی ایک شاخ کو تھام لیا تو وہ اسے بہشت میں لے جائے گی اور علی سے دشمنی ایک ایسا درخت ہے کہ جس کی جڑ جہنم میں اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں اور جو دنیا میں اس کو تھامے گا وہ اسے دوزخ کی آگ میں لے جائے گی۔''

فرمان رسالت:

((قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم لعلي :حبك ايمان وبغضك نفاق، واولمن يدخل الجنة محبك))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا: تم سے دوستی ایمان کی علامت اور تم سے دشمنی نفاق کی علامت ہے اور تمہیں دوست رکھنے والا بہت پہلے بہشت میں داخل ہوگا۔''

☆☆☆

فصل نمبر 96:

فصل حبه و ذم بغضه:

حضرت علی سے محبت کی فضیلت اور ان سے دشمنی کی مذمت

علی سے جنگ و صلح:

((فی حدیث قول النبی صلی الله علیه و آله وسلم لعلی: حربك حربی وسلمك سلمی، الی ان قال: ومحبك فی الجنة وان عدوك فی النار))

"حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم سے جنگ مجھ سے جنگ اور تم سے صلح مجھ سے صلح ہے۔"

((وقوله صلی الله علیه و آله وسلم: حرب علی حرب الله وسلم علی سلم الله))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی سے جنگ اللہ سے جنگ ہے اور علی سے صلح اللہ سے صلح ہے۔"

رسول اللہ کے خاندان سے دشمنی:

((بالاسناد، عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم: من احبنی فلیحب علیا، ومن ابغض احدا من اهل بیتی حرم شفاعتی))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اسے علی کو بھی دوست رکھنا چاہیے اور جس نے میرے خاندان میں سے کسی ایک سے دشمنی کی تو وہ میری شفاعت سے محروم ہوگا۔"

اگر میں مومن کو نقصان بھی پہنچاؤ تو بھی وہ میرا مخالف نہیں ہوگا:

((قال امیر المومنین علی رضی الله عنه: لو ضربت خیشوم المومن بسیفی هذا علی ان یبغضنی ما ابغضنی، ولو صببت الدنیا بجملتها علی المنافق علی ان یحبنی ما احبنی وذلك انه قضی فانقضی (فاقتضی) علی لسان النبی الامی انه قال: یا علی الا یبغضك مومن ولا یحبك منافق))

"امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس تلوار سے مومن کی ناک کاٹ لوں کہ مجھ سے دشمنی کرے وہ ہرگز مجھ سے دشمنی نہیں کرے گا اور اس پوری دنیا کو منافق کے سامنے بکھیر دوں تا کہ وہ مجھے دوست رکھے تو وہ ہرگز مجھے دوست نہیں رکھے گا۔ یہ وہی بات ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی: اے علی! مومن تمہارا دشمن نہیں اور منافق تمہیں دوست نہیں رکھتا۔"

محبت علی کا ایک انعام

((عن سعيد بن المسيب عن زيد بن ثابت قال :قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : من احب عليا في حياتي وبعد موتي كتب الله له الا من والايمان ما طلعت الشمس او غربت))

''سعید بن مسیب اور زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری زندگی میں اور میری زندگی کے بعد علی کو دوست رکھا تو سورج کے طلوع ہونے سے لے کر غروب تک اللہ اس کیلئے امن اور امان لکھے گا۔''

((عن يحيى بن عبد الرحمن الانصاري قال :سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول :من احب عليا محياه ومماته كتب الله تعالىٰ له الامن والايمان ما طلعت الشمس وما غربت))

''یحیٰ بن عبدالرحمٰن انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی علی کو ان کی زندگی میں اور ان کی موت کے بعد دوست رکھتا ہوگا تو سورج کے طلوع ہونے سے لے کر غروب تک اللہ اس کیلئے امن اور ایمان لکھے گا۔''

رسول اللہ کے دوست:

((عن عبد الله قال :رايت النبي صلى الله عليه وآله وسلم اخذا بيد علي وهو يقول الله وليي وانا وليك))

''عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! یہ میرا دوست ہے اور میں آپ کا دوست ہوں۔''

بہشت اور جناب علی کے دوست:

((بالاسناد، عن جعفر بن محمد، عن ابيه، عن آبائه قال:ان الجنة لتشتاق لاحباء علي رضي الله عنه ويشتد ضوؤها لاحباء علي رضي الله عنه وهم في الدنيا قبل ان يدخلوها، وان النار لتغيظ ويشتد زفيرها على اعداء علي رضي الله عنه وهم في الدنيا قبل ان يدخلوها))

''جعفر بن محمد سے اور ان کے والد نے اور ان کے اجداد نے روایت فرمایا کہ بہشت علی کے دوستوں کی مشتاق ہے اور اپنی روشنی کو علی رضی اللہ عنہ کے دوستوں کیلئے زیادہ کر رہی ہے جو کہ ابھی تک اس دنیا میں ہیں بہشت میں داخل ہی نہیں ہوئے۔''

نیکیوں کی حفاظت کا طریقہ حب علی:

((عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :من سره ان يجمع الله له الخير كله فليوال عليا بعدى وليوال اولياءه وليعاد اعداءه))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوکوئی اس بات پر خوش ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام نیکیوں کو اس کیلئے جمع کرے تو اسے میرے بعد علی کو دوست رکھنا چاہیے اور ان کے دوستوں کو بھی دوست رکھے گا اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھے۔"

محبت وعداوت علی:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :يا على !من احبك ووالاك احببته ووالیته، ومن ابغضك وعاداك ابغضته وعاديته لانك منى وانا منك))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! جو تمہیں دوست رکھے گا اور تم سے محبت کرے گا میں اسے دوست رکھوں گا اور جو تمہیں دشمن سمجھے گا میں اس کی مخالفت کروں گا کیونکہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔"

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :من احبنى فليحب عليا، ومن ابغض عليا فقد ابغضنى، ومن ابغضنى فقد ابغض الله))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اسے علی کو بھی دوست رکھنا چاہیے اور جس نے علی سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی ہے۔"

((قول النبى صلى الله عليه و آله وسلم :حبيبك حبيبى وحبيبى حبيب الله، وعدوك عدوى و عدوى عدو الله والويل لمن ابغضك بعدى))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہارا دوست میرا دوست اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے، افسوس ہے اس پر جو میرے بعد تم سے دشمنی کرے۔"

((وقال النبى صلى الله عليه و آله وسلم :من احب عليا اكرمه الله وادناه، ومن ابغض عليا وعاداه مقته الله واخزاه))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو دوست رکھا اللہ تعالیٰ اسے مکرم سمجھے گا اور اپنے نزدیک کرے گا اور جس نے علی سے دشمنی اور عداوت کی اللہ اس پر غضبناک ہوگا اور اس کو رسوا کرے گا۔"

((عن ابن عمر قال :قال النبى صلى الله عليه و آله وسلم :لعلى رضى الله عنه:

اماترضی ان یکون عدوك عدوی وعدوی عدو الله ، وولیك ولیی وولیی ولی الله))

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہو اور تمہارا دوست میرا دوست اور میرا دوست اللہ کا دوست ہو؟"

((قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :یا علی !من احبك فقد احبنی ومن احبنی فقد احب الله ومن ابغضك فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض الله))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے اللہ کو دوست رکھا۔ جس نے تمہیں دشمن رکھا اس نے مجھے دشمن رکھا اور جس نے مجھے دشمن رکھا اس نے اللہ کو دشمن رکھا۔"

حضرت علی اور یوم القیامۃ:

((وروی اذا کان یوم القیامة یوتی علی بسریر من نور وعلی راسه تاج قدا ضاء نوره وکاد یخطف ابصار اهل الموقف فیاتی النداء من عند الله جل جلاله :این علی))

"مروی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو حضرت علی کو نورانی تخت پر لایا جائے گا، اس وقت انہوں نے ایک تاج پہنا ہوگا اور اس تاج کا نور اہل محشر کی آنکھوں کو خیرہ کر دے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی: علی کہاں ہیں۔"

پرچمدار:

((بالاسناد، عن علی بن موسی الرضا عن آبائه قال :قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم :یا علی !انت اخی ووزیری وصاحب لوائی فی الدنیا والآخرة وصاحب حوضی، من احبكِ احبنی ومن ابغضك ابغضنی))

"امام علی رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم اس دنیا میں اور آخرت میں میرے پرچم دار ہو اور میرے حوض کوثر کے مالک ہو، جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔"

☆☆☆

فصل نمبر 97:

في عدالته:

عدالت علی

عادل ترین فرد:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله سلم :على اعدل الناس فى الرعية))

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میری رعیت میں عادل ترین فرد ہیں۔"

فانی نعمتیں:

((وقال على رضى الله عنه فى بعض خطبه: والله لو اعطيت الا قاليم السبعة بما تحت افلا كها على ان اعصى الله فى نملة اسلبها جلب شعيرة ما فعلته، وان دنيا كم عندى لا هون من ورقه فى فم جرادة تقضمها، ما لعلى و نعيم يفنى ولذة لا تبقى))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خطبے میں فرمایا: اللہ کی قسم! اگر مجھے سات آسمانوں کے نیچے جو کچھ بھی ہے اس کی حکومت دی جائے تاکہ میں ایک چیونٹی کے حق میں اللہ کی نافرمانی کروں اور جو کے چھلکے کو اس سے لے لوں تو پھر بھی میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا، قطعاً یہ تمہاری دنیا میرے نزدیک اس پتے سے بھی پست تر ہے جسے ٹڈی اپنے منہ میں چباتی ہے۔ علی کو ان فانی نعمتوں اور ختم ہونے والی لذتوں سے کیا کام۔؟"

☆☆☆

فصل نمبر 98:

علی وبيت مال المسلمين:

حضرت علی اور بیت المال

کاغذ اور سیاہی تک کو ضائع نہ کریں:

((بالاسناد عن محمد بن ابراهيم النوفلى رفعه الى جعفر بن محمد انه، ذكر عن آبائه ان امير المومنين على رضى الله عنه كتبالي عماله: ادقوا اقلامكم، وقاربوا بين سطور كم، واحذ فوا عنى فضولكم، واقصدوا قصد المعانى، وايا كم والا كثار، فان اموال المسلمين لا تحتمل الاضرار))

"محمد بن ابراہیم نوفلی سے نقل ہوا ہے کہ امام جعفر بن محمد باقر نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے خادمین سے فرمایا: اپنے قلموں سے باریک اور سطریں ملا کر لکھیں، زیادہ فاصلہ نہ رکھیں اور میرے لئے زیادہ تعریف نہ لکھیں، مختصر معنی کریں اور زیادہ روی سے پرہیز کریں، کیونکہ مسلمانوں کا مال ضائع اور اسراف کرنے کیلئے نہیں ہے۔"

مال رات کو ہی تقسیم کیا جائے:

((عن هلال بن مسلم الجحدری قال: سمعت جدی حرة۔ او حوة۔ قال: شهدت علی بن ابی طالب رضی الله عنه اتی بمال عند المساء، فقال: اقسموا هذا المال: فقالوا: قد امسينا يا امير المومنين فاخره الی غد، فقال لهم: تقبلون ان اعيش الی الغد؟ فقالوا: ماذا بايدينا؟ قال: فلا توخروه حتی تقسموه، فاتی بشمع فقسموا ذلك المال من تحت ليلتهم))

"ہلال بن جحدری نے کہا کہ میں نے اپنے جد حرہ (حوہ) سے سنا کہ ایک رات ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھے۔ آپ کے پاس مال لایا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو تقسیم کریں۔ انہوں نے کہا: یا امیر المومنین! ابھی رات ہے اس کو کل پر چھوڑیں۔ فرمایا: آپ اس کو قبول کرتے ہیں کہ کل میں زندہ رہوں گا؟ کام میں دیر نہ کریں اور مال کو تقسیم کریں۔ پس چراغ لایا گیا اور رات ہی کو مال تقسیم کیا گیا۔"

سونے اور چاندی سے خطاب:

((وكان علی رضی الله عنه يقسم ما فی بيت المال كل جمعة حتی لا يترك فيه شيئا، ودخل مرة الی بيت المال فوجد الذهب والفضة فقال: يا صفراء! اصفری ويا بيضاء! ابضی وغری غيری لا حاجة لی فيك))

"روایت ہے کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کو پورا بیت المال تقسیم کرتے تھے۔ اس میں سے ذرہ بھی باقی نہیں چھوڑتے تھے۔ ایک مرتبہ بیت المال میں داخل ہوئے تو وہاں پر کچھ مقدار سونا اور چاندی دیکھی۔ اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے سونا! زرد ہو جا اور اے چاندی سفید ہو جا! کسی اور کو فریب دو! مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔"

بیت المال کا سامان فوراً مستحقین میں تقسیم کرنا:

((بالاسناد، عن الاصبغ بن نباتة انه قال: كان امير المومنين علی بن ابی طالب اذا اتی بالمال، ادخله بيت مال المسلمين ثم جمع المستحقين ثم ضرب يده فی المال فنثره

يمنة و يسرة وهو يقول:يا صفراء يا بيضاء الا تغريني عري غيري:

هـذا جـنـاى وخيـاره فيـه

اذ كـل جـان يـده الـى فيـه

ثم لا يخرج حتى يفرق ما في بيت مال المسلمين ويوتي كل ذي حق حقه، ثم يا مران يكنس و يرش، ثم يصلي فيه ركعتين ثم يطلق الدنيا ثلاثا، يقول بعد التسليم:يا دنيا لا تتعرضين لي ولا تتشوقين ولا تغريني، فقد طلقتك ثلاثا لا رجعة لي عليك))

''اصبغ بن نباتہ نے کہا: امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی شخصیت ایسی تھی کہ جس وقت ان کے پاس مال لایا جاتا اس مال کو بیت المال میں رکھ دیتے اور اسی وقت حاجت مندوں کو جمع کرتے تھے اور اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو اموال میں ڈال کر ادھر ادھر بکھیر دیتے اور فرمایا کرتے: اے سونا! اے چاندی! مجھے فریب نہ دو! کسی اور کو دھوکہ دو (یہ میرے ہاتھ کا چنا ہوا ہے اور چننے والے کا ہاتھ اس کے منہ کی طرف بلند ہے) اس وقت تک بیت المال سے باہر نہیں آتے تھے جب تک اسے تقسیم نہ کریں اور ہر ایک کو اس کا حق دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد فرماتے تھے: بیت المال کو جھاڑو دے کر پانی سے دھو دیں۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور سلام پھیرنے کے بعد دنیا کو تین طلاق دے کر فرماتے تھے: اے دنیا! میرے پیچھے مت آنا اور مجھے اپنا مشتاق نہ بنا اور فریب نہ دے۔ میں نے تجھ کو تین طلاقیں دے دی ہیں اور کبھی بھی رجوع نہیں کروں گا۔''

جناب علی کی نظر میں بھائی اور سیاہ غلام برابر:

((عن محمد بن مسلم عن ابى عبد الله رضى الله عنه قال:لما ولى على رضى الله عنه صعد المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال:انى والله لا ارزوكم من فيكم درهما ما قام لى عذق بيثرب فليصدقكم انفسكم ، افترونى مانعا نفسى ومعطيكم؟ قال :فقام اليه عقيل كرم الله وجه فقال له :والله لتجعلنى واسود بالمدينة سواء ؟ فقال:اجلس ، اما كان ههنا احد يتكلم غيرك وما فضلك عليه الا بسابقة او بتقوى))

''محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ امام صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت علی رضی اللہ عنہ خلافت پر فائز ہوئے، منبر پر بیٹھ کر اللہ کی حمد و ثنا کی اس کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! جب تک میں مدینے میں کھجور کی ٹہنی کا مالک ہوں ایک درہم بھی تمہارے مال غنیمت سے کم نہیں کروں گا اور تم اس بات پر یقین کر لو آیا تم یہ تصور کرتے ہو کہ میں اپنے لئے نہیں رکھتا اور تمہیں دے دیتا ہوں؟ اس دوران عقیل کھڑے ہو کر کہتے ہیں: آپ اللہ کی قسم! مجھے اور اس سیاہ غلام کو برابر کر رہے ہیں جو مدینے میں رہتا ہے؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! تمہارے علاوہ کوئی اور یہاں پر گفتگو کرنے والا نہیں تھا؟ تم اس سیاہ غلام پر کیا برتری رکھتے

ہو؟ مگر اسلام میں سبقت کی وجہ سے یا یہ کہ تم میں تقویٰ اور پرہیز گاری زیادہ ہو۔"

جناب عقیل کو نصیحت:

((وذكر عمرو بن علاء ان عقيلا لما سال عطاء ه من بيت المال، قال له امير المومنين رضي الله عنه :تقيم الى يوم الجمعة ، فاقام فلما صلى امير المومنين الجمعة قال لعقيل :ما تقول فيمن خان هولاء اجمعين؟ قال :بئس الرجل ذاك، قال :فانت تامرني ان اخون هولاء واعطيك))

"عمرو بن علاء نے کہا: جس وقت عقیل نے بیت المال میں سے علی رضی اللہ عنہ سے اپنا حصہ طلب کیا تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جمعہ کے دن تک صبر کیا کرو۔ عقیل نے صبر کیا۔ جمعہ کے دن نماز سے فارغ ہو کر امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے عقیل سے فرمایا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جو ان سب لوگوں کے ساتھ خیانت کرے؟ کہا: اس قسم کا آدمی بہت ہی برا ہے۔ فرمایا: تم مجھ سے یہ چاہتے ہو کہ ان لوگوں کے ساتھ خیانت کروں اور ان کا حصہ تمہیں دے دوں۔؟"

☆☆☆

فصل نمبر 99:

نماذج من ايثار علي:

ایثار علی

علی کا لباس سستا اور غلام کا مہنگا:

((وروى ان امير المومنين:اتى سوق الكرابيس فاذا هو برجل وسيم فقال:يا هذا اعندك ثوبان بخمسة دراهم؟ فوثب الرجل فقال:يا امير المومنين اعندي حاجتك فلما عرفه مضى عنه،فوقف على غلام، فقال :يا غلام اعندك ثوبان بخمسة دراهم؟ قال:نعم عندي ثوبان فاخذ ثوبين احدهما بثلاثه دراهم والآخر بدرهمين،۔ فقال :يا قنبر اخذ الذي بثلاثة دراهم، فقال:انت اولى به تصعد المنبرو تخطب الناس ، قال: وانت شاب ولكثره الشباب وانا استحيي من ربي ان اتفضل عليك، سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول البسوهم مماتلبسون،واطعمو هم مما تاكلون))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کپڑے کے بازار میں داخل ہوئے۔ آپ کی ایک خوبصورت شخص سے ملاقات ہوئی تو اس سے فرمایا: اے شخص کیا تمہارے پاس پانچ درہم والے دو لباس ہیں۔ وہ شخص اپنی جگہ سے

کھڑے ہو کر عرض کرتا ہے: یا امیر المومنین! جو آپ کو چاہیے میرے پاس موجود ہے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس شخص نے انہیں پہچان لیا ہے تو اسے چھوڑ کر ایک غلام کے پاس آئے اور اس سے فرمایا: اے غلام! کیا تمہارے پاس پانچ درہم والے دو لباس ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! میرے پاس دو لباس ہیں۔ حضرت علی نے ان دو لباس میں سے ایک لباس کو تین درہم اور دوسرے کو دو درہم میں خریدا۔ پھر اپنے غلام قنبر سے فرمایا: تین درہم والا لباس تم لے لو۔ قنبر نے عرض کیا: آپ اس کے لائق ہیں اور یہ لباس آپ کی شخصیت کے مطابق ہے، کیونکہ آپ منبر پر جا کر لوگوں کو خطبے سناتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم جوان ہو اور جوانی کی خواہشات تم میں ہیں اور میں بارگاہ الٰہی میں شرم محسوس کرتا ہوں کہ خود کو تم پر ترجیح دوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: اپنے غلاموں کو وہ لباس پہنائیں جو خود پہنتے ہو اور وہی کھانا کھلائیں جو خود کھاتے ہو۔"

تین دن پانی سے روزہ رکھنا اور پانی سے افطار کرنا:

((قال الباقر رضي الله عنه في قوله تعالىٰ: يوفون بالنذر ويخافون قال: مرض الحسن والحسين وهما صبيان صغار (صغيران) فعادهما رسول الله صلى الله عليه و آله و معه رجلان فقال احد هما: يا ابا الحسن لو نذرت في ابنيك نذرا ان الله عافاهما، فقال: اصوم ثلاثة ايام شكر الله تعالىٰ و كذلك قالت جاريتهم فضة فالبسهما الله العافية فاصبحوا صياما وليس عندهم طعام، فانطلق علي رضي الله عنه الى جارله من اليهود يقال له: شمعون يعالج الصوف: فقال هل لك ان تعطيني جزة من صوف تغزلها لك ابنة محمد بثلاثة اصواع من شعير ؟ قال: نعم فاعطاه فجاء بالصوف، والشعير واخبر فاطمة فقبلت واطاعت؛ ثم عمدت فغزلت ثلث الصوف: ثم اخذ صاعا من الشعير فطحنته و عجنته وخبزت منه خمسة اقراص لكل واحد قرصا، وصلى علي مع النبي المغرب، ثم اتى منزله فوضع الخوان وجلسوا خمستهم فاول لقمه سرها علي رضي الله عنه اذا مسكين قد وقف بالباب، فقال: السلام عليكم يا اهل بيت محمد انا مسكين من مساكين المسلمين اطعمو ني مماتاكلون اطعمكم الله من موائد الجنة، فوضع علي اللقمة من يده (الى ان قال) و عمدت (اى فاطمة) الى ما كان على الخوان فدفعته الى المسكين، وباتوا جياعاً واصبحوا صياماً لم يذوقوا الا الماء القراح، ثم عمدت الى الثلث الثاني من الصوف فغزلته ثم اخذت صاعاً من الشعير فطحنته و عجنته و خبزت منه خمسة اقراص لكل واحد قرصاً و صلى علي المغرب مع النبي صلى الله عليه وآله، ثم اتى منزله فلما وضع الخوان بين يديه وجلسوا

خمستهم فاول لقمه كسرها علي اذا يتيم من يتامي المسلمين قد وقف بالباب، فقال : السلام عليكم يا اهل بيت محمد انا يتيم من يتامي المسلمين اطعموني مما تاكلون اطعمكم الله من موائد الجنة، فوضع علي اللقمة من يده (الي ان قال) ثم عمدت فاطمة الي جميع ما في الخوان ، واعطته وباتوا جياعاً لم يذوقوا الا الماء القراح واصبحوا صياماً، وعمدت فاطمة فغزلت الثلث الباقي من الصوف و طحنت الصاع الباقي؛ وعجنت و خبزت منه خمسة اقراص لكل واحد منهم قرصاً و صلي المغرب مع النبي ثم اتي منزله فقرب اليه الخوان و جلسوا خمستهم فاول لقمة كسرها علي رضي الله عنه اذا اسير من اسراء المشركين قد وقف بالباب فقال: السلام عليكم يا اهل بيت محمد تا سرورنا، وتشدونناولا تطعموننا؟ !فوضع علي رضي الله عنه اللقمة من يده (الي ان قال) وعمدوا الي ما كان علي الخوان فاعطوه، وباتوا جياعاً و اصبحوا مفطرين وليس عندهم شيء۔ قال شعيب في حديثه: واقبل علي رضي الله عنه بالحسن والحسين نحو رسول الله صلي الله عليه وآله وهما يرتعشان كالفراخ من شدة الجوع، فلما بصر بهم النبي صلي الله عليه وآله وقال يابا الحسن شدما يسوئني ماارى بكم، انطلق الي ابنتي فاطمة، فانطلقوا وهي في محرابها قد لصق بطنها بظهرهامن شدة الجوع، وغارت عينا ها فلما رآهارسول الله صلي الله عليه وآله ضمها اليه فقال: و اغوثاه بالله انتم منذثلاث فيما اري وانا غافل عنكم فهبط جبرئيل فقال؛ يا محمد خذما هنا الله لك في اهلبيتك ، قال: وما آخذيا جبرئيل؟ قال :هل اتي علي الانسان حين من الدهر،حتي بلغ الي قوله:(ان هذا كان لكم جزآء وكان سعيكم مشكوراً))

''امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے کلام الٰہی: ''یوفون بالنذر ویخافون'' کے بارے میں فرمایا: حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں بچپن میں بیمار ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دو اصحاب کے ساتھ ان کی عیادت کے لئے آئے۔ ان میں سے ایک نے علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اگر آپ ان دو فرزندوں کیلئے نذر کرو تو اللہ انہیں شفادے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شکر الٰہی کی خاطر میں تین دن روزے رکھوں گا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی فرمایا، بچوں نے بھی کہا: ہم بھی تین دن روزے رکھیں گے اور ان کی کنیز فضہ نے بھی ایسا ہی کہا۔ اللہ تعالیٰ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو شفادی اور سب نے روزے رکھنا شروع کر دیئے۔ اس دن ان کے پاس غذا نہیں تھی۔ علی رضی اللہ عنہ اپنے یہودی ہمسایہ کے پاس آئے جس کا نام شمعون تھا جو اُون کا کام کرتا تھا، اس سے فرمایا: کیا تم مجھے کچھ مقدار میں

اون دو گے تا کہ اس کو محمد کی بیٹی تین صاع جو کے بدلے میں کات لے۔اس نے کہا: ہاں! اور کچھ مقدار اون حضرت علی کو دے دی۔ حضرت علی اون اور جو کو گھر لائے اور سیدہ فاطمہ کو بتایا۔ سیدہ فاطمہ نے قبول کیا اور اطاعت کی۔ اس وقت حضرت فاطمہ نے اون کا تیسرا حصہ کات لیا اور تین کلو جو اٹھا لئے اور ان کا آٹا نکال کر پانچ روٹیاں بنائیں۔ ہر ایک فرد کیلئے ایک روٹی پکائی۔ علی رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور گھر تشریف لائے، دستر خوان لگایا گیا، پانچوں افراد دستر خوان پر بیٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلا لقمہ ہی توڑا تھا کہ نابینا نے صدا دی: اے آل محمد! تم پر سلام ہو! میں ایک نابینا مسلمان ہوں جو کچھ خود کھا رہے ہو مجھے بھی کھلاؤ۔ اللہ تم کو بہشتی دستر خوان کا کھانا عطا کرے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لقمہ رکھ دیا، سیدہ فاطمہ نے سارا کھانا اٹھا کر نابینا کو دے دیا۔ سب بھوکے رہ گئے اور فقط پانی کے ساتھ افطار کیا۔ دوسرے دن سیدہ فاطمہ نے کچھ مقدار اور اون کو کاتا اور تین کلو جو پیس کر آٹا گوندھا اور پانچ روٹیاں بنائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور گھر تشریف لائے۔ دستر خوان بچھایا گیا، پانچوں افراد دستر خوان پر بیٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلا لقمہ توڑا ہی تھا کہ باہر سے ایک یتیم مسلمان کی آواز سنائی دی۔ اس نے کہا: اے آل محمد! سلام تم پر! میں ایک یتیم مسلمان ہوں جو کچھ خود کھا رہے ہو مجھے بھی کھلاؤ۔ اللہ آپ کو بہشتی دستر خوان سے نعمتیں عطا کرے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لقمہ رکھ دیا اور فاطمہ! نے دستر خوان کا تمام کھانا اس یتیم کو دے دیا۔ خود بھوکے رہ گئے اور پانی کے ساتھ افطار کیا۔ تیسرے دن پھر روزہ رکھا۔ تیسرے دن فاطمہ نے باقی بچی ہوئی اون کو کات لیا اور باقی ماندہ جو کا آٹا بنایا اور پانچ روٹیاں پکائیں اور ہر ایک کیلئے ایک روٹی بنائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور گھر تشریف لائے جس وقت دستر خوان لگایا گیا تو پانچوں افراد دستر خوان پر بیٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلا لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ ایک مشرک اسیر نے گھر کے دروازے پر آواز دی: اے آل محمد! سلام ہو آپ پر! آپ ہمیں اسیر کر کے قید میں بند کر دیتے ہیں کیا مجھے کھانا نہیں دو گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لقمہ رکھ دیا اور جو کچھ بھی دستر خوان پر تھا سب کا سب اسیر کو دیدیا اور خود بھوکے رہ گئے اور ان کے پاس کوئی چیز بھی نہیں تھی جس سے وہ افطار کرتے۔ شعیب نے حدیث میں نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ اس وقت یہ دونوں بچے سخت بھوک کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا: اے ابا الحسن! آپ کی حالت دیکھ کر کس قدر مجھ پر ناگوار ہے! بیٹی فاطمہ کے گھر چلیں۔ سب روانہ ہوئے۔ جب سیدہ فاطمہ کے گھر پہنچے اس وقت سیدہ فاطمہ محراب عبادت میں تھیں۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے آپ کا شکم پیٹ کے ساتھ ملا ہوا تھا اور آنکھیں

اندر کی طرف دھنس گئی تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کی یہ حالت دیکھی تو ان کو اپنے قریب بٹھایا اور فریاد بلند کی: آہ! تین دن۔ سے آپ اس حالت میں گزار رہے ہیں اور مجھے خبر تک نہیں! اس وقت جبرائیل نازل ہوئے اور عرض کیا: اے محمد! لے لیں اس مبارک باد کو جو اللہ نے آپ خاندان کے بارے میں عطا کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل! کس چیز کو لے لوں؟ جبرائیل نے (سورۂ دھر کی) **هل اتى على الانسان حين من الدهر** سے اس آیت تک تلاوت کی: **ان هذا كان لكم جزآء و كان سعيكم مشكورا**۔"

آیات کا نزول:

((قدروى الخاص والعام ان الايت من هذه السورة وهي قوله: ان الا برار يشربون من كاس كان مزاجها كافوراً، عيناً يشرب بها عباد الله يفجرونها تفجيرًا، يوفون بالنذر ويخافون يوماً كان شره مستطيرًا، ويطعمون الطعام على حبه مسكيناً ويتيماً واسيرًا، انما نطعمكم لوجه الله لا نريد منكم جزآءً ولا شكوراً انا نخاف من ربنا يوماً عبوساً قمطريراً فوقا هم الله شر ذلك اليوم ولقاهم نضرة وسرورًا وجزا هم بما صبروا جنةً وحريرًا الى قوله: كان سعيكم مشكورًا، انزلت فى على وفاطمة والحسن والحسين وجارية لهم تسمى فضة وهو المروى عن ابى عباس ومجاهد وابى صالح))

"خاص وعام دونوں نے روایت کی ہے کہ اس سورت کی آیات: **ان الابرار يشربون** سے **كان سعيكم مشكورا** یعنی یقیناً نیک لوگ (جنت میں) مشروب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی ہوگی خوف رکھتے ہیں اور (باوجودیکہ ان کو خود طعام کی حاجت ہے) اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم تم کو خالص اللہ کیلئے کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔ بے شک ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا خوف ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کے شر سے بچالے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا اور ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت میں ریشمی لباس عطا کرے گا (اور ان سے کہے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش اللہ کے ہاں) مقبول ہوئی۔ یہ آیات حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ، امام حسن، امام حسین اور ان کی کنیز فضہ کی شان میں نازل ہوئیں۔ یہی روایت ابن عباس، مجاہد اور ابو صالح سے بھی مروی ہے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 100:

سیدنا علی ورعایة الارامل وکفالة الایتام وتحریر الرقاب و المستضعفین :

حضرت علی کا بیوہ عورتوں، یتیموں کی کفالت کرنا، غلام کو آزاد کرانا اور مستضعفین

بیوہ اور یتیم بچوں کی کفالت:

((ونظر علی رضی الله عنه الی امراة علی کتفها قربة ماء، فاخذ منها القربةفحملها الی موضعها، وسالهاعن حالهافقالت :بعث علی بن ابی طالب صاحبی الی بعض الثغور فقتل ، وترک علی صبیانا یتامی، ولیس عندی شی ء ، فقد الجاتنی الضرورة الی خدمة الناس، فانصرف وبات لیلته قلقا فلما اصبح حمل زنبیلا فیه طعام، فقال بعضهم :اعطنی احمله عنک، فقال:من یحمل وزری عنی یوم القیامة؟ فاتی وقرع الباب، فقالت:من هذا ؟ قال :انا ذلک العبد الذی حمل معک القربة،فافتحی فان معی شیئاً للصبیان، فقالت:رضی الله عنک وحکم بینی و بین علی بن ابی طالب ، فدخلوقال: انی احببت اکتساب الثواب ، فاختاریبین ان تعجنین وتخبزینوبین ان تعللین الصبیان لا خبز انا ،فقالت:انابالخبز ابصر وعلیهاقدر، ولکن شانک ولا صبیان، فعللهم حتی افرغ من الخبز،قال فعمدت الی الدقیق فعجنته، وعمد علی رضی الله عنه الی اللحم فطبخه، وجعل یلقم الصبیان من اللحم والتمر وغیره، فکلما ناول الصبیان من ذلک شیئا قال له:یا بنی !اجل علی بن ابی طالب فی حل مما امرفی امرک فلما اختمر الغجین قالت :یا عبد الله اسجر التنور فبادر بسجره فلما اشعله ولفحفی وجهه جعل یقول :ذق یا علی هذا جزاء من ضیع الارامل والیتامی ، فراته امراة تعرفه فقالت: ویحک اهذا امیر المومنین، قال فبادرت المراةوهی تقول:واحیائی منک یا امیر المومنین فقال بل واحیائی منک یا امة الله فیما قصرت فی امرک))

''ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک راستے سے گزر ہوا۔ انہوں نے ایک عورت کو دیکھا جس نے پانی کی مشک اٹھائی ہوئی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے مشک لے کر اسے اس کی منزل مقصود تک پہنچایا۔ اسی ضمن میں اس سے احوال پرسی بھی کی۔ عورت نے کہا: علی بن ابی طالب نے میرے شوہر کو ایک محاذ پر بھیجا، وہ وہاں قتل ہو گیا، اس وقت میرے پاس چند یتیم بچے ہیں جن کی دیکھ بھال کر رہی ہوں اور

میری مالی حالت بہت خراب ہے۔ مجبور ہوں کہ لوگوں کے کام کاج کروں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر واپس آئے اور رات سے لے کر صبح تک پریشان رہے۔ صبح سویرے جس ٹوکری میں کھانا رکھا ہوا تھا اس کو اٹھایا اور اس عورت کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں کسی نے حضرت علی سے کہا: ٹوکری مجھے دے دیں میں اٹھاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن کون میرا بھاری وزن اٹھائے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس عورت کے گھر پہنچے اور دستک دی۔ عورت نے کہا: کون ہے۔؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہی ہوں جس نے کل تمہاری مدد کی اور مشک کو گھر تک پہنچایا، دروازہ کھولیں میں بچوں کے لئے کچھ لایا ہوں۔ عورت نے کہا: اللہ تم پر راضی ہو اور میرے اور علی کے درمیان فیصلہ کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا: مجھے ثواب کمانا بہت پسند ہے۔ ان دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرو یا آٹا گوندھ کر روٹی پکاؤ یا بچوں کی دیکھ بھال کرو اور میں روٹی پکاؤں۔ عورت نے کہا: میں روٹی پکانے میں ماہر ہوں اور بہتر یہی ہے کہ میں اس کام کو انتخاب کروں۔ تم بچوں کی دیکھ بھال کرو جب تک میں روٹی پکانے سے فارغ ہو جاؤں۔ عورت نے آٹا گوندھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گوشت پکایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گوشت اور کھجور کے لقمے بنا بنا کر بچوں کو کھلا رہے تھے اور ہر لقمہ کھلاتے وقت فرما رہے تھے: بچو! جس مشکل کا بھی آپ کو سامنا کرنا پڑے علی ابن ابی طالب کو معاف کر دو۔ جس وقت آٹا تیار ہو گیا عورت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم تنور جلاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تنور جلایا۔ جس وقت آگ کے شعلے بھڑکنے لگے اور ان کے اثرات آپ کے چہرے تک پہنچے تو اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: اے علی! چکھ لو! یہ اس کی سزا ہے جس نے بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کی دیکھ بھال نہیں کی۔ اسی دوران ایک عورت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہچانتی تھی گھر میں داخل ہوئی۔ گھر کی مالکہ سے کہا: حیف ہو تم پر! یہ امیر المومنین ہیں۔ عورت بہت شرمسار ہوئی لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کی بندی! مجھے تم سے شرمندہ ہونا چاہیے کیونکہ مجھ سے کوتاہی ہوئی ہے۔"

یتیموں کو شہد کھلانا:

((ابو الطفیل: رایت علیاً رضی اللہ عنہ یدعو الیتامی فیطعمھم العسل، حتی قال بعض اصحابہ، لو ددت انی کنت یتیماً))

"ابو الطفیل نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ یتیموں کو بلا کر شہد کھلا رہے تھے۔ اس وقت ان کے ایک ساتھی نے کہا: اچھا تھا کہ میں بھی یتیم ہوتا۔"

مساکین کا مددگار:

((بالاسناد، عن ابی بصیر، عن ابی عبد اللہ قال: قال امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ: انا الھادی والمھتدی، وابو الیتامی، وزوج الارامل والمساکین، وانا ملجا کل ضعیف

،وما من کل خائف))

''ابوبصیر نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہدایت کرنے والا ہوں اور ہدایت یافتہ ہوں اور یتیموں کا باپ اور بیوہ عورتوں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا ہوں، میں ہر کمزور اور ضعیف کی پناہ گاہ ہوں اور ہر خوف زدہ کیلئے امان ہوں۔''

ہزار غلاموں کو آزاد کرنا:

((عن زید الشحام عن ابی عبد الله رضی الله عنه قال :ان علیا رضی الله عنه اعتق الف مملوك من (ماله) کدیده))

''زید بن شحام کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے ہزار غلاموں کو آزاد کیا۔''

((عن الباقر رضی الله عنه انه قال :اعتق علی رضی الله عنه الف عبد))

''امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ نے ہزار غلاموں کو آزاد کیا۔''

عثمان بن حنیف کو نصیحت:

((ومن کتاب له رضی الله عنه الی عثمان بن حنیف الانصاری۔ وهو عامله علی البصرة۔ وقد بلغه انه دعی الی ولیمة قوم من اهلها فمضی الیها :اما بعد یا ابن حنیف ! فقد بلغنی ان رجلاً من فتیة اهل البصرة دعاك الی مادبة فاسرعت الیها، تستطاب لك الالوان، وتنقل الیك الجفان،وما ظننت انك تجیب الی طعام قوم عائلهم مجفو،وغنیهم مدعو، فانظر الی ماتقضمه من هذا المقضم، فما اشتبه علیك علمه فالفظه،وما ایقنت بطیب وجهه فنل منه،الا وان لکل ماموم اما ما یقتدی به، ویستضیء بنور علمه، الا وان امامکم قداکتفی من دنیاه بطمریه، ومن طعم بقرصیه،الاوانکم لا تقدرون علی ذلك،ولکن عینونی بورع واجتهاد، و عفة وسداد،فوالله ما کنزت من دنیا کم تبرا،ولا اذخرت من غنائمهم اوفقرا، ولا اعذت لبالی ثوبی طمرا...... ولو شئت لا هتدیت الطریق الی مصفی هذا العسل ، والباب هذا القمح، ونسائج هذا القز،ولکن هیهات ان یغلبنی هوای، ویقودنی جشعی الی تخیر الا طعمة،ولعل بالحجاز او الیمامة من لا طمع له فی القرص، ولا عهد له باشبع ،وابیت مبطانا وحولی بطون غرثی، واکباد حری، اواکون کما قال القائل:

وحسبك داء ان تبیت ببطنة
وحولك اکباد تحنالی القد

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطوط میں سے ایک خط جوانہوں نے اپنے بصرہ کے گورنر عثمان بن حنیف انصاری کو لکھا جب حضرت علی کو اطلاع ملی کہ عثمان بن حنیف کو بصرہ کے ایک شخص نے دعوت دی اور عثمان اس کی دعوت کھانے گئے ہیں۔ امابعد! اے حنیف کے بیٹے! مجھے اطلاع ملی ہے کہ بصرہ کے ایک نوجوان نے تجھے دعوت کیلئے بلایا اور تو نے اس کی دعوت قبول کی ہے۔ اس نے تیرے لئے کئی قسموں کے کھانے تیار کئے اور مختلف قسم کے برتن لایا۔ میرے گمان میں نہیں تھا تو ان کی دعوت کو قبول کرے گا جو حاجت مندوں کو بھگا دیتے ہیں اور ستمگاروں کی دعوت کرتے ہیں۔ ابھی نگاہ کرو کہ کس چیز کو دستر خوان پر کھا رہے ہو! کچھ غذا تیرے لئے مشکوک ہے اس کو منہ سے نکال دے اور جس چیز کا یقین ہے کہ حلال کے ذریعہ سے مہیا ہوئی ہے اس کو کھالے۔ جان لو کہ ہر شخص کو ایک پیشوا کی پیروی کرنی چاہیے اور اس سے علم حاصل کرنا چاہیے۔ جان لیں کہ تمہارے پیشوا نے اس دنیا میں دو پرانے لباس اور دو جو کی روٹیوں پر اکتفا کیا۔ جان لیں کہ اس کام کیلئے تمہارے پاس قدرت نہیں لیکن پرہیز گاری وعفت کی تلاش وکوشش میں میری مدد کرو۔ اللہ کی قسم! میں نے تمہاری اس دنیا میں نہ کوئی زر و دولت جمع کی، نہ ہی غنائم میں اور مال میں ذخیرہ کیا ہے اور نہ ہی اپنے پرانے لباس کو تبدیل کرنے کیلئے کوئی دوسرا پرانا لباس فراہم کیا ہے۔ اگر میں ایسا چاہتا تو اپنے لئے خالص شہد اور ریشم سے بنا ہوا لباس مہیا کیا جا سکتا تھا، لیکن یہ محال ہے کہ ہوائے نفس مجھ پر غلبہ کرے اور حرص مجھے مختلف کھانوں کی طرف لے جائے اور شاید کوئی حجاز یا یمامہ میں موجود ہو جس کے پاس کھانے کیلئے روٹی نہ ہو اور نہ ہی کبھی پیٹ بھر کے کھایا ہو، کیا میں پیٹ بھر کر سو جاؤں اور میرے اطراف میں بھوکے پیٹ اور پیاسے جگر موجود ہوں یا ایسا بن کر رہوں جس طرح کسی نے یہ شعر کہا ہے:

''یہ درد آپ کیلئے کافی ہے رات کو پیٹ بھر کر سو جاؤ اور دوسری طرف لوگ بھوکے ہوں اور اس تمنا میں ہوں کہ کہیں سے خوراک کا چھلکا ہی میسر ہو جائے۔''

مالک الاشتر کو غرباء کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید:

((وفي عهده رضي الله عنه الى مالك الاستر الجخعي رحمه الله: بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما امر به عبدالله علي امير المومنين مالك بن الحارث الاشتر في عهده اليه امره بتقوى الله، وايثار طاعته، واتباع ما امر به في كتابه: من فرائضه وسننه التي لا يسعداحد الا باتباعها، ولا يشقى الا مع جحودها واضاعتها، وان ينصر الله سبحانه بقلبه، ويده ولسانه، فانه جل اسمه قد تكفل بنصر من نصره، واعزاز من اعزه وامراه ان يكسر نفسه عند الشهوات، ويزعها عند الجمحات فان النفس امارة بالسوء الا مارحم الله انصف الله وانصف الناس من نفسك ومن خاصة اهلك ومن لك فيه هوى

من رعيتك ، فانك الا تفعل تظلم !ومن ظلم عباد الله : كان الله خصمة دون عباده، ومن خاصمه الله،ادحض حجتهم،وكان لله حرباً حتي ينزع ويتوب ،وليس شيء ادعى الى تغيير نعمة الله وتعجيل نقمته من اقامة على ظلم،فان الله يسمع دعوة المضطهدين،وهوللظالمين بالمر صاد ثم الله الله في الطبقة السفلى من الذين لا حيلة لهم من المساكين والمحتاجين واهل البوسي والزمنى، فانفي هذه الطبقة فانعا ومعترا، واحفظ لله ما استحفظك من حقه فيهم، واجعل لهم قسما من بيت مالك، وقسما من غلات صوافي الاسلام في كل بلد، فان للاقصى منهم مثل الذى للادنى،وكل قد استرعيت حقه ، فلا يشغلنك عنهم بطرا، فانك لا تعذر بتضييع التافه لا حكامك الكثير المهم ، فلا تشخص همك عنهم ، ولا تصعر خدك لهم ، وتفقد امور من لا يصل اليك منهم ممن تقتحمه اليعون،وتحقره الرجال، ففرغ لا ولئك من اهل الخشية والتواضع، فلير فع اليك امورهم،ثم اعمل فيهم بالا عذار الى الله يوم تلقاه، فان هولاء من بين الرعية احوج الى الانصاف من غير هم، وكل فاعذر الى الله في تادية حقه اليه، وتعهد اهل اليتم وذوى الرقة في السن ممن لا حيلة له ولا ينصب للمسالة نفسه، و ذلك على الولاة ثقيل، والحق كله ثقيل، و قد يخففه الله على اقوام طلبوا العاقبةفصبروا انفسهم، ووثقوا بصدق موعود الله لهم و اياك والمن على رعيتك با حسانك، او التزيد فيما كان من فعلك، او ان تعدهم فتتبع موعدك بخلفك ، فان المن يبطل الاحسان، والتزيد يذهب بنور الحق، والخلف يوجب المقت عند الله والناس ، قال الله تعالىٰ: كبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون))

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو مالک اشتر کو خط لکھا: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کے بندے امیر المومنین علی کا فرمان ہے مالک اشتر کو جوان کے ساتھ پیمان باندھا گیا، اس کو اللہ کے خوف کا حکم دے رہے ہیں کہ اللہ کی اطاعت کو دوسرے کاموں پر مقدم کرنا اور جو کچھ بھی اللہ کی کتاب میں ذکر ہوا ہے واجبات اور سنت الٰہی کی پیروی کرے، وہ احکامات فرامین جن کی پیروی کرنے کے بغیر کسی کو سعادت حاصل نہیں ہوگی اور جو بھی اس کی سنت اور فرمان کا انکار کرے سوائے بدبختی کے کوئی اور چیز حاصل نہیں ہوگی اور ان کو حکم دے رہے ہیں ہاتھ اور زبان اور قلب سے اللہ کی مدد کرے کیونکہ اللہ اس کو کامیابی عطا کرے گا جو اس کی مدد کرے گا اور جو اللہ کو دوست رکھتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے اور اس کو حکم دے رہے ہیں کہ خواہشات نفسانی سے پرہیز کرے اور جس وقت نفس اس پر حملہ کرے تو اس کو بھگا دے کیونکہ نفس اس کو برائی پر مجبور کرتا ہے مگر وہ انسان نفس کا شکار نہیں ہوتا جس پر

اللہ کی رحمت ہو۔ اللہ کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ، اپنی نزدیکی رشتہ داروں اور رعیت کیساتھ جن کو دوست رکھتے ہو عدل اور انصاف کرو۔ چنانچہ اگر ایسا نہ کیا تو ظلم کیا ہے اور جو بھی اللہ کے بندوں پر ظلم کرے اللہ بندوں کی بجائے خود ان کا دشمن ہے اور اللہ جس کا دشمن ہو اس کی دلیل کو قبول نہیں کرے گا۔ وہ ایسے ہے جیسے اللہ کے ساتھ جنگ کر رہا ہے یہاں تک کہ وہ اس عمل سے دور ہو جائے اور توبہ کرے۔ ظلم کے بغیر کوئی چیز بھی اللہ کی نعمت میں تبدیلی نہیں لاتی اور اللہ کے غضب کو فورا فراہم نہیں کرتی کیونکہ اللہ مظلوں کی فریاد کو سنتا ہے اور ظالموں کا مقابلہ کرتا ہے۔ بس اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو بالخصوص معاشرے کے محروم طبقہ کے لوگوں کیلئے جو بیچارے اور مفلس لوگ ہیں جن کے پاس کچھ بھی نہیں، محتاج ہیں، مشکلات اور سختیوں کا شکار ہیں۔ چنانچہ اس محروم طبقہ میں کچھ ایسے فقیر بھی ہیں جو تھوڑی سی چیز پر صبر کر لیتے ہیں اور دوسروں کے مزاحم نہیں بنتے اور ایسے فقیر بھی ہیں جو اپنی حاجت کو پورا کرنے کیلئے دوسروں کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ پس اللہ کی رضایت اور اس کے حق کی اطاعت کر، جس کو اس نے ان لوگوں کیلئے معین کیا ہے اور اس کا حکم دیا ہے اس کو انجام دے اور کچھ حصہ بیت المال میں سے اور کچھ حصہ ان غلات میں سے جو زمینیں غنائم اسلام میں سے ہیں شہر میں محروم طبقہ کے لوگوں کے لئے قرار دے، چونکہ دور رہنے والے مسلمان اور قریب رہنے والے دونوں برابر کے حصہ دار ہیں اور تم مسول ہو کہ مساوات میں رعایت کرو کہیں یہ ایسا نہ ہو کہ حکومت کی خوشی تم کو ان کی مدد اور دسترسی سے روک لے۔ کبھی بھی زیادہ اور اہم کاموں کی وجہ سے چھوٹی مسولیت اور ذمہ داری کو چھوڑ دینا قابل قبول نہیں ہو گا اور ہمیشہ ان کی مشکلات کی فکر میں رہو اور ان سے بے توجہی نہ کرو بالخصوص ان لوگوں کے مسائل اور مشکلات کو حل کرو جن کی پہنچ تم تک نہیں ہے اور آنکھیں ان کو حقارت سے دیکھتی ہیں اور لوگ ان کو حقیر جانتے ہیں، ایسے گروہ کیلئے ان افراد میں سے ایک فرد کا انتخاب کرو جو تمہارے لئے موردِ اطمینان ہو، فروتن اور اللہ کے لیے ترس کرنے والا ہو کہ ان کے بارے میں تحقیق کرے اور ان کے مسائل تم تک پہنچائے، تم ان کی مشکلات کو دور کرنے کیلئے ایسا عمل انجام دو تا کہ خدا کی بارگاہ میں تمہارا عذر قابل قبول ہو چونکہ وہ لوگ تمہاری رعیت میں سے دوسرون کی نسبت زیادہ عدالت کے نیاز مند ہیں، پس ہر ایک کے حق کو ادا کرنے میں اللہ کے نزدیک تمہارے پاس عذر اور حجت ہو۔ یتیموں اور بوڑھوں میں جو لاچار و مجبور ہیں جن کے پاس کوئی حیلہ نہیں اور دوسروں سے سوال نہیں کرتے ان کی حاجت کو پورا کرو۔ البتہ یہ کام حکمرانوں کیلئے بھاری اور سنگین ہے اور ہر حق کا وزن بھاری ہے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے کندھے پر اس کا وزن ہلکا کر دیتا ہے جو آخرت کے طالب ہیں اور اپنے نفس کو صبر کرنے پر مجبور کرتے ہیں اور پروردگار کے کیے ہوئے وعدے پر مطمئن ہیں۔ جن لوگوں کی خدمت کی ہے ان سے مت کہو کہ میں نے تم پر احسان کیا ہے یا جو کچھ بھی انجام دیا ہے اس کو بڑا نہ سمجھو۔ لوگوں سے جو وعدہ کیا ہے اس کی خلاف ورزی نہ کرو۔ احسان

جتلانا نیک کام کی اجرت کو ختم کر دیتا ہے اور کام کو بڑا آجھنا حق کے نور کو بجھا دیتا ہے اور وعدہ خلافی کرنا اللہ کے غضب اور لوگوں کے غصے کو زیادہ کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے: اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ جو کہو اس پر عمل نہ کرو۔"

تین غلاموں کو بیت المال کی خدمت کے لیے آزاد کرنا:

((بالاسناد، عن ابی عبد الله رضی الله عنه قال اوصی امیر المومنین رضی الله عنه فقال: ان ابا نیزرور باحا و جبیرا ععقوا علیان یعملوا فی المال خمس سنین))

"امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی اور فرمایا: ابونیزر، رباح اور جبیر اس شرط پر آزاد کیے گئے ہیں کہ وہ پانچ سال بیت المال میں کام کریں گے۔"

☆☆☆

فصل نمبر 101:

ذکر قول النبی تمرق مارقة من الناس یلی قتلهم اولی الطائفتین بالحق:

رسول اللہ کا فرمان کہ ایک بہترین گروہ خارجیوں کو قتل کرے گا

حدیث نمبر 1:

((اخبرنا محمد بن المثنی قال: حدثنا عبدالاعلیٰ قال: حدثنا داود عن ابی نضرة، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: تمرق مارقة من الناس بلی قتلهم اولی الطائفتین بالحق))

(سنن الکبری للنسائی ج 7 ص 453 رقم 8457 وص 469 رقم 8501 طبع آخر ج 5 ص 144 رقم 8511 وص 158 رقم 8554، صحیح مسلم ص 432 رقم 2460 2458، سنن ابی داود ج 4 ص 284 رقم 4667، مسند احمد ج 3 ص 25 رقم 11214 وص 32 رقم 11295 وص 46 رقم 11436 وص 48 رقم 11468 وص 79 رقم 11772 وص 97 رقم 11943، صحیح ابن حبان ج 15 ص 129 رقم 6735، السنن الکبری للبیہقی ج 8 ص 187 رقم 16779))

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ خروج کرے گا، انہیں وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے قریب ترین ہوگا۔"

نوٹ: یاد رہے کہ خوارج کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی۔

حدیث نمبر 2:

((اخبرنا قتیبة بن سعید، قال: حدثنا ابوعوانة، عن قتادة عن ابی نضرة عن ابی سعید

الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: تمرق مارقة من الناس تلی قتلھم اولی الطائفتین))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 470 رقم 8502 وطبع آخر ج 5 ص 158 رقم 8555 مسند احمد ج 3 ص 63 رقم 11634 مسند ابی داود الطیالسی ص 287 رقم 2165 وطبع جدید ج 2 ص 559 رقم 2279 دلائل النبوۃ للبیہقی ج 5 ص 189 کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص 585 رقم 132)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ نکلے گا' انہیں دوگروہوں میں سے (حق کے) قریب ترین گروہ قتل کرے گا۔''

حدیث نمبر 3:

((اخبرنا قتیبة بن سعید قال: حدثنا ابوعوانة' عن قتادة' عن ابی نضرة' عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: تکون امتی فرقتین فیخرج من بینھا مارقة یلیی قتلھما اولاھما بالحق))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 470 رقم 8503' وطبع آخر ج 5 ص 158 رقم 8556' مسند ابی یعلیٰ ج 1 ص 526 رقم 1241 وص 563 رقم 1340 وص 446 رقم 1032' شرح السنۃ ج 6 ص 165 رقم 2555' تحفۃ الاخیار بترتیب شرح مشکل الآثار ج 9 ص 338 رقم 6682' سنن سعید بن منصور ج 2 ص 345 رقم 2972)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دوگروہ ہوجائیں گے (گروہ علی وگروہ معاویہ) پھر ان دونوں کے درمیان سے ایک گروہ (خوارج کا) نکل جائے گا۔ انہیں وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے قریب ترین ہوگا (گروہ علی)۔''

حدیث نمبر 4:

((اخبرنا عمرو بن علی قال: حدثنا یحییٰ' قال: حدثنا (عوف' قال بحدثنا) ابونضرة عن ابی سعید الخدری' قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: تفترق اُمتی فرقتین' تمرق (بینھما) مارقة تقتلھم اولی الطائفتین بالحق))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 470 رقم 8504 وطبع آخر ج 5 ص 158 رقم 8557' نیل الاوطار ج 7 ص 204 رقم 3190' جمع الجوامع 15 ص 580 رقم 15272' 15273' 15276)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت دوگروہوں میں بٹ جائے گی اُن دونوں کے درمیان سے ایک گروہ نکلے گا جن کو ان دو میں سے حق کے قریب ترین گروہ قتل کرے گا۔''

حدیث نمبر 5:

((اخبرنا سليمان بن عبيدالله الغيلاني قال: حدثنا بهز عن القاسم بن الفضل قال: حدثنا ابونضرة، عن ابی سعيد ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال: تمرق مارقة عنه فرقة من الناس تقتلها اولی الطائفتين بالحق))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص470 رقم 8505 وطبع آخر ج5 ص158 رقم 8558 صحیح مسلم ص432 رقم 2457)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے افتراق کے وقت ایک گروہ بے دین ہو کر نکل جائے گا' انہیں وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے قریب ترین ہوگا۔''

حدیث نمبر 6:

((حدثنا محمد بن الاعلیٰ' قال: حدثنا المعتمر' قال: سمعت ابی قال: حدثنا ابوتضرة عن ابی سعيد الخدری عن النبی صلی الله عليه وسلم انه ذكر أناسا يخرجون فی فوقة من الناس' سيماهم التحليق' يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية' هم شر الخلق' تقتلهم اولی الطائفتين الی الحق' قال: وقال كلمة اُخری' قلت بينی وبينه ماهی؟ فقال: وانتم قتلتموهم يااهل العراق))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص470 رقم 8506 وطبع آخر ج5 ص158 رقم 8559' صحیح مسلم ص432 رقم 2457)

''حضرت ابونضرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کا ذکر کیا جو لوگوں سے فرقہ کے طور پر خارج ہونگے' ان کی علامت سر منڈانا ہوگی' وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے' وہ بری مخلوق ہیں' انہیں وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔ آپ نے کوئی اور جملہ بھی کہا تھا۔ حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کیا تعلق ہے؟ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے اہل عراق! اس گروہ کو تم نے قتل کیا ہے۔''

حدیث نمبر 7:

((اخبرنا عبدالاعلی بن واصل بن عبدالاعلی' قال: اخبرنا محاضر بن المورع' قال: حدثنا الاجلح' عن حبيب انه سمع الضحاك المشرقی يحدثهم ومعه سعيد بن جبير وميمون بن ابی شبيب وابو البختری وابوصالح' وذر الهمدانی والحسن العرنی انه سمع اباسعيد الخدری' يروی عن رسول الله صلی الله عليه وسلم' فی قوم يخرجون من هذه الامة' فذكر من صلاتهم وزكاتهم وصومهم' يمرقون من الاسلام

کما یمرق السھم من الرمیة' لایجاوزالقرآن من تراقیھم' یخرجون فی فرقة من الناس:
لقاتلھم اقرب الناس الی الحق))
(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 470 رقم 8506 وطبع آخر ج 5 ص 159 رقم 8559' صحیح مسلم ص 432 رقم 2461)

''حضرت عبدالاعلیٰ بن واصل بن عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ انہیں محاضر بن المورع نے بیان کیا' انہوں نے کہا: ہمیں اجلح نے حبیب سے نقل کیا' انہیں ضحاک المشرقی نے حدیث بیان کی' اوران کے ساتھ حضرت سعید بن جبیر' میمون بن ابوشبیب' ابوالبختری' ابوصالح' ذرالھمدانی اور حسن العرنی تھے۔ بیشک اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ اس امت میں ایک قوم نکلے (ظاہر) گی' پھر آپ نے ان کی نماز' ان کی زکوٰۃ اور ان کے روزوں کا ذکر کیا' وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے' قرآن کریم اُن کے حلق سے نیچے (دل کی طرف) نہیں جائے گا۔ وہ لوگوں کے ایک فرقہ سے نکلیں گے' انہیں وہ شخص قتل کرے گا جو تمام لوگوں سے بڑھ کر حق کے قریب ہوگا۔''

حدیث نمبر 8:

((اخبرنا یونس بن عبدالاعلی والحارث بن مسکین' قراءة علیه وانا اسمع واللفظ له' عن ابن وھب' قال: اخبرنی ابوسلمة بن عبدالرحمن' عن ابی سعید الخدری قال: بینما نحن عند رسول الله صلی الله علیه وسلم وھو یقسم قسما' اتاه ذوالخویصرة' وھورجل من (بنی) تمیم' فقال: یارسول الله! اعدل' فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ومن یعدل اذالم اعدل' لقد خبت وخسرت ان لم اعدل' قال عمر: ائذن لی فیه اضرب عنقه' قال: دعه فان له اصحابا یحتقر (یحقر) احدکم صلاته مع صلاتھم وصیامه مع صیامھم' یقرأون القرآن لایجاوزتراقیھم' یمرقون من الاسلام مروق السھم من الرمیة' فینظرفی قذذه فلایوجدفیه شیء ثم ینظر فی نضیه فلایوجد فیه شیء' ثم ینظر فی رصافه فلایوجد فیه شیء' ثم ینظر فی نصله فلایوجد فیه شیء' قد سبق الفرث والدم' آیتھم رجل اسود احدی عضدیه مثل ثدی المرأة' اومثل البضعة تدردر' یخرجون علی خیرفرقة من الناس' قال ابوسعید: فاشھدانی سمعت (ھذا) من رسول الله صلی الله علیه وسلم' واشھدان علی ابن ابی طالب کرم الله وجھه قاتلھم وانا معه' فامربذلك الرجل فالتمس فوجد' فاتی به حتی نظرت الیه علی النعت الذی نعت به رسول الله صلی الله علیه وسلم))
(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 471 رقم 8507 وطبع آخر ج 5 ص 159 رقم 8560' بخاری ص 605

3610وص1194رقم 6933‘ صحیح مسلم ص431‘432 رقم المسلسل 2456‘ صحیح ابن حبان ج15 ص140 رقم 6741‘ دلائل النبوۃ بیہقی ج6 ص427‘ شرح السنۃ ج6 ص162 رقم 2552‘ کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص436 رقم 924)

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ تقسیم فرمارہے تھے کہ ذوالخویصرۃ آیا‘ اور وہ بنوتمیم کا ایک شخص تھا‘ اس نے کہا: یارسول اللہ! انصاف کیجئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں نے عدل نہ کیا تو پھر کون عدل کرے گا؟ اگر میں عدل نہ کروں تو ناکام ونامرادرہ جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑادوں۔ آپ نے فرمایا: اس کو رہنے دو‘ اس کے کچھ ساتھی ہوں گے۔ تم میں سے کوئی شخص اپنی نمازکوان کی نمازوں کے مقابلہ میں اوراپنے روزوں کوان کے روزوں کے مقابلہ میں حقیر جانے گا‘ وہ قرآن پڑھیں گے جوان کے حلقوم سے تجاوز نہیں کرے گا‘ وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پس تیر کے پر کو دیکھا جائے گا تو اس میں کچھ اثر نہیں ہوگا‘ پھر اس کے پھل کی جڑ میں دیکھا جائے گا تو اس میں کوئی اثر نہیں ہوگا‘ پھر اس کے پیکان میں دیکھا جائے گا تو اس میں کوئی چیز نہیں پائی جائے گی‘ حالانکہ وہ تیر گوبر اور خون سے گزر جائے گا‘ ان لوگوں کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ شخص ہوگا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتا ہوگا۔ یہ (خوارج) لوگ لوگوں کے بہترین گروہ (گروہ علی) پر خروج کریں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی‘ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے قتال کیا تھا اور میں اُن کے ساتھ تھا۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آدمی (کی میت) کو تلاش کرنے کا حکم فرمایا‘ اسے تلاش کیا گیا تو وہ مل گیا‘ پھر اسے آپ کے پاس لایا گیا حتی کہ میں نے اسے دیکھا تو اس میں وہ ساری علامات موجود تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔‘‘

حدیث نمبر 9:

((اخبرنا محمدبن مصفی بن بهلول‘ قال: حدثنا الوليد بن مسلم‘ وبقية بن الوليد‘ وذكر آخر‘ قالوا: اخبرنا الاوزاعی‘ عن الزهری‘ عن ابی سلمة والضحاك‘ عن ابی سعيد الخدری قال: بينمارسول الله صلی الله عليه وسلم يقسم ذات يوم قسما‘ فقال ذوالخويصرة التميمی: اعدل يارسول الله صلی الله عليه وسلم‘ قال: ويلك ومن يعدل اذالم اعدل؟ فقال عمربن الخطاب: يارسول الله! ائذن لی حتی اضرب عنقه‘ فقال له رسول الله صلی الله عليه وسلم: لا‘ ان له اصحاباً يحقراحد كم صلاته مع صلاته‘

وصيامه مع صيامه' يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية' حتى ان احدهم لينظر الى قذذه فلايجد (فيه) شيئا (ثم ينظر الى نضيه' فلا يجدفيه شيئا' ثم ينظر الى قذذه' فلايجدفيه شيئا) سبق الفرث والدم' يخرجون على خيرفرقة من الناس' آيتهم رجل ادعج احدى يديه مثل ثدى المرأة أو كالبضعة تدردر' قال ابو سعيد: اشهد لسمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم واشهد انى كنت مع على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنه حين قاتلهم' فارسل الى القتلى' فاتى به على النعت الذى نعت به رسول الله صلى الله عليه وسلم))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص472 رقم 8508 طبع آخر ج 5 ص 159' 160 رقم 8561' مصابیح السنۃ ج4 ص98 رقم 4609' مشکاۃ ج2 ص 460 رقم 8594' السنۃ لعبداللہ بن احمد ص 284 رقم 1477' الموطاللامام مالک بن انس ج1 ص195 رقم 487' موطاالامام مالک بروایۃ امام محمد بن الحسن الشیبانی ج3 ص366 رقم 864)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک روز ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے' آپ مال تقسیم فرمارہے تھے کہ ذوالخویصرۃ تمیمی آیا' اور کہنے لگا: یارسول اللہ! انصاف کیجئے! آپ نے فرمایا: جب میں نے عدل نہ کیا تو پھر کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُٹھ کر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے حتی کہ میں اس کی گردن اڑادوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں' اس کے کچھ ساتھی ہیں۔ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز کوان کی نماز کے مقابلہ میں اور اپنے روزوں کوان کے روزوں کے مقابلہ میں حقیر جانے گا' وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ حتی کہ تم میں کوئی شخص اس تیر کے پر کو دیکھے گا تو اس میں کچھ اثر نہیں پائے گا' پھر اس کے پھل کی جڑ میں دیکھے گا تو اس میں کوئی اثر نہیں پائے گا' پھر اس کے پیکان میں دیکھے گا تو اس میں کوئی چیز نہیں پائے گا' وہ تیر گوبر اور خون سے گزر جائے گا' وہ لوگوں کے بہترین فرقے پر خروج کریں گے' ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک بڑی سیاہ آنکھوں والا شخص ہوگا' جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہلتا ہوگا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی' اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا جب اُنہوں نے لوگوں کے ساتھ جنگ کی تھی۔ پھر انہوں نے مقتولین کی طرف آدمی بھیجے تو اُس شخص کو بعینہ اُن علامات کے ساتھ لایا گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔''

حدیث نمبر 10:

((اخبرنا الحارث بن مسكين قراءة عليه وانا اسمع' عن ابن وهب عن عمرو بن

الحارث عن بكير بن عبدالله الاشج عن بسر بن سعيد' عن عبيدالله بن ابى رافع: ان الحرورية لماخرجت وهم مع على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنه' فقالوا: لاحكم الاالله' قال على رضى الله تعالىٰ عنه: كلمة حق أريد بها باطل: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف ناسا انى لاعرف صفتهم فى هولاء (الذين) يقولون الحق بالسنتهم' لايجاوز هذا منهم' وأشار الى حلقه من ابغض خلق الله اليه' منهم اسود كان احدى يديه طى شاة' اوحلمة ثدى' فلما قاتلهم على رضى الله تعالىٰ عنه' قال: انظروا' فنظروا فلم يجدوا شيئا' قال: ارجعوا' فوالله ماكذبت ولاكذبت۔ مرتين اوثلاثا۔ ثم وجدوه فى خربة' فاتوبه حتى وضعوه بين يديه' قال عبيد الله' اناحاضر ذلك من امرهم' وقل على رضى الله تعالىٰ عنه (فيهم))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص472 رقم 8509' وطبع آخر ج5 ص160 رقم 8562' صحیح مسلم ص434 رقم 6468' کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص438 رقم 965)

''حضرت بسر بن سعید حضرت عبیداللہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حرویہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بغاوت کی تو انہوں نے نعرہ لگایا: ''لاحکم الااللہ'' (اللہ کے سوا کوئی حاکم نہیں) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''کلمۃ حق ارید بہا باطل'' (کلمہ حق ہے اس سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے) بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی علامات بیان فرمائی تھیں' میں ان علامات کو ان لوگوں میں پہنچانتا ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی زبانوں سے حق بات کہتے ہیں اور وہ بات یہاں سے تجاوز نہیں کرتی۔ یہ فرماتے ہوئے آپ نے حلق کی طرف اشارہ کیا۔ یہ لوگ اللہ کی مخلوق میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض ہیں۔ ان میں ایک سیاہ رنگ کا شخص ہوگا جس کا ایک ہاتھ بکری کی شرم گاہ یا عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں قتل کیا تو فرمایا: تلاش کرو! لوگوں نے تلاش کیا تو نہ پایا۔ آپ نے فرمایا: لوٹ جاؤ پھر تلاش کرو انہوں نے تلاش کیا تو نہ پایا۔ آپ نے فرمایا: لوٹ جاؤ (پھر تلاش کرو) اللہ کی قسم! میں نے نہ کذب بیانی کی ہے اور نہ ہی میری تکذیب ہو سکتی ہے یہ جملہ آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا: پھر لوگوں نے اُس شخص کو ایک ویرانے میں پالیا تو لاکر آپ کے سامنے ڈال دیا۔ عبیداللہ بن ابی رافع کہتے ہیں: میں اس ساری کارروائی میں موجود تھا اور اُن کے بارے میں میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کو حق پایا۔''

حدیث نمبر 11:

((اخبرنا محمد بن معاوية بن يزيد قال: اخبرنا على بن هاشم' عن الاعمش' عن خيثمة'

عن سويد بن غفلة عن على رضى الله تعالىٰ عنه يقول: اذاحدثتكم عن نفسى' فان الحرب خدعة' واذاحدثتكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلان اخرمن السماء احب الى من ان اكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم' سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يخرج قوم فى آخرالزمان احداث الاسنان' سفهاء الاحلام' يقولون من خيرقول البرية يقرأون القرآن' لايجاوزايمانهم حناجرهم' يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية' فاينما ادركتموهم فاقتلوهم' فان فى قتلهم اجرالمن قتلهم عندالله يوم القيامة))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 473 رقم 8510 وطبع آخر ج 5 ص 160 رقم 8563' مسند احمد ج 1 ص 81 رقم 161 وص 113 رقم 1086' صحیح مسلم ص 432 رقم 2462' سنن ابی داؤد ج 4 ص 319 رقم 3767' سنن النسائی ج 7 ص 135 رقم 4113' بخاری ص 606 رقم 3611 وص 905 رقم 5057 وص 1194 رقم 6930' مسند البزار ج 2 ص 188' 189 رقم 568' 569' مسند ابی یعلی ج 1 ص 132 رقم 256 وص 171 رقم 319' مسند ابی داود الطیالسی ص 24 رقم 168 وطبع جدید ج 1 ص 95 رقم 163' صحیح ابن حبان ج 15 ص 136 رقم 2739' الکامل فی ضعفاء الرجال ج 1 ص 93' دلائل النبوۃ للبیہقی ج 6 ص 430' سنن الصالحین وسنن العابدین للباجی ج 1 ص 435' 487)

''حضرت سوید بن غفلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب میں تمہیں اپنی طرف سے کوئی بات کہوں تو جنگ ایک چال ہے (جس میں تعریض' کنایہ اور ذومعنی بات بھی چلتی ہے) اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نقل کروں تو اگر میں آسمان سے گرایا جاؤں تو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ پر جھوٹ باندھوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک کم عمر اور بے وقوف قوم نکلے گی جو پوری مخلوق سے زیادہ بہترین بات کہے گی' وہ قرآن پڑھیں گے جو اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا' دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پس تم انہیں جہاں پاؤں قتل کردو۔ بے شک انہیں قتل کرنے میں ان کے قاتل کے لیے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ہے۔''

حدیث نمبر 12:

((اخبرنا احمد بن سليمان والقاسم بن زكريا' قالا: حدثنا عبيدالله' عن اسرائيل' عن ابى اسحق' عن سويد بن غفلة' عن على رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يخرج قوم فى آخر الزمان' يقرأون القرآن' لايجاوزتراقيهم' يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية' قتالهم حق على كل مسلم خالفه يوسف بن

ابی اسحق فادخل بین ابی اسحق وسوید بن غفلة عبدالرحمن بن ثروان))
(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص473 رقم 8511 وطبع آخر ج5 ص161 رقم 8564' مسند احمد ج1 ص165 رقم 1346' مسند البزار ج2 ص187 رقم 566' کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص427 رقم 911' مسند ابی یعلیٰ ج1 ص172 رقم 319)

''حضرت سوید بن غفلہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک قوم نکلے گی' وہ قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا' اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے' ان کو قتل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

حدیث نمبر 13:

((اخبرنی زکریا بن یحیی قال: حدثنا محمد بن العلاء قال: حدثنی ابراھیم بن یوسف عن ابیہ' عن ابی اسحق عن ابی قیس الاودی' عن سوید بین غفلة' عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: فی آخر الزمان قوم یقرأون القرآن لایجاوز تراقیھم' یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیة' قتالھم حق علی کل مسلم' سیماھم التحلیق))
(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص457 رقم 3551 وج7 ص474 رقم 8512 وطبع آخر ج5 ص161 رقم 8565)

''حضرت سوید بن غفلہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک قوم نکلے گی' وہ قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا' دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے' انہیں قتل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے' ان کی علامت سر منڈانا ہے۔''

حدیث نمبر 14:

((اخبرنا احمد بن بکار الحرانی ' حدثنا مخلد' قال: حدثنا اسرائیل ' عن ابراھیم بن عبدالاعلی' عن طارق بن زیاد قال: خرجنا مع علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی الخوارج فقتلھم' ثم قال: انظروا فان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: (انہ) سیخرج قوم یتکلمون کلمة الحق لایجاوز حلوقھم' یخرجون من الحق کما یخرج السھم من الرمیة' سیماھم ان فیھم رجلًا اسود مخلدج الید' فی یدہ شعرات اسود' فانظروا ان کان ھو فقدقتلھم شرالناس ' وان لم یکن ھو فقدقتلتم خیر الناس' فبکینا' ثم قال: اطلبوا فطلبنا فوجدنا المخلدج' فخررنا سجودا وخرعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معنا ساجداً غیر انہ قال: یتکلمون کلمة))
(سنن الکبریٰ للنسائی ج7 ص474 رقم 8513 وطبع آخر ج5 ص161 رقم 8566' مسند احمد ج1 ص107' 108 رقم

848 وص 147 رقم 1255 'مسند البزار ج 3 ص 111 رقم 897 'فضائل الصحابۃ ج 2 ص 890 رقم 1224)

''حضرت طارق بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خوارج کی طرف نکلے، آپ نے ان کو قتل کیا پھر فرمایا: جاؤ دیکھو! بے شک اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: عنقریب ایک قوم نکلے گی جو حق بات کریں گے جو اُن کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گی' وہ حق سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ شخص ہوگا جس کا ہاتھ نا تمام ہوگا' اس کے ہاتھ میں چند سیاہ بال ہوں گے۔ پس تم غور سے دیکھو اگر وہ شخص ان میں موجود ہے تو تم نے بری مخلوق کو قتل کیا اور اگر وہ موجود نہیں ہے تو تم نے اچھی مخلوق کو قتل کیا ہے۔ اس پر ہم رو پڑے۔ پھر فرمایا: جاؤ تلاش کرو! ہم نے تلاش کیا تو اس شخص کو پالیا' پھر ہم سب سجدے میں گر گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ہمارے ساتھ سجدہ کیا۔''

حدیث نمبر 15:

((اخبرنا الحسن بن مدرك قال: حدثنا يحيى بن حماد قال: اخبرنا ابو عوانة' قال: اخبرنا ابو بلج يحيى بن سليم بن بلج' اخبرني ابو سليم الجهني' انه كان مع علي في النهروان' قال: وكنت قبل ذلك اصارع رجلا على يده شيء' فقلت: ماشان يدك؟ قال اكلها بعير' فلما كان يوم النهروان وقتل علي الحرورية' فجزع علي من قتلهم حين لم يجد ذالثدى' فطاف حتى وجده في ساقية' فقال: صدق الله وبلغ رسوله صلى الله عليه وسلم 'وقال لي: في منكبيه ثلاث شعرات في مثل حملة الثدى))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 475 رقم 8514 وطبع آخر ج 5 ص 162 رقم 8567)

''حضرت ابوسلیم بن بلج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ وہ کہتے ہیں: اس سے پہلے ہم نے ایک شخص کو پچھاڑا تھا اس کے ہاتھ میں کچھ عیب تھا۔ میں نے پوچھا: تمہارے ہاتھ کو کیا ہوا؟ اس نے بتایا: اس کو اونٹ نے کھایا ہے۔ پھر جنگ نہروان ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حروریہ کو قتل کیا تو آپ اس وقت چلا اٹھے جب پستان کی طرح ہاتھ والے شخص کو نہ پایا۔ آپ نے پھر چکر لگایا حتی کہ اس کو ساقیہ (چھوٹی سی ندی) میں پالیا تو پکار اٹھے: اللہ جل جلالہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حق پہنچایا۔ ابوسلیم کہتے ہیں: اس کے کندھے میں پستان کے بالوں کی طرح تین بال تھے۔''

حدیث نمبر 16:

((قال: اخبرنا علي بن المنذر قال: (اخبرنا ابن فضيل) حدثني ابي قال: اخبرنا عاصم بن كليب الجرمي عن ابيه' قال: كنت عند علي رضي الله تعالىٰ عنه جالسا اذ دخل رجل'

علیہ ثیاب السفر' وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکلم الناس' ویکلمونہ' فقال: یاامیرالمومنین اتاذن(لی) ان اتکلم؟ فلم یلتفت الیه وشغله ماهو فیه' فجلست الی رجل' فسالته ماخبرك؟ قال: كنت معتمراً فلقیت عائشة' فقالت: هولاء القوم الذین خرجوافی ارضكم یسمون حروریة؟ قلت: خرجوافی موضع یسمی حروراء' فسموابذلك' فقالت: طوبیٰ لمن شهد منكم (هلكتهم) لوشاء ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه لاخبركم خبرهم' فجئت اساله عن خبرهم' فلما فرغ علی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: این المستاذن؟ فقص علیه كما قص علینا' قال: انی دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ولیس عنده احد غیر عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها' فقال لی: كیف انت یاعلی وقوم كذاوكذا؟ قلت اللہورسوله لایجاوزتراقیهم' یمزقون من الدین كما یمرق السهم من الرمیة' فیهم رجل مخدج' كان یده ثدی حبشیة' انشدكم باللہاخبرتكم به؟ قالوا: نعم' قال: انشدكم باللہاخبرتكم انه فیهم؟ قالوا: نعم' فجئتمونی واخبرتمونی انه لیس فیهم' فحلفت لكم باللہ انه فیهم؟ ثم اتیتمونی بی تحسبونه (تسحبونه) كما نعت لكم؟ قالوا: نعم' قال: صدق اللہورسوله))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 475' 476 رقم 8515 وطبع آخر ج 5 ص 142 رقم 8568' مسند احمد ج 1 ص 160 رقم 1378' 1379' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 889 رقم 1223' السنۃ لعبداللہ بن احمد ص 269 رقم 1410' 1411' 1412' مسند البزار ج 3 ص 93 رقم 772' 773' مسند ابی یعلیٰ ج 1 ص 225 رقم 468 وص 232 رقم 478' کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ص 428 رقم 913' البدایۃ والنھایۃ ج 7 ص 493)

''عاصم بن کلیب الجرمی اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا جس پر سفر کے آثار نمایاں تھے' اس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے ساتھ گفتگو میں مشغول تھے' اُس شخص نے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیں گے؟ آپ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور اپنی گفتگو میں مشغول رہے' پس میں جا کر اس شخص کے ساتھ بیٹھا اور اس سے پوچھا: تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں عمرہ کی غرض سے گیا ہوا تھا تو میری ملاقات ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی۔ آپ نے مجھے فرمایا: وہ قوم جو تمہارے علاقے سے نکلی ہے انہیں حروریہ کیوں کہا جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: انہوں نے ''حروراء'' کے مقام پر خروج کیا اس لیے وہ ''حروریہ'' کہلائے۔ آپ نے فرمایا: وہ شخص مبارک باد کا مستحق ہے جو ان لوگوں کی ہلاکت میں شریک ہوا' اگر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہیں تو تمہیں ان کے بارے میں بتلا سکتے ہیں۔ اس شخص نے کہا: پس میں اس لئے حاضر ہوا

ہوں تاکہ آپ سے اُن کے متعلق معلومات حاصل کروں۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا: گفتگو کی اجازت طلب کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تو اس شخص نے آپ کے سامنے اسی طرح قصہ پیش کیا جیسا کہ ہمیں سنایا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا اور اس وقت آپ کے پاس ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے علی تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں ایسی ایسی قوم سے واسطہ پڑے گا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: مشرق سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھے گی وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا' وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے' ان میں ایک شخص ہوگا جس کا ہاتھ یوں ہوگا جیسے پستان۔ (اس کے بعد مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قوم کی طرف متوجہ ہو کر) فرمایا: میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا میں نے تمہیں ان کے بارے میں بتایا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں: فرمایا: میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ ایسے ہاتھ والا شخص ان میں ہوگا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: پھر تم نے میرے پاس آکر بتایا کہ وہ شخص ان میں نہیں ہے تو میں نے تمہیں قسم کھا کر کہا کہ بیشک وہ ان میں موجود ہے' پھر تم اس کو کھینچتے ہوئے میرے پاس لے آئے' تو کیا تم اس کو اسی طرح خیال کرتے ہو جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا تھا؟ سب نے عرض کیا: ہاں' اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کا فرمان سچ ثابت ہوا۔"

حدیث نمبر 17:

((اخبرنا محمد بن العلاء قال: حدثنا ابو معاوية عن الاعمش عن زيد بن وهب' عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالىٰ عنه قال: لما كان يوم النهروان لقي الخوارج فلم يبرحوا حتى شجروا بالرماح فقتلوا جميعاً' قال علي رضي الله تعالىٰ عنه: اطلبوا ذاالثدية' فطلبوه فلم يجدوه' فقال علي رضي الله تعالىٰ عنه: ما كذبت' ولا كذبت' اطلبوه' فطلبوه فوجده في وخدة (وهدة) من الارض' عليه ناس من القتلى' فاذا رجل على يده مثل سبلات السنور' فكبر علي رضي الله تعالىٰ عنه والناس' واعجبهم ذلك))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 476 وطبع آخر ج 5 ص 163 رقم 8569' صحیح مسلم ص 433 رقم 2467 مسند احمد ج 1 ص 92 رقم 506 سنن ابی داود ج 4 ص 320 رقم 3768' مسند البزار ج 2 ص 195 رقم 579' 580' 581)

"حضرت زید بن وہب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ "نہروان" کی جنگ کے دن جب خوارج سے آمنا سامنا ہوا تو ان کے پاؤں اکھڑ نہیں رہے تھے، وہ ڈٹے ہوئے تھے حتیٰ کہ ان پر

تیروں کی بوچھاڑ کی گئی تو وہ سب مارے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ذوالثدیہ (پستان کی مانند ہاتھ والے) کو تلاش کرو۔ لوگوں نے تلاش کیا تو وہ نہ ملا۔ آپ نے فرمایا: نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ جھوٹا قرار دیا جا سکتا ہوں۔ تم اس کو تلاش کرو۔ لوگوں نے تلاش کیا تو اسے ایک گڑھے میں پایا اور اس کے اوپر کچھ اور نعشیں پڑی ہوئی تھیں اور اس شخص کے ہاتھ پر بلی کی مونچھوں کی طرح بال تھے۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور تعجب کیا۔"

حدیث نمبر 18:

((اخبرنا عبدالاعلی بن واصل بن عبدالاعلیٰ قال: حدثنا الفضل بن ذکین عن موسیٰ بن قیس الحضرمی عن سلمة بن کهیل عن زید بن وهب' قال: خطبنا علی بقنطرة الدیرخان' (الدیزجان) فقال انه قد ذکر (لی) بخارجة تخرج من قبل المشرق' وفیهم ذوالثدیة' فقاتلهم' فقالت الحرویة بعضهم لبعض: لاتکلموه' فیردکم کماردکم یوم حروراء' فشجر بعضهم بعضابالرماح' فقال رجل من اصحاب علی رضی الله تعالیٰ عنه قطعواالعوالی (والحوالی الرماح) فداروااواستداروا' وقتل من اصحاب علی رضی الله تعالیٰ عنه اثنا عشر رجلا' اوثلاثة عشر رجلا' فقال علی: التمسواالمخدج' وذلك فی یوم شات' فقالوا: مانقدر علیه' فرکب علی رضی الله تعالیٰ عنه بغلة النبی صلی الله علیه وسلم الشهاء' فاتی وهدة من الارض' فقال: هذه من الارض قالواالتمسوا فی هولاء' فاخرج' فقال: ماکذبت' ولاکذبت' اعملواولاتتکلوا' لولاانی اخاف ان تکلواالاخبرتکم بما قضی اللهلکم علی لسانه (یعنی النبی صلی الله علیه وسلم) ولقد شهدت اناسا بالیمن قالوا: کیف یاامرالمومنین ؟ قال هولهم))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 477 رقم 8517 وطبع آخر ج 5 ص 163 رقم 8570)

"حضرت زید بن وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "دیزجان" کے پل پر خطبہ دیا تو فرمایا: مجھے ذکر کیا گیا تھا کہ مشرق کی طرف سے کچھ لوگ نکلیں گے اور ان میں ایک "ذوالثدیہ" (پستان کی طرح ہاتھ والا شخص) ہوگا۔ پھر آپ نے ان سے قتال کیا تو حروریہ نے ایک دوسرے سے کہا: اس طرح حملہ کرو جس طرح "یوم حرواء" کو کیا تھا۔ سو آپس میں تیراندازی کا تبادلہ ہوا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے بارہ یا تیرہ افراد شہید ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کٹے ہوئے ہاتھ والے شخص کو تلاش کرو (اور یہ گرم دن تھا) تو لوگوں نے عرض کیا: ہم اس کا پانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سفید خچر پر سوار ہوئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور ایک گڑھے پر پہنچے تو فرمایا: اُس شخص کو اس گڑے میں پڑے ہوئے

مقتولین میں تلاش کرو پس اُسے نکالا گیا تو آپ نے فرمایا: نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ میں جھوٹا قرار دیا جاسکتا ہوں، اگر مجھے خدشہ نہ ہوتا کہ تم سستی کرو گے تو میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے سے آگاہ کرتا جو اس نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ظاہر فرمایا ہے۔ یمن کے کچھ لوگ وہاں موجود تھے، انہوں نے عرض کیا: یا امیرالمومنین! کیسا فیصلہ ہے؟ فرمایا: وہ ان کے حق میں ہے۔"

حدیث نمبر 19:

((اخبرنا العباس بن عبدالعظیم قال: حدثنا عبدالرزاق قال: اخبرنا عبدالملك بن ابی سلیمان عن سلمة بن کهیل عن زید بن وهب 'انه کان فی الجیش الذین کانوا مع علی رضی الله تعالیٰ عنه ' الذین ساروا الی الخوارج' فقال علی رضی الله تعالیٰ عنه ایها الناس انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: سیخرج قوم من امتی یقرأون القرآن' لیس قراء تکم الی قراء تهم بشیء ولا صلاتکم الی صلاتهم بشیء' ولا صیامکم الی صیامهم بشیء یقرأون القرآن یحسبون انه لهم' وهو علیهم' لایجاوز تراقیهم' یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة' لویعلم الجیش الذین یصیبونهم ماقضی لهم علی لسان نبیهم لاتکلوا علی العمل' وآیة ذلك ان فیهم رجلاً له عضد' ولیس له ذراع' علی رأس عضده مثل حلمة ثدی المرأة' علیه شعرات بیض' قال سلمة: فنزلنی زید منزلا حتی مررنا علی قنطرة' قال: فلما التقینا وعلی الخوارج عبدالله بن وهب الراسبی' فقال لهم: القوا ر ما حکم' وسلوا سیوفکم من جفونها (فانی اخاف ان یناشدوکم' قال: فسلوا السیوف والقوا جفونها)' فشجرهم الناس برماحهم' فقتل بعضهم علی بعض' وما اصیب من الناس یومئذ الا رجلان' قال علی کرم الله وجهه: التمسوا فیهم المخدج' فلم یجدوه' فقام علی رضی الله تعالیٰ عنه بنفسه حتی اتی ناسا قتلی ' بعضهم علی بعض' (قال: جردوهم' فوجدوه مما یلی الارض' فکبر علی وقال) صدق الله وبلغ رسوله ' فقام الیه عبیدة الیمانی' فقال: یا امیر المومنین! والله الذی لا اله الا هو لسمعت هذا الحدیث من رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال علی رضی الله تعالیٰ عنه :انی والله الذی لا اله الا هو لسمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی استحلفه ثلاثاً وهو یحلف له))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 477 رقم 8518 وطبع آخر ج 5 ص 163 رقم 8571' مسند احمد ج 1 ص 83 وطبع آخر ج 1 ص 259 رقم 226 وص 144 رقم 1224' سنن ابی داود ج 4 ص 320 رقم 4768' دلائل النبوۃ للبیہقی ج 6 ص 432)

''حضرت سلمہ بن کھیل حضرت زید بن وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر کے ساتھ تھے جو سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خوارج کی طرف نکلا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: عنقریب میری امت میں سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے۔ تمہاری قرأت ان کی قرأت کے سامنے کچھ نہیں ہوگی اور تمہاری نمازیں ان کی نمازوں کے سامنے کوئی چیز نہیں ہوں گی' اور نہ تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں کچھ ہوں گے۔ وہ قرآن کو اس طرح پڑھیں گے کہ لوگ گمان کریں قرآن انہیں کے لیے ہے' حالانکہ قرآن ان کے خلاف ہوگا' نمازوں کا اثر اُن کے حلقوم سے نیچے (دلوں) پر نہیں ہوگا' وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ جو لشکر ان کا قلع قمع کرنے کے لیے جائے گا اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ ان کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے ان کے حق میں کیا فیصلہ ہو چکا ہے تو وہ عمل سے ست ہو کر بیٹھ رہیں گے۔ ان لوگوں (خوارج) کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ہوگا جس کا بازو کہنی تک ہوگا اور اس کا ہاتھ نہیں ہوگا' اس کے (کٹے ہوئے) بازو کا کونہ عورت کے پستان کی طرح ہوگا جس پر چند سفید بال ہوں گے۔ حضرت سلمہ بن کھیل کہتے ہیں کہ زید بن وھب مجھے منزل بہ منزل آگاہ کرتے رہے حتیٰ کہ ہم ایک پل سے گزرے۔ زید نے کہا: پس ہمارا آمنا سامنا خوارج سے ہوا۔ اُن کا امیر عبداللہ بن وہب الراسی تھا۔ اس نے اپنی فوج سے کہا: اپنے نیزے تیار کر لو اور اپنی تلوار میان سے نکال لو' پس میں خدشہ محسوس کرتا ہوں کہ تمہیں مشغول نہ کر دیا جائے۔ پس لوگ اپنے نیزوں کے ساتھ باہم گتھم گتھا ہو گئے اور ایک دوسرے کو قتل کیا' اس دن (ہمارے) فقط دو شخصوں کو نقصان پہنچا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: ان میں ناقص ہاتھ والے شخص کو تلاش کرو تو لوگوں نے اس کو نہ پایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اٹھے حتیٰ کہ مقتولین کے پاس آئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے۔ فرمایا: ان کو الگ الگ کرو! انہوں نے کیا تو نیچے سے اس شخص کو پالیا۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حق پہنچایا۔ اس پر عبیدۃ یمانی نے اٹھ کر دریافت کیا: یا امیر المومنین! اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' کیا آپ نے یہ حدیث خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ فرمایا: ہاں! اُس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' میں نے یہ حدیث خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی حتیٰ کہ اس شخص نے آپ سے تین مرتبہ حلف لیا اور آپ نے اس کی خاطر تینوں مرتبہ حلف اُٹھایا۔''

حدیث نمبر 20:

((اخبرنا قتیبة بن سعید حدثنا ابن ابی عدی عن ابن عون' عن محمد عن عبیدة قال: علی رضی اللہ تعالیٰ عنه: لولا ان تبطروا لحدثتکم بما وعد اللہ الذین یقتلونهم علی لسان

محمد صلی الله علیه وسلم' فقلت: انت سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال: ای ورب الکعبة' (ای ورب الکعبة' ای ورب الکعبة))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 478 رقم 8519 وطبع آخر ج 5 ص 164 رقم 8572' صحیح مسلم ص 433 رقم 6465' سنن ابی داود ج 4 ص 317 رقم 3763' سنن ابن ماجہ ج 1 ص 108 رقم 167' دلائل النبوۃ للبیہقی ج 6 ص 431)

''حضرت عبیدہ یمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر عمل میں تمہاری سست روی کا خدشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں اُس وعدہ کے متعلق بتلاتا جو اللہ تعالیٰ نے زبان سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر خوارج کے قاتلین کے حق میں فرمایا۔ میں نے عرض کیا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا تھا؟ فرمایا: ہاں رب کعبہ کی قسم! ہاں رب کعبہ کی قسم! ہاں رب کعبہ کی قسم۔!''

حدیث نمبر 21:

((اخبرنا اسماعیل بن مسعود' قال: حدثنا المعتمر بن سلیمان عن عوف قال: حدثنا محمد بن سیر بن قال: قال عبیدة السلیمانی: لماجئت (حیث) اصیب اصحاب النهروان' قال: علی رضی الله تعالیٰ عنه: اتبعوا (ابتغوا) فیهم' فانهم ان کانوا من القوم الذین ذکرهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فان فیهم رجلا مخلدج الید۔ اومثدون الید' اومودون الید۔ واتینافوجدنا' فدللنا (فابتغیناه' فوجدناه' فدللناه) علیه' فلما رآد قال: الله اکبر' الله اکبر' الله اکبر' لولاان یبطروا (ثم ذکر کلمة معناها) لحدثتکم بماقضی الله علی لسان رسول الله صلی الله علیه وسلم لمن ولی قتل هولاء' قلت: انت سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال: ای ورب الکعبة (ثلاثا))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 478 رقم 8520 وطبع آخر ج 5 ص 165 رقم 8573' سنن ابی داود ج 4 ص 317 رقم 4763' دلائل النبوۃ للبیہقی ج 6 ص 431)

''حضرت عبیدۃ سلمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نے اہل ''نہروان'' کو کیفر کردار تک پہنچا دیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں میں تلاش کرو' اگر یہ لوگ اُس قوم سے ہیں جن کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو ان میں ایک ناتمام ہاتھ والا شخص ہوگا' ہم آئے تو اس کو پالیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا' جب آپ نے اس شخص کو دیکھا تو فرمایا: اللہ اکبر' اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ کی قسم! اگر لوگوں کے عملاً سست ہونے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کے بارے میں ضرور بتاتا جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے ان لوگوں کی شان میں کیا جنہوں نے ان خوارج کے قتل میں حصہ لیا۔ میں نے عرض کیا: آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہے؟ فرمایا: رب کعبہ کی قسم میں نے یہ حدیث خود سنی ہے اور یہ جملہ

تین مرتبہ فرمایا۔"

حدیث نمبر 22:

((اخبرنا محمد بن عبید(بن محمد) قال:حدثنا ابومالك عمرو۔وهوابن هاشم عن اسماعیل وهوابن خالد قال؛ عمرو بن قیس الرازی' عن المنهال بن عمرو عن زربن حبیش' انه سمع علیاً رضی الله تعالیٰ عنه یقول:انا فقات عین الفتنة' لولاانامافوتل اهل النهروان' واهل الجمل ' ولولااخشی انتترکواالعمل لاخبرتکم بالذی قضی الله علی لسان نبیکم صلی الله علیه وسلم لمن قاتلهم' مبصرا ضلالتهم عارفاً بالهدی الذی نحن علیه))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7ص 749رقم 8521وطبع آخرج 5ص 165رقم 8574' حلیۃ الاولیاء ج 1ص 109رقم 213وج4ص206رقم 5269' جمع الجوامع ج 13ص 104رقم 5959)

"حضرت زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفرماتے ہوئے سنا: میں نے فتنہ کی آنکھ پھوڑ دی ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو اہل "نہروان" مارے جاتے اور نہ ہی اہل جمل۔ اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم عمل ترک کردو گے تو میں تمہیں اس فیصلہ کے بارے میں بتاتا جواللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ان لوگوں کے حق میں فرمایا ہے جنہوں نے خارجیوں کی ضلالت پر آگاہ ہوکر اور جس ہدایت پر ہم قائم ہیں اس کی معرفت رکھتے ہوئے ان سے جنگ کی۔"

حدیث نمبر 23:

((اخبرنا عمرو بن علی قال:حدثنا عبدالرحمن بن مهدی قال:حدثنا عکرمة بن عمار' قال:حدثنا ابوزمیل ' قال:حدثنی عبدالله بن عباس قال:لماخرجت الحروریة اعتزالوافی دارهم وکانوا ستة آلاف' فقلت لعلی رضی الله تعالیٰ عنه :یاامیرالمومنین ابردبالظهر' لعلی آتی هؤلآء القوم فاکلمهم' قال:انی اکافهم علیك' قلت:کلا' قال: فقمت وخرجت ودخلت علیهم فی نصف النهار' وهم قائلون ' فسلمت علیهم ' قالوا: مرحبابك یاابن عباس' فماجاء عندابن عم النبی صلی الله علیه وسلم وصهره' وعلیهم نزل القرآن' وهم اعلم بتاویله منکم' ولیس فیکم منهم احد' لابلغکم مایقولون' وابلغهم ماتقولون' فانتحی لی نفرمنهم' قلت:(هاتوا) اخبرونی ماذانقمتم علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وابن عمه؟ قالوا:ثلاث قلت:ماهن؟ قالوا: اماحداهن فانه حکم الرجال فی امرالله' وقال الله تعالیٰ:(ان الحکم الالله)

(الانعام:57' ویوسف:40و67) ماشان الرجال والحکم؟! فقلت:هذه واحدة' قالوا: واماالثانية' ماحل (سباهم ولا) قتالهم' قلت:هذه اثنان'فماالثالثة ؟ قالوا:انه محى نفسه عن اميرالمومنين' فان لم يكن اميرالمومنين' فهواميرالكافرين' قلت:هل عندكم شيء غيرهذا؟ قالوا:حسبناهذا قلت لهم:ارايتهم ان قرات عليكم من كتاب الله جل ثناء ه ومن سنة نبيه صلى الله عليه وسلم مايردقولكم' اترجعون؟ قالوا:نعم' قلت:اماقولكم حكم الرجال فى امرالله' فانا اقراعليكم فى كتاب الله ان قد صيرالله حكمه الى الرجال فى ثمن ربع درهم' فامرالله تبارك وتعالىٰ الرجال ان يحكموا فيه' قال الله تعالىٰ: (ياايهاالذين لاتقتلواالصيدوانتم حرم ومن قتله منكم متعمدافجزآء مثل ماقتل من النعم يحكم به ذوا عدل منكم) الآية (المائدة:95) (وكان من حكم الله انه صيره الى الرجال يحكمون فيه' ولوشاء لحكم فيه' فجاز حكم الرجال فيه) فانشدتكم بالله تعالىٰ :احكم الرجال فى ارنب ونجوهامن الصيدأفضل' ام حكمهم فى دمائهم وصلاح ذات بينهم؟' وانتم تعلمون ان الله تعالىٰ لوشاء لحكم ولم يصيرذلك الى الرجال؟ قالوا:بل هذاافضل' وفى المرأة وزوجها قال الله عزوجل:(وان خفتم شقاق بينهما فابعثواحكمامن اهله وحكما من اهلها ان يريدااصلاحا يوفق الله بينهما) الآية (النساء:35) فنشدتكم بالله حكم الرجال فى صلاح ذات هذه؟ قالوا:نعم قلت: واماقولكم:قاتل ولم يسب علم يغنم' اقتسبون امكم عائشة' وتستحلون منها ماتستحلون من غيرها' وهى امكم؟ فان قلتم انانستحل منها مانستحل من غيرها فقد كفرتم' ولان قلتم ليست بامنافقد كفرتم' لان الله تعالىٰ يقول:(النبى اولىٰ بالمومنين من انفسهم وازواجه امهاتهم) (الاحزاب:6) فانتم تدورون بين ضلالتين ' فاتوامنهم بمخرج ' قلت فخرجت من هذه؟ قالوا:نعم' واماقولكم محى اسمه من اميرالمومنين' فانا آتيكم بمن ترضو' وأراكم قدسمعتم ان النبى صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية صالح المشركين' فقال لعلى رضى الله تعالىٰ عنه اكتب ياعلى:هذاماصالح عليه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال المشركون:لاوالله' مانعلم انك رسول الله' لونعلم انك رسول الله لاطعناك' فاكتب محمد بن عبدالله' فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمع ياعلى!''رسول الله'' اللهم انك تعلم انى رسولك ' مع ياعلى واكتب: هذاماصالح عليه محمد بن عبدالله' فوالله لرسول الله صلى الله عليه وسلم خيرمن على' وقد محانفسه' ولم يكن محوه نفسه ذلك محاه من النبوة اخرجت من هذه؟ قالوا:نعم

فرجع منهم الفان، وخرج سائرهم، فقتلوا على ضلالتهم، فقتلهم المهاجرون والانصار))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 479 رقم 8522 وطبع آخر ج 5 ص 165 رقم 8575، مصنف عبدالرزاق ج 9 ص 455 رقم 18949، المستدرک ج 2 ص 150 وطبع آخر ج 2 ص 494 رقم 2703 وج 4 ص 182 وطبع آخر ج 5 ص 257 رقم 7447)

''حضرت ابوزمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: جب حروریہ نے بغاوت کی تو وہ اپنے ایک احاطہ میں جمع ہوئے اور ان کی تعداد چھ ہزار تھی۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: یا امیرالمومنین! نمازِ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھیے تاکہ میں اس قوم کے پاس جاکر ان سے بات چیت کروں۔ آپ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہیں ضرر پہنچائیں گے۔ میں نے عرض کیا ایسی کوئی بات نہیں۔ پس میں اٹھا کپڑے پہنے جوتی پہنی اور دوپہر کے وقت ان کے پہنچ گیا۔ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ کہنے لگے: ابن عباس کو مرحبا (خوش آمدید) کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مہاجرین وانصار کی جانب سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد اور داماد کی طرف سے آیا ہوں، اور وہ، وہ ہیں جن پر قرآن نازل ہوا، اور قرآن کی تفسیر کو تم سے بہتر سمجھتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ تمہارے درمیان ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو تم تک ان کے موقف کو پہنچائے اور اُن تک تمہارے موقف کو پہنچائے۔ اس پر اُن میں سے کچھ افراد میری طرف مائل ہوئے تو میں نے کہا: بتلاؤ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے چچازاد پر تمہارے کیا اعتراضات ہیں؟ انہوں نے کہا: تین باتیں ہیں۔ میں نے کہا کونسی؟ انہوں نے کہا:

1: ان میں سے ایک بات تو یہ ہے کہ انہوں نے دو شخصوں کو حاکم بنا رکھا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ان الحكم الا لله'' (حکم صرف اللہ کا ہے۔ الانعام: 57) نہ کہ اشخاص اور حکومت کا۔ میں نے کہا: یہ ایک بات ہوئی۔

2: علی نے جنگ کی لیکن نہ قیدی بنائے اور نہ مال غنیمت حاصل کیا۔ اگر وہ کفار تھے تو انہیں قیدی (غلام اور لونڈیاں) بنانا حلال تھا اور اگر وہ مومن تھے تو نہ انہیں قیدی بنانا درست تھا اور نہ ان سے جنگ کرنا حلال تھا۔ میں نے کہا: یہ دو باتیں ہوئیں تیسری بات کیا ہے؟

3: انہوں نے کہا: انہوں (مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنی ذات سے امیرالمومنین کی نفی کی ہے، پس اگر وہ امیرالمومنین نہیں ہیں تو پھر امیرالکافرین ہوئے۔ میں نے کہا: اس کے علاوہ کوئی اور اعتراض ہے؟ انہوں نے کہا: بس ہمارے یہی اعتراض ہیں۔ میں نے کہا: اگر میں تمہارے سامنے اللہ جل شانہٗ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ایسے دلائل پیش کروں جن سے تمہارے خیالات کی

تردید ہو جائے تو کیا تم رجوع کر لو گے؟ انہوں نے کہاں: ہاں۔

1: میں نے کہا: تمہارا یہ قول کہ اشخاص کو امر الٰہی میں حاکم بنایا گیا اور یہ جائز نہیں تھا تو اس سلسلے میں تمہارے سامنے کتاب الٰہی کی آیات پیش کرتا ہوں: اللہ تعالیٰ نے چوتھائی درہم کی قیمت کے معاملہ میں اپنے امر کا حاکم دو اشخاص کو بنایا اور حکم فرمایا کہ وہ اس میں فیصلہ کریں' چنانچہ ارشاد فرمایا: (اے ایمان والو! نہ مارو شکار کو جب کہ تم احرام باندھے ہوئے ہو اور جو قتل کرے شکار کو تم میں سے جان بوجھ کر تو اس کی جزا یہ ہے کہ اسی قسم کا جانور دے جو اس نے قتل کیا ہے' فیصلہ کریں اس کا دو معتبر آدمی تم میں سے) (المائدۃ: 95) اور یہ اللہ کا حکم ہے کہ اس نے اپنا امر اشخاص کو تفویض کیا تا کہ وہ اس میں فیصلہ کریں، اگر وہ چاہتا تو اس معاملے کا فیصلہ خود کر دیتا' سو اس نے اس مسئلہ میں اشخاص کے فیصلہ کو جائز رکھا۔ میں تم کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ اشخاص کا حکم اُن کی اپنی باہمی اصلاح اور قتل (وغیرہ) میں افضل ہے یا ایک خرگوش کے شکار کے معاملہ میں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں بلکہ بندوں کے معاملہ میں افضل ہے۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے معاملہ میں ارشاد فرمایا: اور اگر تم خوف کرو ناچاقی کا ان کے درمیان تو مقرر کرو ایک پنچ مرد کے کنبہ سے اور ایک پنچ عورت کے کنبہ سے۔ (النساء: 35) میں نے کہا: میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اشخاص کی حکومت ان کے باہمی معاملات اور قتل وخون کے مقدمات میں عورت کے معاملہ سے افضل نہیں ہے؟ بتلاؤ کیا میں تمہارے اس اعتراض سے نکل گیا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

2: میں نے کہا: اور تمہارا یہ قول کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ کی لیکن نہ قیدی بنائے اور نہ مال غنیمت لیا۔ (میں کہتا ہوں) کیا تم اپنی ماں عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو لونڈی بناؤ گے اور اُن سے وہ سلوک حلال سمجھو گے جو دیگر لونڈیوں سے حلال سمجھتے ہو' حالانکہ وہ تمہاری ماں ہے؟ پس اگر تم کہو کہ ان کے ساتھ وہ سب کچھ حلال ہے جو لونڈیوں کے ساتھ حلال ہے تو تم نے کفر کیا اور اگر تم کہو کہ وہ تمہاری ماں نہیں ہیں تو پھر بھی تم نے کفر کیا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: نبی مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں اور آپ کی ازواج (مطہرات) ان کی مائیں ہیں۔ (الاحزاب: 6) پس تم دو گمراہیوں کے درمیان ہو' بتلاؤ ان گمراہیوں سے نکلنے کا کیا راستہ ہے؟ بولو! کیا میں اس اعتراض سے نکل گیا؟ انہوں نے کہاں: ہاں۔

3: میں نے کہا: رہ گیا تمہارا یہ قول کہ انہوں نے (مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنا نام امیر المومنین مٹا دیا ہے تو میں تمہیں ایسی دلیل پیش کرتا ہوں جسے تم پسند کرو گے اور میرا خیال ہے کہ تم سن چکے ہو کہ بیشک اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکین کے ساتھ صلح فرمائی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: لکھو! یہ محمد رسول اللہ کی جانب سے صلح نامہ ہے۔ مشرکین نے کہا: اگر ہم جانتے کہ آپ

اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کے ساتھ لڑائی نہ کرتے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! یہ مٹادو! اے اللہ! بیشک تو جانتا ہے کہ میں تیرا رسول ہوں۔ اے علی! یہ مٹادو' اور لکھ دو' 'یہ محمد بن عبداللہ کی جانب سے صلح نامہ ہے۔'' اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سے بہتر ہیں اور آپ نے اپنا نام (رسول) مٹایا اور آپ کا یہ مٹانا نبوت کو مٹانا نہیں تھا' کیا میں اس اعتراض کی گرفت سے باہر آیا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پس اُن میں سے دو ہزار افراد نے رجوع کرلیا اور باقی لوگوں نے خروج کو قائم رکھا تو وہ اپنی ضلالت پر قتل کیے گئے اور انہیں مہاجرین و انصار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تہ تیغ کیا۔''

حدیث نمبر 24:

((اخبرنی معاویة بن صالح قال: حدثنا عبدالرحمن بن صالح قال: حدثنا عمرو بن هاشم الجنبی' عن محمد بن کعب القرظی عن علقمة بن قیس قال: قلت لعلی رضی الله تعالیٰ عنه تجعل بینك وبین ابن آکلة الاکباد (حکما) قال: انی کنت کاتب رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الحدیبیة' فکتب هذا ماصالح علیه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم ' وسهیل بن عمر' فقال سهیل) لو نعلم انه رسول الله ماقاتلناه' امحها' فقلت: هو والله رسول صلی الله علیه وسلم وان رغم انفك ولا والله لا امحوها' فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ارنیه' فاریته فمحاها' وقال: اما ان لك مثلها وستاتیها وانت مضطر))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 481' 482 رقم 8523 وطبع آخر ج 5 ص 167 رقم 8576' مسند احمد ج 1 ص 86' 87 وطبع آخر ج 1 ص 268 رقم 656)

''حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ نے اپنے اور ابن آکلۃ الاکباد (کلیجہ چبانے والی کے بچے) کے درمیان فیصل مقرر کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: حدیبیہ کی صلح میں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا' میں نے لکھا'' یہ صلح نامہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سہیل بن عمرو کی طرف سے ہے'' تو سہیل بن عمرو نے کہا: اگر ہم ان کو ''رسول اللہ'' سمجھتے تو ان سے برسرِ پیکار کیوں ہوتے؟ اس (لفظ رسول) کو مٹادو۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ اللہ کے رسول ہیں اگرچہ تمہیں ناگوار ہو۔ اللہ کی قسم! میں نہیں مٹاؤں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لفظ مجھے دکھاؤ! میں نے آپ کو دکھایا تو آپ نے اس کو مٹادیا اور فرمایا: ایسا معاملہ عنقریب تجھے بھی پیش آئے گا اور تم مجبور ہوگے۔''

حدیث نمبر 25:

((اخبرنا (محمدبن المثنی) محمد بن بشار' قالا: حدثنا محمد بن جعفر قال اخبرنا

شعبة' عن ابی اسحق قال: سمعت البراء قال: لما صالح رسول الله صلی الله علیه وسلم (اهل الحدیبیة) وقال ابن بشار اهل مکة) کتب علی کتابا بینهم' قال: فکتب محمد رسول الله' فقال المشرکون: لاتکتب محمد رسول الله' لو کنت رسول الله لم نقاتلك' فقال لعلی رضی الله تعالیٰ عنه امحه' فقال علی: ماانابالذی امحاه' فمحاه رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده' وصالحهم علی ان یدخل هوواصحابه ثلاثة ایام ولایدخلوهاالابجلبان السلاح قال ابن بشار: فسالوه: ماجلبان السلاح؟ قال: القراب بمافیه))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج7ص842رقم 8524وطبع آخر ج5ص168رقم 8577' بخاری ص440 رقم 2698 441رقم2700وص530رقم3323184' مسلم ص795رقم المسلسل 4629' مسند احمد ج4ص291 وطبع ج6ص230رقم 18766' مسند ابی داود الطیالسی ص97رقم 713وطبع آخر ج1ص387' مسند ابی یعلیٰ 2ص159رقم 1707' صحیح ابن حبان ج11ص212رقم4869' سنن الدارمی ج2ص192رقم 2507)

''حضرت ابواسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حدیبیہ (ابن بشار نے کہا: اہل مکہ) سے صلح فرمائی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صلح نامہ تحریر کیا۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا: ''محمد رسول اللہ'' تو مشرکین نے کہا: ''محمد رسول اللہ'' مت لکھو! اگر آپ رسول اللہ ہوتے تو ہم آپ کے ساتھ برسر پیکار کیوں ہوتے؟ تو حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اس لفظ کو مٹا دو۔ آپ نے عرض کیا: میں نہیں مٹاؤں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے مٹایا۔ پھر مشرکین کے ساتھ اس بات پر صلح ہوئی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکۃ المکرمہ میں تین روز کے لیے داخل ہوں گے اور ان کا داخلہ ''جلبان السلاح'' کے ساتھ ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: ''جلبان السلاح'' کیا چیز ہے؟ فرمایا: میان۔ (تلواریں میان میں رکھ کر آئیں گے)۔''

حدیث نمبر 26:

((اخبرنا احمد بن سلیمان الرهاوی' قال: اخبرنا عبیدالله ابن موسیٰ' قال: حدثنا اسرائیل' عن ابی اسحق' عن البراء بن عازب' قال: لما اعتمر رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذی العقدة وابی اهل مکة ان یدعوه یدخل مکة' حتی قاضاهم علی ان یقیم بهاثلاثة ایام' فلما کتب الکتاب' کتبوا: هذا ماقاضی علیه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا: نقرلك بهذالونعلم انك رسول الله مامنعناك (بیته) شیئا' ولکن انت

محمد بن عبداللہ' قال: انا رسول اللہ' وانا محمد بن عبداللہ' ثم قال لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: امح رسول اللہ' قال علی: لا واللہ لا امحوك ابدا' فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکتاب فمحاہ' ولیس یحسن یکتب' فکتب مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبداللہ' وکتب ھذا ماقضی علیہ محمد بن عبداللہ ان لا یدخل مکۃ بالسلاح' الا بالسیف فی القراب' وان لایخرج اھلھا باحد ان اراد ان یتبعہ' ولایمنع احدا من اصحابہ ان اراد ان یقیم بھا' فلما دخلھا ومضی الاجل اتو علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ' فقالوا: قل لصاحبك اخرج عنا' فقد مضی الاجل' فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' فتبعتہ ابنۃ حمزۃ تنادی: یاعم' یاعم' فتناولھا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاخذ بیدھا' فقال لفاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: دونك ابنۃ عمك' فحملتھا' فاختصم فیھا علی وزید وجعفر' فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: انا اخذتھا وھی ابنۃ عمی' وقال جعفر: ھی ابنۃ عمی وخالتھا' وقال: "الخالۃ بمنزلۃ الام" ثم قال لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: انت منی وانا منك' وقال لجعفر: اشبھت خلقی وخلقی' وقال لزید: انت اخونا ومولانا' فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: الاتتزوج ابنۃ حمزۃ؟ فقال: انھا ابنۃ اخی من الرضاعۃ))۔

(سنن الکبری للنسائی ج7ص482رقم8525وطبع آخر ج5ص168 رقم8578' بخاری ص440رقم2699 وص720رقم4251' صحیح ابن حبان ج11ص229 'رقم4873)

''حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماہ ذیقعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے انکار کیا کہ وہ آپ کا راستہ چھوڑیں اور آپ مکہ میں داخل ہوں۔ حتی کہ آپ نے ان کے ساتھ معاہدہ کیا کہ آپ مکۃ المکرمہ میں تین روز قیام کریں گے۔ پس جب انہوں نے لکھا: ''ھذا ماقضی علیہ محمد رسول اللہ'' تو مشرکین مکہ نے کہا: ہم تسلیم نہیں کرتے۔ اگر ہم جانتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو اس گھر سے نہ روکتے' لیکن آپ محمد بن عبداللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں محمد رسول اللہ بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''رسول اللہ'' کے الفاظ مٹا دو۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم میں آپ (کے نام) کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تحریر لی اور آپ اچھا نہیں لکھ سکتے تھے' پھر آپ نے ''رسول اللہ'' کی جگہ ''محمد بن عبداللہ'' لکھا تو معاہدہ یوں تحریر کیا گیا: یہ معاہدہ ہے محمد بن عبداللہ کی طرف سے' وہ اسلحہ کے ساتھ مکہ میں داخل نہیں ہوں گے' ماسوا تلوار کے جو میان میں ہوگی' اور یہ کہ اگر کسی مکی شخص نے اُن کی پیروی کر لی تو وہ اس کو اپنے ساتھ لے کر نہیں جائیں گے اور اگر اُن کے صحابہ میں سے کسی نے مکہ میں رہنے کا ارادہ کیا تو وہ

ان کو منع نہیں کریں گے۔ پھر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ المکرمہ میں تشریف لے گئے اور میعاد (تین یوم) پوری ہوگئی تو قریش مکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے: اپنے آقا سے کہو کہ وہ یہاں سے چلے جائیں، مدت پوری ہو چکی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جانے لگے تو آپ کے پیچھے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی چچا چچا پکارتی ہوئی آئی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اپنے چچا کی بیٹی کو سنبھالو۔ حضرت فاطمہ نے بچی کو اٹھالیا۔ پھر اس معاملہ میں حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہ میری چچازاد بھی ہے اور اس کی خالہ میری زوجہ ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہ میری بھتیجی ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچی کو اس کی خالہ کے سپرد کیا اور فرمایا: خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہو اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: تم ہمارے بھائی اور دوست ہو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے عرض کیا: آپ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ فرمایا: یہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔''

حدیث نمبر 27:

((خالفه يحيى بن آدم فروى آخر هذاالحديث عن اسرائيل' عن ابى اسحاق عن هانى بن هانى وهبيرة بن يريم ' عن على: انهم اختصموا فى بنت حمزة' فقضى بهارسول الله صلى الله عليه وسلم لخالتها' وقال: ان الخالة ام' قلت: يارسول الله الاتتزوجها؟ قال: انهالاتحل لى' انها ابنه اخى من الرضاعة' قال: وقال لى: انت منى وانا منك' وقال لزيد: انت اخونا ومولانا' وقال لجعفر اشبهت خلقى وخلقى))

(سنن الکبری للنسائی ج 7 ص 483 رقم 8562 وطبع آخر ج 5 ص 169 رقم 8579' مسند احمد ج 1 ص 99 و 115 رقم 770' 931' البحرالزخار المعروف بمسند البزار ج 3 ص 105' 106 رقم 891)

''ویحییٰ بن آدم نے اس حدیث کو کچھ اختلاف سے بیان کیا ہے۔ وہ از اسرائیل از ابو اسحاق از ھانی بن ھانی اور از ھبیرہ بن یریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ان کا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کے معاملہ میں جھگڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ دے دیا اور فرمایا: بیشک خالہ ماں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس کو اپنے عقد میں کیوں نہیں لے لیتے؟ فرمایا: یہ میرے لئے حلال نہیں۔ یہ رضاعی طور پر میری بھتیجی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے مجھے فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم

ہمارے بھائی اور دوست ہو اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم صورت اور سیرت میں ہمارے مشابہ ہو۔"

☆☆☆

فصل نمبر 102:

ذکر قول النبی علی یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیله:

ارشادِ نبوی کہ جس طرح میں نے قرآن کی نزیل پر جنگ کی ہے علی اس کی تاویل پر (خوارج سے) جنگ کرے گا

((اخبرنا اسحق بن ابراهيم ومحمدبن قدامة واللفظ له عن جريرو عن الاعمش' عن اسماعيل بن رجاء' عن ابيه' عن ابی سعيد الخدری قال: كناجلوسانظررسول الله صلى الله عليه وسلم' فخرج الينا قد انقطع شسع نعله' فرمى به الى علی رضی الله تعالیٰ عنه' فقال: ان منكم رجلا يقاتل الناس علی تاويل القرآن كما قاتلت علی تنزيله' قال ابوبكر: انا؟ قال: لا' قال عمر: انا؟ قال: لا' ولكن خاصف النعل))

(سنن الکبریٰ للنسائی ج 7 ص 465 رقم 8488 وطبع آخر ج 5 ص 154 رقم 8541' مصنف ابن ابی شیبۃ ج 6 ص 370 رقم 32073' مسند احمد ج 3 ص 31 رقم 11278 وص 33 رقم 11309 وص 82 رقم 11795' فضائل الصحابۃ ج 2 ص 777' صحیح ابن حبان ج 15 ص 385 رقم 6937 وطبع آخر ج 9 ص 46 رقم 6898' مسند ابی یعلی ج 1 ص 463 رقم 1081' المستدرک للحاکم ج 3 ص 122 رقم 4679' دلائل النبوۃ للبیہقی ج 6 ص 435' 436' حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ج 1 ص 108' البدایۃ والنھایۃ ج 5 ص 478' تاریخ مدینۃ دمشق ج 42 ص 451 تا 455' مختصر دمشق لابن منظور ج 17 ص 389 وج 18 ص 46' اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج 7 ص 187 رقم 6640' شرح السنۃ ج 6 ص 167 رقم 2557' المقصد العلی رقم 849' الریاض النضرۃ ج 4 ص 135' مجمع الزوائد ج 9 ص 133 رقم 14763' جمع الجوامع ج 15 ص 562 رقم 15163' الخصائص الکبریٰ ج 2 ص 234)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار کر رہے تھے کہ آپ ہماری طرف تشریف لائے۔ آپ کی نعل (جوتی) مبارک کا تسمہ ٹوٹ چکا تھا تو اسے آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پھینکا' پھر فرمایا: تم میں سے ایک شخص تفسیر قرآن پر اس طرح جہاد کرے گا جس طرح میں نے تنزیل قرآن پر جہاد کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

عرض کیا: کیا وہ میں ہوں؟ فرمایا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: کیا وہ میں ہوں؟ فرمایا: نہیں،۔ لیکن وہ جوتی کی مرمت کرنے والا ہے۔ (اس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کی مرمت فرمارہے تھے)۔"

☆☆☆

فصل نمبر 103:

في وصية وشهادت علي :

حضرت علی کی مظلومیت، وصیت اور شہادت کا بیان

حضرت علی کا ساتھی و دشمن:

((بالاسناد، قال :حدثني علي بن موسیٰ الرضا عن آبائه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :يا علي !انت المظلوم بعدی ، فويل لمن قاتلك وطوبیٰ لمن قاتل معك، يا علي !انت الذی تنطق بكلامي وتتكلم بلساني بعدی فويل لمن رد عليك وطوبى لمن قبل كلامك،يا علي !انت سيد هذه الامة بعدی ومن فارقك فارقني يوم القيامة، ومن كان معك كان معي يوم القيامة))

"امام علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم میرے بعد مظلوم ہوگے۔ افسوس ہے اس پر جو تمہارے ساتھ جنگ کرے اور خوش نصیب ہے وہ جو تمہارے ساتھ مل کر جہاد کرے۔ اے علی! تم وہی ہو جو میرے بعد میری زبان اور میرے کلام میں گفتگو کروگے۔ افسوس ہے اس پر جو تمہارے کلام کو قبول نہ کرے اور خوش نصیب ہے وہ جو تمہارے کلام کو قبول کرے۔ اے علی! تم میرے بعد اس امت کے سردار۔ جو تم سے جدا ہوا وہ قیامت کے دن مجھ سے جدا ہوگا اور جو تمہارے ساتھ رہا قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔"

جس نے علی پر ظلم کیا:

((قال النبی صلى الله عليه وآله وسلم لعلي :يا علي !انت المظلوم بعدی، من ظلمك فقد ظلمني، ومن انصفك فقد انصفني ومن والاك فقد والاني، ومن عاداك فقد عاداني، ومن اطاعك فقد اطاعني، ومن عصاك فقد عصاني))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم میرے بعد مظلوم ہوگے،

جس نے تم پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے تمہارے ساتھ انصاف کیا اس نے مجھ سے انصاف کیا اور جس نے تمہارا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا اور جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔''

((عن علی بن موسیٰ الرضا عن آبائه قال :قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم : یا علی !انت مظلوم بعدی وویل لمن ظلمك واعتدی علیك وطوبی لمن تبعك ولم یجتری علیك))

''امام علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میرے بعد تم پر ظلم وستم ہوگا۔ افسوس ہے اس پر جو تم پر ظلم کرے اور تمہارے حق پر تجاوز کرے اور خوش نصیب ہے وہ جو تمہاری پیروی کرے اور تم سے قدم آگے بڑھانے کی جرأت نہ کرے۔''

کنویں سے گفتگو:

((بالاسناد عن میثم قال :اصحربی مولای امیر المومنین رضی الله عنه لیلة من اللیالی قد خرج من الکوفة وانتهی الی مسجد جعفی، توجه الی القبلة وصلی اربع رکعات، فلما سلم وسبح یسط کفیه وقال :الهی کیف ادعوك وقد عصیتك الی آخر الدعاء، ثم قام وخرج، فاتبعته حتی خرج الی الصحراء وخط لی خطة وقال :ایاك ان تجاوز هذهالخطة، ومضی عنی وکانت لیلة مدلهمة، فقلت :یانفسی !اسلمت مولای وله اعداء کثیر.ة، ای عذر یکون لك عند الله وعند رسوله؟ والله لا قفون اثره ولا علمن خبره وان کنت قد خالفت امره، وجعلت اتبع اثره فوجدته رضی الله عنه مطلعا فی البشر الی نصفه یخاطب البشر والبشر تخاطبه، فحس بی والتفت رضی الله عنه وقال :من قلت میثم، قال :یا میثم !الم آمرك ان لا تجاوز (لا تتجاوز) الخطة؟ قلت :یا مولای خشیت علیك من الاعداء فلم یصبر لذلك قلبی، فقال :اسمعت مما قلت شیئا؟ قلت :لا یا مولای فقال :یا میثم !

فی الصدر لبانات
اذا ضاق لها صدری
نکت الارض بالکف
وابدیت لها سری
فمه ما تنبت الارض
فذاك البت من بذری

''میثم کہتے ہیں کہ ایک رات میرے مولا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کوفہ سے مجھے لے کر مسجد جعفی پہنچے اور وہاں پر قبلہ کی طرف کھڑے ہو کر چار رکعت نماز ادا کی۔ سلام اور تسبیح کے بعد اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کیا: اے اللہ! کس طرح تجھے پکاروں جب کہ میں نے تیری نافرمانی کی ہے۔ دعا مکمل کرنے کے بعد مسجد سے باہر آئے، میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا، یہاں تک کہ آپ صحرا میں پہنچے۔ پس آپ نے میرے اردگرد ایک لکیر کھینچی اور فرمایا: ہرگز اس دائرہ سے باہر نہ نکلنا۔ اس کے بعد خود روانہ ہو گئے وہ رات بہت تاریک تھی۔ میں نے اپنے آپ سے کہا: میں نے اتنے سارے دشمن ہونے کے باوجود آپ کو اکیلا چھوڑ دیا، کیا میں اللہ اور رسول کے نزدیک معذور ہوں؟ اللہ کی قسم! ان کے پیچھے جاؤں گا اور ان کی حالت معلوم کروں گا، اگرچہ ان کے حکم کی مخالفت کیوں نہ ہو۔ پس ان کے پیچھے ہوا میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنے سر مبارک کو کنویں میں داخل کیا ہوا تھا اور کنویں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے اور کنواں بھی آپ سے باتیں کر رہا تھا۔ آپ متوجہ ہو گئے کہ میں بھی ان کے پیچھے آیا ہوں، میری طرف نگاہ کی اور فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میثم ہوں۔ فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اس دائرے کو عبور نہ کرنا؟ عرض کیا: اے میرے آقا! آپ کے دشمنوں کے خوف کی وجہ سے میرے دل کو آرام نہیں تھا۔ فرمایا: آیا جو کچھ میں کہہ رہا تھا کوئی چیز تم نے سنی؟ عرض کیا: نہیں اے میرے مولا! فرمایا: اے میثم! میں اپنے سینے میں جو کیفیات محسوس کر رہا ہوں، زمین پر ایک گڑھا کھودوں گا اور اپنے راز اس سے بیان کروں گا اور زمین میں جو پودا آئے گا اس بیج سے ہے جو میں نے اس میں بویا ہے۔''

شہادت کی خبر:

((قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :يا علي !البشر بالشهادة فبانك مظلوم بعدي ومقتول فقال علي :يا رسول الله و ذلك في سلامة من ديني؟ قال :في سلامة من دينك))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تمہیں شہادت مبارک ہو! میرے بعد تم پر ظلم ہو گا اور تمہیں قتل کیا جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آیا اس وقت میرا دین سالم ہو گا؟ فرمایا: ہاں تمہارا دین سالم ہو گا۔''

منفرد شہید:

((بالاسناد،عن عائشة رضي الله عنها قالت :رايت النبي صلى الله عليه و آله وسلم التزم عليا وقبله وهو يقول :بابي الوحيد الشهيد))

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کو بغل میں لیا ہوا ہے، بوسہ لے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: میرا باپ اس تنہا شہید پر قربان ہو جائے۔''

موت سے اُنس:

((فی حدیث، عن علی رضی الله عنه :والله لابن ابی طالب (لعلی) آنس بالموت من الطفل بثدی امه))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ابو طالب کا بیٹا اس بچے سے زیادہ موت سے مانوس ہے جو بچہ اپنی ماں کی چھاتی سے مانوس ہوتا ہے۔''

خضاب نہ کرنے کی وجہ:

((عن ابن نباتة قال :قلت لامیر المومنین رضی الله عنه:ما منعك من الخضاب وقد اختضب رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ؟ قال :انتظر اشقا ها ان یخضب لحیتی من دم راسی، بعهد معهود اخبرنی به حبیبی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم))

''ابن نباتہ کہتے ہیں، میں نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سرخ) خضاب کیا کرتے تھے آپ خضاب کیوں نہیں کرتے ؟ فرمایا: میں اس انتظار میں ہوں کہ اس امت کا بد بخت ترین انسان میرے سر کے خون سے میری ڈاڑھی کو خضاب کرے گا، یہ وہی وعدہ ہے جس کی مجھے میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔''

خوارج کی سازش:

خوارج کے تین افراد عبدالرحمٰن بن ملجم المرادی، برک بن عبداللہ تیمیی اور عمرو بن بکیر التیمی مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے اور آپس میں یہ عہد کرلیا کہ ہم تین افراد ان تین افراد یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر کے اصل قضیہ ہی پاک کر دیں گے (کہ انہی لوگوں کی وجہ سے خلافت کی خلفشار برپا ہوا ہے) تاکہ مسلمانوں کو ان جھگڑوں سے نجات مل جائے۔ چنانچہ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو، برک نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور عمرو بن بکیر نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کا عہد کرلیا کہ ان تینوں کو ایک ہی رات میں رمضان المبارک میں قتل کر دیں گے۔ چنانچہ یہ تینوں بد بخت ان شہروں کو روانہ ہوئے جہاں جہاں ان کو اپنے نامزد کردہ شخص کو قتل کرنا تھا۔ ان میں سب سے پہلے ابن ملجم کوفہ میں پہنچا، اس نے وہاں پہنچ کر دوسرے خوارج سے رابطہ قائم کر کے اپنا ارادہ ان پر ظاہر کیا کہ وہ 17 رمضان المبارک 40 ہجری کو جمعہ کی شب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دے گا۔

حضرت علی کی خواب:

ادھر 17 رمضان المبارک 40 ہجری کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علی الصبح بیدار ہو کر اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

''رات میں نے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت نے میرے ساتھ کجروی اختیار کی ہے اور اس نے سخت نزاع برپا کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں مجھ سے فرمایا: تم اللہ سے دعا کرو چنانچہ میں نے بارگاہِ رب العزت میں اس طرح دعا کی کہ الٰہی! مجھے تو ان لوگوں سے بہتر لوگوں میں پہنچا دے اور میرے بجائے ان لوگوں کا واسطہ ایسے لوگوں سے ڈال دے جو اچھے نہ ہوں۔''

شہادت علی المرتضیٰ:

ابھی آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ اتنے میں ابباح مؤذن نے آکر آواز دی: الصلوٰۃ الصلوٰۃ! چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھنے کے لئے گھر سے چلے۔ راستے میں آپ لوگوں کو نماز کے لئے آواز دے دے کر جگاتے جاتے تھے کہ اتنے میں ازلی بدبخت ابن ملجم سے سامنا ہوا اور اس نے اچانک آپ پر تلوار کا ایک بھرپور وار کیا۔ وار اتنا شدید تھا کہ آپ کی پیشانی کنپٹی تک کٹ گئی اور تلوار دماغ پر جا کر ٹھہری اتنی دیر میں چاروں طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور قاتل کو پکڑ لیا۔ زخم بہت کاری تھا۔ پھر بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ و ہفتہ تک بقید حیات رہے مگر اتوار کی شب میں آپ کی روح بارگاہِ اقدس کی طرف پرواز کر گئی۔

امام حسن و حسین کو وصیت:

((ومن وصية له رضي الله عنه :للحسن والحسين لما ضربه ابن ملجم لعنة الله : اوصيكما بتقوى الله، وان لاتبغيا الدنيا وان بغتكما ، ولا تاسفا على شيء منها زوى عنكما وقولا بالحق ، واعملاللاجر، وكونا للظالم خصماً، و للمظلوم عونا اوصيكما وجميع ولدى واهلي ومن بلغة كتابى بتقوى الله، ونظم امر كم، وصلاح ذات بينكم، فانى سمعت جد كما صلى الله عليه وآله وسلم يقول :صلاح ذات البين افضل من عامة الصلاة والصيام، الله الله فى الايتام، فلا تغبوا افوا ههم، ولا يضيعوا بحضرتكم ، والله والله فى جيرانكم، فانهم وصية نبيكم، ما زال يوصى بهم حتى ظننا انه سيورثهم، والله الله فى القرآن لا يسبقكم بالعمل به غير كم والله الله فى الصلاة فانها عمود دينكم والله الله فى بيت ربكم، لا تخلوه ما بقيتم، فانه ان ترك لم تناظروا والله الله فى الجهاد باموالكم وانفسكم والسنتكم فى سبيل الله وعليكم بالتواصل والتبادل، واياكم والتدابر والتقاطع، ولا تتركوا الامر بالمعروف والنهى عن المنكر فيولى عليكم شرار كم، ثم تدعون فلا يستجاب لكم، ثم قال :يابنى عبد المطلب ! لا الفينكم تخرضون دماء المسلمين خوضا، تقولون :قتل امير المومنين الا لا يقتلن بى

الا قاتلي انظروا اذا انا مت من ضربته هذه فاضربوه ضربة بضربة ولا يمثل بالرجل (لا تمثلوا الصالح) فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول :ايا كم والمثلة ولو بالكلب العقور))

''جس وقت ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر پر تلوار سے ضرب لگائی تو حضرت علی نے امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے یہ وصیت کی: میں تمہیں تقوی اللہ کی وصیت کرتا ہوں اور جو کچھ دنیا تم پر صدمہ وارد کرے توجہ نہ کرنا اور جو کچھ تمہارے ہاتھ سے نکل گیا ہے اس پر غم نہ کرنا، حق بیان کرنا اور اجر کیلئے کام کرنا، ظالم کے دشمن اور مظلوم کے مددگار رہنا۔ میں تم دونوں اور تمام بیٹوں اور اپنے خاندان کو اور جس کے ہاتھ میں میرا وصیت نامہ پہنچے وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، اپنے معاملات درست اور آپس کے تعلقات سلجھائے رکھنا، کیونکہ میں نے تمہارے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ آپس کی کشیدگیوں کو مٹانا عام نماز روزے سے افضل ہے۔'' (دیکھو!) یتیموں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، ان کے کام ودہن کیلئے فاقہ کی نوبت نہ آئے اور تمہاری موجودگی میں وہ تباہ وبرباد نہ ہو جائیں۔ اپنے ہمسائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا کیونکہ ان کے بارے میں تمہارے پیغمبر نے برابر ہدایت کی ہے اور آپ اس حد تک ان کیلئے سفارش فرماتے رہے کہ ہم لوگوں کو یہ گمان ہونے لگا کہ آپ انہیں بھی ورثہ دلائیں گے۔ قرآن کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، ایسا نہ ہو کہ دوسرے اس پر عمل کرنے میں تم پر سبقت لے جائیں۔ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ وہ تمہارے دین کا ستون ہے۔ اپنے پروردگار کے گھر کے بارے میں اللہ سے ڈرنا، اسے جیتے جی خالی نہ چھوڑنا کیونکہ اگر یہ خالی چھوڑ دیا گیا تو پھر (عذاب سے) مہلت نہ پاؤ گے۔ جان، مال اور زبان سے راہِ الٰہی میں جہاد کرنے کے بارے میں اللہ کو نہ بھولنا اور تم کو لازم ہے کہ آپس میں میل ملاپ رکھنا اور ایک دوسرے کو اعانت کرنا اور خبردار! ایک دوسرے کی طرف سے پیٹھ پھیرنے اور تعلقات توڑنے سے پرہیز کرنا، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے سے کبھی ہاتھ نہ اٹھانا ورنہ بدکردار تم پر مسلط ہو جائیں گے۔ پھر دعا مانگو گے تو قبول نہ ہوگی۔ پھر ارشاد فرمایا: اے عبدالمطلب کے بیٹو! ایسا نہ ہونے پائے کہ تم امیر المومنین قتل ہو گئے، امیر المومنین قتل ہو گئے، کے نعرے لگاتے ہوئے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنا شروع کر دو۔ دیکھو! میرے بدلے میں صرف میرا قاتل ہی قتل کیا جائے اور دیکھو! جب میں اس ضرب سے مر جاؤں تو اس ایک ضرب کے بدلے میں ایک ہی ضرب لگانا اور اس شخص کے ہاتھ پیر نہ کاٹنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ''خبردار! کسی کے بھی ہاتھ پیر نہ کاٹو، اگر چہ وہ باؤلا کتا ہی ہو۔''

اپنے قاتل کے بارے میں حسن سلوک کی وصیت:

((بالاسناد، ان علیاً قال فی ابن ملجم بعد ما ضربہ:اطعموہ واسقوہ واحسنوا اسارہ، ان عشت فانا ولی دمی، اعفو ان شئت وان شئت استقدت، وان مت فقتلتموہ فلاتمثلوا))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم کی ضرب لگنے کے بعد اس کے بارے میں اس طرح وصیت فرمائی: اس کو کھانا اور پانی دیں اور اس کی قید کو آسان کریں۔ اگر میں زندہ رہا تو اپنے خون کا خود مالک ہوں اگر چاہوں تو اسے بخش دوں اور اگر چاہوں تو قصاص لوں اور اگر اس دنیا سے چل بسا اور تم نے اسے قتل کیا تو اس کو مثلہ نہ کرنا۔''

((قال علی رضی اللہ عنہ للحسن :یا حسن!ابصروا ضاربی، اطعموہ من طعامی، واسقوہ من شرابی فان انا عشت فانا اولی بحقی وان مت فاضربوہ ضربة، ولا تمثلوا بہ، فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول :ایا کم والمثلة ولو بالکلب العقو))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے حسن! میرے قاتل کی آنکھوں پر پٹی نہ باندھو اور اس کو میرے کھانے سے کھانا دے دو اور جو پانی مجھے دیتے ہو اس کو بھی پلاؤ۔ اگر میں زندہ رہا تو اپنے حق کا فیصلہ خود کروں گا اور اگر میں چل بسا تو اسے ایک ضرب لگانا اور اس کی لاش کا مثلہ نہ کرنا، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ مثلہ کرنے سے پرہیز کرو اگر چہ وہ باؤلا کتا کیوں نہ ہو۔''

رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا:

((عن القندوزی فی ینابیع المودة قال :ولما ضرب رأسہ الشریف بالسیف قال :فزت ورب الکعبة))

''قندوزی نے ینابیع المودہ میں روایت نقل کی ہے کہ جس وقت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے سر پر تلوار کی ضرب لگی تو آپ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔''

((وقولہ للحسن لما ضربہ ابن ملجم :فزت واللہ، واما یری ابوك سوء بعد ھذا الیوم))

''جس وقت ابن ملجم نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو ضرب لگائی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند

حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ آج کے بعد تمہارے والد کوئی بدی نہیں دیکھیں گے۔"

تاریخ شہادت:

((وقبض قتيلا بالكوفة ليلة الجمعة لتسع ليال بقين من شهر رمضان سنة اربعين من الهجرة، وله يومئذ ثلاث وستون سنة))

"حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کی رات جب کہ ماہ رمضان کے ختم ہونے میں نو دن باقی تھے (اکیس رمضان) اور چالیس ہجری تھی کوفہ کے شہر میں شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔ شہادت کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 63 سال تھی۔"

ملعون قاتل:

((وقاتله عبد الرحمن بن ملجم عليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين))

"اور ان کا قاتل عبدالرحمٰن ابن ملجم تھا کہ اللہ کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس پر۔"

انیس رمضان کو زخمی اور اکیس کو شہادت:

((اعلم ان وفاة امير المومنين علي رضي الله عنه كانت ليلة الجمعة ليلة احدى و عشرين من شهر رمضان سنة اربعين من الهجرة قتيلا بالسيف قتله ابن ملجم لعنه الله ليلة تسع عشرة في مسجد الكوفة، وكانت سنة يوم وفاته ثلاثا وستين سنة))

"حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی شہادت شب جمعہ، 21 رمضان المبارک 40 ہجری کی رات کو واقع ہوئی ہے۔ ابن ملجم لعنۃ اللہ علیہ کی تلوار کے وار سے 19 رمضان کی رات کو آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی مبارک زخمی ہوگئی اور اسی زخم کی وجہ سے شہید ہو گئے اور شہادت کے وقت آپ کی عمر مبارک 63 سال تھی۔"

غاسلین:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو غسل دیا۔

نماز جنازہ:

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنازہ کی نماز پڑھائی۔

قبر انور:

((وقبره بالغرى من نجب الكوفة))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبر نجف اشرف... میں ہے۔''

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ کے بعد آپ کو دارالامارات کوفہ میں رات کے وقت دفن کر دیا۔

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں:

''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف کو اس لئے ظاہر نہیں کیا گیا تھا کہ کہیں بدبخت خارجی اس کی بھی بے حرمتی نہ کریں۔ بعد میں آپ کے فرزند امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے جسد مبارک کو کوفہ سے مدینہ منورہ منتقل کر دیا تھا۔''

میرو نے محمد بن حبیب کے حوالہ سے لکھا ہے:

''ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل ہونے والا پہلا جسم مبارک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔''

ابن عساکر نے سعید بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے:

''جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسد مبارک مدینہ منورہ لے جانے لگے تاکہ وہاں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلوئے اقدس میں دفن کریں تو جسم کو ایک اونٹ پر رکھا ہوا تھا۔ رات کا وقت تھا، وہ اونٹ راستہ میں کسی طرف بھاگ گیا اور اس کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ بعض کہتے ہیں کہ تلاش و جستجو کے بعد وہ اونٹ بنو طے میں مل گیا اور آپ کو اسی سرزمین میں دفن کر دیا گیا۔''

ابن سعد طبقات میں فرماتے ہیں:

''آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کی جامع مسجد میں مدفون ہیں۔''

ابن جوزی نے روایت کیا ہے:

''آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نجف اشرف میں مدفون ہیں جہاں مرقد انور آج بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔''

حافظ ابو عبداللہ نے اپنے استاد سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو وصیت فرمائی تھی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھ کو ایک تخت پر رکھ کر نجف اشرف لے جانا، جہاں تم دونوں ایک سفید پتھر دیکھو گے جس میں نور چمکتا ہوگا پھر اس مقام پر زمین کھودنا، زمین کھودتے ہوئے تم تختہ پاؤ گے، وہ میری قبر ہے لہٰذا مجھے وہاں دفن کر دینا۔

علامہ دمیری حیوۃ الحیوان میں لکھتے ہیں:

"ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید شکار کھیلنے کے لئے نکلا، اس نے اپنے چیتوں کو شکار پر چھوڑا، شکار دوڑ کر ایک قبر کے پاس جا کر ٹھہر گیا۔ چیتے بھی قبر سے دور ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ ہارون رشید اس بات سے سخت حیران ہوا کہ اتنے میں ایک شخص آ گیا جس کو حالات معلوم تھے۔ اس نے کہا: امیر المومنین! یہ قبر انور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ ہارون رشید نے کہا: تجھے کیونکر معلوم ہوا؟ اس نے کہا: میرا باپ حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس قبر کی زیارت کے لئے آیا کرتا تھا اور وہ اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تشریف لایا کرتے تھے اور امام باقر اپنے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس قبر انور کی زیارت کو آتے تھے اور امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا پورا علم حاصل تھا۔ ہارون رشید نے حکم دے کر وہاں ایک پتھر کا کتبہ لگا دیا۔ یہ پہلی تعمیر تھی جو نجف اشرف میں آپ کے مزار مبارک پر بنائی گئی۔ اس کے بعد سلاطین سامانیہ کے عہد میں وہاں بہت سے عمارتیں بنائیں گئیں۔"

سب سے زیادہ شقی:

احمد اور حاکم نے بسند صحیح عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن یاسر سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

"دو شخص سب سے زیادہ شقی ہیں ایک تو آل ثمود میں صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا اور دوسرا جو تمہارے سر پر تلوار مارے گا اور تمہاری داڑھی خون میں تر بتر ہو جائے گی۔"

روضہ علی و امام حسین:

((بالاسناد، عن ابی شعیب الخراسانی قال :قلت لابی الحسن الرضا رضی اللہ عنہ

ایما افضل زیارۃ قبر امیر المومنین رضی اللہ عنہ اور زیارۃ الحسین رضی اللہ عنہ؟
قال: فضل زیارۃ قبر امیر المومنین رضی اللہ عنہ علی زیارۃ الحسین کفضل امیر المومنین علی الحسین))

''ابوشعب خراسانی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آیا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت بہتر ہے یا امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت؟ فرمایا: امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی فضیلت امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت پر اس طرح ہے جیسے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت امام حسین رضی اللہ عنہ پر ہے۔''

☆☆☆

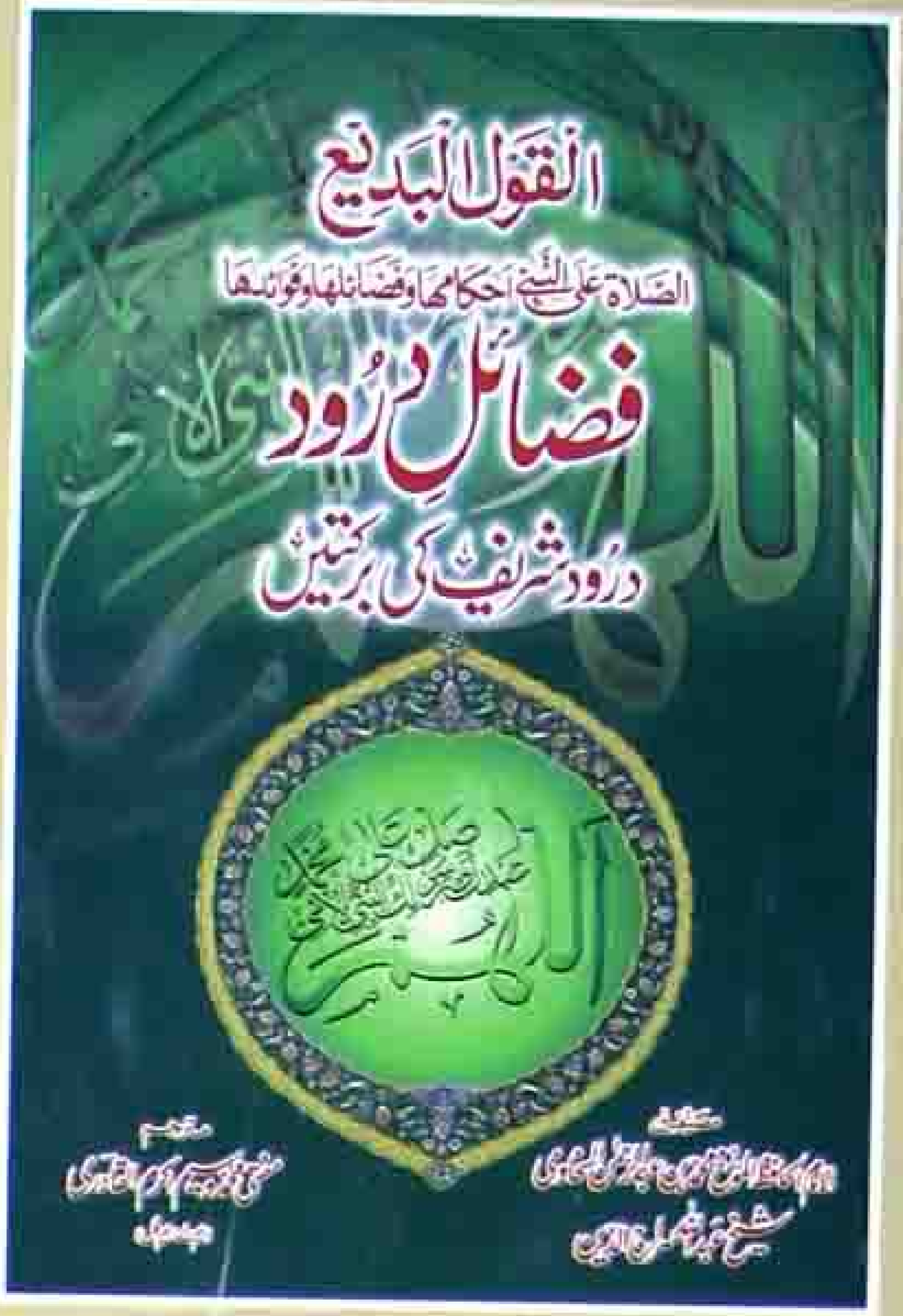

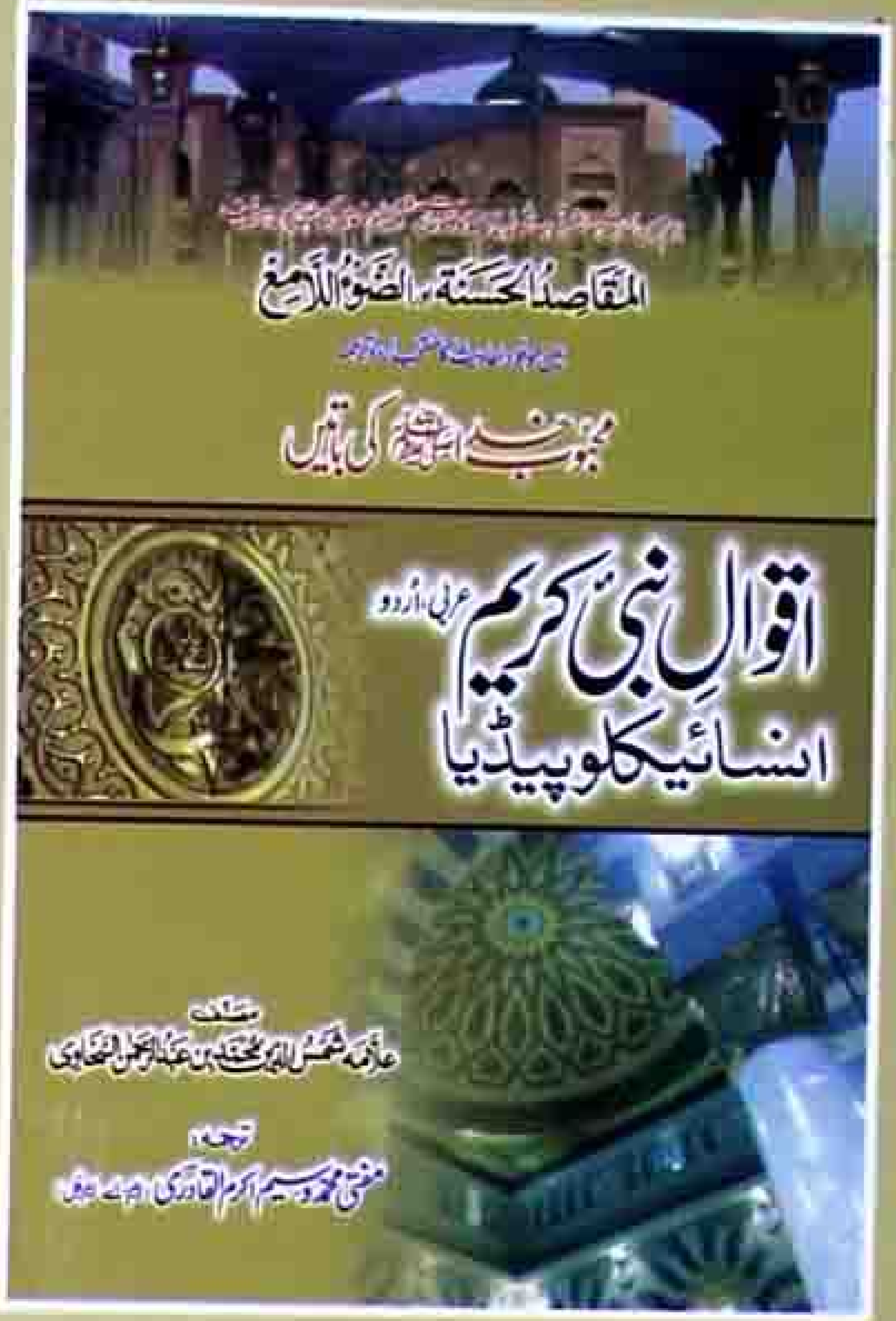

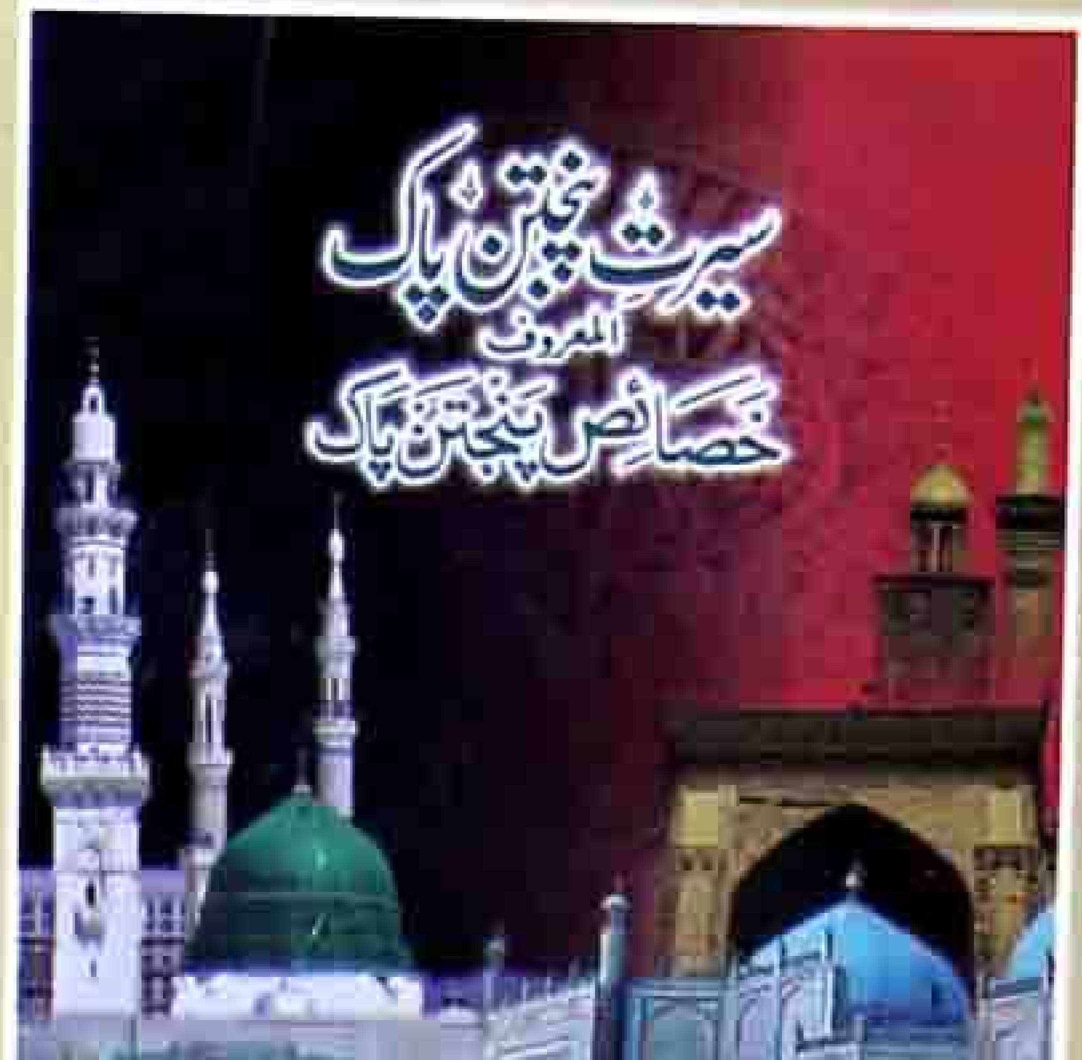

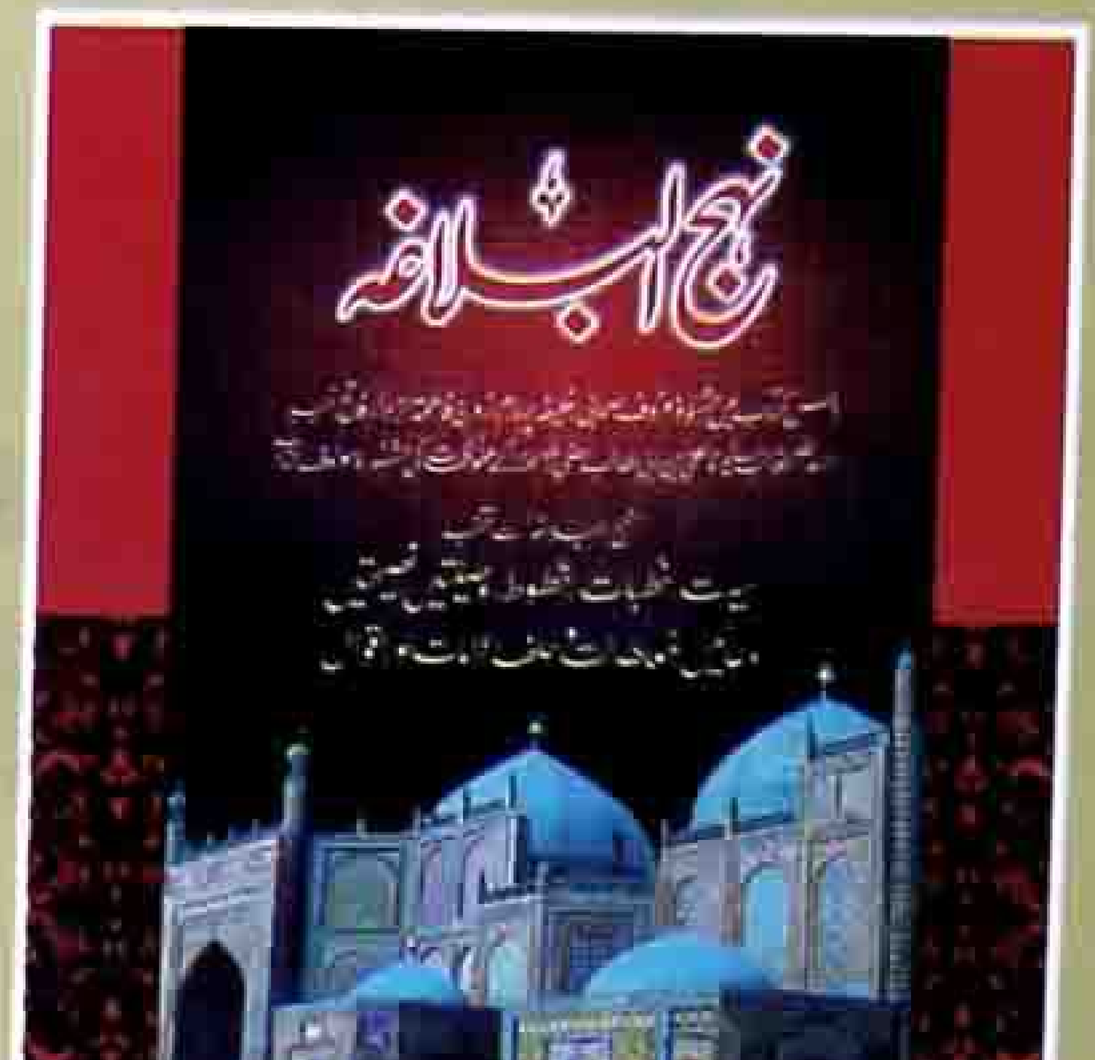

مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور